

باکمال و فیما لنفسہم صریح انگیز برکات

من بسیار القلب والذی من الملائک  
 یكون من عین القلب والذی من  
 الحق یكون من فوق القلب هذا هو  
 معرفته لم یجب بالتقوی والزهد و  
 الوریح وکل الحلال الطیب وكان  
 واقفا یراقب خواطره لا یترك خاطر  
 غیر بالله والمقصود ان یكون مرعیا  
 لوقت فلیس شیء اخر من الوقت فان  
 الوقت سیف قاطع اذا فات الوقت لا یتدر  
 ویکون حفظ الاوقات بالذکر للرقبة والصلو  
 والتلاوة واکابر النفس بنید اختار امن  
 حملة طیفة تلاوة القرآن فی اللیل  
 الفاتحة وقل یا ایها الکافرین وسوء  
 الاخلاص المعوذتین وخاتمة سورة  
 الحشر وخاتمة سورة البقرة من جملة  
 وظیفته تلاوة القرآن فی النهار سورة  
 یس وقل حفرة الحاج علی الرایتی  
 اذا الفقت ثلاث قلوب علی امر حصل  
 مراد العبد المؤمن بذلك قلب القرآن  
 وقل العبد وقل اللیل یعجز ان اقرا  
 یس الترمی قلب القرآن فی التجدد حصل  
 ذلك المعنوی من جملة وظائف صلوة  
 النوافل التجدد ولا شرف ولا استخارة  
 والضحی والتجدد  
 مجموعہ سائل غفرہ عنہ الماشاؤ علی البیتاء قیمت ہر

اور یہی سبب ہے کہ ان کے دل میں  
 اور خطرہ شیطانی قلب کے بائیں طرف سے  
 اور خطرہ الکیب قلب کے دائیں طرف سے  
 اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب سے  
 یعنی اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اس کے وہ  
 جان لیتا ہے جو صاحب تقویٰ اور زہاد اور پرہیزگار  
 اور حلال طیب کھاتا ہوا و ہر وقت خطرہ کی بجائی  
 کرتا ہوا ہے وہیں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہوا و مقصود  
 یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی شے  
 وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت سیف  
 قاطع ہے جب وقت گیا تو پھر راتہ نہیں آتا اور مگر  
 حفظ اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت  
 قرآن شریف سے اور نفس بندہ بزرگوں نے درجہ قبول  
 میں تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات کو  
 الحمد اور قل یا ایہا الکافرین اور قل ہوامہ اور  
 قل آخوذ برب الخلق اور قل آخوذ بہر باناس  
 اور سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقرہ کا خاتمہ اور دن  
 کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ یس اور  
 حضرت خواجہ علی رامیتنی نے فرمایا ہے کہ سبب  
 تین قلب کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں  
 تو وہ مومن بندہ کے مراد حاصل کر سکیں گائی ہیں  
 قلب بندہ اور قلب رات کا اور قلب دن کا جمید  
 کا یعنی تہجد کی نماز میں سورہ یس کو اخلاص دلی  
 سے پڑھا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل میں  
 سے ایک تہجد اور نماز اشراق اور  
 نماز استخارہ اور نماز پناہ اور تہجد کی

اور یہی سبب ہے کہ ان کے دل میں

سورہ یس کا مخصوص محل

اثنا عشر رکعة فان امكن قرأ في كل ركعة  
تس ولا تمها في ثمانی رکعات علی هذا  
الترتيب في ركعة الاولى والجرکرم وفي  
الرکعة الثانیة الى هم مھتدون في الرکعة  
الثالثة الى جميع الدنيا محضون في الرکعة الرابعة  
والخامسة الى ولا الى اھلهم  
یرجون وفي السادسة الى هذا صراط  
مستقیم وفي السابعة الى الخیر لھما ما لکون  
وفي الثامنة الى اخر السورة وفيها یقرئ بقل  
فکل رکعة بعد الفاتحة سورة الا خلاص  
ثلاثا وان لم یحفظ سورة تس فیقرئ فی  
فکل صلواتہ بعد الفاتحة سورة الا خلاص  
ثلاثا والیسجد المتجدد التجدد اقل من اربع  
رکعات ووقت التجدد الثلث الاخر  
كما قال الله تعالی قم اللیل الا قليلا  
نصفه او انقص منه قليلا  
او زدد علیہ وقال صاحب قیام  
القلوب قال الله تعالی فھجد ربہ  
نافلت لک وقال الله تعالی کانوا قليلا  
من اللیل ما یجمعون والجمع النوم  
والتجدد القیام فلا یكون  
التجدد الا بعد النوم  
وفي کتاب الشعب لا  
یکون التجدد الا بعد النوم  
والتجدد صلوة النوم

بارہ رکعتیں ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر رکعت میں  
سورہ یسین پڑھے اور نہیں تو سورہ  
یسین کو آٹھ رکعتوں میں اس  
ترتیب سے پورا کرے کہ پہلی رکعت  
میں فاجر کریم تک اور دوسری  
میں وہم مھتدون تک اور تیسری  
میں جمیع الدنیا محضون تک اور چوتھی  
میں فکاک یسجون تک اور پانچویں میں  
ولا الى اھلہم یرجون تک اور چھٹی میں هذا  
صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فھم لھما  
ما لکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے  
آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ  
کے بعد سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ  
یسین حفظ نہ ہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری  
نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور  
نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور نماز تہجد  
کا وقت اخیر تھائی رات ہے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے  
قم اللیل الا قليلا نصفه او انقص منه  
قلیلا او زدد علیہ اور صاحب قیام القلوب کہتا ہے  
کہ خدا فرماتا ہے فھجد ربہ فذلک اور فرمایا ہے  
کانوا قلیلا من اللیل ما یجمعون اور جو عینید کو  
کہتے ہیں اور تہجد قیام کو تو تہجد جنیک سوئے نہیں جانتے  
نہیں اور کتاب میں بھی کہ ہے کہ تہجد نہیں ہوتی  
مگر بعد سوئے کے اور تہجد صلوة النوم ہے شانچہ  
حضرت خواجہ غریبناں کی شان میں غزالی کی صحیحی تفسیر میں

مخصوص نماز اول تیر و پندرہ کا ذکر ہے  
کچھ رات  
سو گھنٹہ  
نوبت رات  
اس کے  
تھوڑا سا زیادہ  
ہے



اللہ تعالیٰ  
کو قربان  
کے لئے  
دوست

وقد روى عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم  
وسلم ثم من الليل قد رجلة شاة وأذا  
صلى صلاة المذکور جلس الشاهد متوجها  
للقبلة أو الصبر وشيتغل في توجع لينة  
أو ذكره وأزفبت النوم نام لكن يقوم قبل  
الصبر ويتوضأ ثم يصلي سنة الصبر في  
بيتة وشيتغل بالاستغفار بطرقة الخفية  
كما هو طريقة السلسلة ويذهب السجدة  
مستغفرا في طريقة وأصل الصبر مع الجماعة  
جلس في موضع مستغفرا بوظيفة الباطنة  
أن يجد الجمعية والاعتناء وشيتغل بوظيفة  
إلى أن تطلع الشمس وبعد ذلك يصلي  
ركعتين بنيت الأشرار وقرأتها في كل ركعة  
بعد الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ثم بعد  
ذلك ركعتين بنيت الاستغارة ثم يدعى  
برعاء الاستغارة وهو هذا اللهم  
خير لي واخت لي ولا تكلني إلى اختيار  
اللهم اجعل الخيرة في كل قول وعمل ابري  
فهذا اليوم والليلة اللهم وفقني  
لما تحب وترضى من القول والعمل  
في عافية وليس - وإن كان لم بعد  
ذلك هم ونيت كاسباب معيشة  
توجها اليهم مع الحضور واليقظة ويقاء  
هذا الدعاء اللهم كن وجمعتي في كل  
جمعة ومقصدي في كل قصد فتايتي

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
ثم من الليل قد رجلة شاة أو جب نماز مذکور  
پڑھے تو بیٹھے جلسہ التہیات کا قبلہ ردوکر  
صبح تک اور مشغول رہے توجہ میں مراقبہ  
میں یا ذکر میں اور جو نیت غلبہ کرے تو سوہے  
مگر صبح سے پہلے اٹھ کھڑا ہو اور وضو کرے  
اور سنتیں صبح کی نماز کی لمپے گھر میں  
پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق  
خفیہ کہ جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور  
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جاتے رہتے ہیں  
اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھے چکے تو  
اپنی جگہ میں بیٹھا رہے مشغول بوظیفہ باطن میں  
جو جمعیت پائے اور نہیں تو اپنے گھر آجائے  
اور مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب  
طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز اشراف  
پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد  
سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے بعد دو رکعت نماز  
استغارہ پھر اسکے بعد دعائے استغارہ اور وہ یہ  
ہے اللهم خير لي واخت لي ولا تكلني إلى اختيار  
اللهم اجعل الخيرة في كل قول وعمل ابري في  
هذه اليوم والليلة اللهم وفقني لما تحب  
ترضى من القول والعمل في عافية وليس  
اسکے بعد جو اسکو کوئی کام ضروری دنیا کا ہو عموما  
معاشرہ کیلئے اسکے لئے چاہئے کہ توجہ اور شہادت  
اللہ تعالیٰ کی ہر فی کل جمعة ومقصدي في كل قصد فتايتي

فكل سحر ومجاء ولاذی فی كل قصده  
 وهم وركبی فی كل من تولی تولی حبة  
 وغایتہ فی كل حال وكون دائما متوجها  
 للقلب الصنوبر كما قال تعالى رجال لا  
 تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله و  
 اذا فرغ من مهمات الذنوب يتوضا  
 وضوء جديلا وخیل خلق تدا اول ما يجلس  
 يستغفر ويتشخت ثم يشتغل بوظیفه من  
 المرقب والذكر اما صلوة الضعیف اثني عشر  
 ركعة يقصر في كل ركعة بعد الفاعته  
 سوا الخلاصة ثلاثا ولا يصليها اقل  
 من ركعتين ولا ينبغي ان يصليها في اول  
 وقت الضعیف بل يؤخرها الى ان يمضي ربع  
 النهار كما جاء في المشکوة عزید بن ارقم  
 انه رأى قوما يصلون الضعیف فقال لقد  
 علموا ان الصلوة فی غیر هذا الساعة افضل  
 از رسول الله صلی الله علیه وسلم قال  
 صلوة الاوابین حین ترمض الفصال  
 رواه المصنف ومعنی الرض شدة الحرارة  
 من وقع الشمس على الرمل وغيره ای  
 اذا وجد الفصيل حر الشمس والفصيل  
 ولد الانب بعد صلیق اذا حضر الطعام  
 تناول فان اكلم مع الاصحاب كان احسن  
 ولا فاع اهل الذی ولا ذی ولا یأكل فحد بقدر  
 الاستکان وبعد ذلك یقیل ثم یحضر المسجد

فكل سحر ومجاء ولاذی فی كل قصده  
 وهم وركبی فی كل من تولی تولی حبة  
 وغایتہ فی كل حال وكون دائما متوجها  
 للقلب الصنوبر كما قال تعالى رجال لا  
 تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله و  
 اذا فرغ من مهمات الذنوب يتوضا  
 وضوء جديلا وخیل خلق تدا اول ما يجلس  
 يستغفر ويتشخت ثم يشتغل بوظیفه من  
 المرقب والذكر اما صلوة الضعیف اثني عشر  
 ركعة يقصر في كل ركعة بعد الفاعته  
 سوا الخلاصة ثلاثا ولا يصليها اقل  
 من ركعتين ولا ينبغي ان يصليها في اول  
 وقت الضعیف بل يؤخرها الى ان يمضي ربع  
 النهار كما جاء في المشکوة عزید بن ارقم  
 انه رأى قوما يصلون الضعیف فقال لقد  
 علموا ان الصلوة فی غیر هذا الساعة افضل  
 از رسول الله صلی الله علیه وسلم قال  
 صلوة الاوابین حین ترمض الفصال  
 رواه المصنف ومعنی الرض شدة الحرارة  
 من وقع الشمس على الرمل وغيره ای  
 اذا وجد الفصيل حر الشمس والفصيل  
 ولد الانب بعد صلیق اذا حضر الطعام  
 تناول فان اكلم مع الاصحاب كان احسن  
 ولا فاع اهل الذی ولا ذی ولا یأكل فحد بقدر  
 الاستکان وبعد ذلك یقیل ثم یحضر المسجد

موسم بہار میں عاکف ہو۔

اول وقت ایضا صلوٰۃ العصر  
 مجلس بعد صلوٰۃ العصر میں مکا نہ  
 و شغل بوظیفۃ الباطنۃ ولا یضیع  
 هذه الوقت بقدر الامکان و  
 یحاسب نفسه فیہ وحفظ ما بین  
 العشاء یعندہ من اہم المهمات  
 وبعد صلوٰۃ العشاء یقرء قرآنہ  
 قل یا ایہا الکفرین سواہ الاخلاص  
 والمعزذین والاخر سواہ الحشر  
 والاخر سورۃ البقرہ مع الحضور  
 وینام مشغلا بالذکر وکیقول قبل  
 نوم مر هذا لا استغفار ثلاثا استغفر  
 ادرا الذی لا الہ الا هو الحق القیوم  
 واتوب الیہ وهذا احوال صوفی  
 فی الشغل لا صوفی الفارغ البال فان  
 ذلک ینبغی لہ ان یكون فی بیتہ و ہاد  
 مستغرقا و مستہلکا فی الحق سبحانہ کما  
 قال الشیخ ابو العباس القصاص عذری  
 لا مساء ولا صباح فاذا باطنہ غارق  
 فی لجة الفناء فظاہرہ حاضر الیہ  
 من الاحوال والاخلاق و اہل الفناء البقاء  
 بعد الطلب والمجاہدۃ تشرقا بالوصول الی  
 طمانینہ الوجدان والسرور للشاہدۃ وہم  
 فی عین المرید ورجوع الی المرید بعد مراد القایا  
 والکراما بحجاب الوجدان والقلب علی خطائی ورجوعا

اول وقت اور عصر کو بھی اول وقت حاضر ہو  
 مسجد میں اور نماز عصر کے بعد اپنے مکان میں بیٹھے  
 او شغل کرے وظیفہ باطنی کا اور حتی الامکان  
 اس وقت کو ضائع نہ کرے اور اس میں اپنے نفس  
 سے محاسبہ کرے اور مغرب اور عشاء کے درمیان  
 کے وقت کی حفاظت اولیاء کے نزدیک سے  
 زیادہ ضرور ہے اور عشاء کے بعد اپنے بستر میں پرچہ  
 قل یا ایہا الکفرین اور سورہ اخلاص اور  
 معوذتین اور آخر سورہ حشر اور آخر سورہ بقرہ  
 کا ساتھ حضور کے اور سورے شغل کرتا ہوا ذکر کا  
 اور سونے سے پہلے یہ استغفار تین بار پڑھے۔  
 استغفر الذی لا الہ الا هو الحق القیوم  
 واتوب الیہ اور یہ حال ہے ایسے صوفی کا  
 جو کاروبار میں رہتا ہو اس صوفی کا نہیں جو  
 فارغ البال ہو کہ اسکو چاہئے کہ وہ رات دن مستغرق  
 و مستہلک حق میں ہے جیسا کہ ہے شیخ  
 ابو العباس قصاب نے کہ میرے نزدیک نہ  
 شام ہے نہ صبح کہ اسکا باطن غرق ہوتا ہے  
 دریکے فنا میں اور اس کا ظاہر حاضر ہے  
 واسطے صادر ہونے احوال و افعال کے اور اہل  
 فنا و بقا بعد طلب مجاہدہ کے مشرف ہیں وصول  
 سے طمانیت دل اور سرور اور مشاہدہ کے اور وہ  
 اپنی عین مراد ہیں اور مراد سے بچر گئے ہیں بغیر مراد کے  
 اور انہوں نے مقامات و کمالات کو حجاب سمجھا ہے  
 اور اپنے مشرب کی بہت درگزیانچہم خط جہانی اور جہانی

۳۵ اور بیانے کر ام کا موعام فنا

اور مرتبہ فنا کا وصول علامت ہے حقیقت محبت ذات  
کے وصول کی اور مقام فنا محقق نہیں اور اختصاص الہی میں  
اور نسبت الہی اس طرح جاری ہے کہ عطا و تحفہ کثرت  
کی حقیقت وہی ہے عاریت نہیں تھی تو ایسے سے  
اُس میں جمع نہیں ہے اور اس واسطے کہ اسے اولیاء  
نے کہ الفا فی لایروانی اوصاف اور کلمے ذوالنون  
مصری قدس نے مارجع من مرجع الا من  
الطریق وما وصل الیہ احد فرجع عنہ

### فصل فنا اور بقا میں

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال کیا گیا کہ فنا  
کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہ پر ہے اگرچہ بزرگوں نے  
کہا ہے کہ اس سے زیادہ وجہوں پر ہے لیکن ہر کام جمع  
ان دو وجہوں پر ہے اول تو فنا وجود ظلماتی طبعی  
سے اور دوسری فنا وجود نورانی روحی سے اور حشر  
شریف نبوی ان دو وجہوں پر مطلق ہے کہ  
ان الذین سبغوا فی الف سجود من نور و ظلمت  
پس فنا پہلے تو بواسطہ ظہور حق سبحانہ کے ہے اور دوسری  
یہ کہ فنا بھی باقی رہی یعنی باقی نوری وجود نورانی کیسے  
کچھ شعور اسے کہ شعور تو وجود روحانی کی صفات نہیں  
سے ہے اور اس کو لازم ہے کہ جبوقت شعور کا شعور  
جائزہ تو لازم آیا وجود روحانی کا جانا اس مقام  
میں روح فا کر ہے اور قلب سا جہ ہے اور اس مقام  
میں سالک کی صحبت صحیح ہے لیکن اس کی ترتیب اور  
مرید کو اس کی طلب صحیح نہیں ہے اور ذکر قلب

فصل فنا اور بقا میں

والوصول الی مرتبہ الفناء علامتہ  
الوصول الی حقیقتہ محبتہ الذاتی مقام  
الفناء مہبتہ محضہ اختصاص الہی  
والسنة لاہیتہ جاریہ علی ان العطاء المحض  
الذی هو حقیقتہ المہبتہ لا یجوز عاریتہ  
فلذا لک کاراہیہ فیہ ولذا لک قالوا  
الفا فی لایروالی اوصافہ قال ذوالنون  
المصری قدس سرہ مارجع من مرجع الا من  
الطریق وما وصل الیہ احد فرجع عنہ

### فصل فی الفناء و البقاء

سئلوا حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ  
الفناء علی کم وجہ فقال علی جمیعہ ان  
قال لا کابر انہ اکثر من ذلک لیکن مرجع اسکل  
الوہد الی جمیع الاول الفناء من وجود الظلماتی  
الطبیعی والثانی الفناء من وجود النور الی الہی  
والحدیث النبوی نا طوق جمیعہ الی جمیعہ  
ان الذین سبغوا فی الف سجود من نور و ظلمت  
الاول ہوانہ بواسطہ ظہور الحق سبحانہ الثانی  
یذہب لفناء ایضا لا یبقی للوجود الرضا  
شعور ان الشعور من صفات الوجود الرضا کا رضاء  
فاذا ذہب شعور کا شعور لازم از ذہب الی وجود  
الرضا فی ہذا النفا کیونکہ الرضا ذکر والقلب  
ساجد و محبتہ لہذا لک فی ہذا النفا صحیحہ اما  
ترتیب طلب الہد فی غیر صحیحہ ذکر والقلب

ہو از یحیٰ ز الخضر کما مع الحق سبحانہ والخصر  
مع الخلق بالنسبۃ الیہ سواء یعرفانہ ام جمیع  
ہذا مع ہذا و ذکر السائر لا یحتاج الی  
بیان و ذکر الہی ہوا یحیٰ الخضر  
مع الحق سبحانہ غالباً علی الخضر مع الخلق  
و ذکر السائر ہوا لا یحیٰ الخضر مع  
غیر الحق سبحانہ ولا یحیٰ الخضر من الخلق  
و ذکر الخضر ہوا یحیٰ وجود الروح خفاء  
الکون فی السر فلا یسمی غیر المذکور  
الحاصل ان الغیب یدھب تمام وجہ الخفاء  
و ہذا للمقام تحقیق السیر فی انداز العبد  
بعد لفناء المطلق الذی ہو فناء الذات و  
فناء الصفات یخلع علیہ الوجود الحقیقی  
حتی یشرف بذات الوجود بالوصاف  
الاحیۃ و یخلق بالخلق الہی و فی ہذا  
المقام تحقیق مرتبہ فی سمیع و فی بصیر و فی  
بیطش و فی عیش و فی یعقل فان الذرات  
والصفات الفانیۃ فی ہذا المقام تتبدل  
بحسب الوجود الباطنی خارجہ من قہر الخفاء فی  
محشر الظہور و تصرف سجدات الخو حینئذ  
تستوی علی باطن العبد یدھب ہر باطن  
جمیع الوسوس و الھواجیر و تصرف فیہ  
الخو حینئذ بصفاتہ و یعزلہ بالکلیۃ  
عن تصرفہ و نفسہ بنفسہ و ہذا المقام  
یکون العبد محفوظاً عن عجزان فی الرضا لظن

سبحانہ  
و ذکر الخضر  
و ذکر السائر  
و ذکر الہی  
و ذکر الہی  
و ذکر الہی  
و ذکر الہی

یہ ہے کہ جو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا  
اُس کی نسبت برابر یعنی اُس میں اُس کے ساتھ وہ  
اور ذکر زبان کے بیان کرنیکی کچھ حاجت نہیں اور  
ذکر روح یہ ہے کہ جو حضور حق سبحانہ کا غالباً پر  
اُس حضور کے جو خلق کیساتھ ہے اور ذکر سر یہ  
ہے کہ اُس کو حضور حق سبحانہ کے ہوئے ہی نہیں  
اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہوا اور ذکر خفی یہ ہے کہ کھپ  
جاوے روح کا وجود جیسے سیر میں موجودات تو باقی  
نہ ہے سوئے مذکور کے اور حاصل یہ کہ غیر بالکل  
جائز ہے ہر جہ سے خفائیں تو اس مقام میں محقق  
ہوتی ہے سیر فی انداز تحقیق بند کو بی غبار مطلق  
کے جو ایسی ہے کہ قناریات و قناریات صفات خلعت  
ہوتا ہے وجود حقانی یہاں تک کہ مشرف ہوتا ہے۔  
اُس وجود سے اوصاف الہیہ کے ساتھ اور  
مخلوق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کیساتھ اور اس مقام  
میں محقق ہوتا ہے فی سمیع و فی بصیر و فی بطش  
و فی عیش و فی یعقل کا کیونکہ ذات صفات فانیہ  
اس مقام میں بدل جاتی ہے لباس وجود باقی سے  
خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے محشر میں  
اور جذبات حق کے تصرف اس وقت برابر ہوتے ہیں  
بند کے باطن پر اور اُس کے باطن سے جاتی رہتی ہیں  
سب سوسے اور برے خصلے اور اس وقت اس حق  
تصرف کرتا ہے اپنی صفاتوں سے اور معزول کر دیتا  
ہے اُس کو بالکل کے تصرف کہ وہ اپنے میں آپ  
تصرف نہیں کرتا اور اس وقت ہر تائب بند محفوظ و مطمئن



شرعیہ منہ الاموال الفی وھو دلیل علی  
صحۃ حال البقاء والبقاء قال الشیخ  
ابوسعید الخراز فی ہذا المعنی کل باطن  
یخالف الظہور فھو باطل وبعد تحقیق  
البقاء والبقاء یعنی السیر الی اللہ والسیر  
اللہ الذی ھو بعد البقاء و تحقیق السیر عن  
اللہ واللہ الذی ھو مقام التزلزل الی مبلغ  
عقول الخلق لدعوتہم الی الحق وھذا مقام  
الخاص من الانبیاء والمرسلین و فی مقام  
التزلزل ھذا یخرجونہ کل مری الی الحق متضرعین  
مستغفرین ولا ولایاء فی ھذا المقام لھم  
من مناقبہ الانبیاء نصیب کما قال اللہ  
تعالی قل ھذا سبیلہ اذ علما اللہ علی  
بصیرۃ نا و من اتبعنی لا الذل الشیخ کا الہی  
وقوم فی ھذا المقام طلب المرید و  
الترتیب صحیح بشرط اجازۃ الشیخ و فی ھذا  
المقام کل تصرف بفعلة ان کا منسوب با  
الیہ کہ نہ لیس منہ لاند عل عن تصرفات  
البشر فی بالکلیۃ و ما رہیت اذ رہیت  
و کن اللہ علی تمکین ان یکن فی ھذا المعنی

### فصل فی التصرف

فی طریقہ التصرف فی باطن المرید  
ورفع المرید الدخول فی حال الحمد عن الناس

### فصل تصرف میں

مرید کے باطن میں تصرفات کرنی کے طریق  
میں اور دفع مرض میں ایسا مرض کہ واقع ہوا ہے لوگوں پر

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

مرید کے باطن میں تصرف کرنا

الطریقان فالطریق الاول انما اذا وقع  
 لشخص مرض او ابتلى بمعضية فليتوضا و  
 يغسل رکعتين ویتوجہ بالتضرع والا نکسار  
 أو الله تعالى و يطلب في ذلك يظهر الشخص  
 المذكور و ينهها المذكور معارضه و ينزله عنه  
 والثاني ان يجعل صاحب المرض والمعصية نفسه  
 و يتخاها مقام صاحب العار المذكور و يشغل خاطره  
 هذا المقدر و يتوجه عند المرفوع ذلك قبل  
 نزول حضرت عزرائيل فانه بعد نزوله رجوعه  
 خاليا حال لا بد من بدل عند ذلك ثبت  
 المرضي مكان اعضائه و يتوجه المرد  
 في المرض انواع الاول ان يتوجه الى رفع  
 ذلك المرض و دفعه عند الثاني ان يحل ذلك  
 عنه نفسه الثالث ان يتوجه في دفع الخواطر  
 المتفرقة عنه من غير ان يتعرض لدفع المرض  
 لما فيه من دفع الدرجات لان المرض  
 موجب للتنقية والتصفية القوي  
 الداعية اذا انتقم الدماغ صام متعلق  
 هذه القوة الداعية ذلك التوهم المطلق  
 البسيط المحيط بجملة الموجودات الذي هو  
 مقوم جميع المكونات والخواطر مانعة  
 لحصول هذا المعنى والتصرف والظن  
 الحقيقة هكذا ايضا بان يجلس في مقابلة  
 ويقول له فرغ نفسك من كل خاطر  
 ثم يتوجه لرفع الحجاب الظلاني

اُسکے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب وقت  
 کسی کو بیماری ہو یا کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے  
 تو وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور اسہ  
 سے بہت عجز و انکسار کیساتھ رجوع ہو اور  
 اُسیں طلب کرے اسہ سے کہ اُس شخص کو  
 پاک کر دے اُس سے جو اسے عارض ہوئی  
 ہے اور دُور کر دے اُس سے اور دُوسرا  
 طریق یہ ہے کہ اپنے تین صاحبِ مرض و معصیت  
 بنائے اور اسکی جگہ آپ ہوا و مشغول ہو اسقدر  
 اور متوجہ ہو اُس سے اُسکے دفع کا پہلے نزول  
 حضرت عزرائیل کے کیونکہ جب وہ نازل ہوئی  
 تو اُنکا خالی جانا محال ہے اور ضرر ہے بدل  
 اور سو وقت مرتب ثابت کرے اپنے اعضا کی جائے  
 اور متوجہ رہے بہت کیساتھ و بیماری میں بہت طرح  
 ہے اول تو یہ کہ متوجہ بہ بہت کیساتھ واسطے اُس بیماری  
 کے زائل ہونے کی دوسری طرح یہ ہے کہ اٹھائے جو اس  
 بیماری اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ بہ متفرق خطروں کے  
 دفع کرے نیکو اور مرض کے دفع سے کچھ متفرق ہو جائے  
 کہ بیماریں درجے بلند ہوتے ہیں واسطے کہ بیماری سب سے  
 تنقیہ و تصفیہ کا قائل و داعی کے اور جب وقت پاک اوصاف ہو گیا  
 و داعی تو اس وقت داعیہ سے متعلق ہو گا و مطلق بسیط محیط  
 جمیع موجودات ایسا کہ وہی مقصود ہے تاکہ گناہات کا اور خطر  
 نفع میں اس امر کے حصول کی اور تصرف کی طاقت پائی میں  
 اس طرح و ایضا اُسے اپنے سامنے بٹھائے اور اُس کے کہ کہ کل  
 حضور نے اپنے انفس کو خالی کر کے پھر متوجہ بہ بہت کیساتھ

ثم رفع الحجاب لنوائى واذا حصلت له  
الغيبية لا يتوجه له الا ان حصلت له  
عقدية فيزيلها والذي ينسب الى شخص  
من الاحوال الا يتبين ان اذا حصل جنبى  
وحصل في الخاطر لا يح من الايمان او صلوة  
او صوم او تحصيل علم ديني يقولون  
حصل منه نسبة الاسلام والديانة العلم  
والحاصل انه ظهر بسبب هذا الواسل  
هذا المعنى وكان وجوده في الخاطر مقتضيا  
انفاسه ان ظهر من وصوله المحبة  
والعشق يقولون ظهر منه نسبة المحبة  
وفي معرفته احوال الامية جلس محاذي القبر  
ونقير اية الكرسي مرة وسورة الاخلاص  
اثنا عشر مرة وتخلى نفسه من كل خاطر  
فكل ما لاح له بعد ذلك فهو منه اذا  
وقع من المريد سوء ادب فلا ينبغي  
للشيخ ان يسعه في سلب حاله لكنه يتوجه  
بمعرفة علم الطريقة المعهود في دفع الظلمة  
والكدر مرة عنما ويا مراه بكرا المنفى  
والاثبات فتوقع عنه تلك الظلمة  
بهذا الطريق باز يلاحظ في جانب المنفى  
جميع المحدثات بنظر انقضاء و  
في جانب الاثبات يتصور ذات  
المعبود بالحق بالبقاء قبل حدوث كل رايه  
مقدور غير متبدل في اختلافه في حق اذ هو حق

بصر حجاب نوزاني کے اور جب اسے غیبت  
حاصل ہو جائے تو اس کے واسطے توجہ نہ کرے  
مگر جو کوئی گمراہ پڑ جائے تو اسے کہوں گے  
اور وہ نسبت کیجاتی ہے کسی شخص کی طرف  
احوال آنے والے سے وہ یہ ہے کہ جس وقت  
حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر میں حال ہوا ایک  
چمک بیان یا نماز یا روزہ یا تحفیل علم دین کی  
توجہ میں اس سے نسبت اسلام اور ذات  
و علم کی قیاس ہوئی اور حال یہ ہے کہ ظاہر  
ہو بسبب اس وصل کے معنی اور ہے مجر اسکا  
خاطر میں اس کے انفس کی مقتضیات سے اور  
جو اس کے لئے سے محبت و عشق ظاہر ہو کہتے ہیں  
نسبت جذبہ اس کے ظاہر ہو اور اس کے حال میں  
معرفة کی واسطے ایسا ہو کہ مقابل خبر کے بیٹھے اور  
ایہ کرسی ایجا اور یہ وہ اخلاص بارہ دفعہ پڑھے  
اور اپنے نفس کو سب خطوں سے خالی کرے تو پھر جو کچھ  
ہو میں چلیگا تو وہ اسی سے ہے اور جب یہ کہ کوئی  
بے ادبی ہو جائے تو شیخ کو نہیں مناسب کہ اس کے  
سلب حال کی واسطے کوشش کرے لیکن متوجہ ہونی  
ہممت سے طریق معلوم کے موافق دفع کر نہیں  
اسکی ظلمت اور کدورت کے یا اسکا وام کرے  
کہ نفی اور اثبات کا ذکر کرے تو اس سے  
اسکی ظلمت جاتی ہے پہلی اس طرح سے کہ لا حظ کرے حجاب  
نفی میں کام نہ لے کہ ظلمت کی نظر سے اور جانب اثبات  
میں تصور کرے فطرت معبود بحق کو ساتھ بقا کے

حقیق احوال نسبت

سلب ظلمت مرید

نفی اثبات کا ذکر

## فصل فی الآداب

## فصل آداب میں

الآداب لطافۃ مع الخ سبجانہی ان  
 یكون قائما بالآداب والنواہی الشرعیۃ و  
 یكون واقفا علی الطہارۃ مستغفرا محتاطا  
 فی جمیع الامور ۱ یكون متبعالا تأثر السلف  
 الصالح عاملابھا وادب لبا طرھو ان  
 تحفظ قلبك من خطور الاعیاء سوا کان  
 خیرا او شرافاھا فی الحجاب سوا وادب  
 النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم علی هذا  
 القیاس وادب الاولیاء ۲ هو انک فی  
 مجالستهم تحفظ خفاطرك ولا تتکلم فی  
 حضورهم بضمیر عال لا تشتغل فی حضورهم  
 بصلوۃ النوافل ۳ از صلیت معہم حسن  
 ولا تتکلم فی اثناء کلامہم بل لا یتکلم معہم من  
 غیر ان یشلوک وکل ما یجرھونہ اجلہ  
 مکروھاک ولا تنظر فی بیتہم ۴ الی اسبابہم  
 وحرانہم ولا یخترہا لک رواحۃ الی  
 شیخ آخر وخذک من بل اعتقد ان  
 شیخک ہذا اھو موصلا لیموکان  
 ولا تقاطع قلبک بسواک فان قلبک محبوب  
 لتفرقتک والحصل ان کل ما یجرھہ  
 الطبع الانسانی فانہ وجبہ فان  
 سوء الآداب مع المشائخ خاصیتہ تقسفی  
 سدا الطریقۃ وعدم وصول فیض

آداب ظاہر حق سبحانہ کیساتھ یہ ہیں۔ کہ قائم ہوئی امر  
 وہی شریعت پر اور ہمیشہ طہارت ہے اور استغفار پڑھتا  
 ہے اور سب امور میں احتیاط کرتا ہے اور آثار سلف  
 صالح کا پیرو اور تابع ہے اور سرپر عمل کرے اور باطن کا  
 ادب یہ ہے کہ اپنے قلب کی حفاظت کرے کہ کسی  
 غیر کا خطرہ نہ آئے خواہ نیک ہو یا بد مرساۃ کہ حجاب  
 ہونے میں دونوں برابر ہیں اور آداب نبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم بھی اسی قیاس پر ہیں اور اولیاء کا  
 ادب یہ ہے کہ انکی مجلس میں اپنے غفرونی تحفظ  
 کرے اور انکی حضور میں بندہ کو ازست نہ ہونے اور  
 انکی حضور میں نماز نوافل نہ پڑھے اور ان کیساتھ  
 اگر پڑھے تو بہت چھاپے اور انکی کلام کے دریا  
 بول نہ اٹھے بلکہ جب تک وہ خود نہ پوچھیں کچھ نہ کہے  
 اور جو دم مکروہ جانیں اُسے آپ بھی مکروہ سمجھے  
 اور انکی گھر میں انکی اسباب اور انرا جوں کی طرف  
 نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطرہ نہ لائے اور شیخ کی  
 خدمت میں عامی اور اس سے فیض حاصل کرے  
 بلکہ یہ تھا ور سکھے کہ یہ تیرا پیر تجھ کو پہنچا دیا تیرے عمولا  
 کے پاس اور اپنے پیچھے سوا اور سے لعلق نہ کر کہو کہ یہ  
 موجب یہیے فقر کہ کاہ کا حاصل ہے کہ جسکو طبیعت  
 انسانی مکروہ جانے اُس سے الگ ہے اور بچے اُس سے  
 کیونکہ باطنی خصوصیات مشائخ کی راہت الکی مانع  
 ہے اور اس کے سبب فیض سے محروم رہتا ہے

فصل فی آداب

آداب مرید درویشی

مریدین کے کئے فروری آداب

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے رنگ و شکل میں  
مختلف و نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ سے اور  
ایسی صحبت جو تفرقہ ڈالے تو سالک کو چاہئے کہ کچھ دلو  
بے ملاحظہ اغیار کے رہے کسی ایسے صاحب دولت  
کی صحبت میں جسکو پوری پوری سادہ ہو صحبت کی  
کہ اُسکی برکت سالک کو مکملہ حضور اور جینت حاصل ہو  
کیونکہ مکملہ حضور سے حاصل ہوتا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت  
غیر دیت ہے اور عبادت کی اور سلام کا کمال تسلیم میں  
ہے اور تقویٰ میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں  
لخت کا طوق بھی ڈالاجائے جیسے المیہ کے تو وہ رنج  
ہوگا اس کے اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہے حق کی  
اور تقدیر الہی ہے ایسا جیسا ایمان و اسلام سے  
رضی ہے اس لئے کہ طالب رزق رضی ہے قضا  
قدر سے اُسکا نفس کچھ نہیں کرتا اور طالب کو کوڑ  
پہونچے اور اسکا تفاوت ہو تو وہ اپنے نفس  
کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہ ہو تو وہ اس  
کا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد

[illegible]



هَذَا فَيَنْجِزُكَ أَيُّهَا السَّالِكُ أَنْ تَكُونَ  
 دَامًا عَبْدًا كَمَا أَنَّ تَعَالَى لَا يَمُوتُ وَأَدَا  
 كَانَتْ مَدْحٌ وَذَمٌّ تَفَاوُتُ فَعَادِلُ  
 أَصْنَامُ لَعْمَرِي جَنَانُكَ جَلَّةُ سِرِّهِمْ صَوْرَةُ الْعَوَالِمِ  
 قَدْ ذَكَرُوا أَنَّ الْمُتَوَفَّقَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
 الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَعَلَى آلِهِ  
 وَآحِبَائِهِمُ وَالْمُتَابِعِينَ لَهُمْ بِأَحْسَنِ  
 إِلَى يَوْمِ الدِّينِ كَاتِبُ الْحُرُوفِ  
 كُوَيْدُ كَلَامِ شَيْخِ عَبْدِ الْأَعْدَنِ شَيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمِيدِ  
 بْنِ شَيْخِ أَحْمَدَ السَّهْمَنَدِيِّ رَاوِرِ بَيَانِ اشْتِغَالِ  
 طَرِيقَةِ أَحْمَدِيَّةٍ بِكَاتِبِ سِتِّ بَغَايَةِ مَتَبِينِ  
 أَزْكَانِ جَمَلَةِ مَكْتُوبِ كَرَامَتِ الشَّيْخَانِ أَهْلَ الْأَنْبِيَاءِ  
 بِجَانِبِ حَضْرَتِ وَالِدِ بَزْرُكَوَارِ فَرَسْتَادِهِ  
 بُوْنْدُو دُرِّ آخِرِ أَهْلِ بَخْتِ خُودِ اِيں عِبَارَتِ  
 نَوْشَةِ كَهْ مَخْدُومِ عَرَفَانِ بِنَا بِهَرَسَةِ مَكْتُوبِ  
 اِيں خَاكِسَارِ رَا بَطَالَةِ كَرَامِي مَشْرِفِ سَارِ نَدِ  
 وَأَنَا الْفَقِيرُ عَبْدُ الْأَعْدَنِ عَفَى اللَّهُ عَنْهُ دَرِينِ رِسَالَةِ  
 بَعِيْنَهَا تَقْلُ كَرُوهُ مِي شُوْر -  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ  
 هَمِّشِيرُهُ عَزِيزُهُ خَدَائِرِ سِتِّ اَزْ لَطَائِفِ الْإِنْسَانِي  
 بِرَسِيدِهِ بُوْنْدُو مَسْلُومِ كَمَا يَنْدُ كَهْ لَطَائِفِ  
 بِخُجْكَانَةِ الْإِنْسَانِي كَهْ قَلْبِ وَرُوحِ وَتَسْوِ  
 وَخَفِي وَخَفِي بَاشْ دَرِ اَزْ عَالَمِ اَمْرِنْدِ مَقَامِ  
 أَهْلَانِ فَوْقِ الْعَرْشِ سِتِّ كَهْ بِلَا مَكَانِيَّتِ

مکتوب نقل از شیخ عبد الاحد صاحب

یہ ہے۔ تو لے سالک مجھے چاہئے کہ تو ہمیشہ  
 بندہ ہو اسکا جیسے امدت تعالیٰ ہمیشہ رب ہے  
 اور جب مدح اور مذمت میں فرق ہوا تو  
 عبادت لینے دل کے بتوں کی کرتا ہے۔ سب سر  
 خواص عوام کا ذکر کر دیا گیا۔ اور امدت توفیق نبیوالہ  
 الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی  
 علی سیدنا محمد سید الاولین والآخرین  
 وعلیٰ آلہ واصحابہ والتابعین لہم باحسان  
 الی یوم الدین انھیں کاتب حروف کتبا  
 کہ شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ  
 احمد سہمندی کے طریقہ احمدیہ کے اشتغال  
 کے بہت عمدہ مکتوب ہیں ان میں سے  
 تین مکتوب جو انہوں نے لکھا کہ حضرت والدہ  
 بزرگوار کو بھیجے تھے۔ اور ان کے آخر لینے  
 ہاتھ سے یہ عبارت لکھی تھی۔ کہ محترم ما  
 عرفاں بنیا ہا اس خاکسار کے تینوں مکتوب  
 اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا۔

راقم فقیر عبد الاحد عفا اللہ عنہ  
 وہ مکتوب اس سالہ میں بعینہا نقل کئے جاتے ہیں  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علیٰ کل حال  
 ہمیشہ عزیزہ خدایر سِتِّ نے لطیفہ انسانی  
 پوچھے تھے۔ سو معلوم کریں کہ پانچ  
 لطیفہ انسانی کہ قلب و روح و تہ  
 و خفی و خفی ہیں عالم امر سے ہیں ان  
 کا مقام فوق العرش ہے۔ جسے لامکان

لحائف کی اقسام

موصوف عالم ارواح نیز آنرا گویند حق جل  
وعلیٰ بحال قدرت خویش آن لطائف را تعشق  
و تعلق ببدن انسانی وادہ از آنجا فروزا و رده  
ہر یک را بموضع خاص از بدن کہ مناسب  
آن بود جا وادہ است قلب را جانب  
چپ از سینہ بستان جا وادہ است  
روح کہ لطیف تر از قلب است و در مقابل  
آن بجانب است و اخفی کہ لطیف و حسن  
لطائف است در میان حقیقی سینہ و  
سر را در میان قلب و اخفی و خفی را در میان  
روح و اخفی و ولایت ہر یک ازین لطائف  
زیر قدم پیغمبر اولو العزم است پناہ ولایت  
قلب زیر قدم آدم است علی بنینا  
و علیہ السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت  
ایمانیم است علی بنینا و علیہ السلام و ولایت  
سر زیر قدم حضرت موسیٰ علی بنینا و  
علیہ السلام و ولایت خفی زیر قدم حضرت  
عیسیٰ علی بنینا و علیہ السلام و ولایت اخفی  
زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء علیہ السلام و علیہم  
الصلوات والتسلیمات۔

باید دانست کہ تفاوت اقدام اولیاء را از  
راہ ہمیں لطائف است پس ہر کہ زیر قدم  
حضرت آدم است علیہ السلام و ولایت  
وی ولایت قلب است و وی صاحب  
استعداد یک درجہ ولایت است و

کہتے ہیں اور عالم ارواح بھی اسے کہتے ہیں حق جل  
وعلیٰ کمال قدرت سے اپنے اُن لطائف  
کو بدن انسانی سے تعشق اور تعلق دیکر وہاں سے  
نیچے اوتا کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ بدن انسان  
کے بدن میں اس کے مناسب جگہ سے  
قلب کو سینہ کے باطن میں جگہ میں جگہ میں  
روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے اس کے مقابل  
دائیں جانب اخفی کہ لطیف و حسن لطائف ہے  
درمیان حقیقی سینہ کے سر کو درمیان قلب اور  
اخفی کے خفی کو درمیان روح اور اخفی کے  
اور ولایت اس میں سے ہر ایک لطیف کے زیر قدم  
ایک والو العزم پیغمبر کے پناہ قلب کی ولایت  
حضرت آدم علی بنینا و علیہ السلام کے زیر قدم  
ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ایمانیم  
علی بنینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور سر  
کی ولایت حضرت موسیٰ علی بنینا و علیہ السلام  
کے زیر قدم ہے اور خفی کی ولایت حضرت عیسیٰ  
علی بنینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور اخفی  
کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء علیہم السلام  
والتسلیمات کے زیر قدم ہے۔

جاننا چاہئے کہ اولیاء کے قدموں کے تفاوت  
انہیں لطیف و خفی راہ سے ہے تو جو زیر قدم  
حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اس کی ولایت  
ولایت قلب ہے اور وہ صاحب استعداد  
ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

لطائف کا مقام

لطائف کی ولایت انبیاء علیہم السلام

لطیفہ قلب کی ولایت

۶۲ لطیفہ روح کی ولایت

پانچ درجوں میں سے اور جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولایت  
 ولایت روحی ہے اور اس کو دو درجوں کی ولایت  
 کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے اور جو  
 زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہے اسی کی ولایت  
 ولایت سری ہے وہ ولایت تین درجوں کی  
 استعداد رکھتا ہے درجات خمسہ سے اور جو زیر قدم  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے اسی کی ولایت  
 خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے  
 ان درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے اسی کی ولایت ولایت اخفی  
 ہے اٹھوا علی اور اس سب درجوں کی ولایت کے  
 صاحب کو قابلیت پانچوں درجوں کی ولایت کی ہے  
 اور جانا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام کے قدیموں تفاد  
 آئے آپس میں اس راہ سے نہیں ہو بلکہ نبوت کی راہ سے  
 ہے پس جو ان بزرگواروں میں سے اس راہ پیش قدم  
 ہوگا وہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مقام  
 نبوت میں پیش قدم ہیں۔ اس لئے حضرت عیسیٰ سے  
 افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسیٰ حضرت  
 موسیٰ سے غالب ہیں جیسا اوپر لکھا گیا۔ دوسرے  
 یہ امر جانا چاہئے کہ اگر مرث مرثی طالب صادق  
 المشرب ہوگا تو اس سے ہو سکتا ہے کہ جس سے  
 آپ قطع منازل کئے ہیں اسی طالب کو بھی چلئے  
 اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہنچائے

از درجات خمسہ کسی کہ زیر قدم حضرت ابراہیم  
 است ولایت فی ولایت روحی مستوی را  
 استعداد و درجہ است از درجات خمسہ و کسی  
 کہ زیر قدم حضرت موسیٰ است ولایت وی  
 ولایت سرستوی خداوندسہ درجہ  
 است از درجات مذکور و کسی کہ زیر قدم  
 حضرت عیسیٰ است ولایت فی ولایت خفی  
 مستوی استعداد چار درجہ است از آن  
 درجات و کسی کہ زیر قدم حضرت سرور عالم  
 کائنات است علیہ علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات  
 ولایت وی ولایت اخفی است کہ اعظم و اعلیٰ  
 حسن درجات است صاحب این ولایت  
 راقبیت ہر پنج درجہ ولایت سرست۔ باید  
 دانست کہ تفاد است اقام انبیاء علیہم السلام فیما  
 بینہم ازین راہ نیست بلکہ از راہ نبوت است  
 پس ہر کہ ازین بزرگواران درین راہ پیش قدم  
 باشد ہمان از دیگران افضل خواہد بود چنانچہ  
 حضرت موسیٰ از حضرت عیسیٰ در مقام نبوت  
 پیش قدم است بنا بر از حضرت عیسیٰ افضل  
 آمد اگرچہ در مقام ولایت حضرت  
 عیسیٰ از حضرت موسیٰ غالب است چنانچہ  
 بالامفہوم گشت دیگر باید دانست کہ اگر مرث  
 و مرثی طالب صادق المشرب باشند می تواند  
 کہ وی را براسے کہ خود قطع منازل نمودہ شایک  
 فراید و کمالات ولایت محمدی متحقق سازد

لطیفہ روح کی ولایت

عزاج مرشد و مرید میں یکسانیت

۴ قلب کا نور ۳ کا نور

وَأَن مَرِيدًا كَرِهَ خُودًا سَتَعْلَا وَفَرُّوْثَرِيْنَ اسْتَعْدَاد  
داشته باشند انجا سخن از حد زاید و عرض و طول  
دارد و معذور دارند بر وقت دیگر موقوف  
فرمایند و دیگر از الوان و انوار لطائف پرسید  
بودند معلوم نمایند که هر کس موافق کشف و  
دید خود چیز گفته و نوشتہ است و بر آن  
اشیاء اکتفا بر تعبیر و قائل و تفسیر معاملات  
نموده اما آنجا از حضرت عالی درجات خود مفهوم  
نموده در منصفه تحریری آرد و باید دانست که نور قلب  
نور زرد است و نور روح نور سرخ است و نور  
سیر فی نور خفی سیاه و نور خفی سبز ظاهر  
از حقیقت و ماہیت نفس پرسید بود معلوم  
شریف باد که نفس جنبیہ است از عالم خلق و محال می  
و مانع است بالذات بشرارت و خباثت متصف  
است و خود را در رنگ لطائف لطیفہ نفسیہ  
و انموده است و دعوی ریاست و کیا است  
کرده بر تمامی اجزاء و لطائف تصرفات فاسد  
نموده و باخوانی اہلبیس پر تلبیس علیہ اللعنه سائر  
لطائف و اجزاء را باوصاف ذمبیہ خود متصف  
ساختہ است و از توجہ بجناب قدس خداوندی  
محروم و کشتہ بخسارت ابدی و سعادت سرمدی  
رسائیہ ہر کرا غیبت ازلی و سنگیری و رہنونی  
نمودہ بر شرارت و خباثت دمی اطلاع یافته  
و از مکاید و مفسادوی روی تافتمہ متوجہ  
بارگاہ قدس گشتہ بسعادت ابدی پیوستہ

اور وہ مرید اگر چہ خود اپنی استعداد و کثرت رکعتا ہو  
یہاں سخن بہت طول و عرض رکعتا ہے کہ حد  
زیادہ ہے معذور ہیں اور کچھ کسی وقت پر  
موقوف فرمائیں و انوار لطائف کے رنگ پوچھے  
تھے سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف و نظر کے  
مطابق کچھ کہا اور کچھ ہے اور اس کے اوپر بالتعبیر  
واقعات اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں اب  
جو حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے لکھتا ہوں  
جانتا چاہئے کہ قلب کا نور زرد ہے اور روح  
کا نور سرخ ہے اور تہ کا نور سفید ہے اور  
خفی کا نور سیاہ ہے اور خفی کا نور سبز ظاہر حقیقت  
و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو  
کہ نفس جنبیہ ہے عالم خلق سے اور اس کا محسوس  
و مانع ہے بالذات شرارت و خباثت سے متصف  
ہے اور اپنے تئیں لطائف کی طرح لطیفہ نفسیہ ظاہر  
کیا ہے اور ریاست و انانی کا دعوی کر کے تمام  
اجزاء و لطائف پر تصرفات فاسد کر کے شیطان  
علیہ اللعنه کے بہکانے سے تمام لطائف اجزاء کو  
اپنے اوصاف ذمبیہ سے متصف کر دیا ہے اور  
درگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے  
محروم رکھ کر نقصان ابدی کو پہونچا ہے عنایت  
ازلی نے جسکی دستگیری و رہنمائی کی اس نے  
اسکی شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اس کے  
فریبوں اور مفسدوں سے موثبہ پھیر کر توجہ اس  
درگاہ پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہونچا

روح کا نور بیان رنگ لطائف  
روح کا نور خفی کا نور اخفی کا نور  
بیان حقیقت و ماہیت نفس  
لطیفہ نفس

مکتوب دُوم از شیخ عبدالاحد صاحب

اور جب نفس پاک و مطہر ہو جاتا ہے اور اپنے  
سب صفت و اہل باطل چھوڑ دیتا ہے۔ البتہ اللہ  
سبحانہ کے فضل و کرم سے بڑے مرتبہ و ولایت  
اور قرب و مشاہدہ و در مقام رضا کے مشرف ہونے اور  
سلطانہ نفسانی سے بالادست ہو جانا ہے اور اس کی  
سیر سے بندہ ہوتی ہے اسکو حصول کمال کے بعد منت  
صدر اجلاس فرماتے ہیں اور ریاست و کیاست و  
لطائف کی انگوٹھی ہے عجب مجید ہے کہ جو سب  
جنیت نہ یاد ہے بعد پاک اور منور ہونیکے اشرف  
سے ہو جاتا ہے اولئک یدلہ اللہ سبیلہم حسن  
فرمایا ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیاد کم فی الجاہلیۃ  
خیاد کم فی الاسلام اذا تفہموا السلام علی من اتبع  
الھدٰی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام  
علی عبادہ الذین اصطفٰی اسکے بعد جانا چاہیے  
کہ جب سالک اپنی ہستی اور خود پرستی سے  
نکل آتا ہے اور اسکے باطن کی انجم معرفت کے کل الجواہر  
سے سرسبز ہو جاتی ہے تو فرشتے رایتیں اور کرکراتیں  
جو اسکے نفس میں حشیم بصیرت میں مانت لکھی ہوئی  
ہے بموجب فی الفسکم افلا تبصرون ای فی الفسکم  
آیات عظیمہ افلا تبصرون کی وہ مشاہدہ کرتا ہے  
اسکے بہت نقصان سے عین ف نفسہ فقہد فی بکے بارگاہ  
قدس میں دخل پاتا ہے غالباً انسانی میں جو حقائق  
اور امتین تعبید میں کچھ نہیں سے مذکور ہوتی ہیں گوش  
ہوش سے سوجان لو کہ انسان کہ اسکو عالم صغیر  
کہتے ہیں اُس اجزا سے مرکب ہو چکی صلیں



در عالم کبیریت و عالم کبیر عبارت از مجموعہ کائنات  
است چہ خلق چہ امر و بیچ از آن از عالم خلق است  
کہ نفس و غماصر رجبہ است بیچ از آن از عالم امر  
باش چنانچہ اصول غماصر رجبہ در عالم خلق  
موجود است ہمچنین اصول لطائف خمسہ مذکورہ  
در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است و  
بلا مکانت معروف و متحقق است فوق عرش  
مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لہذا  
قلب را برزخ در میان عالم خلق و دوا  
فرمودہ اند چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید  
ست و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم  
خلق است و دوا و بارود و رانیز برزخ  
لغزہ اند و فوق اصل قلب اصل روح است  
و فوق آن اصل ستر و فوق آن اصل خفی و  
فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علی  
خواست کہ انسان را بمقتضائے حکمت باللہ  
باین نوع ترکیب بد بعد از تسویم قالب  
ہر یک از این لطائف خمسہ را تعلق و تعلق  
باین عنصر حیاتی دادہ از فوق العرش فرود  
آوردہ بمقام خاص کہ ہر یکہ بآن مقام مناسبت  
بود ممکن ساختہ لطیفہ قلب را در این مضغہ  
کہ در تہ پستان چپ است و قلب  
صنوبریش خفانت را جا و اند و صنوبری  
نقبش بلے آن کنند کہ دے مانند مفر  
صنوبر مظلوب است دال الاصل این لطیفہ

عالم کبیر میں ہے اور عالم کبیر مجموعہ کائنات  
ہے خلق ہو خواہ امر ہو ان دن میں بیچ تو  
عالم خلق سے ہے ایک تو نفس اور غماصر رجبہ  
بیچ عالم امر سے ہیں حطور چار غماصر کی اصلیں  
عالم خلق میں موجود ہیں اس طور لطائف خمسہ مذکورہ  
کی اصلیں عالم امر میں جو عرش کے اوپر ایک  
مشہور ہے متحقق ہیں اور فوق عرش مجید  
اور تحت اصول کے قلب اور ہی سبب  
قلب کو برزخ در میان عالم خلق و عالم امر  
کے فرمایا ہے اس واسطے کہ عالم خلق کی انتہا عرش  
مجید ہے اور سو جسے کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا  
و منتہی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اسے بھی  
برزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح جو  
اور اس کے فوق اصل سر اور اس کے فوق اصل خفی اور  
اسکی فوق اصل اخفی جب تعالیٰ شانہ نے چاہا کہ  
انسان کو اپنی حکمت باللہ کے مقتضائے اس نوع  
سے ترکیب فرمائے تو بعد قالب کے تسویم کے ان  
لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر حیاتی سے  
تعلق اور تعلق و تعلق باین عنصر حیاتی دادہ  
مقام خاص میں جو جس مقام سے مناسبت تھی  
ممكن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو زیر  
پستان چپ ہے اور اسے قلب صنوبری  
کہتے ہیں جائے دی اور اسے صنوبری اس واسطے  
کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے چھوٹا  
ہو یا ہو۔ اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

بطور تشفیہ دیگر انکشاف

لطیفہ قلب کا مقام

## لطیفہ قلب کے کھیل

صفت اضافی حق است کہ عبارت از فعل و  
 کچھ تین ست کمال اس آنت کہ فعل حق جل  
 و علی فانی و مستہلک گردد و وہاں فعل تقابلاً بین  
 زمان سالک و اسلوب فعل خواہ دریافت و  
 افعال خود را درست منسوب بحق جل علی خواہ  
 ساخت حق قلب تجلی فعلی کنایہ زمین ست نشان  
 آن آنت کہ تعلق علی حسی یعنی حق نماذجی قلب سوز  
 را مطلقاً فرہوش سازد و بعد کہ اگر سالک تکلف  
 نماید یک لحظہ یاد و اسوای نتواند کرد و دریں ہنگام  
 چنانچہ علم شیار از وی زائل شدہ محبت  
 اشیا از وی زائل شدہ محبت اشیا بطریق اولی  
 رخت بر بستہ با شد و چوں سالک بفتار  
 قلب مشرف شد و اعلی جماعت اولیا گشت  
 و این فوار قلب بی قطع تمام دائرہ امکان کہ  
 عبارت از مرکز فرش تا عرش و از عرش تا تمام ہائی  
 عالم امر با شد و بی قطع مراتب عشر یعنی  
 زہد - صبر - توکل - رضا - تسلیم - قناعت - یاس  
 از ناس - فقر - فراغ - ریاضت کہ صوفیہ علیہ  
 بیان آن فرمودہ اند صورت نہ بند و نور  
 قلب انور و فرمودہ اند ولایت ابن  
 طیفہ زیر قدم آدم ست علی بنیاد علیہ  
 الصلوۃ والسلام و ہر کہ آدمی المشرب  
 ست و مصلو فی بجانب قدس از راہ  
 ہمیں لطیفہ خواہد بود مگر قشر و کثش  
 پیر کامل و صاحب این مشرب سیر

صفت اضافی حق کی ہے کہ اسے فعل اور  
 کچھ تین کہتے ہیں اسکا کمال یہ ہے کہ حق جل و علی  
 کے فعل میں فانی و نیست ہو جائے اور حق جل  
 سے بقایائے اسوقت سالک اپنے تئیں منسوب  
 المفعول یا بینکا اور اپنے فعال حق جل و علی سے درست  
 نسبت کر لگیا۔ فوار قلب تجلی فعلی اسی سے کنایہ ہوا اور  
 اسکا نشان یہ ہے کہ علمی حسی تعلق اسکو غیر حق سے  
 ہوا گاہی قلب اسوی کو باطل فراموش کر دے گاہا ہلکا  
 اگر برسوں تکلف کرے تو بھی ایک لحظہ اسکو یاد نہ  
 کر لگیا۔ اسوقت جیسا علم اشیا اس سو زائل ہو گیا۔  
 ہے محبت اشیا بطریق اولی جاتی رہی۔ اور حسب  
 سالک فوار قلب سے مشرف ہوا۔ اولیا کی  
 جماعت میں داخل ہو گیا۔ اور یہ فوار قلب دن  
 طے کرنے تمام دائرہ امکان کے جو مرکز فرش  
 سے عرش تک اور عرش سے تمام عالم امر تک  
 ہے۔ اور بغیر طے کرنے مرتب عشرہ کے یعنی  
 زہد - صبر - توکل - رضا - تسلیم - قناعت  
 یاس لوگوں سے - فقر - فراغ - ریاضت جو  
 صوفیہ علیہ نے انکابیان کیا ہے حاصل نہیں ہوتے  
 اور نور قلب کو نور و زفر بابا ہے اس لطیفہ  
 کی ولایت حضرت آدم علی نبیاء و علیہ الصلوۃ  
 والسلام کے زیر قدم ہے۔

اور جو آدمی المشرب ہے۔ اسکا وصول درگاہ  
 قدس کی طرف اسی لطیفہ کی راہ سے ہو دیکھا  
 مگر زبردستی و کثش پیر کامل سے اور اس مشرب کے

طیفہ درجہ اولیٰ کا مقام  
طیفہ درجہ اولیٰ کا مقام

استعداد حصول ایک درجہ از درجہ اولیٰ چنانکہ  
طایفہ درجہ اولیٰ کے بقدر طیفہ درجہ اولیٰ چون  
الطافہ است از قلب مناسبت برستان زیادہ  
بودن برکن دی را بجانب است از سینه و دوتہ  
پستان جاوہ اند و اصل الاصل این طیفہ  
صفات ثبوتیہ حق است و یک گام بحضرت  
ذات افضل نزدیکی تر است سالک بعد از  
حصول فزائیں طیفہ کہ مربوط بتجلی صفاتی صفات  
خود را از خود سلب خواهد یافت بلکہ منسوب  
بجانب حق خواهد داشت و نور این طیفہ را  
نور سرخ فرمودہ اند ولایت این طیفہ زیر  
قدم حضرت ابراہیم است علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ  
والسلام و ہر کہ ابراہیمی المشرب باشد سیر و  
بجانب قدس از ہن طیفہ خواهد بود بعد از  
قطع مراتب قلب صاحب این مشرب را  
استعداد حصول دو درجہ از درجہ اولیٰ  
چنانکہ است لالقبس من القاسم طیفہ سر  
الطافہ از روح سنتی را نزدیکی سطر  
سینہ جانب قلب جاوہ اند و اصل الاصل  
دی این شہونات ذاتیہ است کہ کامی از صفات  
بحضرت ذات نزدیکی تر اند و حصول فزائیں  
این طیفہ مربوط بتجلی شہونات است و  
ولایت این طیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ  
است علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و ہر کہ  
موسیٰ المشرب باشد وصول او بجانب

استعداد حصول ایک درجہ کی پانچوں درجوں  
ولایت میں سے ہوگی۔ مگر زیر دستی سے  
کسی زیر دست کے اور طیفہ روح جو  
بہت لطیف ہے قلب اسکو مناسبت استول  
زیادہ تھی اسواسطہ اسکو سینیہ کے راستہ کی طرف  
زیر پستان جائے دی اور اصل الاصل اس طیفہ کی صفات  
ثبوتیہ حق ہے اور ایک قدم حضرت ذات کی طرف  
افضل سے نزدیکی تر ہے۔ سالک بعد حصول  
فزائیں طیفہ کے ساتھ تجلی و صفاتی کے اپنی صفات  
کو اپنے سے سلب پائے گا۔ بلکہ جناب قدس  
سے منسوب جائیگا۔ اور اس طیفہ کا نور سرخ  
فرمایا ہے اور اس طیفہ کی ولایت حضرت  
ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
زیر قدم ہے اور جو کوئی ابراہیم المشرب ہوگا  
اس کی سیر جناب قدس کی طرف اس طیفہ سے  
ہوگی بعد از قطع مراتب قلبی اور اس مشرب  
ولے گا استعداد حصول دو درجہ کی چنانکہ فرما  
ولایت ہوگی مگر زیر دستی سے کسی زیر دستی  
اور اس طیفہ کہ روح کے لایق ہے بہت لطیف تھا  
اسکو نزدیکی سطر سینیہ کے قلب کی جانب تجلی اور  
اصل الاصل شہونات ذاتیہ ہے کہ ایک قدم صفات حضرت  
ذات کی طرف نزدیکی اور اصل الاصل اس طیفہ کی فزائیں  
کا شہونات کی تجلی سے ربط رکھتا ہے اور اس طیفہ  
کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
زیر قدم ہے اور جو موسیٰ المشرب ہوگا اسکا وصول جناب

طایفہ درجہ اولیٰ کا مقام  
طایفہ درجہ اولیٰ کا مقام

قدس از راہیں لطیفہ خواہد بود اما بعد قطع  
لطائف سابق و صاحب این مرتبہ را استعداد  
حصول مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت  
الالبقصر من القاسر و نور این لطیفہ را سپید  
تعبین فرمودہ اند و لطیفہ خفی را کہ سر اللطف  
است ما بین روح و وسط جا و اندوہ اصل  
این لطیفہ صفت سلبیہ تفریبہ است کہ فوق  
شیونات ذاتیہ اند و حصول فنا میں لطیفہ  
و حصول همان صفت است نور این لطیفہ را  
نور سیاہ تعین نمودہ اند و ولایت این لطیفہ  
زیر قدم حضرت عیسیٰ است علی بنیاد و علی السلام  
و ہر کہ زیر قدم حضرت عیسیٰ است آہ وی کتاب  
قدس از ہمیں لطیفہ خواہد بود بعد از قطع لطائف  
سابق الالبقصر من القاسر و صاحب  
این مشرب را استعداد حصول چہار مرتبہ  
است از مراتب پنجگانہ ولایت و لطیفہ  
اخفی کہ لطف و حسن و اجل لطائف  
عالم امر است و اقرب است بحضرت اطلاق  
وی را در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز است  
و مناسب تمام دارد و بحضرت اجمال  
جا و اندوہ اصل این لطیفہ مرتبہ  
است کہ کالیہ نرفست در میان مرتبہ  
تفریبہ و در میان احدیت مجرودہ و فنا  
این لطیفہ ہم مربوط بہ ثنوت جہاں مرتبہ تقدیر  
است و نور این لطیفہ نفیس را

لطیفہ خفی کے کمالات اور مقام

لطیفہ خفی کے کمالات اور مقام

قدس میں اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا مگر بعد  
قطع پہلے لطیفہ نیک اور اس مرتبہ والیکو استعداد میں  
مرتبہ کی ہوگی و مراتب پنجگانہ ولایت میں لیکن ہر گز  
سے کسی زبردست کی اور اس لطیفہ کا نور سفید تعین  
فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سے بہت لطیف  
ہے در میان روح اور وسط کے جانے دی ہے  
اور اصل اس لطیفہ کے معانی سلبیہ تفریبہ  
کہ شیونات ذاتیہ کے فوق ہیں اور حصول اس لطیفہ کی  
کا اسی صفت و حصول ہے اس لطیفہ کا نور  
سیاہ تعین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت  
حضرت عیسیٰ علی بنیاد و علی السلام کے زیر قدم ہے  
اور جو زیر قدم حضرت عیسیٰ کے ہے اسکو راہ جہاں  
قدس میں اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطائف  
سابق کے مگر بقدر قاسر اور اس مشرب کے  
صاحب کو استعداد حصول چار مرتبہ کے ہے  
پنجگانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیفہ اخفی  
کہ بہت لطیف اور حسن و اجل لطائف  
عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے بحضرت اطلاق  
اسکو سینہ کے وسط حقیقی میں جو مرکز ہے اور  
بہت مناسب ہے لکھتا ہے حضرت اجمال ہے  
جگہ وی ہے اور اصل اس لطیفہ کی ایک  
مرتبہ ہے مثل برزخ کے در میان تفریبہ  
اور در میان احدیت مجرودہ کے اور اس  
لطیفہ کی فنا بھی مربوط اسی مرتبہ تقدیر  
تحت سے ہے اور اس لطیفہ کے نفیس کا نور

سبز بیان فرمودہ اند و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت سالت پناہ است صلی علیہ وآلہ وسلم و صاحب این تہ عالیہ بالذات استعدا و حصول تمام مراتب پنجگانہ ولایت است از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب سلمہ بر شنیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی روزی چنین گوشتانہ زند کہ اولی صلوٰۃ صبح در وقت غلغلا متفرقا رخنی است بایہ و انست کہ عروج لطائف خمسہ عالم امر و دائرہ اولی ولایت کبری است کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس است خواہد بود چون از ان دائرہ معاملہ بالا رود و در دائرہ اصل و اصل سیراقتدر معاملہ بالنفس خواہد افتاد و نفس بحصول فنا اتم و بقار اکل و بشرح صدر اسلام حقیقی و بہ حصول واطمینان و بار تقابقت ام رضا مشرف خواہد شد بعد از ان کہ سیر در ولایت علیا افتد مقابلہ با سہ غفر یعنی ناری و آبی و ہوائی خواہد افتاد و اگر از انجا بفضل امد ترقی واقع شود و کمالات نبوت سیر واقع بود معاملہ با جزاء ارضی خواہد افتاد و از انجا اگر ترقی شود خواہد کمالات رسالت خواہد در حقائق تلمشہ یعنی حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ معاملہ با ہیئت و جدائی کہ از مجموع اجزا عشرہ عالم حلق و امر بعد

سبز بیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت سالت پناہ صلی علیہ وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والیکو بالذات استعدا و حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت کے ہے حضرت قطب الاقطاب سلمہ رب کے زبان الہام بیان سے میں نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی نے ایسا فرمایا کہ صبح کی نماز اندہ پہنچنے سے تو فنا اخفی محل ہوتی ہے۔ ہاتھ چاہئے کہ لطائف خمسہ عالم امر کا عروج و ایرہ اولی ولایت کبری تک سہ متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے ہوگا جب اس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور دائرہ اصل اور اصل میں سیر کرے۔ نفس سے معاملہ پڑیگا و نفس کو پوری فنا کامل بقا حاصل ہونے سے کشادگی سینہ اور اسلام حقیقی کا حصول اور اطمینان کے مقام رضا کی ترقی سے مشرف ہوگا اس کے بعد ولایت علیا میں سیر ہوگی تین غفر سے معاملہ پڑیگا یعنی ناری و آبی و ہوائی سے اور اگر وہاں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہوگی تو کمالات نبوت میں سیر واقع ہوگی معاملہ جزائی ارضی پڑیگا اور جو وہاں سے ترقی واقع ہوگی تو خواہد کمالات رسالت خواہد تعلق تلمشہ یعنی حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ معاملہ ہیئت و جدائی سے جو مجموع اجزا عشرہ عالم حلق اور امر سے ہے بعد



از حصول کمالات ہر ایک فرادی فرادی  
حاصل شدہ خواہ برحقا و بعد از ان بمعاملہ از  
عقل و فہم ما و شما بزرگست امد سبحانہ و تعالیٰ  
بمض عنایت بیغایت خویش ازین کمالات  
بہرہ تمام عنایت فرماید انہ قریب مجیب بحد  
امد سبحانہ کہ بطفیل حضرت عالی درجات قدس  
امد با سر ہم العالیہ باین مراتب مذکورہ و  
دیگر معاملات کہ نسبت باین معاملات کاسما  
من الارض بہرہ بقدر استعداد بل فوق الاستعداد  
کرامت فرمود این ذرہ را از خاک مذلت  
برداشتہ ہمعقان آفتاب ساختہ شکر این تہ کر  
ہزار سال بعد ہزار زبان بہ زبان و انظار نماید  
یکی از ہزار بر نصفہ نور نیار و فلاح احمد و اللہ اعلم  
بلیق بشانہ و بکری و السلام علی رسولہ وآلہ و صحبہ  
البرہ النقی انظار این قسم سخنان اگرچہ مجہول قضا  
و مہاجات مست اما بموجب انظار النعمۃ من  
الشکر لا سیما عند الاحیاء الخالصین للطلوعین علی  
الاسلام الشائقین لذات الانوار و الاخبار مذکور  
نمودہ شد و بنا لا توخذنا ان نسینا و اخطانا  
مجرمتہ سیدنا محمد النبی الہی العزیز صلی  
اللہ علیہ و آلہ و سلم  
بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله السلام علی عبادہ الذی اصطفی  
انہی شیخ محمد سیر معلوم نمایند کہ قرب نوافل  
عبادت از ان است کہ سالک خود داخل یا بد

اسیما عند الاحیاء الخالصین للطلوعین علی الاسلام الشائقین لذات الانوار و الاخبار مذکور نمودہ شد و بنا لا توخذنا ان نسینا و اخطانا مجرمتہ سیدنا محمد النبی الہی العزیز صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

کتوب تیسرا اصولی محمد اللہ و ربیان قرب نوافل

ہونے کمالات جدا جدا ہر ایک کے پڑ گیا۔  
بعد از ان ہماری تنہاری عقل و فہم سے میاں  
برتر ہے۔ امد سبحانہ تعالیٰ معض عنایت ہے بہا  
سے اپنے ان کمالات سے بہرہ یور عنایت  
فرمائے۔ انہ قریب عجیب امد سبحانہ کا شکر  
ہے کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس  
امد با سر ہم کے ان مراتب مذکورہ اور اور  
معاملات سے جن میں ان کی نسبت زمین و  
آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لائق بلکہ  
استعداد سے زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے  
اور اس ذرہ کو خاک مذلت سے اٹھا کر  
آفتاب کی برابر کر دیا ہے اس مرتبہ کا شکر اگر  
ہزار سال سو ہزار زبان سے ہزاروں طرح  
سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی نہ  
کر سکے فلاح احمد و اللہ اعلم بلیق بشانہ و بکری  
و السلام علی رسولہ وآلہ و صحبہ البرہ النقی اس قسم کی  
باتوں کو ظاہر کر نیسے اگر فخر و طربانی کا وہم ہوئے لیکن  
انظار النعمۃ من الشکر کے خصوصاً ایسے دوستوں نے  
جو مخلص و مجرم اسرار اور اسکے مشتاق ہوں اس اثنا  
و اخبار کے مذکور کیا گیا ہیں لا توخذنا ان نسینا و  
اخطانا مجرمتہ سیدنا محمد النبی الہی العزیز صلی  
اللہ علیہ و آلہ و سلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله السلام علی  
عبادہ الذی اصطفی۔ میرے بھائی شیخ محمد سیر  
معلوم کریں کہ قرب نوافل اسے  
کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں فاعل پائے

و حق را آلت چنانچہ بی سیم و بی مہر اشارہ است  
 بان و قرب فریقین عبارت است از آن کہ  
 سالک خود آکد یا بد و حق را فاعل چنانچہ الحق  
 یبطل علی اللسان عمر اشارت است از ان و  
 این قرب مٹھ فناء و جو سالک است بخلاف  
 قرب سابق و جمع بین القربین آنست کہ سالک  
 خود در میان شیخ نیاید نہ فاعل آن آلت  
 چنانچہ بعض اہل دل از ان مقام جنس اشارہ  
 نمودہ اند۔ مصرعہ

عشق است در میانہ برانند بہانہ  
 و آریہ کریمہ و اہمیت از ہمیت و لکن اہم دہی  
 گو یا مشعر بہ ہر مقام است چہ ہر ہیت رہز  
 از قرب فراتس است و از ہر ہیت گنایاز  
 قرب نوافل و لکن اہم دہی اشارہ بر جمع  
 بین القربین والسلام علی من اتبع الهدی و التزم  
 متابعت المصطفی علیہ الہ الصلوٰۃ و التسلیات  
 علیہ انھی الکاتب لثلثہ و در آخر این اوراق  
 شیخ عبدالاحد بخط خود این فائدہ تحریر  
 فرمودند عادت مشائخ کرام آنست کہ سالک  
 مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر  
 و ملکہ شود بعد از ان ذکر روح فرماید بعد از ان  
 ذکر اخفی بعد از ان ذکر نفس و محلہا الدماغ  
 بعد از ان اگر خواہند ذکر سر و خفی فرماید بعد  
 از ان سر باین در تمام اعضا تا حصول ملکہ  
 و سلطان ذکر شود و نشانت کہ بر ذکر قلب و روح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی سیم و بی مہر  
 اسکا اشارہ ہے۔ اور قرب فراتس اُسے  
 کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضا کیے۔ اور  
 حق کو فاعل جیسے الحق یبطل علی لسان عمر  
 اس کی طرف اشارہ ہے اور یہ قرب ثمرہ و تباہی  
 فناء و جو سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اوج جمع  
 بین القربین یہ ہے کہ سالک اپنے تئیں در میان  
 میں کچھ نہ پائے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل  
 نے اُس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہے مصرعہ  
 عشق است در میانہ برانند بہانہ  
 اور یہ آریہ کریمہ و اہمیت از ہمیت لکن اہم دہی  
 گو یا تینوں مقام کی خبر و تیلے کیونکہ ہر ہیت  
 قرب فراتس سے ہے اور از ہر ہیت گنایاز  
 قرب نوافل سے و لکن اہم دہی اشارہ جمع  
 بین القربین سے ہے السلام علی من اتبع الهدی  
 و التزم متابعت المصطفی علیہ الہ الصلوٰۃ و التسلیات  
 علیہ وہ تینوں مکتوب ہو چکے اور آخر میں ان تینوں  
 کے شیخ عبدالاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ  
 تحریر فرمایا کہ مشائخ کرام کی عادت ہے کہ سالک مبتدی  
 کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور  
 ملکہ ہو جائے اُسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں  
 بعد از ان ذکر اخفی بعد از ان ذکر نفس اور اگر چاہے  
 و ماغ ہے اُسکے بعد اگر چاہے ذکر سر و خفی فرماید  
 بعد از ان سر باین تمام اعضا میں تا حصول ملکہ و سلطان  
 ذکر ہو جائے اور اکثر ایسا ہے کہ ذکر قلب و روح

و اہلحدیث اہلحدیثی عبدالاحد صاحب حق اہم دہی

واضحی کفایت کنند و گاہ بر قلب تنہا محقق  
نمایند اشتراط آنست کہ ذکر جوہر قلب گردد  
و بسا ویرہ شدہ است کہ جوہر ذکر قلب گفتن  
سلطان ذکر و سر بیان در سائر اجزا و اعضا  
محقق گردید و بالجملہ بقدر استعداد مبتدی  
سلوک باید نمود و السلام علی من اتبع الهدی اتقی  
ما ارجنا ابداً من کلام الشیخ عبدالاحد قدس  
سبح کاتب الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کردہ اند  
کہ بجانب امیر موسیٰ بہٹی کوئی یکی از بزرگان  
خانوادہ احمدیہ اس مکتوب نوشتہ بود و  
امیر موسیٰ آنرا استخوان کردند و باران خود را  
گفتند کہ نقل آنرا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہ  
و فصلی و سلم خدام ولایت پناہ ہدایت و سنگاہ  
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسیٰ  
سلمہ رب سلام دوستانہ و تحیت مخلصانہ  
ازین فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ  
مطالعہ فرمایند و در ویرہ گرد و عوات  
سلامتی خاتمہ و عفو و عافیت و نبوی و  
اخری شمرند فقیر چون ضعف بدن  
بسیار داشت ازین بہت پانچہ امور  
بود نہ راحت اسحال بارے تخفیف  
یافتہ تحریری نماید کہ چون طالب صادق  
ہیش شیخ کامل و مکمل رود اول ہرگز  
نہ کہ آشنائے او بجانب دست چپ است  
مہر فرمایند چون این لکہ شود ذکر روح کہ بطرف

مکتوب خانوادہ احمدیہ با میر موسیٰ

واضحی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور کبھی فقط ذکر قلب  
پر اکتفا کرتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب جوہر  
ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب  
کہنے سے سلطان ذکر اور سر بیان تمام اجزا و اعضا  
میں محقق ہوئے حال یہ کہ بقدر استعداد مبتدی  
سلوک چاہئے کرنا۔ والسلام علی من اتبع الهدی تمام ہو  
وہ جبکہ ہم نے ارادہ کیا تھا شیخ عبدالاحد قدس  
سبح کلام سے۔ کاتب الحروف کہتے ہیں ملا محمد دلیل نے  
ذکر کیا ہے کہ امیر موسیٰ بہٹی کوئی کو ایک بزرگ  
میں سوا احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکھا تھا اور میر  
موسیٰ نے اسکی بہت سی تشریف کی اور اپنے یاروں  
سے کہا اسکی نقل لکھ لو۔ باسمہ سبحانہ و فصلی و سلم  
و فصلی و سلم خدام ولایت پناہ ہدایت و سنگاہ  
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسیٰ  
سلمہ رب سلام دوستانہ اور تحیت مخلصانہ اس  
فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ  
فرمائیں اور مانگنے والا دعا سلامتی خاتمہ  
اور عفو و عافیت دنیا و آخرت کا کہیں  
فقیر کو جو ضعف بدن بہت تھا اس  
سبب جس کا امر ہوا تھا وہ نہ بجالا سکا  
اب کچھ تخفیف پائی ہے تو لکھتا ہے  
کہ جب طالب صادق شیخ کامل و مکمل  
کے روبرو جائے اول ذکر دل کا کہ  
اُسکا ٹھکانا بائیں ہاتھ کی طرف ہے امر  
فرمائیں جب اُسکا لکہ ہو جائے تو ذکر روح کہ اسکی

مرید کسی طرح صیغہ حاصل کرے

راست آشیانہ اوست ولایت فرماید چون آن  
ذکر نیک شود می باید کہ پذیر سر کہ متصل دل  
ست لیکن بین قلب ست حکم فرماید چون  
آن نیز ملکہ شد پذیر خفی کہ پہلوئے روح اما جانب  
یسیار روح مقام دارد و امور سازند و چون  
آن نیز ملکہ شود پذیر خفی کہ متوسط ہمہ است  
و در وسط صدر جائے اوست محکم سازد  
و این جوہر خفی از سایر جوہر عالم امر اعلیٰ  
است چنانچہ بیاید انشاء اللہ تعالیٰ و چون  
اخفا نیز پذیر گویا شود امر پذیر نفس نماید کہ  
دل غایب گاہ اوست و چون این لطائف ستہ  
متجر پذیر شد امر پذیر نفسی و اثبات فرماید بطریق  
معہود و چون بعد ولست و یکبار بر سر نصائبش  
تمام شود و فنا قلب کہ اول قدم است در اطوار ولایت  
ظہور فرماید و فنا قلب اثر آن تجلی افعال است کہ اصل  
اوست چہ قلب فعال الہی است و آن مربی ولایت  
حضرت آدم ست علی بنیاد علیہ السلام پس از آن  
بقا قلب پارہ افعال ایزدی ست بل شانہ کہ  
بہر ظل را باطل خود شاہراہ ست بالفناء فیہ  
و البقا یہ بعد از آن معاملہ فنا روح ست و  
بقا را باطل خود کہ صفات حق است صفات مبنی  
ولایت نوحی و ولایت برہمی ست علی بنیاد  
و علیہا السلام و الصلوٰت کہ ہر دو ولایت مربوط  
بروح است و باطل اوست کہ صفات ست باعتبار  
مختلفہ کہ ولایت برہمی تفصیلی ست و ولایت

و این طرف ہر ارشاد کریں حجابیں ذکر کا بھی  
ملکہ ہو جائے تو ذکر سر جوہر کے متصل ہے لیکن  
و این طرف بتائیں اور جب اسکا بھی  
ملکہ ہو جائے تو ذکر خفی کا جوہر و ح کے پہلو  
میں ہے مگر باطن طرف روح کے ہے مامور فرماید  
اور جب وہ بھی ملکہ ہو جائے تو ذکر خفی کا کہ سب کے  
درمیان ہے و متوسط سینہ میں آگئی جائے جسے حکم  
کریں اور یہ جوہر خفی تمام جوہر ہفتہ عالم امر کے اعلیٰ  
ہے چنانچہ آئینکا انشاء اللہ تعالیٰ اور جب  
خفی کا بھی ذکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کریں کہ  
نفس کا مقام و علی غے اور یہ لطائف ستہ  
ذکر سے متجر ہو جائے تو ذکر نفسی و اثبات فرماید  
بطریق معلوم اور جب عند الیس تک پہنچے اسکے نصائب  
پورے ہو گئے اور فنا قلب جو اطوار ولایت میں  
اول قدم ہے ظہور فرماید و فنا قلب اس تجلی افعال کا  
اثر ہے جو اسکی اصل ہو کیونکہ قلب فعال الہی ہوا و  
مربی ولایت حضرت آدم کا ہو علی بنیاد علیہ السلام  
اسکے بعد بقا قلب ایک تھوڑا افعال ایزدی جو اصل شانہ  
اسنے کہ ظل کو اپنی اصل کے راستہ ہو آئیں فنا ہو گیا  
اور اس سے باقی ہو گیا اسکے بعد معاملہ فنا روح ہے  
اور اسکے بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہیں اور  
صفات مربی ولایت نوحی و ولایت برہمی ہو علی بنیاد  
و علیہا السلام و الصلوٰت کہ دو دو ولایتیں مربوط  
روح سے ہیں اور اسکی اصل سے کہ صفاتیں ہیں  
باعتبار مختلفہ کہ ولایت برہمی تفصیلی ہے و ولایت

لطائف ستہ

## سلسلہ چشتیہ کا طریقیہ و تعہد

نوح جان مجاہد و من بعد معاملہ بسترست  
 وقتاً و لقا باصل اوست کہ شیون ایندوست  
 تعالیٰ شانہ و شیون در اصطلاح ما عبارات  
 مندرجہ حضرت ذات تعالیٰ را گویند کہ معانی  
 زاید بر ذات نباشد و صفات است آنکہ معانی  
 زاید بر ذات سبحانہ باشند و در خارج موجود  
 باشند و ولایت سر ولایت موسوی است علی  
 نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم الامری بالخفی  
 و فناء باصل و هو التقدیس و التزکیا  
 السجانیة و هذا الولاية ولا یترک عیسوی  
 علم نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم  
 الامری بالخفی و فناء و لقا باصل و هو  
 شازح اصح الاسماء و الصفات و الشیون  
 و اشارات و التزکیات و التقدیسات  
 هذا لولاية ولا یتعہد یتعلم صاحبها  
 الف الف صلوات و السلام و مرئی هذا  
 الولاية حقيقة الحق و اقرب الولايات  
 و اجمعها و اعلاها و اشرفها و افضلها و  
 مستحق للولايات الخمسة و مقتضية لزوال  
 العین و الاثر باثر المعارف و لیست تبع المحبوبة  
 ثم الامری بالنفس فانیها ثم وبقائها الاكمل  
 ثم الامری باصولها و اصول اصولها حتی یتبع  
 المذات تعالیٰ و اتز فی هناك  
 لیسر بالفناء مبل باهر آختر

۱  
۲  
۳  
۴  
۵  
۶  
۷  
۸  
۹  
۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

نوحی اُس سے عمل جو اسکے بعد معاملہ سر سے ہو  
 اور فنا و لقا اسکی اصل ہے کہ شیون ایندوست  
 تعالیٰ شانہ اور شیون ہماری اصطلاح میں اُسے  
 کہتے ہیں جو عبارتین حضرت ذات واجب تعالیٰ میں  
 مندرج ہوں کہ معانی زاید بر ذات نہ ہو اور صفات  
 اور جو معانی زاید بر ذات سبحانہ ہوں اور خارج ہیں  
 موجود ہوں اور ولایت سر ولایت موسوی ہے  
 علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر معاملہ خفی سے ہے  
 اور اسکے بعد فنا و لقا اسکی اصل سے ہے اور  
 وہ تقدیس و تشریفات سبحانیہ ہے اور یہ ولایت  
 ولایت عیسوی ہے علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 پھر معاملہ آخری سے ہے اور اسکی فنا و لقا اسکی  
 اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء و صفات  
 اور شیون اور اشارات اور تقدیسات و تشریفات  
 ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے انبیر ہزار  
 ہزار و دو و سلام اور مرئی اس ولایت کا  
 حقیقتہ الحقائق اور اقرب الولايات اور  
 اجمع الولايات ہے اور اعلیٰ اور اشرف اور  
 افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت خمسہ  
 ہے اور تفاضا کرنے والی ہے زوال عین کا  
 اور اثر معرفتوں کا پہنچا بیوالی ہے اور وہی محبوبیت  
 ہے پھر معاملہ نفس سے پڑتا ہے اور اسکی فنا تمام  
 اور اسکی بقا بہت کامل ہے پھر معاملہ انہی اصولوں سے  
 اور اسکی اصول سے پڑتا ہے یہاں تک کہ منتہی ہوتا ہے  
 ذات حق تعالیٰ تک اور وہاں ترقی فنا سے نہیں



یا آخرین فی موضعۃ والسلام والا کوام  
کاتب حروف میگوید سلوک طریقہ احمدیہ و طری  
قین کاتب فی الجملہ واضح شدہ حالاً قدس  
از روش طریقہ احسنیہ کہ منسوب بہ شیخ  
آدم بنوری نیز در ضمن مکتوب شیخ عبدالنبی  
سیام چوہر سی کہ دریں روزہ کار مقتدا  
طریقہ احسنیہ بودند و جہور اہل این طریق را  
چہ خاص و چہ عام توجہ بانیشان بود۔ و جہو  
اہل طریق متفق اند ہر آنکہ ایشان را در تربیت  
سالکان پرورش این طریق قدسی راسخ بود و ذکر  
ی نایز غریزی صالح و رکعت معتدلہ ذکر کرد این  
مکتوب شیخ عبدالنبی ست و بنابر کار ایشان  
بر این بود و من عند کتبنا ہذا المکتوب فی اللہ  
اعلم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلا  
علی عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی  
نبیہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین  
بدان ارشاد اللہ تعالیٰ چون طریقہ احسنیہ  
و طریقہ نقشبندیہ اقرب الی الوصول ست  
و سالکان را تفصیل آن ضروریست یا  
بطریق اجمال درین اسطر ترقیم می یابد۔ تا بد  
والت چون طالب صادق بہ توفیق  
سمانہ متوسل بغریزی از بزرگان این  
طریقہ می شود اولاً اورا استخارہ  
می فرمایند و طریقہ استخارہ اینست  
کہ بعد نماز عشا چون وقت خفتن شود

ایک در امر سے ہے کہ وہ اپنے مقام میں طلبہ ہر موعی اسلام  
والاکرام۔ کاتب تصوف کہتا ہے کہ سلوک طریقہ احمدیہ کا  
ان تحریریں میں فی الجملہ واضح ہو گیا اب تہوری روش  
طریقہ احسنیہ کی جو منسوب بہ شیخ آدم بنوری سے  
ذکر کرتا ہے اس ضمن میں مکتوب شیخ عبدالنبی سیام  
چوہر سی کا کہ جو اس زمانہ میں احسنیہ طریقہ کے مقتدا  
تھے اور سب اس طریقہ والوں کی کیا حاصل کیا عام  
انکی طرف توجہ تھی اور جہو سب طریقہ کے  
متفق ہیں اس امر پر کہ انکو سالکوں کی ترتیب  
میں اس طریقہ کی روش میں قدم راسخ تھا الیکے تر  
صلح نے مکہ معظمہ میں ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبدالنبی کا  
سے اور انکے کام کی بنا اس پر تھی۔ ہم نے  
انکے پاس سے کچھ لیا واللہ اعلم بالصواب  
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلا علی  
عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی نبیہ محمد  
آلہ واصحابہ اجمعین جان خدا تجھ کو بخشنیدی  
کرے کہ طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقہ میں بہت مفید  
ہے وصول سے اور سالکوں کیسے اس کی  
تفصیل ضرور ہے تہوڑیسی بطریق اجمال  
ان سطروں میں لکھے جاتے ہیں۔ جابننا  
چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ جانہ  
کی توفیق سے کسی عزیز کا اس طریق کے  
بزرگوں میں سے متوسل ہوتا ہے پہلے اسے استخارہ  
فرماتے ہیں اور استخارہ کا طریق یہ ہے۔  
کہ بعد نماز عشا جب سونے کا وقت ہو

مکتوب در بیان طریقہ احسنیہ فی نقشبندیہ

و تکلم معاش نماز و صورت تازہ کند بعد وضو یک صد و یکبار استغفر اللہ بی من کل ذنب و اتوب الیہ بصدق تمام بخواند بہت آنکہ از جمیع تفصیلات بدنی و روحی آنچه از من بود خود آمدہ اند توبہ کردم و از سر نو مسلمان شدم بعدہ برخاستہ و در رکعت نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز استخارہ میخوانم تا حق تعالی مرا بہ متابعت رسول امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بواسطہ حصول رضا پیر خود محکم دار و در رکعت اول ہفتائے آیتہ الکرسی یکبار و در رکعت دوم ہفتائے قل یا ایہا الکفرون یکبار بخواند و بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریہ و زاری پر دازد و بعد نماز یک صد و یکبار درود بخواند بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تجید بخواند بعدہ تمام عجز و انحسار دست برداشتنہ دعا بخواند بعدہ چون خواب غلبہ کند بر زمین بنسجد اگر میزد است اختیار دارد و بعدہ آنچه در خواب بشارت ظاہر شود پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز اول بشارت نیابد تا سہ روز استخارہ میگرد یا شد یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند اگر قلب خود بعد استخارہ در اعتقاد محکم ہچنان می باید کہ قبل ازین بود و ہین بشارت ست پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم ذکر اسم آقہ نماید کہ اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہ ہوتا تازہ وضو کرے وضو کے بعد ایک سو ایک دفعہ استغفر اللہ بی من کل ذنب و اتوب الیہ بہت صدق سے پڑھے اس نیت سے کہ تمام تقصیرین بدنی اور روحی سے جو مجھے ہوئی ہیں میں نے توبہ کی اور نئے سرے سے مسلمان ہوا پھر اٹھ کر دو رکعت نماز استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہوں دو رکعت نماز استخارہ کہ حق تعالیٰ مجھ کو متابعت پر رسول امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضا اپنے پیر کے مضبوط رکھے پہلی رکعت میں الحمد کے بعد آیتہ الکرسی ایک بار اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون ایک بار خوب خشوع کیساتھ اپنے شیخ حاضر کرے اور گریہ و زاری کرے بعد از نماز ایک سو ایک بار درود شریف پڑھے اور ایک سو ایک بار کلمہ تجید پڑھے پھر خوب عجز و انحسار سے ہاتھ اٹھا کر دعائے بعد اٹھے جب نیند غلبہ کرے زمین پر سوئے اور جو معذہ ہو تو اختیار ہے یعنی زمین پر سوئے بعد کے جو خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کرے اور جو ہیے روز بشارت ہو تو تین دن تک استخارہ کرے یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ویسا ہی مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو ہم ہی بشارت ہے پھر مرشد کو چاہئے کہ خلوت میں آقہ کا نام تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے

ابن طریق کہ زمان خود را بکام چسباند و  
 نظر خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و نظر  
 ظاہری بر بند و مقام قلب صنوبری زیر پستان  
 چسب است قدر دو انگشت و یقین بند و کہ  
 مضغہ لطیفہ نورانی اور دو لیحت ہند و نہ  
 کہ قلب میگنجد پس خود را متوجہ مضغہ  
 نماید و از بطن مضغہ اسم اقدس را جل شانہ  
 گویند نہجی کہ این اسم را غیر ذات نداند  
 و این ہیئت را بوسع خود در لشت و  
 بر خاست از دست نہ بد بعدہ مرشد را  
 باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ  
 آنست کہ ہمت خود بسوئے قلب مرید  
 برگردد و دہن قلب خود را بر دہن قلب  
 مرید تصور نماید نہجی کہ خطرہ دیگر را در میان  
 قلب خود آمدن نہ بد و بخشوع تمام بجناب  
 خداوند سبحانہ التما نماید تا نور ذکر در دل  
 سالک قوتی پیدا کند و بجزبہ قلبی ہمت یابی  
 قلب بیدار بسوئے خود کشد تا یک ساعت کم و زیاد  
 بریں حیثیت متوجہ حال مرید باشد و ارواح متبرکہ کہ  
 اکابر ابن طریق را شامل حال خود دانستہ این  
 تصرف از دشان ابد و داند فی الحال فی الاستقبال  
 بعدہ از مرید پستفرا نماید اگر خوب فہمیدہست و آرام  
 یافتہ تا تمہ خواند و دستاورد دست خود گرفتہ  
 بجیت نماید و اورا بچند اسباب و آگاہ کند کہ اگر طریقی  
 حسیہ و طریقہ نقشبندیہ از حق تعالی ہفت مرتبہ

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے  
 اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر  
 ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا مقام زیر پستان  
 چسب ہے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ  
 مضغہ لطیفہ نورانی اسکا امانت رکھا ہے کہ  
 اسے قلب کہتے ہیں پھر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ  
 کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اقدس جل شانہ  
 کہوئے اس طرح کہ اس کو سوئے ذات کے نکلنے  
 اور اس ہیئت کو حتی المقدار اٹھتے بیٹھتے چھوٹے  
 نہیں پھر مرشد کو جائے کہ خود متوجہ اس کے  
 قلب کا ہو۔ توجہ کے یہ معنی ہیں کہ اپنی  
 ہمت مرید کے قلب کی طرف لگائے  
 اور اپنے قلب کا دہن مرید کے قلب کے  
 دہن پر تصور کرے اس طرح کہ اور کوئی خطرہ  
 اپنے قلب میں نہ لائے ہے اور خوب خشوع سے  
 جناب سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرے کہ نور سالک کے  
 دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت  
 باطنی سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کھینچے اہمیت  
 کم و بیش اسطورہ مرید کے حال پر متوجہ ہے اور اس طریقہ  
 کے بزرگ کوئی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے  
 اس تصرف کو انکی امداد جانے اب بھی اور زائد بھی  
 پھر مرید دریافت کرے اگر خوب سمجھ گیا ہو اور آرام  
 پایا ہے فاتحہ پڑھے اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں  
 پکڑے سمجھ کرے اور اسے خدا کو سونے اور آگاہ  
 کرے کہ طریقہ حسیہ نقشبندیہ ابن طریق ہفت مرتبہ

مشرقی کو جب حاصل کرنے کا طریقہ

## سلسلہ نقشبندیہ میں لطیفہ کا ذکر

شیخ آدم بنوری ست قدس اللہ سرہ العزیز بعدہ چون مرید و ذکر اسم ذات لذت پیدا کر و تعلیم کلمہ نفی و اثبات بطریق مشہور بہ نسبت و یکساں و اثر تعلیم پیدا و رد و یافت شکر حق تعالیٰ بجا آرد بعدہ تعلیم ذکر لطیفہ روحی نماید و محل آن لطیفہ در زیر پستان راست و نور لطیفہ روحی را سفید جو بیت سفید تصور نموده ذکر اسم ذات را چنانکہ در لطیفہ قلبی مرقوم شد بخشوع تمام می نموده باشد و در هیچ اوقات این سبق را تکرار مسیکرده باشد تا آنکہ مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجا نیز حاصل نماید و گاهی می باشد کہ سالک او دین و ولطیفہ تجلیات روحی و مہر آما باید کہ بوسع امکان خود را مغلوب علیٰ نسا و بلکہ تنہیہ او تعالیٰ را نظر قلبی متیقن خود سازد بعدہ تعلیم لطیفہ سری نماید و محل مخصوص این لطیفہ در وسط سینہ است در میان دو پستان بفرماید تا ذکر اسم ذات نہی کہ قبل مذکور گشت بشکر از مسکفہ باشد بالکلیہ خود را در جمیع اوقات پس ذکر کمار و حتی کہ لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعدہ تعلیم لطیفہ خفی نہیں پنج نماید و محل مخصوص این لطیفہ در پیشانی است و اسم ذات دین محل جمعیت مذکور گویند بعد جمعیت این لطیفہ تعلیم لطیفہ اخفی نماید و مقام این لطیفہ فوق سر در کام سالک واقع است بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا ہے قدس اللہ سرہ العزیز اسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر میں لذت پیدا کی تعلیم نفی و اثبات کو بطریق مشہور اکیس تک پہنچائی اور اثر دل میں اپنے شکر حق بجالائے پھر لطیفہ روحی کے ذکر کی تعلیم فرمائے اور اسکی جگہ زیر پستان راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید جیسے گھر سفید تصور کر کے اسم ذات کے ذکر کو جیسا لطیفہ قلبی میں کہا گیا ہے خوب خشوع کیساتھ کرتا رہے اور ہر وقت اس سبق کو پڑھتا رہے یہاں تک کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہاں بھی حاصل کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو ان دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہوتے ہیں مگر چاہیے کہ تا بمقدور ان تجلیوں کا مغلوب نہ ہو جائے بلکہ حق تعالیٰ کے تنہیہ کو نظر قلبی سے یقین کرے اسکے بعد تعلیم لطیفہ سری کی کرے اور جگہ خاص اس لطیفہ کا وسط سینہ جو دو نوں پستان کے بیچ میں اور فرمے کہ ذکر اسم ذات جب طور مذکور ہو چکا ہے کرتا رہے اور بالکل اپنے تئیں ہر وقت ایسے ذکر میں رکھے یہاں تک کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جائے پھر تعلیم لطیفہ خفی کی کرے اسیطور سے اور اسکا خاص مکان پیشانی میں ہے اور اسم ذات کا اسیطرہ سے ذکر یہاں بھی کرے بعد جمعیت اس لطیفہ کے لطیفہ اخفی کی تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام سر کے اوپر تا لو میں ہے بطریق مذکور



تکرار اسم ذات اینجا نیز لذت حاصل کند  
همین بیان است حدیث قدسی را که فرموده  
از حق جسد بنی آدم لمضغه و فوالمضغه  
قلب فی القلب فواد و فی الفواد سر فی السر  
خفوف فی الخفوف و فی الخفوف انا عزیز من  
و اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف گویند  
اما تکرار چون این سیر تمام شود و سالک را موافق  
استعداد خود و اجمال یا تفصیل این سیر دست  
و ده باید که باز او را بر طبقه قلبی آرند و تقسیم  
یا داشت اسمی نمایند زیرا که پیش ازین  
تکرار اسمی نبود و طریق یاد داشت اسمی آنست  
که اسم احد را از قلب اندرونی که آن نور  
مخفی است بگویند و بجای که قصد تکرار نکند  
بلکه بر اسم احد مد و راز کشد مثل آواز آرند  
مسی و همان یک آواز را هر قدر که بمجاقت  
تواند نگاها دارد و قطع شدن نهد و اگر  
قطع شود باز از سر گیر و ویران قوت یاد داشت  
اسمی تلقی و اثبات را نیز مانند و راز بی حس  
یا با حس دم اختیار می کنند چون این نیست  
تجربی قوت گرفت که در قلت خود که در هیچ  
لطائف بلکه در تمام بدن بنورانیت تمام آن  
آواز محض یکسان می یابد و ذکر لطائف که بواسطه  
جسد بود تمام شد احوال در ذکر لطائف که بواسطه  
الفاظ است باید که بشید پس بعد یاد داشت  
اسمی یا داشت اسمی تعلیم باید کرد یعنی

یہاں بھی اسی طرح ذکر کرے یہاں بھی لذت حاصل کرے یہی بیان و حدیث قدسی بخوبی ہے از لطف جسد بنی آدم مضغہ و فی المضغہ قلب فی القلب فواد و فی الفواد سر فی السر خفی فی الخفی اخبی و فی اخبی انا عزیز انکی اصطلاح میں اس سیر کو سیر لطاف کہتے ہیں مگر جب تکرار سے یہ سیر تمام ہو جائے اور اس کے اپنی استعداد کو موقوف اجمال یا تفصیل اس سیر کی حاصل ہو جائے تو چاہئے کہ پھر اس لطیفہ قلبی پر لکھیں اور تعلیم یا دوستی اسمی کریں اس واسطے کہ پہلے اس تکرار اسمی تھی اور یادداشت اسمی کا طریقہ یہ ہے کہ اسم امد کو قلب یا ندرونی سے جو ایک نور محض ہے کہ اسطور کہ قصہ تکرار کا تکرار بلکہ اسم افتد پر مد و راز کہنے یا نند ایک تنہ کے برتن کی آواز کے اور اسی ایک آواز کو جو ہانسیک ہو سکے محافظت سے نگاہ رکھے اور قطع نہ ہوئے اور جو قطع ہو جائے تو پھر سے سے شروع کرے اور یادداشت اسمی کی قوت کیلئے سطحی اثبات کجا و راز مد کیساتھ جس م کیساتھ یا بے جس م کے اختیار کرتے ہیں جب بے نسبت الیمیت بکڑے کہ اپنے قلب میں بلکہ جمیع لطائف میں ملکہ تمام بندیں جو نورانیت کیساتھ اس واسطے اور محض نکلیاں گئے تو ذکر لطائف جو بوجہ جسم کے تھا تمام ہوا یا لطائف کو ذکر میں جو بیوا لفظ کے بھی کوشش کرنی چاہئے بعد یادداشت اسمی کے یادداشت اسمی کے تعلیم کرنی چاہئے یعنی

۱  
مختار حسین صاحبی  
آدم پیر، مظفر  
ہے اور خدمت  
میں قلب اور  
قلب میں فدا  
اور فدا میں ہر  
اور وہ میں خفی  
خفی میں  
افقی اور افقی  
میں بین بینی  
امروا کی ۱۲

طریقہ و کرامتیں



محل مخصوصہ قلب اور نظر داشتہ در اندرون  
لطیفہ کہ امر نورانیت چنانچہ بالاند کو گشت  
نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ و تعالیٰ حاضر  
بے پروہ یقین نماید اما بے یقینی بے جہت و جہات  
ستہ را از میان نظر براندازند کہ او تعالیٰ حاضر  
سبب کیفیت بے جہت پس این دانست را  
بیچ وقت از اوقات از دید و دانش گذارد  
اگر غفلت رود و بداند حاضر این معنی گردد حتی کہ  
نور مشاہدہ از سر تا پا تمام را فرا گیرد و دستغراق  
تمام پیدا کند بچی کہ بحر نور حق خود را و غیر خود را  
بیچ نیاید و درین نسبت اگر اشیا بہ غلبہ شہود  
اعاطہ محبت او تعالیٰ عین حق در یاد این را  
در اصطلاح این طائفہ توحید و جود میگویند  
و اگر اشیا را کم کر و مشاہدہ جمال و جلال  
در اشیا حاصل نمود و اشیا را از نظر انداخت  
توحید شہودی میخوانند باید دانست کہ این ہر  
و مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیاء  
امت است رومی نماید و پیش ازین  
کہ از تجلیات و غیرہ در سیر لطائف تا  
یادداشت آئی پیش می آید در ظل  
ولایت اولیاء بود اگر چہ اہل ولایت  
اولیاء بہ نسبت اہل ظل آن ولایت  
کمال تمام وارد اما ہنوز وصول مطلوب  
حقیقی بے تلبیس اشیا را باشد سالک  
را باید کہ برین تجلیات پای بند

تصوف کی اہم اصطلاحات کی  
معنا و مراد  
توحید و جود  
توحید شہودی

مکان خاص قلب کو نظر میں رکھ کر لطیفہ کے  
اندرون کہ ایک نورانی ہی جیسا او پر بیان ہوا  
نظر و اندر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ کو حاضر  
بے پروہ یقین کرے مگر بے یقینی اور بے جہتی اور  
جہات ستہ کو نظر سے گرا دے اور جانے کہ حق تعالیٰ  
حاضر ہے بیکیف بے جہت پس اس جانے کو  
کسی وقت اپنی دید و دانش سے بچھڑے اگر  
غفلت ہو جائے تو پھر اس امر کو حاضر کرے یہاں تک  
کہ نور مشاہدہ سر سے پاؤں تک گہرے اور پورا ہستی  
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنے تئیں اور اپنے  
غیر کے تئیں کچھ نہ پائے ہی ایک ہی رتقی ہی پائے اس  
نسبت میں اگر حق تعالیٰ کے اعاطہ و محبت شہود  
کے غلبہ کے سبب شہود کو عین حق پائے تو اسکو اہل  
توحید و جود کہتے ہیں اور جو اشیا کو کم کیا اور جمال  
و جلال کا مشاہدہ و اشیا حال کیا اور اشیا کو  
نظر سے گرا دیا تو توحید شہودی کہتے ہیں۔ جانتا چاہئے کہ  
یہ دونوں مرتبہ ولایت خاصہ میں آگے ولایت امت ہی  
ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات  
و غیرہ سیر لطائف سے یادداشت  
اسی تک پیش آتی ہیں اولیاء کے  
ظل ولایت میں ہیں اگر چہ اہل ولایت  
اولیاء بہ نسبت اس ولایت کے اہل  
ظل کے کمال تمام رکھتا ہے لیکن ابھی  
وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیا  
ہے سالک کو چاہئے کہ ان تجلیات

دشاہات لذت یافتہ مستغنی نشوونکہ ملک  
ترقی شود تہذیب اگر سیر کمال خواہد بود از در طہ  
این غلبات بہ منقض توجہ خود مرید را برادر وہ  
در زمین کہ از تجلیات دشاہات و توجہات  
بود عالی خواہد ساخت تعلیم یافتہ این انجہ  
در زمین از حق و ودن حق استقراری یابد  
و تصور می پذیرد اگر چہ لطیف و الطیف باشد  
در پے دفع آن شود و مراتب سری را از ظلمت  
آہنا خالی سازد و بالکلیہ در ہمہ وقت ہمہ را  
در فقدان توجہ سابقہ بر گار و تاسع در طمان  
اوار توجہ الی المطلوب و غیر المطلوب پیدا  
نشود بلکہ بہ بی توجہی یقین صاف بطلوب  
ہند و حتی کہ معلوم هیچ نامہ بجز نور یقین چون  
درین معاملہ سالک تا زانی کہ در دفع توجہات  
است سالک تہذیب لایت اخلاص است و چون حاجت  
نفی نامہ و مراتب از آمد وقت توجہات و  
تصورات صاف شد و بی توجہی بے تکلفی و ست  
و وصل کمالات ولایت اخلاص شد اما ہستند  
توجہ و تصورین وصل معلوم شد و بایک مقصود  
کما ذکر فی المکتبہ الاولیٰ (ولایت بلا صلاحت  
خاصہ چہار ملک مقرب است علیہم السلام  
و بتجانیسیہ اولیاء است است اگر مناسب  
استعدادی پیدا شود و باید دانست کہ در مرتبہ  
ولایت خاصہ مرتبہ توحید و جود و بی توجہ  
عشرہ کاہ عربی مہ ترجمہ از و بعد از ہفت خواہد بود کہ

دشاہات سے لذت پاکر بے پروا نہ ہو جائے  
بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر یہ کمال ہو گا تو  
ان غلبات کے بہنور سے محض انہی توجہ سے مرید کو  
کمال لیگا اور وہ من کو ان تجلیوں اور شاہدین  
اور توجہات خالی کر دے گا اور تعلیم کے نیافت کی  
جو زمین میں حق اور غیر حق کے قرار پڑتی ہے اور  
تصور میں آتی ہے اگر چہ لطیف و الطیف ہی ہو  
اسکے دفع کے واسطے ہوا در آئینہ سری کو اس کے  
تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت رب کے  
فقدان میں توجہ سابقہ کے مقرر کرے تاکہ اس کے  
باطن میں توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے  
بجھ نہ ہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف مطلوب کا  
کسے یہ ہاشاک کہ معلوم کیجئے بجز نور یقین کے  
اس معاذ میں سالک جنینک کہ توجہات کے  
دفع کر چیں ہی سالک مرتبہ لایت اخلاص کے  
جب حاجت نفی کی رہے اور آئینہ آمد وقت توجہات  
و تصورات صاف ہو گیا اور بے توجہی بے تکلفی  
حاصل ہوئی وصل کمالات ولایت اخلاص کا ہو گیا  
مگر ابھی توجہ و تصور اس وصل کا معلوم نہیں ہوا  
بلکہ مقصود ہے جیسے ذکر ہو ایلے کتب میں ولایت  
بالاصالت خاصہ چہار ملک مقرب علیہم السلام کا ہے  
اور اولیاء است کو بتجانیسیہ اگر مناسب استعدادی  
پیدا ہو جائے اور چاہنا چاہئے کہ ولایت خاصہ  
کے مرتبہ میں توحید و جود و بی توجہ  
عشرہ کاہ عربی مہ ترجمہ از و بعد از ہفت خواہد بود کہ

تجلیات  
سالکین کے ضروری ہدایت

شہودی کہ بیان کر دیم توحید و جود و از نفس لطیفہ قلبی برمی خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفہ روحی روحی نماید و نسبت یافت خاصہ لطیفہ سری ست و امد علم تا اگر از ہزاران بآن نوازند ذلک فضل اللہ یوتیر من لیشاء واللہ ذوالفضل العظیم باید دانست کہ بعد از مرتبہ نایافت حقیقت نایافت روحی نماید و آن است کہ چون سالک لطیفہ سری را از تخلیات خالی ساخت و اگر چہ خیل مشاہدہ با شد و اخل وارہ حقیقی شد و آما چون از حقیقت این نسبت مطلع نیست ازین جا ست کہ از ار باب جہل است پس اگر فضل الہی او تعالی بعد فضل اول و سنگیری نمود و ببارگی خود را از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد و می باید کہ و اہل این نسبت حقیقت شود و آن قابلیت است از قابلیت نور اول کہ آن نور محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نیز آن را شہود اول می گویند و تیرمی باید تجلیم مرشد یا نادر می بتعلیم غیبی کہ وصول من با مطلوب کہ در ولایت خاصہ بود و بعد خود بود و خصوصیات علم خود و در نیوالا کہ مرابین علم نواختہ اند حصول این نعمت بہ علم او تعالی بخصوصیات علم او و در نیوالا علم راز خصوصیات خود توقف و تعقل محض است ہر چہ علم من می و اند بخصوصیتی بہرہ از خصوصیا

شہودی کا جوہنے بیان کیا ہے توحید و جود و لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے اور نسبت یافت خاصہ لطیفہ سری کا ہے و امد علم کہ سکونہ اروں میں سے وہ عبارت ہو ذلک فضل اللہ یوتیر من لیشاء واللہ ذوالفضل العظیم جانا چاہئے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت یافت پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک نے لطیفہ سری کو تخلیات خالی کیا اگر چہ مشاہدہ کا ہی خیل ہو و اگرہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن نسبت کی حقیقت سے مطاب نہیں ہو اسی سبب سے کہ وہ ار باب جہل سے ہے پس اگر فضل الہی نے اسکی دستگیری کی ایجابگی اپنے متین تمام مراتب عنصری و نوری سے فوق پایا ہے اور چاہئے کہ اس نسبت کا اصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت نور اول کی قابلیت میں سے اور نور اول نور محمدی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسے شہود اول بھی کہتے ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پائے یا کوئی کوئی تعلیم غیبی سے کہ میل وصول مطلوب جو ولایت خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی خصوصیات سے۔ ان دونوں جو مجھے اس علم سے نوازا ہے اس نعمت کا حصول خدا تعالیٰ کے علم اور خصوصیات سے ہے اب میرے علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض برکاری ہو جو کچھ میرے علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت خصوصیات

علم اولیٰ امی واند چون ہمید و درہم فقی جمیع  
مرتبہ فاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ خود را از منظر  
ذات و صفات و کمالات اولیٰ امی بیند  
و بجز منظریت محض هیچ نے یا بد من  
لم یدق لم یدر قضیہ مقررست  
چون ہر مرتبہ ولایت ابتدا و وسط و انتہا  
دار و پس در ابتداء مرتبہ علیہ اخیرہ کہ  
مسی بولایت انبیا است علی نبیا و علیہم  
الصلوات و التسلیات محض سعی و در خلو باطن  
من جمیث حقیقت از یافت حق و در حق است  
و در وسط این مرتبہ خلوسیت و اطلاق  
بر حقیقت خلو و حقیقت اطلاق است  
بر حقیقت منظریت صفات خود و صفات  
واجبی را درین مرتبہ اگرچہ می داند کہ  
لعلم اولیٰ عالم ہستم و بصیرا و بصیر  
و بقدرت اولیٰ قادرم الی غیر ذلک  
اما ہنوز حقیقت نسبت صفات ذات  
اولیٰ الیٰ کما حقہ این عارف را مفصلا و  
علا ظاہر نہ گشتہ پس چون خواہد دانست کہ  
صفات اولیٰ زاید بر ذات نیند کہ عالم  
لعلم و بصیرہ بصیرا و غیر ذلک تو ان گفت  
بل ذات بذاتہ علیم است و علم قابلیت فاتیہ  
ذات است و ذات بذاتہ بصیر است  
و بصیر قابلیت فاتیہ است کذا لک  
فی جمیع الصفات بی اطلاق عنایت

علم حق تعالیٰ کا جاننا ہے جب سمجھ کر ہر وقت  
اپنے تمام مراتب فاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ کی  
ذات و صفات و کمالات حق تعالیٰ کا علم  
دیکھتا ہے اور سو منظریت محض کے کچھ نہیں  
پاتا منظریت کا یہ دل کی قضیہ مقرر و مقرر ہے  
جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا و وسط اور  
انتہا رکھتا ہے تو بیچ مرتبہ ابتدا و انتہا کے  
جب کلام ولایت انبیا سے علی نبیا و علیہم  
الصلوات و التسلیات فقط کوشش باطن کے خالی کر نہیں  
ہے حقیقت کی رو سے یافت حق اور غیر حق کے  
اور وسط میں اس مرتبہ کے خلوسیت اور اطلاق  
حقیقت خلو اور حقیقت اطلاق ہے اور حقیقت  
اپنی منظریت صفات کے صفات حق تعالیٰ  
کے واسطے اس مرتبہ میں اگر جانتا ہے کہ اللہ  
تعالیٰ کے علم سے میں عالم ہوں اور اس کے  
بصر سے بصیر ہوں اور اس کی قدرت سے  
قادر ہوں علیٰ ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت  
نسبت صفات کیساتھ ذات حق تعالیٰ کے کما حقہ  
اس عارف کو مفصلا اور علما خاصہ نہیں فیہ  
جب جانے گا کہ صفات حق تعالیٰ کے ذات  
پر زاید نہیں ہیں کہ عالم لعلم اور بصیرہ بصیر  
و غیرہ علیٰ ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ  
علیم ہے اور علم قابلیت ذات کے ہے  
اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصیر قابلیت فاتیہ کی  
ہے کذا لک فی جمیع الصفات بی اطلاق عنایت

و غیرت باطلاق محض پس عالم حق مست خود  
 بخود سبحانہ باصر حق است سبحانہ و این عارف را  
 بجز مظهریت تا ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ امری  
 دیگر نیست و بجز یقین صرف آن زبان نہایت  
 این مرتبہ شرف خواہد یافت اما اجمالاً و تفصیل  
 این مرتبہ کرا نوازند ذلک فضل الله یؤتیہ  
 من یشاء و الله ذو الفضل العظیم وے برادر خند  
 نسبت غلو زیادہ دخل و در وائرہ این ولایت  
 بیشہ و از کمالات نبوت انبیا علیہم الصلوٰۃ التسلیم  
 چگوید کہ از گفت نوشت حقیقت این مرتبہ  
 بیرون آما اینقدر طافی نمایم کہ اگرچہ ولایت  
 انبیا و نبوت ایشان علیہم الصلوٰۃ ہر دو در  
 دائرہ اصالت اند و ہر دو از ظلیت مبشر  
 آما این قدر بہت کہ در ولایت اصول  
 بہ حقیقت صفات عز شانہ و در نبوت اصول  
 بہ حقیقت ذات است جل بریانہ تفاوت  
 درجات استعداویہ کما قال الله تعالی ذلک  
 الوسل فضلنا بعضهم علی بعض لعلہم  
 الذی ھذا لھذا و ما کنا لنھتدی لولا ان  
 ھدینا الله لقد جاءت رسلنا بالحق

### بیان طریقہ حشیتیہ

آما طریقہ حشیتیہ را شعب بسیار است شہر آن  
 شعب بہت نصیریہ و سراجیہ و صابریہ  
 و این فقیر را بہر یک ازین سہ ارتباط واقع است  
 پس ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و

۱۔ بیان طریقہ حشیتیہ

و غیرت ساتھ اطلاق محض کے پس عالم حق ہے  
 خود بخود سبحانہ باصر حق ہے سبحانہ اور پس عارف  
 واسطے بجز مظهریت تا ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ امری  
 کوئی دوسرا نہیں ہو اور بجز یقین صرف اس مرتبہ  
 کے نہایت اس وقت شرف ہوگا مگر اجمالاً و تفصیل  
 کی تفصیل سے چلو جائے نوازیں ذلک فضل الله  
 یؤتیہ من یشاء و الله ذو الفضل العظیم ای برادر خند  
 غلو کے حقد زیادہ ہوگی استغفر اس ولایت  
 دائرہ میں دخل زیادہ ہوگا اور انبیا علیہم الصلوٰۃ  
 و التسلیم کے نبوت کمالات کیا بیان کہوں کہ تقریر  
 تحریر سے اس تہ کی حقیقت زیادہ ہو کر ہر قدر ظاہر کیا  
 جائے اگرچہ ولایت انبیا اور اسکی نبوت علیہم الصلوٰۃ  
 و ونون دائرہ اصالت میں ہیں اور دونوں ظلیت  
 میں ہیں مگر اتنا کہ ولایت میں حصول حقیقت صفات  
 عز شانہ کا ہے اور نبوت میں وصول حقیقت  
 ذات جل بریانہ کا ہے استعداد کے درجوں  
 تفاوت کے موافق صیغہ خذوا منی ثلاث الوسل فضلنا  
 بعضهم علی بعض لعلہم الذی ھذا لھذا  
 و ما کنا لنھتدی لولا ان ھدینا الله  
 لقد جاءت رسلنا بالحق

### بیان طریقہ حشیتیہ

اور طریقہ حشیتیہ کے شعب بہت ہیں ان میں تین  
 بہت مشہور ہیں نصیریہ اور سراجیہ و صابریہ  
 اور اس فقیر کو ان تینوں سے ارتباط ہے  
 پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور



۸۵ مشاہیر صاحبہ کو سلسلہ ہشتیہ

میں  
خلافت

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت با والدین و گوار  
خودست شیخ عبدالرحیم قدس سرہ و ایشان را  
خرقہ و اجازت از شیخ غفلت امیر الکبریا دی  
عز ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالعزیز  
و ابیہ و صحبت اجازت اشغال از جد  
ابو الام خوشل ست شیخ رفیع الدین  
عن ابیہ الشیخ قطب العالم عن الشیخ  
عبدالعزیز عن الشیخ نجم الحق السینوی  
عن الشیخ عبدالعزیز عن الشیخ عبدالعزیز  
لہ جہاد احدی عن الشیخ یوسف قاضی  
خان عن الشیخ حسن بن طاهر عن السید  
راحمہ شہ عن الشیخ حسام الدین  
الماکیوی عن الشیخ نور قطب العلم عن  
ابیہ الشیخ علاء الحق عن الشیخ ملج الدین  
عقوان الاودی عن الشیخ نظام الدین  
اولیاء و الثانیہ عن السید جلال الوہاب  
البغدادی عن ابیہ السید محمود عن ابیہ  
صاحب قتال عن الخیر عن السید صدر الدین  
عز السید جلال الدین محمد و  
بہانین عن الشیخ نصیر الدین  
چراغ و ہلی عن الشیخ نظام الدین اولیاء

وایضاً

حضرت ایشان خرقہ و اجازت و صحبت با سید  
عبدامہ متصل ست عن الشیخ

حضرت والدکم خرقہ و اجازت و صحبت  
سید عبدامہ سے متصل ہے شیخ

أحمد البنوئی عن الشیخ احمد السہندی  
عز ابی الشیخ عبد الاحد عن الشیخ  
دکتر الدین عز ابی الشیخ عبد القدوس  
عن الشیخ محمد بن عارف عز ابی الشیخ عارف  
عز ابی الشیخ احمد عبد الحق عن الشیخ  
جلال الدین پانی پنی عن الشیخ شمس الدین  
ترو عن المخدم علی صابر عن شیعہ وخالہ  
الشیخ فرید الدین مسعود کجہ شکر واین فقیر  
لا ارتباط ویکثر نیز ہست کہ خال گرامی  
این فقیر را خرقہ واوند و فائز خواندند عن ابیہ  
عن جد عن جد عن الشیخ نظام الدین  
النارولی عن خواجہ خانو اللولیاری عن  
خواجہ اسماعیل بن حسین عن ابیہ خواجہ  
حسن سرمست عز ابیہ خواجہ سالار  
فاروقی عن شیعہ خواجہ اختیار الدین  
عمر عن خواجہ محمد رساوی عن خواجہ  
نصیر الدین ولسز کوثر فی کتاب الخیار  
الاخیار خواجہ خانو اخذ الطریقہ عن  
خواجہ شہاب الدین ناگوری وبقال  
ان خواجہ شہاب الدین شیعہ بالصحبۃ  
ولا اول شیعہ بالبیعة والدر علم  
ثم الشیخ نظام الدین اولیا اخذ  
الطریقۃ عن الشیخ فرید الدین  
مسعود کجہ شکر عن خواجہ قطب  
الدین بختیار لاوشی عن خواجہ

شیخ الاسلام تصوف

شیخ صاحبزادہ اور شیخ تصوف

آدم بنوری سے ان کو شیخ احمد سہندی  
سے ان کو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے ان  
کو شیخ رکن الدین سے ان کو اپنے والد  
شیخ عبد القدوس سے ان کو شیخ محمد بن عارف  
سے ان کو اپنے والد شیخ عارف  
سے ان کو اپنے والد شیخ احمد عبد الحق سے  
ان کو شیخ جلال الدین پانی پنی سے ان کو  
شیخ شمس الدین ترک سے ان کو مخدوم  
علی صابر سے ان کو اپنے شیخ اور مامول  
شیخ فرید الدین مسعود کجہ شکر سے اور اس  
فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے  
بڑے مامول نے اس فقیر کو خرقہ ویا اور فائز  
پڑھی ہے والد سے اور انہوں نے اپنے والد کے ار  
انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شیخ  
نظام الدین نارولی سے ان کو خواجہ خانو اللولیاری  
سے ان کو خواجہ اسماعیل بن حسین سے ان کو اپنے  
والد خواجہ حسن سرمست سے ان کو اپنے والد خواجہ  
سالار فاروقی سے ان کو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین  
عمر سے ان کو خواجہ محمد رساوی سے ان کو خواجہ  
نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخیار میں ان کو  
ہو کہ خواجہ خانو نے اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب الدین  
ناگوری سے اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین نے شیخ صحبت  
ہیں اور یہ شیخ بہت ہیں مگر علم پھر شیخ نظام الدین  
کو اخذ طریقہ ہے شیخ فرید الدین مسعود کجہ شکر سے  
ان کو خواجہ قطب الدین بختیار لاوشی سے ان کو خواجہ

معین الدین حسن السنجری  
 عن خواجہ عثمان ہارونی علیہ السلام شریف  
 زندانی عن خواجہ قطب الدین مودود  
 الحشتی عن امیر خواجہ ابی احمد الحشتی  
 عن ابی اسحاق الشافعی عن الشیخ علو الدین  
 عن خواجہ ہبیر البصری عن خواجہ  
 خدیقہ المرعشی عن السلطان ابراہیم بن  
 ادھم البلیغی عن الشیخ فضیل بن عیاض  
 عن الشیخ عبد اللہ بن زید عن الحسن  
 البصری عن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ  
 سنینہ بکسرین و سکون تحتیہ  
 وفتح ہا و آخر ان نون است  
 بلکہ است از مضافات دار الخلافہ دہلی  
 راجا بزبان ہند شاہ را گویند و سید شاہ  
 راجا می گفتند بطریق تعظیم بملاحظہ آن حکم  
 آبار کرام ایشان ریاست دیار مانک پور  
 داشتند مانک پور شہری است در پورب  
 واوراکٹرہ مانک پور نیز گویند آن درصہ  
 بفتح الف وفتح واو و سکون دال نہدیہ  
 کہ استقام ہا دار و بلکہ ست عظیم از بلاد  
 پورب سادات بخاریہ قبیلہ است عظیمہ  
 از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان اللہ  
 علیہم وچون جد ایشان سید جلال الدین  
 چند گاہ در بخارا بودہ است ایشان جلال الدین  
 بخاری می گفتند و سادات بخاریہ نسبت است

معین الدین حسن سنجرى سے اُن کو  
 خواجہ عثمان ہارونی سے انکو حاجی شریف  
 زندانی سے اُن کو خواجہ قطب الدین مودود  
 چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ ابوالحسن  
 چشتی سے اُن کو ابوالسحاق شافعی سے اُن کو  
 شیخ علو دینوری سے انکو خواجہ ہبیر البصری  
 سے اُن کو خواجہ خدیقہ مرعشی سے اُن کو  
 سلطان ابراہیم بن ادھم بلخی سے اُن کو شیخ  
 فضیل بن عیاض سے انکو شیخ عبد اللہ بن زید  
 اُن کو حسن بصری سے انکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ  
 سنینہ بکسرین و سکون تہ تحتیہ ہا و آخر اس  
 کے نون ایک شہر ہے دار الخلافہ دہلی کے  
 مضافات سے راجا ہندی زبان میں بادشاہ  
 کو کہتے ہیں اور سید شاہ کو راجا کہتے  
 تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اُن  
 کے آبار کرام مانک پور کی ریاست رکھتے تھے  
 مانک پور ایک شہر ہے پورب میں اسکو  
 کڑا مانک پور بھی کہتے ہیں آدھ بفتح الف  
 بفتح واو و سکون دال نہدی ہا سے ملی ہوئی  
 ایک بڑا شہر ہے پورب میں سادات  
 بخاریہ ایک قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی  
 بن رضا رضوان اللہ علیہم کی اولاد سے  
 چونکہ ان کے جد سید جلال الدین کچھ  
 مدت بخارا میں رہے ہیں انکو جلال الدین  
 بخاری کہتے ہیں اور سادات بخاریہ نسبت ہے

## مشاعر صاحب رحمہ کا سلسلہ عشرتہ

بجلال الدین بخاری را جو نامی مست ہندی  
 مشتق از راج یعنی بادشاہی و قتال سبب نیست  
 نفس کی فتنہ جوارح و ملی لقب شیخ نصیر الدین  
 بسبب انکہ ایشان صاحب اسناد و بزرگ دلی  
 یابی پر شہریت مشہل از دلی بجانب اولیہ  
 تار و فل شہرست از مضافات دلی کو شیر شہریت  
 از مضافات الیاد و آتش فرغانہ قصبہ است  
 از قوای اند جان بخیری کبیر سین و سکون بیم  
 و کسر رائے مجہ نسبت بسینان سینستان را  
 بزبان عربی سجتان و خیر گویند و ان تعریب  
 است و ابدال سین برا از لغیات تعریب  
 است ظاہر نزد فقیر آنت کہ نام وطن خراج عثمان  
 ہر گواست و ہارونی نسبت بہت خلاف  
 قیاس مشہور بزبان مردم چشتی است بحیر  
 جمیم فارسیہ ملا عبد الغفور لاری بفتح جمیم  
 فارسیہ ضبط کردہ اند سمعان بحیر سین مہملہ  
 و سکون میم و عین مہملہ و در تجارت مشل  
 چشتیہ شیخ علوم مشاد و بنوری می نویسنہ  
 و تحقیقی ہے آنت کہ شیخ مشاد و شیخ  
 علویک شخص باشد و ظاہر کلام بعضی آنت  
 کہ در سلسلہ شیخ علواست و ان بحیر  
 شیخ مشاد دست علو بحیر عین مہملہ و سکون لام  
 ہبیرہ بضم ہا و فتح موحہ و سکون تحقہ و فتح  
 رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے مہملہ  
 و فتح عین مہملہ و کسر شین مجہ نسبت

ر  
اگر

بجلال الدین بخاری سے را جو ہندی نام ہے  
 مشتق راج سے یعنی بادشاہی کے قتال سبب  
 نفس کے ریاضت کئے تھے جوارح و ملی لقب  
 شیخ نصیر الدین کا لئے کہ دلی میں صاحب اسناد و بزرگ دلی  
 یابی پر شہریت تھے دلی کی جانب اولیہ  
 تار و فل شہرست از مضافات دلی کے مضافات گولیا را  
 شہر ہے مضافات الیاد سے آتش فرغانہ کی قصبہ  
 قوای اند جان بخیری کبیر سین و سکون بیم  
 و کسر رائے مجہ نسبت بسینان سینستان اور سینستان کو عربی  
 زبان میں سجتان و خیر کہتے ہیں اور یہ تعریب  
 اور بولنا سین کا رائے تعریب کی تغیرات سے  
 ہے۔ ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن  
 کا نام ہر گواست اور ہارونی نسبت اس سے ہر  
 خلاف قیاس لوگوں نے زبان میں شہر چشتی بحیر  
 جمیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بفتح جمیم فارسی  
 لکھا ہے سمعان بحیر سین مہملہ و سکون میم  
 و عین مہملہ و در تجارت مشل چشتیہ شیخ  
 علوم مشاد و بنوری لکھتے ہیں اور اسکا تحقیقی  
 یہ ہے کہ شیخ مشاد و شیخ علویک شخص  
 ہو اور بعضوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے  
 کہ اس سلسلہ میں شیخ علو ہے اور وہ غیر  
 مشاد ہے علو بحیر عین مہملہ و سکون لام  
 ہبیرہ بضم ہا و فتح موحہ و سکون تحقہ و فتح  
 رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے  
 مہملہ و فتح عین مہملہ و کسر شین مجہ نسبت ہے



مگر عشق شہر نسبت از توابع شام و این فقیر  
انتسخ کرد کتاب عزیز یہ را کہ نقیض شیخ  
عبد العزیز است اشتغال و اوراد صبح و شام  
و اوراد ہوا تم و رتے و عزائم و در آنجا مذکور  
است از خط ملائکہ کہ اکظم فضیلتی شہر خود  
بودند در زبان خود از سایر فرزندان شیخ  
عبد العزیز یاد و کثرت تدریس ممتاز  
بودند و مطالعہ کرم عزیز یہ را در نسخہ کہ شیخ  
یحییٰ جنیدی بخط خود از شیخ عبد الستار  
نقل کرده بود و امہ اعلم و حضرت والد  
بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ  
و اند و انتسخ کرم کتاب مفتاح الغیض  
را کہ تالیف شیخ حسن طاہرست در علم  
سلوک و آن کتاب ہے است نفیس در باب  
خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتہ  
از تبرکات اجاد ایشان قال الشیخ عبد العزیز  
فی العزیز یہ چون کسی بخواد کہ کسی را تلقین  
ذکر کند باید کہ اورا فرماید کہ روزہ دارد  
اگر روز پنجشنبہ باشد اولی است بعدہ اورادہ بار  
استغفار و ذہ بار و درود گویند و بگویند  
ہر عبادتے کہ بہت موقت است مگر  
ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یا و حق تعالی فرض  
عین است کہ العطلۃ حلیم سے  
یک لحظہ رکعت یا دو رکعت در مذہب شافعی است  
و حق تعالی میفرماید کہ کون اندر قیام و

معرض سے کہ ایک سترے توابع شام سے اور  
اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیز یہ کو بتوضیف  
شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشتغال و اوراد صبح و  
شام کے اور اوراد ہوا تم کے اور تعویذ اور دعائیں  
انہیں لکھی ہیں ملائکہ شاکر کے ہاتھ کی لکھی تھیں  
ہے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاء میں تھے  
اپنے زمانہ میں اور سب فرزندوں شیخ عبد العزیز کے  
کثرت تدریس میں زیادہ درمنا تھے اور عزیز یہ کا  
مطالعہ کیا ہے اس نسخہ میں شیخ یحییٰ جنیدی نے  
اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا  
دامہ اعلم و اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے  
اس سب کی اجازت دی ہے اور میں نے کچھ  
ہے کہ کتاب مفتاح الغیض کو جو تالیف شیخ حسن  
طاہر کی ہے علم سلوک میں اور وہ اس باب میں بہت  
نفیس کتاب ہے اس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی افلاک  
کے پاس پایا میں تبرکات جلد سے آئے کہ ہے  
شیخ عبد العزیز نے عزیز یہ میں کہ جب کوئی چاہے  
کہ کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہے کہ اس کو فرمائے  
کہ روزہ رکھے اگر روزہ نہ ہو تو بہت اچھا ہے  
اس کے بعد اس سے دن و شب استغفار اور درود  
و غیرہ روز و شب پڑھائے اور کہ جو عبادت  
کہ بہت سب کے واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ  
رات دن یا و حق تعالی فرض عین کہ العطلۃ بحرام  
یک لحظہ رکعت یا دو رکعت در مذہب شافعی است  
اور حق تعالی فرماتا ہے۔ یٰٰ کون اندر قیام و

طایفہ ذبیحہ خاندان حضرت شیخ

سائیکین سلسلہ قادریہ کو ہدایت



## ساکین کی ذکر کی ضرورت

فقودا و علی جنوہم یعنی یا کوئستہ حق  
 تعالیٰ را ستادہ و نشستہ و پہلو غلطیہ پس  
 آدمی ازین ستال خالی نیست یا بدل پر زبان  
 یا حق لازم ست پس چون ذکر این چنین  
 عبادت و حرکت کہ اصلا سا قطنے شود  
 استاد باید کہ اور ایما موز و گوید کہ دل چپ  
 سینہ ست بصورت صنوبر لقاست و دو در  
 وار و بچے بالا دوم پائین و سر و در بستہ  
 شدہ اند برائی کشادہ و بالا ذکر ہمہ فرمایند  
 و برائی کشادہ و پائین ذکر خفی یا حبس  
 نفس می فرمایند و مثل دل ہجو آئینہ  
 است کہ زنگار گرفتہ است پس صیقل گری  
 باید کہ آنرا آن نہر از مود و الا آئینہ  
 را خراب سازد قال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم لکل شیء مصقلۃ و  
 مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ و یا مثال  
 دل ہجو سنگ آہنی است کہ از و آتش  
 بدرمی آید پس چون آہن زدن کشیدن  
 آتش بیا موز و پس آتش بیرون آید والا  
 بشکند و مقصود حاصل نہ شود الغرض  
 از مرشد چارہ نیست چنانچہ حضرت  
 امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت  
 رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال  
 کردند کہ یا رسول اللہ دلتی الی اقرہ بالطریق  
 الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسہلہا  
 فقودا و علی جنوہم یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر  
 کرین کھڑے اور بیٹھے اور بیٹھے ہوئے تو آدمی  
 ان تین حال سے خالی نہیں بل سے زبان  
 سے حق کی یا لازم ہے توجہ کر ایسی عبادت  
 اور حرکت ہے کہ ہرگز سا قطنہ نہیں ہوتی استاد  
 کو چاہئے کہ اسکو سکھائے اور بتائے کہ دل  
 سینہ کے بائیں طرف ہے صنوبر کی صورت و  
 اسکے دو دروازہ ہیں ایک اوپر کو ایک نیچے کو  
 اور دونوں دروازہ بند ہیں اوپر کا دروازہ کھلنے  
 کا ذکر ہر فرماتے ہیں اور نیچے کے دروازہ کھلنے  
 کا ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہیں اور دل کی  
 مثال مثل اس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ گیا  
 ہے اسکے واسطے صیقل کرنا لا چاہئے کہ اسکو  
 وہ سکھائے اور نہیں تو آئینہ خراب  
 ہو جائے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم لکل شیء مصقلۃ و  
 مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ یا دل  
 کی مثال حقیق کی ہے جس سے آگ نکلے  
 ہیں توجہ کو ہاتھری پر مارنا سکھے اور آگ  
 نکالنی سکھے اور آگ نکلے اور نہیں تو پڑوے  
 اور مطلب بر نہ آئے غرضیکہ مرشد بغیر گزارہ  
 نہیں چنانچہ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ  
 نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ دلتی الی اقرہ  
 الطریق الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسہلہا

ساکین کو لفظ فقر  
 میں ذکر کرنا سکھانا و لفظ حبس  
 و ذوق اللہ کا لفظ  
 اس کا بہت افضل  
 بہت آسان ہوتا ہے

بجاوہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 والحمد لله علیک بما لا زمہ الذکر فی  
 الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف  
 اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم غمض عینیک واسمع  
 منی ثلاث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات  
 وعلی سمیع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ  
 لا الہ الا اللہ ثلاث مرات بنی صلی اللہ  
 علیہ وسلم لیسمع ثم لقن علی  
 کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ  
 حق وصل الی یومنا ہذا پس بگوید اور کہ ہم  
 بنشیند بطریقہ کہ رگ کیماں بگرد و انگشت  
 یعنی ز انگشت پائے راست و انگشت کہ برابر  
 ہے است زیرا کہ درین گرفتن دو فائدہ  
 است پہلے نفی خواطر و دوم حرارت دل زمین  
 ہر دو مطلوب اند و باہمچنین نشین کہ چنانچہ در  
 نمازی نشیند و خود بشت بطرف کعبہ سرد  
 اور پیش خود بنشانند و بگوید فخرج لا الہ الا اللہ  
 زیر ناف باید و مدد و راز کشد و نفی ماسوا  
 اللہ تعالیٰ کند کہ نیست ہیچ معبودے و مقصودے  
 و موجودے مگر حق تعالیٰ تنہدی را ارادہ عوام  
 بگوید کہ نیست ہیچ معبودے و متوسط را ارادہ  
 خواص بگوید کہ نیست ہیچ مقصودے و تنہدی  
 را ارادہ خاص ان خواص بگوید کہ نیست ہیچ موجودے

بجاوہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 والحمد لله علیک بما لا زمہ الذکر فی  
 الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف  
 اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم غمض عینیک واسمع  
 منی ثلاث مرات بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات وعلی  
 سمیع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ  
 ثلاث مرات بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 لیسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ  
 الحسن البصری رضی اللہ عنہ حق وصل الی یومنا  
 ہذا پس بگوید اور کہ ہم بنشیند بطریقہ کہ رگ  
 کیماں بگرد و انگشت یعنی ز انگشت پائے  
 راست و انگشت کہ برابر ہے است زیرا کہ درین  
 گرفتن دو فائدہ است پہلے نفی خواطر و دوم  
 حرارت دل زمین ہر دو مطلوب اند و باہمچنین  
 نشین کہ چنانچہ در نمازی نشیند و خود بشت  
 بطرف کعبہ سرد اور پیش خود بنشانند و  
 بگوید فخرج لا الہ الا اللہ زیر ناف باید و مدد  
 و راز کشد و نفی ماسوا اللہ تعالیٰ کند کہ  
 نیست ہیچ معبودے و مقصودے و موجودے مگر حق  
 تعالیٰ تنہدی را ارادہ عوام بگوید کہ نیست  
 ہیچ معبودے و متوسط را ارادہ خواص بگوید کہ  
 نیست ہیچ مقصودے و تنہدی را ارادہ خاص ان  
 خواص بگوید کہ نیست ہیچ موجودے

۱۰  
 کے بعد کہ  
 فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 غمض عینک واسمع  
 منی ثلاث مرات  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 قال لا الہ الا اللہ  
 ثلاث مرات وعلی  
 سمیع ثم قال علی  
 کرم اللہ وجہہ لا الہ  
 الا اللہ ثلاث مرات  
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم  
 لیسمع ثم لقن علی  
 کرم اللہ وجہہ الحسن  
 البصری رضی اللہ عنہ  
 حق وصل الی یومنا  
 ہذا پس بگوید اور  
 کہ ہم بنشیند بطریقہ  
 کہ رگ کیماں بگرد و  
 انگشت یعنی ز انگشت  
 پائے راست و انگشت  
 کہ برابر ہے است زیرا  
 کہ درین گرفتن دو  
 فائدہ است پہلے نفی  
 خواطر و دوم حرارت  
 دل زمین ہر دو  
 مطلوب اند و باہمچنین  
 نشین کہ چنانچہ در  
 نمازی نشیند و خود  
 بشت بطرف کعبہ سرد  
 اور پیش خود بنشانند  
 و بگوید فخرج لا الہ  
 الا اللہ زیر ناف  
 باید و مدد و راز کشد  
 و نفی ماسوا اللہ  
 تعالیٰ کند کہ نیست  
 ہیچ معبودے و مقصودے  
 و موجودے مگر حق  
 تعالیٰ تنہدی را ارادہ  
 عوام بگوید کہ نیست  
 ہیچ معبودے و متوسط  
 را ارادہ خواص بگوید  
 کہ نیست ہیچ مقصودے  
 و تنہدی را ارادہ خاص  
 ان خواص بگوید کہ  
 نیست ہیچ موجودے

سوائے نفی اشیا کے ضرورت

بجسے کہ خود را نیز نفی کند و تا کشف راست  
برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حقیقتی را  
از دل کشیدیم و پس پشت می اندازیم باز دم عید  
شد الا امیر را بر دل ضرب شد یکدندان سنگ  
مضمونی شکستہ گرد و وقت اثبات مطلوب با حق  
و اندر بلکہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ حق  
اثبات می کند و خود را از میان بکشید  
یار آمد در میان ما از میان برتھیم  
اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنی کلمہ در دل  
البتہ باید تا تحت وعید ورنہ یاد من ذکر فی  
بالحفلہ ذکر تہ باللغۃ و اذا ذکر عہدی  
عبثا اھتو عہدی خضیا مطلوب دیگر  
آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند  
بعده ذکر کردہ الفریق ثم الطريق در حق  
ایشان است و برائی نفی خواہ اتری تمام  
دار و بلکہ حضرت سلطان الموحیدین و برہان  
العاشقین حجتہ المستوکلین شیخ جلال الحق  
والشرع والدین محمد مولا ناقاضی خان  
یوسف نامہ قدس امیر سرہ العزیز  
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ  
ظاہر اویدہ میشود مشاہدہ حق سبحانہ و تعالی  
است در پردہ آب و گل و اما صورت  
مرشد کہ در خلوت نموداری شود آن مشاہدہ  
حق تعالی است بے پردہ آب و گل کہ آن را  
خلق آدم علی صورتہ الرحمن ومن

تو بگو غفلت  
با دل و با آن را  
لغت پاک  
ہو آن ادب ہوا  
بندہ بود در  
بغی با ذکر است  
عقب است  
دل جاہل است  
نقش  
کیا آدم و حوا  
کی صورت بر  
ادرجی بر  
سے

یہاں شک کہ اپنی بھی نفی کہے اور وائیں محو ہے  
تک پہنچاے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حقیقتی را  
کو میں نے دل سے نکال دیا اور پس پشت بھینکا پھر  
دم نیلے الا امیر کی ضرب شد یکدندان سنگ  
لگائے کہ تہ باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت  
اثبات کے مطلوب کہ اپنے ساتھ جانے بلکہ بالیا تصور  
کرے بلکہ یقین جانے کہ وہی اثبات کرتا ہے  
اور اپنے تئیں در میان سے نکال دے  
یار آمد در میان ما از میان برتھیم  
مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنی و پس ضرور  
ہوئے تا آنس وعید میں نہ آجائے کہ میں ذکر فی  
بالحفلہ ذکر تہ باللغۃ و اذا ذکر عہدی  
عبثا اھتو عہدی خضیا اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد  
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اُس کے بعد  
ذکر کرے الفریق ثم الطريق انہیں کے حق میں  
اور نفی خطرات کیلئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ  
حضرت سلطان الموحیدین و برہان العاقلین  
حجتہ المستوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین  
محمد مولا ناقاضی خان یوسف نامہ قدس  
امیر سرہ العزیز الیافر ماتے تھے کہ صورت مرشد کہ  
ظاہر و بچی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالی کا  
آب و گل کے پردے میں اور جو صورت مرشد  
کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق  
سبحانہ تعالی کا ہے بے پردہ آب و گل کے  
از اللہ خلق آدم علی صورتہ الرحمن ومن

۹۳ چار ہزار پیران طہ لیسے کا اجماع

لہذا فقہ راعی الحق در حق او درست شدہ است

شعر  
گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بین  
ذات حق لا آشکارا اندر و خندان بین

و نیز حضرت میفرمودند کہ چہار ہزار پیر طہ لیسے  
رضوان اللہ علیہم جمعین اجماع کرده اند کہ  
اصل حق تعالیٰ بدو چیز می شود یکے ذکر دوم  
کرستی باز فرمودند کہ یک ذکر علی اختیار کند اور  
بسیار کرستی حاجت نیست بلکہ مقدار ربعی از  
شکم خالی دارد و در غش بخورد و با منہ خشک نشود  
و خلل و مانع پیدا نیاید و چون از ذکر علی فارغ  
شود یا نعلنی پیش آید بذكر حق کہ پاس انفاس  
است مشغول شود و دوام مشغول مبتدی ہم  
بذكر حق کہ پاس انفاس است میسر می آید و  
طریق اوانست کہ ہر شئی کہ خارج می شود الا کہ  
بگوید و ہر درمی کہ داخل می شود الا کہ تصور  
کند و این دم را ربط بدل است و سبب  
آن دل فاخر میگردد کہ فردائی قیامت بر سیدہ  
خواہ شد کہ وہا را انجا صرف کردی پس اگر در  
یا حق تعالی صرف کردہ باشد خلاص یا بدر

شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است  
کاثر از خراج ملک و عالم بود بہا  
میسند کاین خزائن و ہی را نیگاں بیا  
آنکہ روی بخاک تہید است و بینوا

لہذا فی فقہ راعی الحق اس کے حق میں درست ہے

شعر  
گر تجلی ذات خواہی صورت انسان بین  
ذات حق لا آشکارا اندر و خندان بین

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ چار ہزار پیران طہ لیسے  
رضوان اللہ علیہم جمعین کا اجماع ہے اس پر کہ  
وصول حق تعالیٰ کا دو چیز ہے ہونے ایک ذکر  
دوسرے بھوکے رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکر علی کرتا  
ہے اس کو بہت بھوکے رہنے کی حاجت نہیں  
ہے بلکہ جو خدائی پیٹ خالی رکھے اور علی کھائے  
کہ منہ خشک نہ ہو جائے اور دماغ میں خلل  
نہ آجائے اور جب ذکر حق سے فارغ ہو یا کوئی  
مانع پیش آئے تو ذکر حق سے کہ وہ پاس انفاس  
بے مشغول ہو اور دوام مشغول مبتدی کو بھی ذکر حق  
سے کہ پاس انفاس ہے میسر ہو جائے اور اسکا  
طریق یہ ہے کہ جو دم کہ خارج ہو الا کہ کہے اور  
جو دم داخل ہو الا کہ تصور کہے اور اس  
دم کو دل سے ربط ہے اور اس کے سبب دل  
فاخر ہو جاتا ہے قرین قیامت کو پرچھا جائیگا  
کہ اپنے دم کہاں صرف کیے تو جو یا حق تعالیٰ  
میں صرف کیے ہوئے خلاصی یا نیگاں شعر  
ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است  
کاثر از خراج ملک و عالم بود بہا  
میسند کاین خزائن و ہی را نیگاں بیا  
آنکہ روی بخاک تہید است و بینوا

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

ذاکرین کیلئے ضروری ہدایت

## مریدین کیلئے ذکر کی ضرورت ۹۴

ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ کی ذکر منشور ولایت  
 است ہرگز توفیق بر ذکر وادب بدستیکہ منشور  
 بدو وادب یعنی بشرف ولایت انتم اولیاء  
 حقاً مشرف کروانید وازہر کہ ذکر سلب کروند  
 بدستیکہ اور از مقام ولایت مخزول گردند  
 این جنین در باب ذکر گفتہ اند کہ ذکر خداست تعالیٰ  
 تیغ مریدان ست چون ہمت ہر ہلاک دشمن  
 گمارند ویا دفع بلیہ خواہند و دل بر آن گمارند  
 آن دشمن ہلاک شود و آن بلا دفع شود قال  
 اللہ تعالیٰ واذکر ہر ہلک اذا نسیت  
 یعنی یاد کن پروردگار خود را وقتیکہ فراموش  
 کنی نفس خود را و فراموشی نفس رخا لغت  
 اوست باید کہ نفس خود مخالفت کند کہ  
 سر ہمہ عبادتہا ست زیرا کہ تیغ دشمن قوی  
 تر از و نیست کما قال المشائخ  
 رحمہم اللہ مخالفت النفس مآس  
 العبادۃ و موافقت النفس مآس الکفر  
 مشائخ  
 اگر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن  
 زانکہ از نفست قوی تر تیغ دشمن دانست  
 از نجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار  
 رملہ گرگ گرسنہ در رملہ گو سفندان آن  
 نہ کند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان  
 آن نہ کند کہ یکا ہشتین بد کند و صد ہزار ہشتین  
 بد آن نہ کند کہ یک نفس در تن آویزد و کند

ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر  
 منشور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اسکو  
 منشور ولایت مل گیا یعنی خلعت ولایت انتم اولیاء  
 حقاً سے مشرف ہو گیا۔ اور جس سے توفیق ذکر  
 کی سلب کرے بیشک اسے مقام ولایت سے مخزول  
 کیا ایسا ذکر کے باب میں فرمایا ہے کہ ذکر خدا تعالیٰ  
 مریدوں کی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کرے  
 یا دفع بلا چاہیں اور طرف دل نکالیں دشمن  
 ہلاک ہو جاوے گا۔ اور دفع بلا ہو جائیگی قال اللہ  
 تعالیٰ واذکر ہر ہلک اذا نسیت یعنی یاد کر  
 کو جسوقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو فراموش  
 کی فراموشی اسکی مخالفت میں ہے چاہئے کہ اپنے  
 نفس سے مخالفت کرے کہ سب عبادتوں کی ہمت  
 ہے اسواسطے کہ کوئی دشمن اس سے زیادہ  
 قوی نہیں ہے جیسا فرمایا ہے مشائخ رحمہم اللہ  
 نے مخالفت النفس مآس العبادۃ و  
 موافقت النفس مآس الکفر شعری  
 اگر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن  
 زانکہ از نفست قوی تر تیغ دشمن دانست  
 از نجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار  
 رملہ گرگ گرسنہ در رملہ گو سفندان آن  
 نہ کند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان  
 آن نہ کند کہ یکا ہشتین بد کند و صد ہزار ہشتین  
 بد آن نہ کند کہ یک نفس در تن آویزد و کند

نفس کی مخالفت  
 عبادت کا نام ہے  
 اور نفس کا دشمن  
 کسی بنیاد ہے  
 اگر خواہی زندگی  
 کی گردن بزن  
 سبب کی قیادت  
 دشمن سے زیادہ  
 ہے۔  
 مخالفت النفس کی ضرورت



قال المشايخ رحمهم الله النفس هي الصم  
الأكبر سميرن مني بزرگے نیز فرمودہ

تایک نفس از نفس تو پیدا ست ہنو  
برور گہ دل زد یو غوغا ست ہنو  
قال الله تعالى فاذا كثر الله ذكر كثر اتيه  
یعنی یا کنید خدائے عزوجل بر یاد کردنی بسیار  
پس یکے از خصایص ذکر آنست کہ بیچ وقت  
منع نیست بلکہ ہمہ اوقات با جور است  
نقل است از حضرت بندگی شیخ عبداللہ  
قدس سرہ العزیز کہ مرا فرمودند کہ پیسر  
دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین  
ماجدی قدس سرہ العزیز می گفتند کہ  
اوائل ذکر جہر دوازده سال گفتم از شام  
تا صبح و از صبح تا شام فائدہ کہ در ذکر یافتہ  
در بیچ عبادت نیا فتم چون ختم قرآن میکردم  
کمتر از سہ ختم میکردم و چون نماز می گزارم کمتر  
از ہزار رکعت نگذازم و چون دعوات  
اسما میکردم کمتر از یک بار بخواندم فاما  
مقررہ کہ در ذکر ویدیم در بیچ ازینہا ندیدم  
ومی باید کہ فا کر از گناہان توبہ کست رتا  
بزبان و دل آلودہ نام حق تعالی انگیزد زیرا کہ  
وحی کردہ شدہ اسوی موسی کہ بگو گنہ کاران  
امت خود را کہ یا و نہ کنید شما را بہ آلودگی پس  
بزرگتریکہ من سوگند خوردہ ام بر ذوات خود

قال المشايخ رحمهم الله النفس هي الصم  
الأكبر مني بزرگے نیز فرمایا ہے

تایک نفس از نفس تو پیدا ست ہنو  
برور گہ دل زد یو غوغا ست ہنو  
فرمایا اللہ تعالیٰ نے فاذا کثر اللہ ذکر کثر اتیہ  
یعنی اللہ کو یاد کرو یا و کرنا بہت پس ذکر کے خصایص  
میں سے ہے یہ بھی کہ کسی وقت منع نہیں بلکہ سب  
وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی  
شیخ عبداللہ قدس سرہ العزیز سے کہ جسے فرمایا  
پیروستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی  
قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ ذکر جہر بارہ برس  
صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کیا  
میں نے جو فائدہ ذکر میں پایا وہ کسی عبادت میں نہیں  
پایا جب میں ختم قرآن شریف کرتا تھا تو میں سے  
کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑھتا تھا ہزار رکعت کم نہیں  
پڑھتا تھا اور جب دعوات سمار کرتا تھا تو ایک لاکھ  
بار سے کم نہ کرتا تھا مگر جو مقررہ اور فائدہ ذکر میں  
دیکھا ایسا انہیں کسی میں نہ دیکھا اور چاہئے  
کہ فا کر گناہوں سے توبہ کرے تاکہ زبان  
اور دل آلودہ سے حق تعالیٰ کا نام نہ لے  
اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو  
وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہ کا وزن  
سے کہو کہ مجھے آلودگی سے نہ یاد کریں  
میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے

شیخ محمد علیہ السلام  
نے فرمایا ہے  
جب کہ ذکر  
کرتے ہیں  
تو یہ بھی  
کہ کسی وقت  
منع نہیں  
بلکہ سب  
وقت ثواب  
پاتا ہے  
نقل ہے  
حضرت  
بندگی  
شیخ عبداللہ  
قدس سرہ  
العزیز سے  
کہ جسے  
فرمایا  
پیروستگیر  
بندگی  
حضرت  
شیخ قطب  
الدین حاجی  
قدس سرہ  
العزیز  
فرماتے  
تھے کہ  
ذکر جہر  
بارہ برس  
صبح سے  
شام تک  
اور شام  
سے صبح  
تک کیا  
میں نے  
جو فائدہ  
ذکر میں  
پایا وہ  
کسی  
عبادت  
میں  
نہیں  
پایا

شیخ محمد علیہ السلام  
نے فرمایا ہے

<p>بدستیکہ کہ یاکند مرا بہ غفلت یاد کنم من اور بہ نعت پس چون گناہگاران یاد کند مرا بہ غفلت من یا و نعم ایشان را بہ نعت این وعید است در حق گناہکاری کہ غافل نباش پس چگونہ حال باشد چون جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم گفت ابو یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ روزی مرا یاران خود را باقیاندم امشب تا صبح کوشش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ گویم پس قدرت نیا فتم بدو گفتہ شد چو گفت با یزید یا کروم کلمہ کہ گفتہ بودم در کوہ کے یاد آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از قول لا الہ الا اللہ و چہ عجب تراست اگر کسی یاد میکند اللہ تعالیٰ را و حال آنکہ او مشغول باشد بچیز از صفات بشریہ کذا فی الحوارف</p> <p>ہزار بار شستم دہن نمیشد و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بیادیت بعدہ مراقبہ فرماید گوید کہ مراقبہ مشتق از رقیب است معنی رقیب نگہبان یعنی پاسا دل کند غیر حق را در دل جاند بد رہ با غی پاسان دل شود اندر کل حال تا نیا بدیج و زدو آنجا محال ہر خیال غیر حق را زدو آن این ریاضت سالکان را فرمودن</p>	<p>بہ نعت حق غفلت سے یاد کرے میں اس کو نعت سے یاد کروں تو گناہگار چو غفلت سے یاد کرینگے میں ان کو نعت سے یاد کرونگا یہ وعید ہے ان گناہگاروں کے حق میں جو غافل نہیں تو کیا حال ہوگا آنجا جو غافل بھی ہوں اور گناہگار بھی ہوں کذا فی احیاء العلوم ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ ایک روز اپنے یاروں سے کہا کہ آج شب کو میں نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ کہوں میں مگر مجھے قدرت نبوتی یادوں نے کہا کہ چون کہینے لڑکیں ہیں ایک کلمہ کہا تھا وہ یاد آگیا اس سے وحشت ہوئی اور کہنے نہ سکے وہ لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اس شخص سے جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور مالا کہ موصوف جو کسی صفات بشریہ سے کذا فی الحوارف</p> <p>ہزار بار شستم دہن نمیشد و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بیادیت بعدہ مراقبہ فرماید اس سے کہیں کہ مراقبہ مشتق قریب سے قریب معنی نگہبان ہر غی ولکی یا سبانی کہے کہ دین غیر حق کو جانے دینے باقی پاسان دل شود اندر کل حال تا نیا بدیج و زدو آنجا محال ہر خیال غیر حق را زدو آن این ریاضت سالکان را فرمودن</p>
---	---

ہر حال میں قول  
کلیں یہ بیان رہا کہ  
غافل نہ بنائیں  
خیال کو غفلت  
کو فرقی جان

کریمین کلید صراحت کی ضرورت

پس بدل اندیشہ اللہ حاضری  
 اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی  
 ہمیشہ حق تعالیٰ را بخود و خود را بحق تعالیٰ و اند  
 بدلای از حق تعالیٰ ست قال اللہ تعالیٰ فی  
 انفسکم افلا تبصرون یعنی درو لہاے  
 شاست پس چرا نمی بیند چہ حق تعالیٰ  
 لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر  
 اعطای بیشتر قال اللہ تعالیٰ الا انما بکل  
 شیء محیط یعنی دانا و آگاہ ہش بدرستیکہ  
 آن حق تعالیٰ بہر شے محیط است چنانچہ  
 اعطای روح با جسد کہ بیچ حرف از اجزائے  
 بدنیت کہ روح با آن نیست با آن ہم  
 متصل است نہ منفصل نہ خارج  
 است و نہ داخل فائدہ چون خواب کہ  
 اربعین بنشیند میاید کہ چون پائے رست  
 درون حجرہ بہر تقوٰۃ و تسمیہ بگوید  
 قل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس  
 پائے چپ رون حجرہ بہر و بگوید انت  
 ولی فی الدنیا والاخرۃ کن لی حکمت  
 لہد علیہ السلام وارزقنی محبتک اللہم  
 ارزقنی حبک فی شغف و لجزئی بجلالک  
 و جلالک و اجعلنی من المخلصین اللہم  
 اح نفسی بجزایات ذک یا انیس  
 من لا انیس لہ رب لا تذرنی  
 فردا وانت خیر الوارثین

پس دل میں خیال کرے اللہ حاضر ہے اللہ ناظر ہے  
 اللہ معی ہے اللہ شاہدی ہے اللہ معی ہے  
 ہمیشہ حق تعالیٰ کو ساتھ حق تعالیٰ کے جانے بدلای خدا تعالیٰ  
 ہے کہا اللہ تعالیٰ نے فی انفسکم افلا تبصرون  
 یعنی تمہارے دلوں میں ہے کیوں نہیں دیکھتے اسلئے  
 کہ حق تعالیٰ لطیف مطلق ہے جس قدر لطافت زیادہ اسی  
 قدر اعطای زیادہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الا انما بکل  
 شیء محیط یعنی آگاہ ہو کہ کفایت حق تعالیٰ ہر شے کا  
 محیط ہے جیسے روح کا اعطای ہم کیا تھا ہے کہ جسم کا کوئی  
 جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اسکے نہیں ہو باوجود  
 اسکے نہ متصل نہ منفصل نہ خارج نہ داخل ہوتا ہے  
 فائدہ جب چاہے کہ جگہ میں بیٹھے تو  
 چاہے کہ پہلے وایان پاؤں حجرہ  
 میں رکھے آغوش اور لبم اللہ پڑھے  
 اور قل اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھے  
 پھر بایان پاؤں حجرہ میں رکھے  
 اور کہے انت ولی فی الدنیا والاخرۃ  
 کن لی حکمت لہد علیہ السلام وارزقنی محبتک  
 اللہم ارزقنی حبک فی شغف و لجزئی بجلالک  
 و جلالک و اجعلنی من المخلصین اللہم  
 اح نفسی بجزایات ذک یا انیس من لا انیس  
 لہ رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین  
 کشکول کلینی سی مہر مجاہد و لا تفرقت شیء کلیم اللہ عیان  
 آبادی شہی حرمہ علیہ السلام اسو فیہ کونش کونش فیہ کونش

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

پس موصولی بابت مستقیل قبلہ بست و یک  
بار اذیجت و جی للذی فطر السموات  
والاھرض خنیفا وانا من المشرکین بخواند  
پس دو رکعت نماز اجلال اللہ تعالیٰ بگزارد  
دو رکعت اول بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی و دو  
رکعت دوم آمن الرسول تا آخر بخواند بعد  
فراغ سرسجدہ تہجد و این دعا بخواند  
اللھم کن لی انیسا فی خلوقی و معینا فی  
وحدتی اللھم اجعل خلوقی ہذا موجبا  
للمشاہدۃ و وفقی لما تحب ترضی  
اللھم انی اعوذ بک من مخطک و اسألك  
رضاک اللھم جنبنی از اعبد الھوی  
اللھم اکشف الغطاء عن عینی و ارفع  
الغین عن قلبی حتی استاھد جلالہ  
اللہ پس دو گانہ ہائے مذکورین بگزارد  
یک دو گانہ بروج مادر و پدر اگر وفات  
یا قیامت باشند و الاسلامی ایشان بگزارد  
و چہار رکعت بیک سلام سینہ بگزارد  
و در ہر یک رکعت بعد از فاتحہ پنجاہ بار  
سورہ اخلاص و ہجکان بار معوذتین تا  
در پنجاہ حق تعالیٰ محفوظ ماند و پانصد  
بار یا فتاح بگوید بعدہ در ذکر خفی و  
اثبات بار اوہ خاص الخاص یعنی لاموجود  
مشغول شود و گاہ بذر اسم ذات  
بملاحظہ و مفہوم ملاحظہ و

پھر موصولی بر قبلہ رکعت اول و رکعت دوم  
و جی للذی فطر السموات والاھرض  
خنیفا وانا من المشرکین پھر دو رکعت  
نماز اجلال اللہ تعالیٰ پڑھے پہلی رکعت میں  
بعد الحمد کے آیتہ الکرسی اور دوسری میں الحمد کے  
بعد آمن الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ سجدہ  
میں جائے اور یہ عاظم اللہم کن لی انیسا فی خلوقی  
و معینا فی وحدتی اللھم اجعل خلوقی ہذا  
موجبا للمشاہدۃ و وفقی لما تحب ترضی  
اللھم اغوذبک من مخطک و اسألك رضاك  
اللھم جنبنی از اعبد الھوی اللھم اکشف  
الغطاء عن عینی و ارفع الغین عن قلبی  
حتى استاھد جلالہ لا الہ الا اللہ پھر دو گانہ جن کا  
ذکر ہو چکا ہے پڑھے اور ایک دو گانہ  
مان بپسکی سوچ کو اگر وفات یا قیامت ہوں  
اور نہیں تو اُن کی سلامتی کیلئے پڑھے  
اور چہار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت  
میں بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار سورۃ  
اخلاص اور پانچ بار معوذتین پڑھے  
تاکہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہے اور پانچ سو بار  
یا فتاح کہے بعدہ ذکر خفی و اثبات ساتھ  
ارادہ خاص الخاص یعنی لاموجود کے  
مشغول ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے  
ساتھ ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور

کا عمل  
پس رکعتیں میں ذکر یا سورہ اخلاص

ذکر خفی اثبات اور اسم ذات

واسطے کے مشغول ہے چنانچہ ایک خطہ ذکر یعنی انتباہ  
 سے خالی نہیں ہے یہاں تک کہ وضو کی وقت دکھانے کی وقت  
 اُس کے تصور میں ہے مہر مہر مہر علیہ السلام نے حضرت بل  
 جلالہ میں مناجات کی کہ الہی میں سبقت تجھ کو یا کر سکتا  
 ہوں مگر وہ وقت ایک تو پا جائے کی وقت اور ایک جب  
 غسل کی حاجت ہو حکم ہوا ذکر کرنی فی کل حال  
 یعنی مجھے یاد کر ہر حال میں تو اس وقت بھی تصور  
 خالی نہ ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
 کا ز النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ علی کل  
 حال احیان یعنی کرو تم ہے ایک ل سے دوسرے زبان  
 اور پہلا اعلیٰ ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی سے  
 مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذکر اللہ کما لکنہ  
 اور وہ یہ ہے کہ فراموش نہ کرے خدا تعالیٰ کو کسی جا  
 اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دہنوں قسم  
 میں کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے  
 بیت الخلا کے سو جان لیا تم نے کہ اس وقت آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قسم پر اختصار کرتے تھے اسی قسم پر  
 جمین جنابت کو داخل ہی نہیں ذکر دل اور  
 اسی سبب جب بیت الخلا سے باہر آتے تو فرماتے -  
 غفرانا پس حالت خلا میں ہی فکر و خیال کہ شکستگی  
 واسطوں کی اپنی اور بالی حقیقتی کے کافی ہو اور عین  
 ذکر ہے ذکر کشف قبو جان کہ ذکر کشف قبور کسوا سٹے  
 اول جب مقبرہ میں آئے تو گانہ ان بزرگ کی تسبیح کیوا  
 پڑھے اگر سوہ فتح یا وہ پہلی رکعت میں پڑھے دو دوسری  
 میں سورہ اخلاص اور نہیں تو ہر رکعت میں پانچ پانچ بار

ذکر کشف قبور  
 ذکر کشف قبور

سورہ فتح اور اخلاص کا کھل



اخلاص بخواند و بعد قیام الیقین و غلبہ فی الجہاد  
الکبریٰ یعنی سہ ماہی کہ وقت یاریت می کنند چنانکہ سوره  
ملک و غیر ذلک بعد قل گوید پس از فاتحہ باز وہ بار سورہ  
اخلاص بخواند و ختم کند و بحیر گوید و بعد ہفت کرت  
طواف کند و در آن بحیر بخواند و آغاز از راست بخند  
بعدہ طرف پایاں خسارہ ہند و سیارہ زویک و  
سمیت بنشیند و بگوید یا رب بخت و بیکار و بعدہ  
اول طرف آسمان بگوید یا روح در دل ضرب کند  
یا روح الروح ما دام کہ انشراح یا بدین ذکر  
بخند انشراح اللہ تعالیٰ کشف قبور و کشف ارواح  
حاصل آید و اما طریق ختم خواجگان حشمت قدس سرہ  
اسرار ہم کہ از بعض اولاد شیخ نظام نارونی رسیدہ  
است کہ چون ہمہ پیش آید مردمانت و ضرورہ  
صف نہ وہ رو قبلہ بنشیند اول وہ مرتبہ رو بخند  
بجز از آن سید و شصت بار این عالمی اولاد یعنی من اللہ  
الا الیہ بخواند پس نثار سید و شصت مرتبہ سورہ الم  
نشر بخواند پس باز و عار مذکور سید و شصت بار  
بخواند پس مرتبہ در و خواند ختم تمام کند و بر قدر  
شیرینی فاتحہ بنام خواجگان حشمت بخواند و حاجت  
از خدا تعالیٰ سوال نمایند ہمین طور ہر روز بخواند باشد  
انشراح اللہ تعالیٰ و رایام سرور و مقصود حصول انجامد  
آما طریقہ سہروردیہ در دیار ہندستان از بہت  
مخدوم بہاؤ الدین زکریا شائع شدہ و ظہران  
از بہت شیخ نجیب الدین بزغش وین فقیر را  
ترانہ کلیدی حاصل دوم حمد و ثناء فی الی کی پچاس بار و غلین بار

در طریقہ ختم خواجگان حشمت قدس سرہ

طریقہ سہروردیہ

اخلاص پڑھے اور پھر قبلہ کی طرف بٹھ کر کے بیٹھے اور  
ایک بار آیتہ الکرسی و بعضی سو تین جو زیارت کی وقت  
پڑھتے ہیں۔ جیسے سورہ ملک اس کے سوا بعدہ قل کے  
بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور ختم کرے  
اور بحیر کے بعد سات دفعہ طواف کرے اور زمین بحیر  
پڑھے اور شروع دائیں طرف سے کرے پھر باؤں کی طرف  
خسارہ رکھے اور زویک میت منہ کے پیچھے اور کہے  
یا رب اکیس دفعہ بعدہ اول طرف آسمان کے پہلے یا روح  
اور دل میں ضرب کرے یا رحم الرحیم جب کہ انشراح  
پائے یہ ذکر کرے انشراح اللہ تعالیٰ کشف قبور و کشف  
ارواح حاصل ہوگا اور طریقہ ختم خواجگان حشمت قدس  
سرہ ملزم کہ بعض اولاد شیخ نظام الدین نارونی سے  
اسطرح پہنچا ہے کہ جب کوئی حاجت پیش لگے و ضرور  
کرے رو قبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ در و شریف پڑھے  
اس کے بعد تین سو ساٹھ بار یہ عا پڑھے (العباد لا یجی  
من اللہ الا الیہ بعد اس کے تین سو ساٹھ بار الم نشرح  
پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا مذکور پڑھے  
پھر دس دفعہ در و شریف پڑھے اور ختم تمام کرے اور  
تھوڑی شیرینی پر فاتحہ عام خواجگان حشمت کے نام  
سے پڑھے اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے عرض کرے  
اسی طرح روز کیے انشراح اللہ چالیس میں مقصود  
حاصل ہوگا بیان طریقہ سہروردیہ۔ یہ طریقہ ملک ہندوستان  
میں مخدوم بہاؤ الدین زکریا کی جہت شائع ہوئے  
اور خراسان میں شیخ نجیب الدین بزغش  
کی جہت اور اس فقیر کو

۱۰۱ حضرت شاہ صاحبؒ کا سلسلہ سیر و ریدہ

شاہ صاحبؒ کا اگلا سلسلہ علم لائقہ

ان دونوں شعبوں سے ارتباط ہے پس ارتباط  
اس فقیر کو اپنے والد شیخ عبدالحق رحمہ اللہ سے  
شیخ عفت اللہ اکبر آبادی سے ان کو اپنے والد سے  
پس والد شیخ عبدالحق رحمہ اللہ سے ان کو اپنے والد سے  
سے ان کو سید صد الدین ربو قال سے ان کو اپنے والد سے  
سید جمال الدین مخدوم جہانیاں سے ان کو اپنے والد سے  
الکین ابو الفتح سے ان کو اپنے والد سے شیخ صد الدین  
سے ان کو اپنے والد سے شیخ بہا الدین زکریا سے  
ان کو شیخ الشیوخ شہاب الدین ہمدانی سے  
اور ایضاً اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاهر مدنی  
کے ہاتھ سے پہنا ہے انہوں نے شیخ احمد قشاشی  
سے انہوں نے شیخ احمد شادوی سے انہوں نے  
اپنے والد ان کے والد شیخ عبد الوہاب شعراوی  
سے اور انہوں نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ  
الاسلام زکریا بن محمد انصاری کے درجی لہ  
العدیۃ بلباسہ لہا شہاد احمد کے ہاتھ  
سے فقیہ علی بن محمد ومیا طی عرف ربانی سے  
انہوں نے ہاتھ سے ابو بکر بن محمد خوانی صاحب  
وصایا القدسیہ کے انہوں نے ہاتھ سے شیخ  
نور الدین عبد الرحمن مصری سے انہوں نے  
شیخ جمال الدین یوسف کورانی کے انہوں نے  
نے شیخ حاتم الدین تمثیری و نجم الدین صغہانی  
کے ہاتھ سے انہوں نے شیخ نور الدین عبد الصمد  
طنبری کے انہوں نے شیخ نجیب الدین  
علی بن بزغش سے انہوں نے

پہر کے ابن شعبہ ارتباط واقع است  
پس ارتباط ابن فقیر والد خود دست شیخ عبد الرحیم  
قدس سرہ عن الشیخ عظمۃ اللہ لا کور آبادی  
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد الحزیز عن السید  
عبد الوہاب بخاری عن السید صد الدین  
ربو قال عن اخیر السید جلال الدین عن  
جہانیاں عن الشیخ زکریا الدین ابو الفتح عن  
ابی الشیخ صد الدین عن ابیہ الشیخ  
بہا الدین زکریا عن الشیخ الشیوخ شہاب الدین  
عن ہمدانی و ایضاً ابن فقیر خرقہ از دست  
ابو طاهر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن  
الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد شادوی  
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد الوہاب  
الشعراوی و ہو لبسہا من ید شیخ الاسلام  
زکریا بن محمد الانصاری و ادخی لہ الخدیۃ  
بلباسہ لہا من ید الشہاد احمد من الفقیہ  
علو بن محمد الدیلمی طی الشہیر بالربانی بلباسہ  
من ید الامین بن ابی بکر بن محمد خوانی صاحب  
الوصایا القدسیۃ بلباسہ لہا من ید الشیخ  
نور الدین عبد الرحمن المصری بلباسہ لہا من  
ید الشیخ جمال الدین یوسف الکورانی بلباسہ لہا  
من ید الشیخ حاتم الدین تمثیری و نجم الدین  
الصغہانی بلباسہ عن الشیخ نور الدین  
عبد الصمد الطنبری بلباسہ لہا عن الشیخ  
نجیب الدین علی بن بزغش بلباسہ لہا

## مشاہدہ صاحبِ صریح کا سلسلۂ اسماء و ردیہ

من المعارف بالذم الشیخ شہاب الدین  
 عمر السہروردی روح اللہ فرج وارواہم  
 ورحمناہم فقد حصل لہا وجہ ثالثا فی  
 الخرقۃ السہروردیۃ والذم والعلو والشیخ  
 عارف بالذم الشیخ شہاب الدین عمر السہروردی  
 لہ جہتان احدهما الذم بس الخرقۃ عن عمہ  
 القاضی حبیب الدین عمر بن محمد الحرف  
 بعمویہ بلباسہا من الذم المعمر عمر عمویہ بن  
 عبد اللہ سعد من الشیخ اخی فرج الزنجانی بد  
 احد ہما مشاکلہ لاخر بلباسہا من الشیخ احمد  
 الاسود الدیوی بلباسہا من المشاکل الدیوی  
 ولباسہا من الخرقۃ الزنجانی لہا عن ابی العباس  
 النخعی وندی بلباسہا من ابی عبد اللہ محمد  
 بن حنیف الشیرازی بلباسہا من ابی محمد  
 رویم بن احمد البغدادی بلباسہا عنی مشاد و  
 دویم من السیلۃ لہا نقلہ بالواقف الجندی  
 البغدادی والثانیۃ لہا نقلہ لہا عن التلقین عن  
 عبد المجیب السہروردی عن الشیخ احمد  
 الغزالی عن الشیخ ابی بکر النساہ عن الشیخ  
 ابی القاسم الکمرکانی عن الشیخ ابی العثمان  
 المغربي عن ابی علی الكاتب عن ابی علی  
 الرضوی عن ابی القاسم الجندی  
 البغدادی فی النفاذ نقلا عن التفرغ  
 مشیخ الشیوخ شہاب الدین عمر السہروردی  
 نسبت خرقۃ الیہ بالواقف جندی پیش اثبات کردہ است

عارف بالذم شہاب الدین عمر السہروردی روح اللہ  
 روحہ وارواہم ورحمناہم لہا وجہ ثانیۃ فی الخرقۃ  
 خرقۃ السہروردیۃ کی تفسیر فی ذمہ و الذم علم اور  
 شیخ عارف بالذم شہاب الدین عمر السہروردی  
 نے دو جہتیں ہیں ایک تو انہوں نے پہنا خرقۃ  
 اپنے چچا قاضی و حبیب الدین عمر بن محمد عرف عمویہ  
 سے انہوں نے اپنے والد المعمر محمد عمویہ بن عبد اللہ  
 سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی و وندوں کے  
 ہاتھ مشارکت میں انہوں نے اپنے والد شہاب احمد  
 اسود و دیوی سے انہوں نے متاد و دیوی  
 سے اور ابو الفرج زنجانی سے انہوں نے ابو العباس  
 نہاوندی سے انہوں نے ابو عبد اللہ محمد بن حنیف  
 شیرازی سے انہوں نے ابو محمد رویم بن احمد  
 بغدادی سے اور مشاد و دیوی کے سید الطائف  
 القاسم جندی بغدادی سے اور دوسری جہت  
 شیخ شہاب الدین عمر السہروردی کی یہ ہے کہ انہوں  
 نے تلقین پائی اپنے چچا ابو مجیب السہروردی سے  
 انہوں نے شیخ احمد غزالی سے انہوں نے  
 شیخ ابو بکر النساہ سے انہوں نے شیخ ابو القاسم  
 کمرکانی سے انہوں نے شیخ ابو عثمان مغربی سے  
 انہوں نے ابو علی الكاتب سے انہوں نے  
 ابو علی رو و باری سے انہوں نے ابو القاسم  
 جندی بغدادی سے نفحات میں فرغانی سے  
 نقل ہے کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر السہروردی  
 نسبت خرقۃ الیہ بالواقف جندی تک کی ہو گئی نہیں کی

اور جنید تا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
بصفت نسبت دادہ است نہ بخرقہ اما شیخ  
محمد الدین بغدادی در کتاب تحفہ البرہ آورده است  
کہ نسبت بخرقہ متصل است بہ پیغامبری صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم بعد از دست متصل مفیض انتہی اقول  
والحق ما قالہ السہروردی واین فقیر اوراد و اشغال  
و اعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کرد و در ضمن  
عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاہر عن  
ابی الشیخ ابراہیم الکرمی عن احمد  
القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ  
عن جید عن الشیخ عبد الوہاب  
الشعرانی عن الزین زکریا عن الحافظ  
شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی  
عن ابی الحسن بن ابی الجلال دمشقی عن  
التقی سلیمان بن حمزہ المقدسی عن الشیخ  
القذوف الشیخ شہاب الدین عمر  
السہروردی و در ضمن وصایای قدسیہ  
رسالہ شیعہ زین الخوافی بالسند المذکور  
الی الشیخ زین الدین دمیاط بکسر الدال  
المہملہ و قبل بکسر الدال المعجمہ و سکون المیم  
و تخفیف التختیہ بلد مشہور مصر کہ ان بضم  
الکاف العجمیہ قبیلہ من الاکراد و لظنری  
بفتح نون و طائے مہملہ کتبات کبیری  
فارسی جو حضرت شیخ حکیم الشہرچہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ  
کے مختصر خانگی لات اور کلمات قدسیہ قیمت ۶

اور جنید سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک  
صحبت نسبت دی ہے خرقہ سے نہیں دی  
مگر شیخ محمد الدین بغدادی نے کتاب  
تحفہ البرہ میں لکھا ہے کہ نسبت بخرقہ متصل  
ہے پیغامبری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست  
متصل مفیض سے انتہی تین کہتا ہوں حق  
وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور اس  
فقیر نے در و دو وظیفہ و اشغال طریقہ سہروردیہ  
کے اخذ کئے ضمن میں عوارف المعارف کے  
شیخ ابو طاہر سے انھوں نے اپنے والد شیخ  
ابراہیم کردی سے انھوں نے احمد قشاشی  
سے انھوں نے احمد شناوی سے انھوں نے  
اپنے والد سے انھوں نے انکے والد سے انھوں نے  
شیخ عبد الوہاب شعرادی سے انھوں نے زین  
زکریا سے انھوں نے حافظ شہاب الدین احمد  
بن حجر عسقلانی سے انھوں نے ابو الحسن  
بن ابو الجبل دمشقی سے انھوں نے تقی سلیمان  
بن حمزہ مقدسی سے انھوں نے شیخ پیشوا  
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اور وصایا  
قدسیہ کے ضمن میں رسالہ شیخ زین الخوافی کا  
سند مذکور ہے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر  
وال مہملہ اور بعضوں نے کہا ذال معجمہ اور  
سکون میم اور تخفیف یا تخیلیہ ایک شہر مشہور ہے  
گوران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کروون  
میں سے لظنری بفتح نون و طائے مہملہ

شیخ شہاب الدین سہروردی

وسکون وکسر زائی مجھے بزرعش بضم باے  
 موحده وسکون زائی مجھے وضم غین مجھے  
 وشین مجھے عمویم بضم غین مجھے وضم میم مشدودہ  
 وسکون واو و تشدید یائی تختیہ ایسا کہا  
 ہے ملا عبد الغفور نے اور اس میں کلام  
 ہے بلکہ ظاہر تحفیف یائے تختیہ کی ہے مانند  
 راہویہ و مددیہ وغیرہم کے آخری فہرج  
 بفتح فا و فتح رار مجھے وضم زنجانی بفتح زائی  
 مجھے وسکون نون وفتح جیم والف و لون  
 مکسورہ ویائی نسبت ورتحات میں البعباس  
 نہاوندی کو شاگرد جعفر خلدی کا لکھا ہے او  
 وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہیں۔ خلد بضم  
 خائی مجھے ایک محلہ ہے بغداد میں کہا ہے  
 شیخ زین الدین خوانی نے کتاب وصایا  
 قدسی میں ومھا العجم یعنی وہ اپنے اوقات  
 کو ضبط کرتے ہیں اور صرف کرتے ہیں ہر وقت  
 اپنا جو اس وقت کے لائق ہو جب صحیح صادق  
 طلوع ہوتی ہے چاہے کہ تجدید کر سہاوت کی اور  
 کہیں اللہم انی اصبحنا شہداک واشہد  
 حملا عرشک ملائکتک انبیاءک ورسلاک  
 وجميع خلقک بانک انت اللہ لا اله الا انت  
 وحدک لا شریک لک ان محمد عبدک ورسولک  
 اللہم انی اصبحنا لا استطیع دفع ما کورہ ولا  
 املک نفع ما ارجو اصبر الا صبر غیری  
 واصبحت مرثنا بعلی فلا فقیر افقر منی

وسکون نون وکسر زائی مجھے بزرعش بضم  
 باے موحده وسکون زائی مجھے وضم غین  
 مجھے وشین مجھے بضم عین مجھے وضم  
 میم مشدودہ وسکون واو و تشدید یائی تختیہ  
 کذا قال ملا عبد الغفور وفيه نظر الظاهر نظر  
 تخفيف الياء التختية مثل راهويه مدديه و  
 غيرهما آخر فخرج بفتح فا وفتح رار مجله و جيم  
 زنجاني بفتح زائي مجله وسكون نون و  
 فتح جيم والف و لون مكسوره ويائي نسبت  
 ورتحات البعباس نهاندي را شاگرد  
 جعفر خلدی گفته است و دی شاگرد  
 جنید بغدادی است خلد بضم الخا مجله بغداد  
 قال الشيخ زين الدين خواني في كتاب  
 الوصايا القدسي ومها العجم يوذعن  
 الاوقات ويعفن كل وقت بما هو  
 اللائق به فاذا اطلع الصبح الصادق  
 بيني وبينك دو الشهادة و يقولوا اللهم اني  
 اصبحنا شهادك واشهد حملا عرشك  
 وملائكتك و انبياءك ورسلك وجميع  
 خلقك بانك انت لا اله الا انت وحدك  
 لا شريك لك ان محمد عبدك ورسولك  
 اللهم اني اصبحنا لا استطيع دفع ما كورہ  
 ولا املك نفع ما ارجو اصبر الا صبر  
 بيد غيري واصبحت مرثنا بعلی  
 فلا فقير افقر منی

اس میں کلام  
 ہے بلکہ ظاہر  
 تحفیف یائے  
 تختیہ کی ہے  
 مانند راہویہ  
 و مددیہ وغیرہ  
 کے آخری فہرج  
 بفتح فا و فتح  
 رار مجھے وضم  
 زنجانی بفتح  
 زائی مجھے  
 وسکون نون و  
 فتح جیم والف  
 و لون مکسورہ  
 ویائی نسبت  
 ورتحات میں  
 البعباس نہاوندی  
 کو شاگرد جعفر  
 خلدی کا لکھا ہے  
 او وہ شاگرد  
 جنید بغدادی  
 کے ہیں۔ خلد  
 بضم خائی  
 مجھے ایک  
 محلہ ہے  
 بغداد میں  
 کہا ہے شیخ  
 زین الدین  
 خوانی نے کتاب  
 وصایا قدسی  
 میں ومھا العجم  
 یعنی وہ اپنے  
 اوقات کو ضبط  
 کرتے ہیں اور  
 صرف کرتے ہیں  
 ہر وقت اپنا  
 جو اس وقت کے  
 لائق ہو جب صحیح  
 صادق طلوع ہوتی  
 ہے چاہے کہ تجدید  
 کر سہاوت کی اور  
 کہیں اللہم انی  
 اصبحنا شہداک  
 واشہد حملا  
 عرشک ملائکتک  
 انبیاءک ورسلاک  
 وجميع خلقک  
 بانک انت اللہ  
 لا اله الا انت  
 وحدک لا شریک  
 لک ان محمد عبدک  
 ورسولک اللہم  
 انی اصبحنا لا  
 استطیع دفع ما  
 کورہ ولا املک  
 نفع ما ارجو  
 اصبر الا صبر  
 غیری واصبحت  
 مرثنا بعلی  
 فلا فقیر افقر  
 منی



اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تسوئ لي صديقي  
ولا تجعل معيبتني في ديني ودنياي ولا تجعل  
الدنيا الكبرهي ولا مبلغ علي ولا تسلط علي من  
الايمانين اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وسلم  
بصره اللهم ما أصعب بي من نعمة أو بلحد من  
من خلقك فمناك وحدك لا شريك لك  
فلاك الحمد ولك الشكرتين فمن تبتك بغير كمين  
اللهم لك الحمد حمدًا مأمع ودام لك الحمد  
حمدًا خالدًا مع خلودك ولك الحمد حمدًا لا ينقضي  
لذون مشيتك لك الحمد حمدًا لا يجزأ لقائل  
الارضاك ولك الحمد طرفه عند كل عين و  
تنفس كل نفس ذلك الحمد حمدًا لا يوفي  
العل ويكافي مزيدك بصره سبحان الله  
وعجزة عذ وخلقه رضاء نفسه ذن عشره  
وهذا وكلما جعفر ربي بصره جوهرت بين كمين  
سبحان الله وعجزة اضعاف ما سجد ليعبه  
جميع خلقه وكما يجب بنا ويرضى كما ينبغي  
لكرم وجه بنا وعزجلاله ولا اله الا الله  
اضعاف ما هله وهليل جميع خلقه وكما يجب  
ربنا ويرضى كما ينبغي لكرم وجه بنا وعزجلاله  
ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اضعاف  
ما عاجل ومجيد جميع خلقه وكما يجب بنا ويرضى  
وكما ينبغي لكرم وجه ربنا وعزجلاله

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴

۱۳۳۰ء اور اس کی تمام مملکت اور جیسا کہ حکومت ہے اور جیسا کہ جانے اس کے بزرگ ذات کو اور بزرگ جلال کو اور نہ لکھا جوتے جیسا ہے اور نہ عبادت کی قربت جو کہ جسے ہمہ بلند  
 بزرگی کی طرف تمام حقیقت اسی اندر جیسے اسے محبوب ہے ہلے رکے جو کہ حکم کو اور اس کے بزرگ جلال کو ۱۳۳۰۔

تم یصلوا سنتہ صلوٰۃ الصبح کعبین یقرء  
 فی الاولی بعد الفاتحۃ قل یا ایہا الکافرون  
 وفی الثانیۃ قل ہواللہ ثم یقولو سبحان  
 اللہ سبحۃ سبحان اللہ العظیم وجمعا استغفر  
 اللہ مائۃ مرۃ و ما تیسرے صلی علی النبی  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما تیسرے یقرء اللہ  
 الماثور بین السنۃ والقرض اللہ انی  
 اسئلت رحمۃ من عندک تھدی بہا  
 قلبی ویجمع بہا امری وتلم بہا شغشی و  
 تصلم بہا دینی وتقصی بہا دینی وحفظ  
 بہا غایتی وترفع بہا شہدی وتبیس بہا  
 جہی وتزکی بہا علی وتلہمنی بہا رشدی  
 وتزہد بہا الفنی وتغنم بہا من کل سوء  
 ذکرہ فی الحوائف ثم یصلی الفرض بالجماعۃ  
 ثم یقرء اور اذاتی تبصم الفوائد الکلیۃ  
 معرفۃ مخفوظۃ للفقراء وتبعلیٰ منہم  
 ثم یقرء حزب المعروف ثم یشغل بکلمہ  
 لا الہ الا اللہ علی وجہ اللذی تلقن وکما  
 قبل لہ بان حروف الذکر تلخ بجمع فحارج  
 الحرف ولقول بہمتہ قویۃ بطاربطا واسب  
 الی فوقی سربہ وینزع لا الہ الا اللہ  
 حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ چشتیہ نظامیہ سلسلہ کے جید بزرگ اور متبحر عالم اور عالی قدر مصنف تھے  
 سوار السبیل کلیمی مدظلہ العالی و آپ کی محرکہ الارادۃ تصنیف ہے جہن فات وصفات مجہد و شہود علم و حقیقت و وحی سلسلہ  
 قدی و حدوت کلام الہی و غنیہ مشکل اور دقیق مسائل کو خوبی اور اختصار کیساتھ بیان فرماتے ہیں جو دیکھنے  
 پہلے رکھتا ہے نیز معتز مبین کی طرف سے فرضی اعترافات کے نہایت معقول جوابات دیے ہیں قیمت ایک روپہ

پھر پڑھیں دو رکعت سنت نماز صبح کی پہلی  
 رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور  
 دوسری میں قل ہواللہ سبحان  
 اللہ سبحۃ سبحان اللہ العظیم وجمعا استغفر  
 اللہ ایک سو دفعہ یا جبکہ ہو سکے پھر درود پڑھیں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس قدر ہو سکے  
 پھر پڑھیں و عار ما نوره در میان سنت فرض کے  
 اللہ انی اسئلت رحمۃ من عندک تھدی بہا  
 قلبی ویجمع بہا امری وتلم بہا شغشی وتصلم  
 بہا دینی وتقصی بہا دینی وحفظ بہا غایتی  
 وترفع بہا شہدی وتبیس بہا جہی  
 وتزکی بہا علی وتلہمنی بہا رشدی وتزہد  
 بہا الفنی وتغنم بہا من کل سوء اسکو عرفان  
 میں ذکر کیا ہے پھر فرض جماعت سے پڑھے جنہیں  
 فائدے ہوں کلیہ اور وہ مشہور ہیں اور فقرار کو  
 یاد ہیں اُسے سیکھ لے پھر پڑھے حسب معمول  
 پھر مشغول ہو لا الہ الا اللہ ذکر سے جس طرح تلقین  
 کیا ہے اور جیسا کہ دیا ہے اُس سے کہ  
 حروف ذکر کے مخرب ہوں سے کے کلمے  
 اور خوب ہمت سے کہے سر کو جمع کلمے اوپر  
 ناف کے اور وہاں سے لا الہ کلمے

وہو محل ظہور النفس مادہ الالہی  
 المنکب لا یمن ناظر بقلب الی کرباء اللہ  
 وعظمت لتصفوا النفس فی عین راس  
 الجانب لا یسر و یضرب الالہ باشد  
 القوی علو القلب الحکم الصنوبر  
 الشکل المودع فی الجانب الالہ تحت  
 التدی الالہ یجنب عظمہ الصدرا  
 بحیث توثر فی القلب و یصل حرارت  
 نار الذکر الی القلب و تذوب النعمت  
 القی فوق القلب ولہا رائحة خصیصة  
 حید الاحترق والذوبان و تتبع  
 تلك النار نور فلذکر نار نور نار  
 غلی و نور یجلی فاذا اثنان و نور  
 فیو القلب فی الدم الغلیظ الذی  
 فی وسط القلب ہو منبع الحیوة الحیرانیة  
 ومن تحری انوار الدماء فی الشراین  
 الی الاعضاء تصرف فی البخار اللطیف  
 الذی یرکب الدم الساکر فی الاعضاء  
 وذلک البخار هو الروح الحیوانی و هو  
 النفس الانسانیة القی ہی مرکب  
 الروح الانسانی فاذا تصرف الذکر  
 فی ذلک البخار فقد تصرف فی النفس  
 والنفس ساریة فی جمیع البدن  
 وصیبت نامہ شرح حضرت شاہ صاحب کی تفسیر جو مسلمانوں نے  
 لائق عمل و متین اور اس پر قاضی ثناء راہ پیروی کی تفسیر حقیت

اور وہی جگہ ہے ظہور نفس کی جھجک لائے  
 لا الہ کو دائیں منڈھے تک نظر کرتا ہوا  
 دل سے امد کی کبر و عظمت کو تاکہ صاف  
 نفس اور میل دے سر کو بائیں طرف  
 اور الا آمد کی ضرب خوب شدت قلب  
 لمحی صنوبری پر کہ بائیں طرف بائیں نشان  
 کے نیچے سینے کے برابر ہے لگاتار ایسی جھٹکت  
 کہ قلب میں اثر ہوا اور ذکر کے آگ کی حرارت  
 قلب کو پہنچے اور پھیل جائے چربی جو دل پر  
 ہے اور اس کی ایک خاص بو ہے  
 جلنے کے وقت اور پھیلنے کے وقت اور اس  
 آگ کے پیچھے نور ہے تو ذکر کے لئے نار  
 بھی ہے نور بھی ہے اسکی نار خالی کر دیتی  
 ہے اور اس کا نور آراستہ کر دیتا ہے  
 تو جب اثر ہوتا ہے نار اور نور کا قلب  
 درمیان بیچ گاڑھے خون کے جو وسط  
 قلب میں ہے اور وہ شمع ہے حیات ہوتا  
 کا اور وہیں سے جاری ہیں ہنرین خون کی  
 شراہین میں سب اعصاب کی طرف تو وہ نار  
 تصرف کرتی ہے بخار لطیف میں جو مرکب کرتا  
 ہے خون سرایت کر نیولے کو اعضا میں اور وہ  
 بخار ہے روح حیوانی ہے اور وہی نفس النسانیہ  
 ہے جو مرکب ہے روح النسانی کا لیں جو وقت  
 تصرف کیا ذکر نے اس بخار میں تو بیشک تصرف  
 کیا نفس میں اور اسے بخار میں سرایت کئے ہوئے ہے

فقلل أعضاء البدن بتأثير الذكر  
وتنازل النفس بنار الذكر ونور وكما  
قلت ان نار تخلق ونور تخلق  
بتبدل ظلمات النفس بآل نور فتزول  
عنها الاخلاق المذمومة ويحلى  
بالاخلاق الحميدة فيخلص القلب  
من ظلمات النفس ويزداد القلب  
نور على نور فيستعد بفيضان  
انوار صفات الرب تعالى  
وعلى قدر الملازمة تظهر  
النتيجة وسيجيء مزيد بيان الذكر  
وانوار واحوال تقلبات القلب  
وانوار تغيراته ان شاء الله تعالى  
وينبغي ان يحضر النفس على  
القلب ويجعل هاء الا لله واثره  
يطبقها على دائرة القلب بالقوة  
ويكون جانب الاثبات اكثر ملاحظة  
من جانب النفي وينبغي التنبه بكلمة  
لا اله الا الله لا معبود غير الله  
والمستوسط نبوي لا مطلوب ولا مراد  
او لا مقصود الا الله واذا وجد في  
القلب محبة مخلوق من ليس بساطة  
بينهم بين الله تعالى نبوي محبوب  
الا لله وينبغي ان يكون صادقا  
في المعاني الثلاثة في النفي والاثبات

پس تحلیل ہوتے ہیں اعضاء بدن  
کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے  
نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے  
کہا ہے کہ اس کی نار خالی کرتی ہے اور اس  
کا نور راستہ کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس  
کی ظلمات انوار سے اور بُری عادتیں ایل  
ہو جاتی ہیں اور راستہ ہو جاتا ہے ایسے  
اخلاق سے تو خلاص ہو جاتا ہے قلب ظلمات  
نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور  
بیس تعد ہو جاتا ہے فیضان انوار کا صفات  
الہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا  
ہے اور قریب آئین کا زیادہ بیان ذکر کا اور  
اس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات  
کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہئے کہ حاضر کرے نفس  
یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اہم کے ہاگو  
ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا  
ہو جائے قوت سے اور اثبات کی جانب  
ملاحظہ زیادہ نفی کی جانب کے ملاحظہ سے  
اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا اله الا اہم سے  
لا معبود غیر اہم اور متوسط نیت کرے  
لا مطلوب یا لا مراد یا لا مقصود الا اہم اور  
جس وقت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے  
جو اہم اور اس کے درمیان واسطہ نہ ہو تو  
نیت کرے لا محبوب الا اہم اور چاہئے کہ سجا  
ہو تینوں معنی میں بیچ نفی اور اثبات کے

مخلص بھتہ نفس من المتعلقات  
بالکائنات والمیل الی المشتبهات و  
المستلذات التي هی المعیونات الباطلة  
ومن المیل الی الشکوفات الکونیة لکرامات  
العیانیة فلا طائل تحتها ویطلب الحق  
وحده وینزه طلب من المرح بھوی  
النفس فان المیل الی الشکوفات الکونیة  
والکرامات من جملة هوس النفس  
وهو هاء من التفت لھا وکان مقصدا  
و مطلق نظره فی ذکرہ تلك فهو مارج  
فیما بین المکورین بل ان وقت بلا طلب  
یخاف علیہ من الاستدراج قال بعض  
الکبار اذا دخل شخص سالك فی بستان  
وقال طوبی لشجار تلك البستان بالسنتهم  
السلام علیک یا ولی الدان ثم یفطن  
انہ مکر بہا فقد مکر بہا وهو لم یشعر  
وجمع المرشدین فغفر المردین من  
المیل الی الکرامات العیانیة وقالوا انھا  
حیض الرجال ثم اذا تم القلب بانوار  
الوحدانیة الموردة فی ملازمة ذکر الاله  
الا الله انکست تلك الانوار علی صفات  
الکائنات من جمیع الاقطار یرى الذاکر  
هذه الوجوات ما کانت حقیقة وانما  
هی مجازات مکتبہ غیر واجبة وشیاہد  
الوجود الحق الواجب الاذلی الابدی

خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو متعلق  
دنیا سے اور شبہات اور مستلذات سے بچے  
کہ یہی ہیں معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف  
و کرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور  
پاک کرے طلب کو ہوائے نفس سے کیونکہ  
کشف و کرامات بھی نفس کی ہوا اور خواہش  
کی قسم سے ہیں اور جسے انکی طرف التفات  
کیا اور اس کو مد نظر ذکر میں اور اس کا مقصد نہ  
سے بھی ہو تو وہ محکورین میں درج ہو بلکہ اگر واقع  
ہو بلا طلب اسکے تو اس پر استدراج کا خوف  
ہے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ سالک جب  
باغ میں جائے اور درختوں کے پرندوں  
باغ میں اپنی زبان میں کہیں سلام علیک یا ولی  
امد تو وہ اگر نہ جائے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق اسکے  
ساتھ مکر ہے اور اسے شعور نہیں اور سب شد  
مریدوں کو نفرت دلاتے ہے جس کرامات  
عیانیہ کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردوں  
کا حیض ہے پھر جب منور ہو جاتا ہے قلب النوار  
و حدیث جو امانت ہے ملازمت و ذکر میں  
لا اله الا الله کے اور منعکس ہوتے ہیں  
انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو وحی  
ہے ذکر کہ وجوہات جو یہ ہیں ان کی  
حقیقت نہیں یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر  
واجبہ ہیں اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق  
کا جو واجب ازلی ابدی ہے۔ تو



اس حال میں کہ لا الہ الا اللہ اور نہایت  
کے لا موجد الا اللہ یعنی وجود حقیقی  
ہمیشہ تکرار کرے لا الہ الا اللہ کی اسی معنی  
سے یہاں تک کہ مضاعف ہو جائے سطحیات  
کائنات کی اُسکی نظر ستر و میں اور ظاہر  
ہو نور توحید کا اور یہاں پاؤں پھیلنے  
کی جاسے ہے سوانشا راہ بعد میں بیان  
ہوگی اور بعض ذاکرین یہ سمجھتے ہیں مشائخ  
کے اس قول سے کہ حصر نفس کرے  
قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے  
قلب کی طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور  
سانس کو ضبط کرے یہاں تک کہ بعض  
گنتے ہیں کہ سانس کتنے ضبط ہوتے سو یہ  
انکو وہم ہوتا ہے حصر نفس سے یہ مراد نہیں  
جو انکو وہم ہوا بلکہ یہ تو سنبھال کے ہو گیوں کا  
کا جو ریاضت کرتے ہیں انکو اس میں ضیاع  
مقصد میں سالک کو چاہئے اس سے احتراز  
لے اور دہی کرے جو ہم نے کہا ہے اور سانس  
کو چھوڑ دے راحت میں اور شمار نہ کرے پھر تہی  
قدرت نہیں رکھتا کہ ملاحظہ کرے معنی احسان کیسی ہے  
ملاحظہ معنی ذکر کے ہیں خیال کرے ولین اول  
معنی ذکر کے اور اسے بار بار ولین گدائیے یہاں تک  
کہ جب اثر کر جائے بر معنی ذکر کے قلب میں تو اسوقت  
ملاحظہ کرے معنی احسان ذکر کے کا نہ براہ پھر جب  
چکے بجلی ابر کرم سے اور آفتاب غیب کی شعاعیں نکل

خبر بقول لا الہ الا اللہ وینوی لا  
موجد الا اللہ الحق الحقیقی لا یزال  
بکر لا الہ الا اللہ بھلا المعنی حتی یفعل  
جميع ظلمات الکائنات فی نظر شہود و  
یظہر نور التوحید وھما منزال الاقدام  
تتبین من بعد ان شاء اللہ تعا و بعض  
الذکرین ھو من قبل المشائخ یحصر النفس علی  
القلب لوصول حرارة النفس الی القلب  
ان لا یفسد الذاکر ویضبط نفسہ حتی یحضرہم  
لیدن ملک لا نفسا کم انصطت فقد ہوا  
ذالک فلیس المراد من حصر النفس تو ہوا ان  
ذالک صفۃ الھند من الکویا لمراضین فہم  
فیہا مقاصد ینویہ فیحترز السالک من  
خلال فی یفعل بما قلنا وعلی النفس روح وحبی  
بلا اعتداد بنعم المبتدئ لا یفید علی ملاحظہ  
معنی احسان مع ملاحظہ معنی الذکر مختصر  
بالبال ولا معنی الذکر ویکر علی قلب صرا  
حتی اذا تر معنی الذکر فی القلب فح  
ملاحظہ معنی احسان بدین کر  
کا نہ براہ شہ اذا برق بارق  
من سحاب الکرم وطلع من ضیاء الشمس الغیب  
خیال اس ترجمہ بار و نرتہ المباس ذوقہ دل میں سا  
آٹھ سو صفحات میں غلط و نصیحت کی بنیاد کتاب ہے  
جس میں سائل ضروریہ نہایت واضح طور پر بیان کئے ہیں  
قیمت ہر دو جلد ساٹھ چار روپے چونکہ فخریم کتاب ہے لہذا اس کی قیمت

توجہ بسیرۃ المشاہدۃ من غیر  
تحدیق النظر الیہ بل بطرق  
اجلالہ وتعلیمہ ونعمہ ما قال  
بعض المشاہدین اشتیاق  
فاذا بدلت طرق تجددت من اجلالہ  
فذكرہ فی ذلک الوقت المشاہدۃ و  
قد قال سبحانہ اذا رقتی فلا تدکونی  
واذا لم ترقی فلا تفارقہ اسی لم یکن ہذا  
للمقام مقام بسط هذه المعنی وکانت  
موجودۃ لما یجئ بعد انشاء اللہ تعالیٰ وکن  
الکلام بجزء الکلام ثم اذا ذکر ذکر کثیر او انشأت  
الشمس قد ریح او عین حاصل الکلال  
بترک الذکر فیراقب المذكور ویلاحظ  
ولا نظره لعلی اللہ عن جمیع جوانبہ  
وجودہ ویحیل ذاتہ علی ما بنظرہ لعلی  
فانہ فی الجہۃ وادہ سبحانہ منہ عن  
الجہۃ فلا یمکن لہ ان یتوجہ الی جہۃ  
ما وکن اذا لاحظ نظرہ لعلی الیہ  
عن جمیع جوانبہ یصغر وجودہ  
وکیا یصغر وجودہ ببنیۃ ذلک  
النظر وہو یصغر الی جوارہ حتی لا یبقی  
لہ مفرد ان الی ربک یومیدہ مستقر  
ثم اذا ارتفعت الجسمیۃ فلا شئت  
الجہات سیرا حظہ قرۃ العین  
فی نفس الثمین شاہ صاحبکی وفاضل الثمین میں نظیر تقدیر ہے

اسوقت متوجہ ہوا اپنی سر سے واسطے  
مشاہدہ کے سوا خوب طرح دیکھنے کے بلکہ  
سہ جھکاوے واسطے بزرگی اور تعظیم کے اور  
کیا خوب کہا ہے بعض مشاہدہ کرنے والوں نے  
کہ میں اُن کا مشتاق تھا جب وہ ظاہر ہوا  
میں نے سہ جھکالیا اُسکے جلاں سے اُسکی تعظیم کے  
واسطے اور تحقیق کہا ہے اللہ تعالیٰ نے  
جب تو مجھے دیکھے تو مراد کرنے کر اور جب دیکھے  
تو میرے نام سے جدا نہ ہوا اور یہ مقام ان باتوں  
کے ذکر کا نہ تھا اُنکا تو وعدہ ہی کے بیان  
کرنیکا ہے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن بات میں بات کھلتی  
ہے پھر جب اُسے ذکر بہت کیا اور قریب فہم ہوا فقہ  
ایک نیزہ کے یا و نیزہ کے اور اسکو مانڈی ہوئی  
تو ترک کرے فکر کو اور قریب کرے مد کو اور ملاحظہ کرے  
سے اللہ تعالیٰ کی نظر اپنی طرف اپنے وجود و ذر  
کی طرف اور اپنے تین اللہ تعالیٰ کی نظر میں احاطہ کیے  
ہوئے جائے کیونکہ یہ جہت میں ہے اور اللہ تعالیٰ جہت منہ  
ہے تو ممکن نہیں متوجہ ہو کہ سیطرہ لیکن جب ملاحظہ کرے  
نظر اللہ تعالیٰ کی اسکی طرف سب جانب صغیر معلوم ہوگا  
وجود اپنا اور جب صغیر معلوم ہوا اپنا وجود بھیجے ہوگی  
اُسکی وہ نظر اور وہ جھلکے گا اُسکے وجود کی طرف یہاں  
تک کہ اُسکے واسطے باقی نہیں ہے کالونی ٹھکانا بھانگنا  
وان الی ربک یومئذ المستقر پھر جب  
اُٹھ جائیں گے جسمیت اور نابود و نیست  
ہو جائیں گے جہتین تو ملاحظہ کرے گا۔

قرب الصفات لا يحتاج الى التكلفات  
 فقول لا اجد منزه عن الجہات  
 فیدرک قربہ لعلی بالمعنی والصفة  
 ثم یترقى الى ما فوق ذلك ثم اذا تحرك  
 الخاطر يدعوا هذه الدعاء  
 اللهم انی اعوذ بك من تفرقة القلب  
 اللهم اجعلنی فارغ القلب مجموع اللهم  
 بحيث لا یخطر فی قلبی سواک یحفظ  
 منهم ثم یصلی رکعتی الاشراف یقرئ فی  
 الاولى بعد الفاتحة اسم من السموات الارض  
 الى بکل شیء علیم فی الثانیة اذن الله  
 ان ترفع الی بغیر حساب ثم یدکر مرات  
 ویدعو ثم یشغل بقراءة القرآن بالتامل  
 والاعتاظ والتوتیل والاحتفاظ کانه یقرأ  
 علی الله کان الله یتکلم مع حاضر القلب  
 وایما مصفیاً متادباً مخشعاً وقیراً مقدراً  
 حزباً وحزیناً لا یكون فی قید الاکتاد  
 بل فی قید الاعتاظ والاعتبار فیرقاری  
 القرآن والقرآن ینعم لانه لا یصح  
 الحرف ولا یواسی الوقوف ولا یتعظموا  
 ولا یتفکر فی امثالہ وضرایرہ  
 حیات باقیہ مارو و ہندوستان میں نقش بند یہ خاندان کے  
 سرتاج بزرگ حضرت خواجہ باقی باہر رحمۃ اللہ علیہ کی  
 پاک زندگی کے صحیح اور تاریخی واقعات اور اخلاقی حالات  
 اختصار کیساتھ قلمبند کئے گئے ہیں قیمت آٹھ آنے

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں  
 ہے کی اور عالم ارواح منزہ ہیں جہتوں سے  
 تو اور اک کر گیا قرب اللہ تعالیٰ کا ساتھ معنی  
 اور صفت کے پیر ترقی کر گیا اس کے فوق کی  
 طرف پھر جب حرکت کر نیلے خطرے یہ وعایر سے  
 اللهم انی اعوذ بك من تفرقة القلب اللهم  
 اجعلنی فارغ القلب مجموع اللهم بحيث  
 لا یخطر فی قلبی سواک پھر پڑھے نماز  
 اشراق و رکعت پھیلی میں الحمد کے بعد  
 اسم نور السموات والارض بکل شیء علیم  
 تک و سری میں اذن الله ان ترفع بغیر  
 حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعائے  
 پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر  
 کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور  
 ترتیل کیساتھ اور حفاظت و ادب کے ساتھ  
 اس طور کہ گویا اسم تعالیٰ کے آگے بڑھ  
 رہا ہوں اسم سن رہا ہے قلب کو حاضر کر  
 دعا کرتا ہوا اور صفا حال اور ادب کرتا ہوا اور  
 خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سہارہ  
 یا دو سہارہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال نہ  
 کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت  
 قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے  
 ہیں اور قرآن انکو لغت کرتا ہے اسلئے کہ وہ خود  
 صحیح نہیں کہتے اور نہ وقتوں کی رعایت کرتے ہیں اور نہ  
 عبرت پکڑتے ہیں اور نہ اسکی مثلوں میں در نہ نہ

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلاة الفجر  
ركعتين او رباعيتين فيها بعد الفاتحة  
والضحى والم نشرح وفي الارباع اياهما  
السكتين قبلهما والشمس والليل و  
يقصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتجا  
اليه لتعليم خياله لنية وتخلص من  
شوائب النفس يعلم الله من العلوم  
التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتجا اليه  
وان كان فكما قابلا لاستخراج ما يكتب  
والمنتهى من الاصطلاحات ايضا  
قد مر ما يحتاج اليه من الفضول والازوال  
ما يقتضيه على القرآن يتقرب به الى  
السلطان لغو بالله من الخلد في الحسن  
ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي  
تقدمت وبالوصف الذي ذكره ورجع  
الاربع كما ذكرنا في نام قبله عونا على  
قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضا  
وصلى الركعتين شكر الله تعالى وتبخل  
بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا نزلت  
يصلي اربع ركعات نطوعا بسلام واحد  
شافيا كان او خفيا كذا يصلي رسول الله  
صل الله عليه وسلم يقرأ فيها  
بعد الفاتحة ما تيسر له حزبا او اكثر او  
اقول ان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل  
ركعة ثلاث مرات انما كوسى ثم يصلي

پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نماز چاشت  
پڑھے دو یا چار رکعتیں انہیں الحمد کے بعد تھانی  
والم نشرح پڑھے۔ اور جو چار پڑھے تو اوڑھو سوترین  
جو اسے پہلے ہیں وشمس اور واللیل پڑھے۔  
الحمد کے بعد اور اس قدر پس کرے جو لوگ اس  
سے حاجت رکھتے ہوں غم پڑھنی نہایت  
کریں اور نفس کی آسویگیوں سے پاک ہوں اور  
اللہ کی واسطے پڑھاوے وہ علم جب کا ذکر پہلے ہو چکا  
ہے اور جو ہو ذوقی قابل کہ قرآن حدیث کے مظاہر  
نکاتے تو حقیقت کی حاجت ہو اور فضول اور زوائد  
نہ ہو کہ اپنے ہمسرے پر فخر کرے اور اسے بادشاہ  
کا تقرب حاصل کرے نبی و بادشاہین الخلد ان  
پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اس نیت  
اور اس وصف سے جب کا ذکر پہلے ہو چکا ہو تو سو  
بے قبیلہ کرے کہ رات کو جاگنے میں نہ دے  
پھر جب جاگے اٹھے تو وضو کرے اور رکعتیں  
شکر اللہ کی پڑھے۔ اور ذکر سے مشغول ہو یہاں  
تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب اُٹل  
ہو چار رکعتیں نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ  
شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور سے پڑھی  
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان  
میں پڑھے۔ بعد فاتحہ کے حقیقت یہ ہے ایک  
سیارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ نہ ہو تو  
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ  
آیتہ الکرسی پھر پڑھے

محفوظ حسن سورتوں کے با احوال نوافل

## سائنس کی دیگر ۱۱۴ مضمونیں۔

سنة الظهر اربعاً ثم يصلي الفرض  
بالجماعة ثم يصلي السنة ركعتين ثم  
يصلي ركعتين اخريين ثم اذا كان له  
فهم معيشي او مطالعة او كتابة يشتغل به  
الى العصر ثم يصلي سنة العصر اربع  
ركعات ثم يصلي الفرض مع الجماعة  
ثم يقرأ الحزب المعهود من الاذكار ثم  
يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى  
وقت الغروب وان فرغ والتفت بعد هذا  
غربة فاشتغل بالتسبيح والاستغفار ثم يصلي  
الفرض بالجماعة ويصلي ركعتي السنة  
ثم يصلي ركعتين لبقاء الايمان يقرأ  
في كل منهما بعد الفاتحة آية الكرسي  
مرة وقل هو الله احد والمعوذتين  
كل واحدة مرة ثم اذا سلم يصلي على  
النبي صلى الله عليه وآله وسلم عشر  
مرات ثم يدعو بهذا الدعاء ثلاث مرات  
اللهم اني استودعك ديني فاحفظه علي  
في حياتي وعند وفاتي وبعد عاتي تاك  
ثابت ركعتي السنة استودعك ديني فاحفظه علي  
في حياتي وعند وفاتي وبعد عاتي تاك  
الله تعالى علي الايمان ويا من من النور  
والخزائن كذا افادنا شيخنا قدس الله  
سوق ثم اذا كان طالب العلم يشتغل  
فيما بين العشاءين بالمطالعة او التكرار  
ولا يتكلم في هذا الوقت فان الكلام فيه  
يكدر القلب ويذهب ينضام الوقت

یہ ساری باتیں  
پیش کی گئی ہیں  
کوئی غلطی  
نہ ہوگی کی بات  
دقت میں  
مستند اور  
جس پر عمل کرنا  
سزاوار ہے

چار سنت ظہر کی۔ پھر فرض جماعت کیسا ہے  
پھر دو رکعتیں سنت پڑھے۔ پھر دو رکعتیں  
نفل پڑھے۔ پھر جو اس کو کاروبار معاش  
کا ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو یا کتابت کرنی ہو  
اس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک۔ پھر عار  
سنتیں عصر کی پڑھے۔ پھر فرض پڑھے جماعت  
سے۔ پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار میں سے پڑھے  
پھر مشغول ہو ذکر لا اله الا الله سے جسے ہم ذکر  
کر چکے ہیں۔ پھر خوب آفتاب تک اور جو پہلے  
فارغ ہو جائے تو مشغول ہو تسبیح واستغفار  
پھر غروب کا نماز پڑھے پھر دو سنتیں پڑھے پھر  
رکعتیں بقا ایمان کیوں پڑھے انہیں الحمد  
کے بعد آیتہ الکرسی ایک ایک فقرہ دونوں میں دو  
قل ہو الله احد اور موذنین بھی ایک ایک فقرہ دونوں  
رکعتوں میں پھر سلام پھر کر دس بار درود و ثلثین  
پھر تین بار یہ دعا مانگے اللهم انی  
استودعک دینی فاحفظہ علی  
فی حیاتی وعند وفاتی وبعد عاتی تا کہ  
ثابت رکھے اسکے تیس اللہ تعالیٰ اور ایمان کے اور میں  
میں رکھے جانچی اور عذاب رسوائی سے ایسا ہی  
افادہ فرمایا ہے ہر کوئی ہے پھر قدس مدبر نے  
پھر جبکہ طالب علم ہو تو مطالعہ میں مشغول ہو غروب  
سے عشاء تک یا اگر علم میں اور کلام نہ کرے  
اس وقت میں کہ اس وقت میں بات کرے  
قلب مکدر ہوتا ہے اور تروتازگی وقت کی باقی رہتی



فلا یصفوا لی آخر اللیل وکذا فیما بعد العشاء  
 الآخر لا یتکم البتہ الا اذا عرض عارض  
 شرعی فذلک لا یضیئہ اذا کان مفتقر علی  
 قدر الحاجة وان لم یکن طالب العلم  
 فالاولیٰ لہ الاشتغال بذکر الہ لا اللہ  
 علی الوصف الذی تعلم فان الذکر فی  
 ہذا الوقت یصفی قلبہ عما طر علیہ من  
 امور طبیعتہ فی الفہار فلیہ سببا بالصفہ  
 للعلو فی ما یعمل باللیل ثم یصل سنتہ  
 العشاء اربعاً ثم یصل الفرض بالجماعۃ  
 ثم یصل اربعاً للسنۃ وان شاء رکعتین  
 ثم اعاد الی منزلہ یصل اربع رکعات  
 سلام واحد یقرأ بعد الفاتحۃ فی  
 الاولیٰ آیتہ الكرسی فی الثانیۃ من  
 الرسول الی آخرہ فی الثالثۃ اول سورۃ الحمد  
 الی علیہم بذات الصدور فی الرابعۃ آخر  
 سورۃ الحشر من لوازلنا ثم یشغل  
 بالذکر ویراعی الوظیفۃ علی ما شاہد  
 اعنی یقرأ سورۃ الفاتحۃ ثلاث مرات  
 ثم یشغل بالذکر مع الفقراء ان کانوا  
 والا وحده ثم اذا وجد قلبہ بالخطر  
 مل النفس یراقب لہذا کوثر ثم اذا تحركت  
 الخواطر یدعو الدعاء المذکور ویشغل  
 بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ  
 علیہ و آلہ وسلم مائۃ مرتبۃ ثم یصل

توصاف نہیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور  
 اسی طرح نماز عشاء کے بعد بھی نہ باتیں کرے مگر  
 شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں  
 اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم ہو تو اس کو  
 بھی اولاً یہ کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو  
 اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اس وقت ذکر قلب  
 کو صاف کرتا ہے امور طبیعتہ سے جو دن میں  
 گذرے ہیں۔ تو مادہ ہو جائے صفا کیلئے واسطے  
 حضور کے جو عمل شکوہ کر گیا۔ پھر چار سنتیں عشاء  
 کی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے۔ پھر چار  
 سنتیں اور چار بابہ دو سنتیں پھر جب ایک  
 مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام  
 سے الحمد کے بعد پہلی میں آیتہ الكرسی اور دوسری  
 میں امن الرسول آخر سورۃ تکسا و تیسری میں  
 اول سورہ حدید سے علیہم بذات الصدور تک  
 اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا لوازلنا سے  
 پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت رکھے وظیفہ کی  
 جیسا مشاہدہ کیلئے۔ یعنی سورہ فاتحہ تین بار  
 پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقراء کے  
 جو ہوں نہیں تو اکیلا ذکر کرے پھر جب وقت  
 اس کا قلب خطر پائے اور نفس طول ہو مراقبہ  
 مذکور کرے پھر جب خطر حرکت کریں تو وہی چاہئے  
 جبکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور ایک سو مرتبہ  
 درود شریف پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم پر پھر درود شریف پڑھے۔

علی جبائیں و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و  
 و غیر ائیں و حملۃ العرش الملائکۃ  
 المقربین و علم جمیع الالہاء و  
 المرسلین ثلاث مرات علی ما رأی  
 فی مجالس الفقراء ثم یتغفر لہ سبعین  
 مرة یدلحظ فی الاستغفار فترتہ و غفلتہ  
 البومینہ و السالقة ثم یدعو یتقرأ شیئاً  
 من القرآن بولالہ یہ ثم لشیئاً لا ستأذ  
 ثم لا صحابہ اخوانہ فی روح اصرار المؤمنین  
 و المؤمنات تکبیراً ثم یصلی علی النبی  
 صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم علی  
 ما یوحی من الفقراء ثم اذا کان طالع العلم  
 و کاز الفصل شیئاً یشغل بالمطالعة  
 الغلب النوم وان کاز سالتین غل  
 بذکول الالہ اندل الغلب النوم فاذا  
 غلبت النوم لا یدفعہ الا ان کانہ یضرب  
 فی نینام بنیۃ العون علی العبادۃ  
 و لا یقواء الحق النفس حاضر البقید ناظر  
 الی نظر اللہ تعالی الیہ مستجیبا منہ  
 از یمید رجلیہا بین ید یدہا عاجلاً  
 نفسہا کانہا متوت مسلما روح الی  
 اللہ تعالی ہمتشلا امرہ تعالی قتم  
 اللیل لا قلیلا و یقرأ انبا الکرسی و  
 امن الرسول و اخر سورۃ الکھف من ان  
 الذین امنوا و عملوا الصالحات

جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و  
 عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء و  
 یرتین مرتبہ جیسا و کجیسا مجلسوں میں فق  
 کے پھر ستر و فتح استغفار پڑھے اور خیال  
 اپنی شستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر  
 مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف میں  
 والدین اور پیر و استا و اولیائے یاروں  
 بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین اور  
 مؤمنات کی روح کو بخشے ثواب تکبیر اور درود  
 شریف پڑھے جیسے و کجیسا فقراء سے پھر  
 طالب علم بنید کے غلبہ تک مطالعہ کے  
 سالک ہو تو ذکر لا الہ الا اللہ سے مشغول ہو  
 بنید کے غلبہ تک اور جب بنید غلبہ کرے پھر  
 تو اسکو دفع نہ کرے نہیں تو تہجد کو ضرر کرگی  
 سے نیت کر کے عبادت پر مدد کی اور نفس  
 حق ادا کرنے کی حاضر ہو دل سے اور اللہ  
 تعالیٰ کے نظر کرنے کو دیکھتا ہو اور اس سے  
 شرماتا ہو کہ اس کے سامنے پانوں پھیلا  
 ایسی صورت سے جیسے مرتابہ اور روح  
 کو اللہ کو سوچتا ہے اسکا حکم بجالاتا ہے کہ  
 قد اللیل لا قلیلا اور پڑھے انبا الکرسی  
 اور امن الرسول اور آخر سورہ کہف ان  
 الذین امنوا و عملوا الصالحات سے  
 گلدستہ آسیہ - میلاد شریف میں تشریف و سبیل  
 نظم و کش معجزات رسول صلعم قیمت تین آنہ



وهو السلس الباقی من اللیل ثم یستغفر  
 الله لنفسه ولوالدیه وجميع المومنین و  
 المومنات المسلمین المسلمات والاحیاء  
 منهم والاموات فیکون مودیا بهنذا  
 الاستغفار جميع حقوق المومنین و  
 المومنات ثم اذا قرب البصیر بدعوته  
 یلیق باصحاب المحبة وارباب الهمم  
 العلیة فان ذلك الوقت وقت خاص  
 یتعجب فی الدعوات فی دعایہ  
 الله تعالی بمقتضى مقامه ویتعز وطالب  
 الحق فی الادعية عن الطلبات الدینیة  
 جد والدعاء متتال مر اذا قال ادعونی  
 استجب لکم ولتکن اظہار الذل و  
 الافتقار اذ قال بمقتضى کرمه سجودہ  
 علی لسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 من لم یسأل الله من فضله غضب  
 علیہ والا فکرمہ وطفہ کاف وجودہ  
 وغناه واف وجدنا ولم نک شئیاً  
 واسبح علینا نعمہ ظاہرہ و  
 باطنہ من غیر استحقاق ولا سابقہ  
 خدمتہ وطاعتہ فهو الان یمین  
 علینا وفی الا فی یمین علینا انشاء الله  
 تعالی بفضله وکرمہ وکن  
 مناقب فخریہ فارسی۔ حالات، کلمات، ملفوظات  
 حضرت مولانا محمد رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ العزیز قیمت ۴۰

اور وہ چھٹا حصہ شب کا باقی ہے مغفرت  
 چاہے اس سے اپنے لئے اور اپنے والدین  
 اور جمیع مومنین و مومنات کے اور مسلمین  
 مسلمات زندہ اور اموات کی واسطے تو ادا  
 ہو جائے ہیں اس استغفار سے جمیع حقوق  
 و مومنات کے پھر جب صبح قریب ہو تو دعائے  
 ایسی جو لائق ہو اصحاب محبت اور عالی  
 ہمتوں کے کیونکہ یہ وقت وقت خاص دعا  
 کے قبول کا ہوتا ہے۔ تو دعا کرے وہ جو اللہ  
 کی طرف سے الہام ہو موافق اپنے مقتدر  
 کے اور طالب حق کو چاہئے دعائیں بچے  
 ایسی دعاؤں سے جو کمینہ ہیں بہت اور اس  
 کے فرمان بجالانے کے واسطے ہے کہ اُس نے  
 فرمایا ہے۔ ادعونی استجب لکم اور واسطے  
 تمکن اور اپنی ذلت و محتاجی ظاہر کرنی کو کہ  
 اُس نے اپنے کرم و بخشش کی راہ سے کہا ہے  
 اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان  
 مبارک پر جو اللہ سے نہ سوال کرے اس شخص  
 سے خدا غصہ ہوتا ہے۔ اور نہیں تو اس کا لطف  
 و کرم کافی ہے۔ اور اس کی بخشش و غنائی ہر  
 ہم کو بہت کر دیا حالانکہ ہم کچھ بھی نہ تھے اور ہم پر  
 بڑی نعمتیں ظاہر و باطن کی فرما رہے ہیں ہمارا  
 کچھ استحقاق نہ تھا نہ کوئی سابقہ خدمت عبادت کا  
 اب بھی اس کا ہم پر احسان ہو اور آئندہ بھی  
 انشاء اللہ تعالی بفضله وکرمہ۔ لیکن اس کی

مقتضی حکمت ان یتعبد بالطاعات  
وعبادات واذکار وادعیہ واستغفار  
لہذا بفضلہ من فضلہ وامن ظہر  
علیہ اسل صفاتہ الاذلیۃ الابدیۃ  
عرف ان الاموالتی وقعت تحقق فی  
فی جمیع الکائنات واکہ وافر النواہی  
التي صدت فی التبدلات ہی مقتضیاً  
الصفات الثابتہ للذات ازل وابد  
فلا یطلب الحجۃ والبرہان واظہر  
التسلیم واکہ دعان یصل انشاء علیہ  
تعالی الی مراتب کمال الایمان الذی  
والعرفان ثم اذا طلع الصبر الصادق  
یفعل ویقول ما تقدم ذکرہ والحمد لله  
على التوفیق۔ اما طریقہ کبرویہ شعبہ بسیار  
است مشہر انہا امر و زور ترکتان و کشمیر وغیرہ  
ان شعبہ امیر سید علی محمد فی است و نادر  
ترین انہا خرقہ کبرویہ است از بہت خوام  
تغشیر لبس ہذا لفقدان الحقیقۃ من  
التیغ ابی طاهر وھو لبس ہا من ابیسی  
لباسہ من التیغ اھل نقشبندیہ لباسہا  
من التیغ اھل الشاذلیہ لباسہا من لبس  
ابید من ید جہدہ لباسہا من التیغ  
عبدالرہاب الشاذلی وی لباسہا من  
شیخ الاسلام ذین الدین ذکریا  
لہا من الشمس محمد بن محمد الواسطی

حکمت کا مقتضی ہے کہ اسکی طاعات و عبادات  
کرین اور ذکر اور دعائیں اور استغفار تاکہ ہم کو  
زیادہ کرے اپنے فضل سے اور جس پر لباس  
ہوئے اسرار اسکی صفات ازلیہ ابدیہ کے  
و پہچانتا ہے کہ جو امور واقع ہوئے اور  
ہوتے ہیں اور ہون گے تمام کائنات میں  
اور جو حوام اور فی صابر ہوئے عبادات  
میں وہ مقتضی ہے۔ اس کی صفات کا جو  
اس کی ذات کے واسطے میں ازل اور ابد  
تو وہ محبت اور ہر مان نہیں طلب کرتا اور تسلیم  
و یقین ظاہر کرتا ہے۔ انتشار اور مراتب کمال  
ایمان و احسان و عرفان کو پہنچا گیا ہے جو  
صحیح صادق ہوا کرے تو وہی کرے اور کہے  
جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ والحمد لله علی التوفیق اور طریقہ  
کبرویہ کے شعبہ بہت ہیں۔ ان میں بہت مشہور  
ترکتان و کشمیر وغیرہ ہیں امیر سید علی محمد فی  
کا شعبہ اور بہت نادر ان کا خرقہ کبرویہ  
ہے خوام نقشبندیہ حجت سے اس فقیر نے  
یہ خرقہ پہنا ہے شیخ ابو طاهر کے ہاتھ سے  
اور انہوں نے لینے باپ سے انہوں  
نے شیخ احمد قناتشی سے انہوں نے شیخ احمد  
شماوی سے انہوں نے لینے والد کے ہاتھ سے  
سے انہوں نے لکھے ہاوا شیخ عبد الواسطی  
شرابی سے انہوں نے شیخ الاسلام ذین الدین  
ذکریا سے انہوں نے شمس محمد بن محمد الواسطی سے

محمد بن محمد الواسطی  
خواجه نقشبندی  
بہت شرف



وہو من ابی العباس احمد الزاهد وہو  
 من الشہاب الدمشقی وہو من عبد الرحمن  
 الشرعی وہو من احمد الرودباری وہو من  
 رضی الدین علی بن سعید الخزرجی المعروف  
 بکلا وہو من المجدد البغدادی وہو من  
 الشیخ نجم الدین الکریمی والیضا البسمی الشیخ  
 ابو طاهر من ابیہ الشیخ ابراہیم الکریمی  
 من القشاشہ من الشافعی من السید  
 غضنفر بن جعفر النہرانی تریل مدینہ  
 المشرق من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن  
 بن مسعود الکاذری عن حافظ نواری  
 احمد الطائوسی قال البسمی ابوکا من  
 الحق الشریف السید الجرجانی وہو من  
 خواجہ علاؤ الدین العطاسی قندی وہو  
 من خواجہ بھاؤ الدین محمد مشہور بنقشبند  
 وہو من الشیخ سلطانی الدین وہو من الشیخ  
 احمد موکنا وہو من الشیخ بابا کمال الحدادی  
 وہو من الشیخ المقتدر بن نجم الدین الکریمی  
 والیضا اخذ هذا لفقیہ الطریقہ والبسۃ  
 عن ابیہ الشیخ عبد الرحیم عن السید  
 عبد اللہ عن الشیخ آدم النبوی عن الشیخ  
 احمد السہندی عن الشیخ یعقوب الصوفی  
 الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی  
 عن الشیخ حاجی محمد بن صدق الخجوشا  
 عن الشیخ شاہ علی بیدازلی

انہوں نے ابو العباس احمد زاہد سے اور انہوں  
 نے شہاب دمشقی سے انھوں نے عبد الرحمن  
 شرقی سے انہوں نے احمد رودباری سے  
 انہوں نے رضی الدین علی بن سعید خزرجی  
 جو لانا مشہور ہیں انھوں نے محمد بغدادی سے  
 انہوں نے نجم الدین الکریمی سے اور نیز  
 شیخ ابوطاہر نے اپنے باپ کے والد شیخ ابراہیم کریمی  
 سے انہوں نے قشاشی سے انہوں نے  
 شناوی سے انہوں نے سیغنیفر بن جعفر  
 نہروانی تریل مدینہ مشرق سے انہوں نے شیخ تاج الدین  
 عبد الرحمن بن مسعود کازرونی سے انہوں نے  
 حافظ نور الدین احمد طائوسی سے کہا بہنامین  
 تبرکات حق شریف سید علی جرجانی سے انہوں نے  
 خواجہ علاؤ الدین عطاسی قندی سے انہوں نے  
 خواجہ بھاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے انہوں نے  
 شیخ سلطان الدین سے انہوں نے شیخ احمد لانا  
 سے انہوں نے شیخ بابا کمال حدادی سے انہوں  
 نے شیخ مقتدر بن نجم الدین کریمی سے اور نیز اس فقیر  
 نے یہ طریق حاصل کیا اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ  
 علی الرحیم سے انہوں نے سید عبد اللہ سے انہوں نے  
 شیخ آدم بنوری سے انہوں نے شیخ احمد سہندی  
 سے انہوں نے شیخ یعقوب صوفی کشمیری  
 سے انہوں نے شیخ حسین خوارزمی سے  
 انہوں نے شیخ حاجی محمد صدیق خجوشا  
 سے انہوں نے شاہ علی بیدازلی سے

عن الشیخ رشید الدین محمد بن ابی وازی  
عن السید عبد اللہ بن رشید الدین الشیخ  
الحمدانی عن الامیر السید علی محمد فی شمس  
الامیر السید علی محمد فی اخذ الطریقۃ عن  
الشیخ شرف الدین محمد بن عبد اللہ بن زرقانی  
والشیخ تقی الدین علی الدینی السمنانی کلاما  
عن الشیخ علاؤ الدین ولد الامیر السید علی محمد  
الشیخ نور الدین عبد الرحمن الکسرفنی  
الاسفرانی عن الشیخ جمال الدین احمد  
المزرقانی عن الشیخ رضی الدین علی کالالا  
عن الشیخ نجم الدین الکبری ثم الشیخ  
المفتدی نجم الحق والد بن ابوالجناح  
احمد بن عمر بن محمد الخوافی الخبونی المعروف  
بالکبری الموصوف بشیخ ولی تراش لہ  
جہتا لحد لہما اندھم ولسر الخرقۃ  
تہرکا و اخذ الطریقۃ عن الشیخ عمار بن یاسر  
عن الشیخ ابوالغیب عبد القاہر بن عبد اللہ  
المرہروی عن ابیہ عن عمہ عن محمد بن محمد  
عن ابیہ محمد بن عویہ عن احمد بن البیہار  
عن محمد بن الدین بن علی بن القاسم الجندی بسند  
المذکور و الثانیۃ اندھم ولسر الخرقۃ  
الاصح اخذ الطریقۃ عن الشیخ اسماعیل  
القصر وهو من الشیخ محمد بن المکیل وهو  
من الشیخ داؤد بن محمد المعروف بخادم الفقہ  
وهو من الشیخ ابی العباس بن ادھر وهو

انہوں نے شیخ رشید الدین محمد بن ابی وازی سے  
انہوں نے سید عبد اللہ بن رشید آبادی سے  
انہوں نے شیخ اسحق خلدانی سے انہوں  
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی  
نے حاصل کیا طریقۃ شیخ شرف الدین محمد بن عبد اللہ  
مزرقانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوستی سمنانی  
سے اور ان دونوں نے شیخ علاؤ الدین احمد  
بن محمد سمنانی سے انہوں نے شیخ نور الدین عبد الرحمن  
کسرفنی اسفرانی سے انہوں نے شیخ جمال الدین  
احمد جوزقانی سے انہوں نے شیخ رضی الدین علی  
انہوں نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ محمد  
نجم الحق والدین ابوالجناح احمد بن عمر بن محمد خوافی  
خبونی معروف کبری مشہور شیخ ولی تراش کو  
دو جہتوں سے ہے ایک تو انہوں نے صحبت  
پائی اور خرقہ پہنا اور حاصل کیا طریقۃ شیخ عمار بن  
یاسر سے انہوں نے شیخ ابوالغیب عبد القاہر بن  
عبد اللہ مرہروی سے انہوں نے اپنے والد سے  
انہوں نے اپنے چچا عمر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد  
محمد بن عویہ سے انہوں نے احمد بن البیہار سے  
انہوں نے محمد بن الدین بن علی بن القاسم الجندی  
جنید سے ساتھ سند مذکور کے اور دوسری جہت یہ  
کہ انہوں نے صحبت پائی اور اس خرقہ پہنا اور طریقۃ  
حاصل کیا شیخ اسماعیل قصری سے انہوں نے محمد بن المکیل  
سے انہوں نے شیخ داؤد بن محمد خادم الفقہ سے  
اور انہوں نے شیخ ابوالعباس بن ادھر سے اور انہوں نے

## دیکھیں منشاخ کے خرقہ طرے ۱۲۲

<p>من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و  ہو من الشیخ ابی یعقوب النحوی و هو  من الشیخ ابی یعقوب السیسی و هو من  الشیخ عبد الواحد بن زید و هو من الشیخ  بکیل بن زیاد و هو من سیدنا علی رضی  اللہ عنہ و قدس اللہ أسرارہم و رحمنا  ہم امین۔ طائوسی بسند ابی طاووس  التابعی المشہور کسری فی بقیۃ کاف  و کسر سین مہملۃ و فاولون و عرب  جوزیان لضم جیم و سکون و او و راء  مہملۃ و یاء تجمید ابی الجناد لضم جیم  و تشدید نون و یاء مؤخر ختیو کسر  خائی مجر و سکون یاء تحتیہ و فتح واد  و کسراف قصوی بقیۃ قاف و سکون  صا و مہملہ و کسراف مہملہ شین بنج الدین  کبری خرق اصل از دست شین بنج الدین  قصیر پوشید است اصل از خرق اصل انت  کہ نہ از جہت تہرک بودہ باشد لضم جیم  بن و بکیل سکون کام و کسراف و سکون  یاء فتناۃ تحتیہ کاتب حروف گوید و بعض  ماخیل بجائے لام یافتہ می شود و نہر جوری بفتح  نون و سکون ہا و فتح را مہملہ و ضم جیم و  سکون واد و کسر را مہملہ و یا تحتیہ سوسی بواد  میان و سین مہملہ اول مضموم و ثانی مکسور  منسوب بسوس شہرے ست بمغرب</p>	<p>شیخ ابوالقاسم بن رمضان سے۔ اور انہوں  نے شیخ ابولیعقوب نہر جوری سے اور انہوں  نے شیخ ابولیعقوب سوسی سے اور انہوں نے  شیخ عبد الواحد بن زید سے اور انہوں نے شیخ  بکیل بن زیاد سے اور انہوں نے سیدنا علی سے  رضی اللہ عنہ و قدس اللہ اسرارہم و رحمنا  ہم امین۔ طائوسی نسبت طاووس تابعی مشہور  ہیں۔ کسری فی فتح کاف و کسر سین مہملہ و فاولون  سے۔ جوزیان لضم جیم و سکون و او و راء  مہملہ و یاء تجمید۔ ابوالجناد لضم جیم و تشدید  نون و یاء مؤخر۔ ختیو کسر خائی مجر و سکون  یاء تحتیہ و فتح واد و کسراف  ہے۔ قصری بفتح قاف و سکون واد مہملہ و  کسراف مہملہ ہے۔ شین بنج الدین کبری نے خرقہ  اصل شیخ اسخیل قصری کے ہاتھ سے پہنا  ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک کی  جہت سے نہ ہو۔ محمد بن مالک بکیل سکون  لام و کسراف و سکون یاء فتناۃ تحتیہ و  لام سے۔ کاتب حروف کہتا ہے بعضے نسخوں  میں ماخیل یعنی نون بجائے لام اوان کج لکھا ہوا  ہے۔ نہر جوری بفتح نون و سکون ہا و فتح  راء مہملہ و ضم جیم و سکون واد و کسر راء  مہملہ و یاء تحتیہ ہے۔ سوسی بواد میان و  سین مہملہ اول مضموم و ثانی مکسور نسبت  سوس سے کہ ایک شہر ہے مغرب میں</p>
---	--

یا مہرے سوس نام کہ دروے قبر و نیال  
پیغمبر است شیخ محمد الدین بغدادی در کتاب  
نقحۃ البرزخ اور وہ است کہ نسبت خرقہ متصل  
ست بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحریت درست  
متصل مستفیض و فرمودہ است کہ مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المؤمنین  
علیؑ را کرم اللہ وجہہ و تمام ابن سلسلہ را ذکر  
کر وہ است قلت المحققون من اهل  
الحديث ينكرون هذا الاتصال من النبي  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلك فلم  
يؤفلو بنسب و تتم۔ ابی القاسم الجندی بغدادی  
ومن فی طبقة و الله اعلم انباء السید  
الاولیاء اجازۃ قال انباء الشیخ عظیم اللہ  
اکابر انباء اجازۃ عن ابیہ عن جد  
نعم الشیخ عبد العزیز الدہلوی  
انہ قال منقول است از حضرت علامہ انوار الحق  
والدین جعفر نور امیر قدسہ کہ کیفیت اوراد و  
انکسار سلسلہ کامل المحقق الصمدی علی الثانی  
امیر سید علی جہدانی قدس امیر سرہ العزیز است کہ  
چون سیدی صبح صادق بدو رکعت نماز  
سنت بامداد بخوار و چون سلام بدہر این تسبیح  
را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ و حمد  
سبحان اللہ العظیم و حمدہ استغفر اللہ  
نقل است از حضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند  
کہ در آنوقت کہ بہر تہذیب زیارت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ ہمیں قبر و نیال پیغمبر  
کی شیخ محمد الدین بغدادی نے کتاب نقحۃ البرزخ  
میں لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے۔  
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث  
درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ  
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا  
امیر المؤمنین علیؑ کرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس  
سلسلہ کا ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اور محققین  
اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اسکے ہیشہ نسبت  
اس کے کہتے ہیں ابوالقاسم ضیاء بغدادی تک اور جو کہ  
طبقة میں ہیں و امیر علم۔ خردی مجاہد حضرت علامہ نے اجاز  
کی کہ خردی مجاہد شیخ عظیم اللہ اکابر انباء کی  
اجازۃ لکھ کر داؤد شیخ عبد العزیز دہلوی کے کہ انہوں نے فرمایا کہ منقول  
حضرت علامہ انوار الحق والدین جعفر نور امیر قدسہ  
سے کہ کیفیت اوراد و اوقات کے سلسلہ  
کامل محقق جہدانی علی الثانی امیر سید علی  
جہدانی قدس سرہ العزیز کی یہ ہے۔ کہ جب  
صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز  
سنت فجر پڑھے۔ جب سلام پھیرے  
اس تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے۔  
سبحان اللہ و حمدہ سبحان اللہ  
العظیم و حمدہ استغفر اللہ  
نقل ہے ان حضرت کہ اپنے منشیات میں لکھا  
ہے کہ جب میں سرانڈیپ میں واسطے زیارت قدم گاہ

شیخ جعفر نور امیر قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ منقول  
حضرت علامہ انوار الحق والدین جعفر نور امیر قدسہ  
سے کہ کیفیت اوراد و اوقات کے سلسلہ کامل محقق جہدانی علی الثانی امیر سید علی  
جہدانی قدس سرہ العزیز کی یہ ہے۔ کہ جب صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز سنت فجر پڑھے۔ جب سلام پھیرے اس تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے۔ سبحان اللہ و حمدہ سبحان اللہ العظیم و حمدہ استغفر اللہ نقل ہے ان حضرت کہ اپنے منشیات میں لکھا ہے کہ جب میں سرانڈیپ میں واسطے زیارت قدم گاہ



## ۲۴ | خواب میں زیارت

اؤم صلی رحمہم جون نزدیک آن قدم گاہ رسیدم  
 سحر گاہ واقعہ عظیم شد کہ جمع کثیر از منہج کبار بدیدم  
 این رویش آمدند ویکے ازان جملہ شیخ نجم الدین  
 کبری بود قدس سر الغریر و انحال از شیخ سوال  
 کردم ازا ذکر کدام فصل ترست کہ بمواظبت  
 آن قربت بندہ کنی میسر شود شیخ فرمود کہ در جملہ  
 اخبار وارد وہ و احادیث معجمہ نظر کردم آن عظمی  
 کہ درین تسبیح یا فتم و در چکچکلام نیا فتم چون خود باز  
 اہم این حدیث حضرت رسول امہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلمات خفیفتان علی  
 اللسان ثقیلتان فی المیزان جبلیتان لی  
 الرحمن و ہما سبحان اللہ و ہما سبحان اللہ  
 العظیم و ہما استغفر اللہ صدق رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شیخ محمد بن  
 بن العربی قدس سرہ در فتوحات آورده است  
 کہ ہر کہ با یاد و صد بار این تسبیح گوید و بر سحر گاہ  
 نماز و این از وصایای مشائخ است کہ ہر کہ  
 مداومت نماید برکت و صفائی آفرینش بخود  
 کرد چون صد بار بخواند ایضا این دعا را کہ علی  
 بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما از حضرت امیر  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت می کند کہ میان  
 سنت و فریضہ با یاد بخواند اللہم فی اسئلتک  
 رحمتا تا آخر بخواند بکہ فریضہ  
 نماز با یاد بگذارد چون سلام و ہر  
 بار و فقیم خواندن مشغول شود

اؤم صلی علیہ السلام کے کیا جنت و یک گاہ کے پوچھا  
 صبح کو واقعہ عظیم یعنی خواب دیکھا کہ بہت منہج کبار بدیدم  
 کے دیکھے کو آنے ہیں انہیں ایک شیخ نجم الدین کبری بھی  
 تھے قدس سرہ الغریر شیخ اس حال میں شیخ سے  
 سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل ہو کہ امیر مواظبت کرنے  
 سے بندہ کو حق تعالی کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ  
 سب اخبار وارد وہ و احادیث معجمہ میں کو میں نے غور سے  
 دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں پائی کسی میں نہ  
 پائی جب میں ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ کلمات  
 خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان  
 جبیتان لی الرحمن و ہما سبحان اللہ  
 و ہما سبحان اللہ العظیم و ہما استغفر اللہ  
 سچے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ  
 محمد بن العربی بن عربی قدس سرہ نے فتوحات میں  
 لکھا ہے کہ جو کوئی اسے سو دفعہ صبح کو یہ تسبیح پڑھے  
 اس کا کوئی گناہ نہیں ہے اور پیش آنے کے وصایا  
 میں سے ہے کہ جو کوئی اسے سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے  
 اس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا  
 ایضاً اس دعا کو جو عبد اللہ بن  
 عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سالت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی جو کہ صبح کی سنتوں  
 اور فرضوں کے درمیان پڑھے اللہم فی  
 اسئلتک رحمتا آخر تک پڑھ کر پھر فرض صبح کے  
 پڑھے جب سلام پھیرے اور اذقیعہ پڑھنے میں مشغول ہو

طہات و زبان  
 پس علمائے اہلحدیث  
 پر بھاری ہیں۔  
 اس سے کیا پڑھا  
 ہیں اور وہ ہیں  
 بجان اللہ سبحانہ  
 و تعالیٰ  
 ۱۱۶



ایک ہزار چار سو و سولہ کی ولایت کا حصہ اور ادر فتمیہ کے عشق میں بنیاد

کہ ایک ہزار چار سو و سولہ کی ولایت کے منبر کلام سے  
جمع ہوئے اور فتح ہر ایک کی انہیں سے ایک کلمہ  
میں ہوئی ہے جو حضوری کیساتھ لینے پر لازم کر  
لے اُسکی برکت اور صفائی مشاہدہ کر لیا۔ اور  
ایک ہزار چار سو و سولہ کی ولایت حصہ پانچواں حصہ  
ولی التوفیق اب اگر فضائل اور خواص اس افراد  
کے بیان کئے جائیں تو بہت طویل ہو جائے اس واسطے  
کہ ان حضرت اپنی ساری عمر میں معمورہ عالم  
کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور خود سو و سولہ کی ولایت  
لے ہیں اور ان میں سے چار سو کو ایک مجلس میں  
سلطان محمد خدائے بندے نے دیکھا تھا اور ہر فی  
سے رخصت کی وقت دعا اور قہم کی التماس کی ہے  
اور ان کو نکالنے جامہ پر قہم کیا ہے اور ان کو نکال  
اور ذکر کو جو ہے اختیار انکی زبان پر جاری ہوتے تھے  
جمع کیا ہے اور ان کو کیا ہے منقول ہو انھیں حضرت  
کہ جب بارہویں قہم کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد  
اقصیٰ میں پہنچا حضرت رسول صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کی طیو  
تشریف لائے ہیں میں اٹھا اور لے گیا اور سلام  
کیا آپ نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور  
اس درویش سے فرمایا کہ خذ هذا للفقیر ثم لیجی  
اس فقیہ کو ہے جب میں نے حضرت رسول صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے

کہ از تبرکات الفاس ہزار و چہار صد و سولہ کی ولایت  
جمع شدہ است و فتح ہر ایک ازان در کلمہ بودہ  
است ہر کرازم حضور ملازمت نماید برکت و  
صفائی آن مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت  
ہزار و چہار صد و سولہ نصیب یابد و امہ ولی  
التوفیق انون اگر فضائل و خواص این اوراد  
گفتہ شد بطویل انجامد کہ ان حضرت و ردت  
عمر خود معمورہ عالم را سے نوبت سیر کردہ اند ہزار چہار  
صد و سولہ کی ولایت اند و چہار صد و سولہ کی ولایت  
مجلس سلطان محمد خدائے بندہ و اند و از ہر فی وقت  
و دل و دماغ و رقبہ التماس نمودہ اند و ان  
رقبہا را بر جامہ خود مرقع کردہ اند و آن اوجیہ  
وار کار کہ بے اختیار زبان ایشان جاری  
ہے شرح ساختہ اند این اوراد شدہ منقول  
است از زبان حضرت کہ چون وارد ہم بار زیارت  
کعبہ رقم مسجد اقصیٰ رسیدم حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را واقعہ دیدم کہ بجانب  
این درویش آئید بر خاتم پیش رخم و سلام  
بجتم از آستین مبارک خود جزوی بسیرن  
آوردند و این درویش را فرمود کہ خذ  
الغنیۃ یعنی بگیری این فقیہ را چون از دست  
مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
عزیز الاقباس فی فضائل اخیار الناس۔ جلا مجاز  
ہے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محبت ہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف جمیع شہ ما جبکہ وہ تمام بیہین جمع  
کی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلفا اربعہ اور اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل میں فرمائی ہیں ترجمہ و تفسیر

## باکمال ولی کو ایمان لواب ۱۲۶

طریقہ شریعتی علی حدیثی

سید عبد اللہ

کر قسم و نظر کروم ہمیں اور اولو بندین بشارت  
اور افضیہ نام کروہ شہداء اللہ الہادی  
الی صراط مستقیم فذکر الوداد الفقیہ  
بقامہ او وحدت بحظ نسیدی الوالد  
قدس میں ختم میر سیدی علی ہمدانی اول نیم شب  
برخیزو و وضو تازہ کن رو و رکعت نفل را نمایند  
در ہر رستے بعد فاتحہ یا نزلہ یا سورہ اخلاص بعد  
از سلام ہزار بار گویر بسم اللہ الرحمن الرحیم  
بعد از ان ہزار بار بخواند یا حنفی الا لطافہ در کئی  
بلطفات الحنفی بعد ہزار بار و کبار یا مدح بخواند  
وسرگرم بیان فرودہ و مراقبہ کند بیدار عالم شب  
چہ چیز مشاہدہ می شود لب از فراغ دو گانہ ثواب  
امیر سیدی علی ہمدانی بخواند۔ انتہی

## فصل

آیا طریقہ مدینیہ را شایع یا راست؟ ائمہ اہل ہند و مغرب  
شعبہ مغرب بہت در حضرت شیعہ عید و سید از بہت  
سید عبد اللہ عید و سید و این فقیر را ارتباط بہر کے  
واقع شدہ اقدار و این طریق را از شیعہ ابو طاهر  
عن شیخ الحرم المکی الشیخ احمد الخلیف الشیخ  
عبد اللہ بن سالم البصری عن الشیخ عیسیٰ  
المغربی عن الشیخ سعید بن ابراہیم  
الحجازی عن المفتی الشہیر بقدرہ عن الشیخ  
الحقق سعید بن المصطفی عن الولی الکامل احمد  
عی الوہابی عن شیعہ الاسلام العارف باللہ  
سید ابراہیم التازی عن شیعہ الطریقہ

سے اور نظری تو یہی اور اوتھے اس اشارہ  
سے انخانام فتحیہ رکھا گیا۔ واللہ الہادی  
الی صراط مستقیم پس ذکر اور اوضیہ کا  
تمام ہوا اور حضرت الدقدس کے ہاتھ کا کھا  
ہوا طریق ختم میر سیدی علی ہمدانی کا اول  
آدی رات کو اٹھے اور وضو تازہ کرے اور رکعت  
نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پندرہ دفعہ  
سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن  
الرحیم اسکے بعد ہزار دفعہ پڑھے۔ یا حنفی الطاف  
ادد کئی بلطفات الحنفی اسکے بعد ایک ہزار ایک  
مرتبہ یا مدح اور ہر گریبان میں جھکائے اور مراقبہ  
کرے۔ کچھ عالم غیب کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہو جب  
اس سے فارغ ہو دو گانہ پڑھے اسکا ثواب سیدی علی  
ہمدانی کو بخشے۔ انتہی۔

## فصل

طریقہ مدینیہ کے شعبہ بہت ہیں ان میں بہت مشہور  
مغرب میں شعبہ مغرب ہے اور حضرت میں شعبہ  
عید و سید ہے۔ سید عبد اللہ عید و سید کبیر کی جہت اور اس  
فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہے حاصل کیا میں نے اس طریقہ  
کو شیخ ابو طاهر سے انہوں نے دو شیخوں حم کے کے سے  
شیخ احمد خلی سے اور شیخ عبد اللہ بن سالم البصری انہوں نے شیخ  
عیسیٰ مغربی سے انہوں نے شیخ سعید بن ابراہیم الحجازی  
مفتی عرفہ و سید انہوں نے شیخ محقق سعید بن عیسیٰ سے  
انہوں نے ولی کامل احمد عی ہمدانی سے انہوں نے شیخ الاسلام عارف  
باعد سیدی ابراہیم تازی سے انہوں نے شیخ الطریقہ

سیدی صالح بن موسیٰ الزواوی عن  
 الشیخ محمد بن محمد بن خلص عن الشیخ  
 مخلطائی بن فیل عن ابی عبد اللہ الحارثی  
 عن الذکر الشیخ جماعۃ الطویل النامد عن  
 شریف ابی محمد الناجوری من القطب  
 ابی محمد صالح عن قطب الطریقۃ الشیخ  
 ابی محمد بن المخریجی۔ ایضاً مذکور ابن فقیہ طریقہ  
 راز شیعہ ابوطاہر عن الشیخ احمد الغزالی المکی  
 عن السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ  
 السید عبد اللہ بن علوی الحمد درویش  
 ابنہ عن السید عبد اللہ بن علوی حداد  
 وانتساب فی الطریقۃ الی السید محمد  
 بن علوی نزہی مکہ عن السید عبد اللہ  
 بن علی صاحب لہر عن الشیخ عبد اللہ  
 العیدروس المقبول باخرا باد عن والدہ  
 السید عبد اللہ بن الشیخ عن عمہ السید  
 ابی بحر العیدروس صاحب عدن  
 عن ابیہ القطب السید عقیف  
 الدین عبد اللہ العیدروس الکبیر  
 الذی یشب الیہ الشعب العید  
 روسیہ عن عمہ السید عمر الحضار  
 عن والدہ السید عبد الرحمن بن  
 محمد الشفاف عن ابی محمد بن علی مولیٰ  
 الدوبید عن ابیہ علی بن علوی  
 عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسیٰ الزواوی سے انہوں نے  
 شیخ محمد بن محمد بن خلص سے انہوں نے شیخ مخلطائی  
 بن فیل سے انہوں نے ابو عبد اللہ حارثی سے  
 انہوں نے اپنے والد شیخ جماعت طویل نامدی  
 سے انہوں نے شریف ابو محمد ناجوری سے انہوں  
 نے قطب ابو محمد صالح سے انہوں نے قطب الطریقہ  
 شیخ ابو محمد بن مخریجی سے اور نیز محال کیا طریقہ  
 اس فقیر نے شیخ ابوطاہر سے انہوں نے شیخ احمد  
 مکی سے انہوں نے سید عبد الرحمن بن علی باعلوی  
 شاگرد سید عبد اللہ بن علوی حداد سے انہوں  
 نے سید عبد اللہ بن علوی حداد سے اور انکی نسبت طریقہ  
 میں ہے سید محمد بن علوی نزہی مکہ کی طرف انہوں  
 نے سید عبد اللہ بن علی صاحب الزہد سے انہوں نے شیخ  
 بن عبد اللہ عیدروس سے جنکی قبر احادیث میں انہوں نے  
 اپنے والد سید عبد اللہ بن علی سے انہوں نے اپنے چچا  
 سید ابو بحر عیدروس صاحب عدن سے انہوں  
 نے اپنے والد قطب سید عقیف الدین عبد اللہ  
 عیدروس سے اور وہ بزرگ جن کی طرف  
 نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عیدروسیہ انہوں  
 نے اپنے چچا سید عمر الحضار سے انہوں نے  
 اپنے والد سید عبد الرحمن بن محمد شفاف  
 سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولیٰ  
 دوبید سے۔ انہوں نے اپنے والد علی بن  
 علوی سے انہوں نے اپنے والد علوی  
 بن محمد سے انہوں نے اپنے والد

پھر بن علی و ہوجید ال سادہ باعلوی  
 عن الشیخ ابی مدینہ المخری بواسطہ زحلیہ  
 الشیخ عبداللہ الصالح المخری والشیخ عبداللہ  
 المقتدر المخری وکان الشیخ ابو مدینہ اسئل  
 الشیخ عبدالرحمن لیلہ الفقیہ المقدسی  
 بن علی عن ضربہ فامس الشیخ عبداللہ الی  
 حضرت فالبس الخرقۃ ثم الشیخ للمقتدر  
 ابو مدینہ شعیب بن حسن المخری اخذ  
 الطریقۃ ولبس الخرقۃ عن شیعہ ابی یغزا  
 عن الشیخ علی بن حزم عن الفقیہ الحافظ  
 القاضی ابی یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد  
 المعاصر المعروف بابی بکر بن العربی  
 الاکندسی الاشبیلی عن الامام حجتہ الاسلام  
 الحامد محمد الغزالی عن امام  
 الحرمین عبدالملک عن والدہ الشیخ  
 ابی محمد عبداللہ بن یوسف الجونی  
 عن الشیخ العالم العارف ابی طالب  
 المکی مہر بن علی بن عطیہ الحادنی عن  
 ابی بکر دلف بن محمد المشبلی عن السید  
 الطائفہ ابی القاسم جنید  
 بغدادی وپھر بن علی الفقیہ المقدس  
 طریقتہ اخری ہی طریقتہ الاولیاء  
 والجد وروہی انداخذ عن ابی  
 علی ورواہ عن والدہ  
 محمد صاحب مہر باط عن ابی

محمد بن علی سے کہ وہ جدید آل سادہ باعلوی  
 کے انہوں نے شیخ ابو مدینہ مخری سے  
 بواسطہ و شخصوں کے ایک شیخ عبداللہ صالح  
 مخری اور ایک شیخ عبدالرحمن بن محمد مخری اور  
 شیخ ابو مدینہ نے بیجا تھا شیخ عبدالرحمن کو کہ خرقہ  
 پہنائے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیجا ہو گئے  
 مکہ میں تو بھیجا شیخ عبداللہ نے حضرت کی  
 طرف تو ان کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدی ابو  
 ابو مدینہ شعیب بن حسن مخری نے طریقہ اخذ کیا  
 اور خرقہ پہنایا اپنے شیخ ابو یغزا سے انہوں نے  
 شیخ علی بن علی حزم سے انہوں نے فقیہ الحافظ  
 قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد معاصر عرف  
 ابوبکر بن عربی اندلسی شبلی سے انہوں نے  
 امام حجتہ الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے انہوں  
 نے امام الحرمین عبدالملک سے انہوں نے  
 اپنے والد شیخ امیر محمد عبداللہ بن یوسف  
 جوینی سے انہوں نے شیخ عالم عارف ابو  
 طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ حادنی سے  
 انہوں نے ابوبکر دلف بن محمد المشبلی سے  
 انہوں نے سید طاہر ابو القاسم جنید  
 بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم  
 کو دوسری جہت ہے طریقت کی کہ وہ ابائی  
 واجلادی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے طریقت  
 اخذ کیا اپنے والد علی سے اور انہوں نے اپنے  
 والد محمد صاحب مہر باط سے انہوں نے اپنے والد

علی خالہ قسم عن ابیہ علی عن ابیہ محمد  
 عن ابیہ علی عن ابیہ عبد اللہ عن والدہ  
 المہاجرۃ ام سلمہ عن ابیہ عکس عن ابیہ  
 محمد عن ابیہ علی عن العریضی عن ابیہ الامام جعفر  
 الصادق وکان لک لابی مدین طریقہ آخری  
 ترجع الی النورۃ وہی ان الشیخ ابامدین تخذ  
 الطریقۃ عن الشیخ ابی یغزل بنسرتھو  
 عن الشیخ ابی شعیب الیوب السارہب  
 بن سعید الضرباجی وھو عن الشیخ  
 عبد الجلیل وھو عن الشیخ ابی الفضل  
 الجھری وھو عن والدہ ابی عبد اللہ  
 الحسن الجھری وھو عن الشیخ  
 ابی الحسن النورۃ المعروف  
 بابن البغوۃ رفیق الجنید وھو  
 عن السمری وایضاً لبس الشیخ ابو  
 مدین عن الامام ابی بکر الطرطوسی  
 عن الشافعی عن الشیخ عن الجنید  
 وکان لک للامام حجتہ الاسلام طریقۃ  
 آخری من جہتہ ابی علی الفارمدی  
 وکان لک لابی طالب لک طریقہ آخری  
 علیہا اختلف صاحب نفحات وھو  
 انما تخذ الطریقۃ عن ابی الحسن  
 محمد بن ابی عبد اللہ احمد عن ابیہ  
 ابی عبد اللہ احمد بن سالم البصری  
 بہل حدیث عرف کلوار اسیرار و مولوی عبد ربہ صاحب  
 حرم واعظ خوش بیان مولوی تھانوی مقلد فی شیعہ کی کتاب

خالہ قسم سے انہوں نے اپنے والد علی سے  
 انہوں نے اپنے والد محمد سے انہوں نے اپنے  
 والد علی سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ  
 سے انہوں نے اپنے والد جابر بنی السمریہ سے انہوں  
 نے اپنے والد عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سعید  
 سے انہوں نے اپنے والد علی عنیسی سے انہوں نے  
 اپنے والد الامام جعفر صادق سے اور طریقہ ابو مدین  
 کا طریقہ دوسرے کہ رجوع ہوئے نوری  
 کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابو مدین نے  
 اخذ طریقہ کیا شیخ ابو یغزل بنسرتھو سے اور انہوں نے  
 شیخ ابو شعیب الیوب سارہب بن سعید ضرباجی  
 سے انہوں نے شیخ عبد الجلیل سے انہوں نے  
 شیخ ابو فضل جوہری سے انہوں نے اپنے والد  
 ابو عبد اللہ حسین جوہری سے انہوں نے شیخ  
 ابو حسین نوری عرف ابن البغوی سنیق حید سے  
 انہوں نے سری سے اور نیز خرقہ مینا ابو مدین  
 نے امام ابو بکر طرطوسی سے انہوں نے شافعی سے  
 انہوں نے شبلی سے انہوں نے جنید سے اور  
 اسی طرح امام حجتہ الاسلام کا دوسرا طریقہ ہے  
 جہت سے ابو علی فارمدی سے اور طریقہ ابو  
 طالب لک کا طریقہ دوسرے جس پر اعتماد  
 کیا ہے صاحب نفحات نے اور وہ یہ ہے کہ  
 انہوں نے اخذ کیا طریقہ ابو الحسن محمد بن ابو  
 عبد اللہ احمد بن سالم بصری سے



تصوف پر علمی کتابیں  
تصوف پر علمی کتابیں

عن سهل بن عبد الله السمرقاني  
والشيخ ابو طالب المسكي هو صاحب  
كتاب قوة القلوب قال لو  
لم يصنف في الاسلام مثله في  
دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب  
هو اصل التصوف في كل ما صنف في السلوك  
فهو مخزج على قوت القلوب مثل  
الحياء وغلبة الطالبين العواف  
واستاذي في كتاب قوت القلوب  
اني اخذته لجازة عن الشيخ الوطاح  
عن الشيخ احمد الغفلي عن الشيخ محمد بن  
العلاء البابلي عن احمد بن عيسى بن  
جميل الكلبی عن علي بن ابي بكر القرافي عن  
ابي الفضل جلال الدين سيوطي عن  
الشيخ احمد بن محمد الحجازي عن ابي اسحاق البرهاني  
التنوحي عن ابي العباس احمد بن  
ابيطالب الحجازي عن عبد العزيز بن  
دلف عن ابي الفتح محمد بن يحيى البرقاني  
عن ابي علي محمد بن محمد بن عبد العزيز  
المهدوي قال اخبرنا عمر بن ابي طالب  
قال اخبرنا والدي ابو طالب المسكي  
فذكره هندي بن ابي معجم اقبله بفضة  
الف وكسره ميم وسكون تحتية بعد ان  
لام است كذا ضبطنا اللفظتين عن  
ابي طاهر هراغي بغين معجم وحسنه

انہوں نے سہل بن عبد اللہ سمرقانی سے اور شیخ  
ابو طالب المسکی ہیں۔ صاحب کتاب قوت القلوب  
لوگوں نے کہا ہے کہ کوئی تصنیف اسلام میں  
اسکی مثل نہیں۔ دقائق طریقہ میں کہتا  
ہوں یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے  
اسکے اور جو کتابیں سلوک میں تصنیف ہوئیں  
اس سے نکالی گئیں جیسے احیاء و غیۃ الطالبین  
اور عوارف اور میری اسناد قوت القلوب کی  
ہے کہ میں نے حاصل کی اجازت شیخ الوطاح سے انہوں  
نے شیخ احمد غفلی سے انہوں نے شیخ محمد بن  
البابلی سے انہوں نے احمد بن عیسیٰ بن جمیل کلبی  
انہوں نے علی بن ابی بکر قرافی سے انہوں  
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے انہوں  
نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے انہوں  
نے ابواسحاق برہان تنوخی سے انہوں نے  
ابو العباس احمد بن ابوطالب حجازی سے  
انہوں نے عبد العزیز بن دلف سے انہوں  
نے ابو الفتح محمد بن یحییٰ برقانی سے انہوں  
نے ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی  
سے کہا خبر دی ہم کو عمر بن ابی طالب  
نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابو طالب  
کی نے پھر ذکر کیا۔ خزینہ زائر معجم سے ہے  
آئینہ بفتح الف وکسر میم وکون تحتیہ بعد لام  
لام ہے اسی طور ضبط کئے ہیں ہم نے دونوں  
لفظ الوطاح سے مترجمی بغین معجم و حسنہ

میم نسبت بمرغہ شہرست بہ آذربایجان فاروق  
 بوزن فاروق آخر آن مثلثہ است قریہ است  
 در میان واسطہ بصریہ قال الیافخی فسنہ  
 ۷۷۸ ان الزواوی نسبت الی الزواوہ  
 قبیلہ کبیرہ ذات بطون و الفخاز  
 مسکنہا اعمال اولیٰ سقیب انھم۔ وھط  
 بفتح واو و سکون ہا آخر آن طار مملہ است  
 بیست نزدیک عدن۔ عدن لغتین  
 شہرئی است از زمین بر ساحل بحر عتیر کوس  
 بحقیقہ و ثناتہ از اسماء شہرست مشتق  
 از عترتہ بمعنی اخذ لعنف و شدت آن  
 لقب شیخ عبدالعزیز است۔ فتم قلیل  
 عیدروس ففجعت التاء دالاً و  
 ہر بعین مملہ فتم بیاء مثلثاتہ ساکنہ  
 و بدل مملہ فضاء مضموۃ فواو  
 ساکنہ ہسین مملہ فحضار کبیر المیم  
 و سکون الحاء المملہ و فتح الصاد  
 المعجمۃ آخر ہاء مملہ لقب بالمحضار  
 لبعث حضوۃ عند کلاستغاثتہ جہ  
 سقاف بسین مفتوحۃ ففاف  
 مشدردۃ مفتوحۃ آخرہ فاعلقب  
 بالقاف لمبالغۃ فی سر حال مملہ  
 الدویدہ یعنی صاحب الشہر  
 کھب المقدرہ یعنی ہون مقدم الترتیب  
 در مقبرہ تخت اور زیارت می کنند بعد از ان سائر

میم نسبت ہر مرغہ کی طرف وہ ایک شہر ہے  
 آذربایجان میں فاروق بوزن فاروق آخر  
 میں تاملثہ ایک قریہ ہے در میان واسطہ اور  
 بصرہ کے کہا ہے یا فخی نے شہر میں کندر وادی  
 نسبت ہے زواوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ  
 ذات بطون و الفخاز ہے اور اسکا مسکن اعمال  
 اولیٰ سقیب ہے انتہی۔ وھط بفتح واو و سکون ہا  
 آخر اسکے طار مملہ ایک گائون ہر نزدیک  
 عدن کے عدن ایک شہر ہے سین میں سے کنارہ  
 پر دریا کے عتیر کوس بحقیقہ اور ثناتہ شہر کے نام  
 میں سے مشتق ہر عترتہ سے بمعنی اخذ لعنف  
 و شدت کے اور وہ لقب شیخ عبدالعزیز کا ہے  
 پھر بولنے میں عیدروس تال ہونگئی ہے اور  
 وہ بعین مملہ اور یار ثناتہ ساکنہ اور وال مملہ  
 اور رائی مضموۃ پھر واو ساکن حار مملہ و  
 فتح ضا و معجمہ آخر اسکے رائے مملہ لقب ہے  
 بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت فریاد  
 کے۔ سقاف بسین مفتوح و قاف مشدودہ  
 مفتوحہ آخر اسکے فاعلقب ہے صبیغہ مبالغہ  
 سے بیچ سر حال کے مولیٰ الدویدہ یعنی صاحب  
 شہر کہنہ المقدم یعنی مقدم الترتیب مقبرہ میں  
 پہلے انکی زیارت کرتے ہیں اسکے بعد باقی  
 تحقیق الروایہ بی مہ ترجمہ دو اس سارہ شہر صاحب  
 خواب کہتے ہیں عجیب و غریب بحث کی ہے اور خواب کی اہمیت  
 اور تحقیق اس شہر و نسبت کی ہر کجائے جینے میں پیل کی

ساوات راہیں اور مقدم الترتیبہ گفتہ شد  
 البتہ بین بفتح المیم وسكون الدال المهملة  
 و بفتح الختية اخر نون البويعز الفتح الختية  
 والعين المهملة والزاء المعجمة حرف هم بکسر حاء  
 المهملة وسكون الزاء المهملة وكسر الزاء المعجمة  
 اخر ضمیر الجمع المذكور معارف بفتح المیم والعین  
 المهملة وبعد ذلك فاء مكسورة ثم  
 ساء مهملة غزال بفتح الغاين  
 المعجمة وتخفيف الزاء المعجمة فسریتا  
 من مضافات طوس جو بنی بضم الجیم  
 وفتح الواو وسكون الختية بعد حاء  
 نون قباء النسبة نسبة الى جون  
 فاخته بکسر من نوحی نیشابور  
 ابو طالب محمد بن عطية الحارثي عطية  
 بفتح عاين هملة وكسرة هملة  
 وباء مثناة تحت ثمانية حارثي بجاء  
 وراء هملة بين و تاء مثناة  
 ذلف بضم الدال المهملة وفتح اللام  
 اخره فاجحد بفتح جیم وسكون عاء هملة  
 وفتح وال مهملة وراء مهملة تشبیه بکسر  
 الشين المعجمة وسكون الموحج بعد لام  
 نسبة الى تشبیه قرية من قری ...  
 اسر و شنة بضم الهمزة وسكون السين  
 المهملة وضم الزاء المهملة وفتح الشين المعجمة  
 وفتح النون بعد هاء اسكنته بدل عظيمة

ساوات کی راہیں اس لئے اسکو مقدم الترتیبہ کہتے ہیں  
 البتہ بین بفتح میم وسكون دال المهملة  
 اُسکے نون البويعز بفتح ختية وعین مهملة و زائے المعجمة  
 آخر هم کسرتے مہملہ وسكون زائے مہملہ و کسرتے مہملہ  
 آخر جج مذکر معارفی بفتح میم وعین مہملہ وبعد  
 الف فائی مکسورہ پھر زائے مہملہ غزال بفتح غاين  
 معجمة تخفيف زائے معجمة ایک قریہ ہے مضافات  
 طوس سے جو بنی بفتح جیم وفتح واو وسكون ختية  
 اُسکے بعد نون اور زائے نسبت جون ایک  
 ناحیہ بڑا ہے نیشابور کے نوحی میں۔ ابو  
 طالب محمد بن عطیہ حارثی۔ عطیہ بفتح  
 عین مہملہ و کسرتے مہملہ و بایں مثناة ختية  
 حارثی بجائے و زائے مہملتین و تاء مثناة  
 ذلف بضم وال مہملہ و فتح لام  
 آخرہ فاجحد بفتح جیم وسكون  
 حار مہملہ و فتح وال مہملہ و زائے مہملہ  
 تشبیلی بکسر شین معجمة وسكون موحج  
 بعد اُسکے لام نسبت ہے طرف  
 تشبہ کے جو ایک گاؤں ہے۔  
 اسر و شنة بضم ہمزہ وسكون سین  
 مہملہ و ضم زائے مہملہ و فتح شین معجمة و فتح  
 نون بعد اُس کے ہائے ساکنہ ایک بہت بڑا  
 شہر ہے کہ ترائے کلیمی حصہ اول و دوم  
 حمد و ثنات و مناقب میں مروجہ اور مشہور  
 غزلین جو قولی کا انتخاب ہیں بقیہ ار

در اسم قدس من بلاد ماوراء النہر  
صاحب مریا طایف مدینہ تخرطہ ار  
القدوسیتہ کاندھن بھا فی القاموس  
مریاط کھراب یلدر بساحل لہند  
خالع قسم اشترے ارضہ العشرین  
الف دینار و سماھا قسم باسم ارض  
بالصق کانت لاهلہ و غرس بھا  
غلا تم صارت قریبتہ تم انتقال  
منہا الی قریبتی اخی فقیل لہ  
خالع قسم عریض مصغر اسم  
وادی قریب المدینۃ المشرفہ  
نسب الیہا علی العریضی نقلنا  
ہذا السلسلۃ العید و سید  
وضبط اکثر ما فیہا من الاسماء المہمہ عن  
النفحات القدسیۃ فی الخرقۃ العید  
السید عبد القادر العید و س عن المشع  
المردودی فی آل باعلوی السید محمد شبلی  
اخرنا الشیخ ابو طاهر الخیرنا الشیخ احمد الخلی  
قال بجاز بقراءۃ ہذا الدعاء خلف کل  
صلوۃ من الخیر السید عبد الرحمن بن علی  
باعلوی تلمیذ السید عبد اللہ الحداد  
و نوح انتہی عن شیعہ السید عبد الرحمن  
بن علی الحداد باعلوی و ہو ہذا الدریا  
لطیف یار ذاق یا قوی یا عزیز استلک  
تالہا الیک واستغراق فیک وفنائک

سمرقند کے آسٹرف ماوراء النہر کے  
شہروں میں سے صاحب باطینی شہر فخرتہ  
قاموس میں کہا ہے مریاط بروزن محراب  
ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالغ قسم  
نے خرید کی تھی ایک زمین میں میں ہزار  
دینار کو اور قسم نے اسکا نام وہی رکھا  
جو بصرہ میں اُسکے کہنے کے لوگوں کے  
زمین کا تھا اور وہاں درخت لگائے پھر وہ  
قریب ہو گیا پھر منتقل ہوا اُس سے دو ستر قریب  
تو بونے لگے خالغ قسم عریض مصغر نام ہے  
ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرف کے ہے  
اُسکی طرف منسوب ہیں علی عریضی جتنے نقل  
کیا یہ سلسلہ عیدروس سید عبد القادر  
عیدروس کا اور ضبط اسماء مہمہ کے نفحات  
قدوسیہ سے خرقہ میں عیدروس سید عبد القادر  
کے اور مشع مردودی کے بیچ آل باعلوی  
کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہوگی شیخ ابو طاهر نے  
انکو شیخ احمد خلی نے انہوں نے کہا ہوگا اجازت  
دی اس دعا کے پڑھنے کی پانچون نمازوں کے  
بعد سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاکر و سید عبد  
حداد اور ان کے داماد نے اپنے شیخ سید عبد  
بن علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہ ہے  
یا اللہ یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز  
استلک تالہا الیک واستغراق فیک  
وفنائک

کتاب احیاء العلوم پر مبنی ہے ۱۳۴۲

عن سواك ولطفًا شامًا جليًا وخفيًا ورفقًا  
طيبًا هنيئًا ومريئًا وقوة في الايمان  
واليقين وصلابة في الحق والدين و  
عذابك يدوم ويتخلد وشرقا يفتق  
يتابد لا يخالط تكذب لا تملو والمرادة  
فساد في الارض ولا علوانك سميع قريب  
وصلى الله على سيدنا محمد وال وصحب  
وسلم قلت والسيد عبد الله الحارثي  
ديوان شمس في غايته اللطف والفصاحة  
غالبية في النصيحة والسلوك ناو لنرى بعض  
قصائد ابن بنت السيد عبد الله الميرزا  
والعبد روى قلت واخير في جماعة من  
سادة آل باعلوي منهم السيد عبد الله  
بن جعفر مدبر آل سادة آل باعلوي  
لميزا الوطبة بعد طبقة يوصون بقرعة  
الاحياء وحفظ العمل بما فيه والمواظبة  
على اورادة قائمهم في العقائد مذهب  
اهل السنة والجماعة ومذهبهم في الفقه  
مذهب الشافعي ومذهبهم في السلوك  
القيام ما في الاحياء والله اعلم  
اما طريقة شاذلية فيلزم  
فقيه خرقه پوشيدار دوست شيخ البوطا ميرزا والد  
خود شيخ ابراهيم كروي وهو عن الشيخ احمد  
القشاشي وهو عن الشيخ احمد الشناوي  
وهو اخذ عن جماعة منهم سيدى احمد

عن سواك ولطفًا شامًا جليًا وخفيًا  
ورفقًا طيبًا هنيئًا ومريئًا وقوة في  
الايمان واليقين وصلابة في الحق  
والدين وعذابك يدوم ويتخلد وشرقا  
يبتقى ويتابد لا يخالط تكذب لا تملو والمرادة  
فساد في الارض ولا علوانك سميع قريب  
وصلى الله على سيدنا محمد وال وصحب  
وسلم میں کہتا ہوں سید عبد اللہ حارثی  
دیوان سے اشار کا نہایت لطف فصاحت  
کے ساتھ اکثر اس میں نصیحت اور سلوک  
ہے اُن کے بعض قصیدے مجھے لاکر  
دئے اُن کے بھانجے سید عبد اللہ عیدروس  
وعیدروی نے میں کہتا ہوں مجھ کو خبری ایک  
جماعت نے آل باعلوی کی اُن میں سے  
سید عبد اللہ بن جعفر مدبر آل باعلوی  
ہمیشہ ایک طبقہ کی وصیت کرتے آئے ہیں  
اجیار العلوم کے پڑھنے کی اور اسکے یاد کرنے  
کی اور اسپر عمل کرنیکی اور اسکے اوراد کی مواظبت  
کی اور انکا مذہب عقائد میں اہل سنت وجماعت  
ہے اور فقہ میں انکا نام مذہب شافعی جو سلوک  
میں جو اجیار العلوم میں ہے اسپر قیام کرتا ہے  
والہ اعلم بطریقہ شاذلیہ کا افسر نے خرقہ پہنا  
ہاتھ سے شیخ البوطا پر کے انہوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم  
کروی سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں  
نے اخذ کیا ایک جماعت کہ اُن میں سے سید احمد

کتاب احیاء العلوم پر مبنی ہے ۱۳۴۲

میں خلافت



بن قاسم علامہ والولی البکیر سیدی  
حسن الانجیہی الشیخ ابراہیم العلقمی  
وسیدی محمد بن زین الدین کلام صحیح الشیخ  
الاسلام محال الدین الطویل وتادیر  
بادیہ ولسوا منہ ہو صحیح اخلاقہ محمد  
بن محمد بن الجزیری و هو صحیح اخذ الخرقۃ  
عن التاج السبکی و هو صحیح و اخذ عن  
سید احمد بن عطاء اللہ الاسکندر صاحب  
الحکم و هو صحیح اخذ عن سید فی الجب  
للغزنی و هو صحیح اخذ و لیس عن القطب  
ابی الحسن الشاذلی و لیس الشیخ ابو طاهر الخرقۃ  
واخذ التلقین عن الشیخ الحرم احمد الخلی الشیخ  
عبد اللہ بن سید عن الشیخ عیسیٰ المغربي عن الشیخ  
ابی عثمان سعید بن ابراہیم الجزائری ایضاً  
لیس الشیخ لیا طاهر خرقۃ شیخ بالکتاب و الاجازۃ  
الشیخ محمد بن سلیمان المغربي نزول مکاتیب الشیخ  
ابراہیم منہ الخرقۃ لا ولادۃ وادسلما الی المدینۃ  
لہم کتب لہم بالاجازۃ و ما قصہ لہ روایۃ ولم  
یجمع الشیخ ابو طاهر معہ بلباس من ید  
لشیخ ابی عثمان الجزائری بلباس لہا من ابی  
عثمان المغربي بلباس لہا من ابی العباس احمد  
حجی الوہابی بلباس لہا من ابی سالم سید  
ابراہیم التازی بلباس لہا من ابی بن موسی  
الزواوی من ابی عبد اللہ محمد بن  
محمد بن مخلص الطیبی

بن قاسم علامہ والولی البکیر سیدی  
اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن زین الدین ان  
نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام محال الدین طویل  
کی۔ اور آداب یافتہ ہوتے ہیں ان کے آداب  
سے اور خرقہ پہنا ہے ان کے ہاتھ سے اور صحبت  
میں ہے ہیں علامہ محمد بن محمد جریری کے اور  
انہوں نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ کیا  
ہے تاج سبکی سے اور انہوں نے سیدی احمد  
بن عطار راہ اسکندری صاحب حکم سے اور انہوں نے  
سیدی ابو العباس مرغنی سے اور انہوں نے قطب  
ابو الحسن شاذلی سے اور شیخ ابو طاهر خرقہ پہنا اور  
اخذ تلقین کیا شیخ الحرم احمد الخلی سے اور شیخ عبد  
بن سالم سے اور انہوں نے شیخ عیسیٰ مغربی سے  
انہوں نے شیخ ابو عثمان سعید بن ابراہیم جزائری سے  
اور نیز پہنا یا ابو طاهر کو شیخ نے خرقہ اپنے شیخ کا کتابت  
اور اجازت کیسا تھ شیخ محمد بن سلیمان بن زویل کہ  
سے طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے اسے خرقہ اپنی اولاد  
کی واسطے انہوں نے خرقہ بھیجا ان کی واسطے طرف مدینہ  
کے اور اجازت لکھی جسوقت صحیح ہوئی یہ روایت اول  
مجمع نہیں ہوئے شیخ ابو طاهر اسے خرقہ پہنے میں ان کے  
شیخ ابو عثمان جزائری کے ہاتھ سے خرقہ پہنے کو ابو  
عثمان مغربی سے انہوں نے پہنا ابو العباس  
احمد حجی و حراق سے انہوں نے ابو سالم سیدی  
ابراہیم تازی سے انہوں نے صالح بن موسی زواوی  
سے انہوں نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے

مشاہد صاحب کے سر شہر کا دوسرا سلسلہ شاخ

عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید  
ذیل الدین ابی بکر السید ابی عبد اللہ بن  
السید ابی الحسن الشاذلی وھما من القطب  
ابی الحسن الشاذلی ثم القطب فی الدین  
ابو الحسن علی بن محمد الدین بن عبد الجبار  
الشہیر بالشاذلی اخذ الطریقۃ ولبس  
الخرقة عن شیخہ عبد السلام من مشیش  
وھو عن السید عبد الرحمن بن زبایت  
المدرنی وھو عن الشیخ تقی الدین الصوفی  
المعروف بالفقیہ مصری وھو عن الشیخ  
فخر الدین وھو عن الشیخ ابی الحسن بن ھو  
عن الشیخ تاج الدین محمد وھو عن الشیخ تھامس الدین  
ھمد وھو عن الشیخ ذیل الدین محمد القروی  
وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراھیم البصری وھو  
عن الشیخ ابی القاسم المرانی وھو عن الشیخ فخر  
السعود وھو عن الشیخ سعید القطرانی وھو عن  
الشیخ ابی محمد جابر وھو عن السید الشہید الامام  
حسین بن علی وھو عن ابیہ الامام امیر المؤمنین  
علی بن ابی طالب وھو عن السید المرسلین  
وشفیع المذنبین قائد الغر المحجلین محمد رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابن فقیر حزب  
البحر الخد کرام الشیخ ابو طاهر عن الشیخ احمد  
الغفلی عن الشیخ محمد بن علاء عن سالم السہوی  
عن النجم العبطی عن شیخ الاسلام ذریا  
الطاف القدس ری موزعہ اردو۔ حضرت شاہ صاحب تصوف کی تمام اصطلاحوں کا بیان کیا ہے قیمت ۸

انہوں نے شیخ علاؤ الدین مغلطائی سے انہوں  
نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابو عبد اللہ  
بن سید ابی الحسن شاذلی سے اور ان دونوں  
قطب ابی الحسن شاذلی سے پھر قطب نور الدین  
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور شاذلی  
نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ عبد السلام  
بن مشیش سے اور انہوں نے سید عبد الرحمن بن  
زیات مدنی سے انہوں نے شیخ تقی الدین صوفی  
عرف لفقیہ مصر اور انہوں نے شیخ فخر الدین  
انہوں نے شیخ ابی الحسن علی سے انہوں نے شیخ  
تاج الدین محمد سے انہوں نے شیخ تھامس الدین  
محمد سے انہوں نے شیخ زین الدین محمد قروی سے  
انہوں نے شیخ ابی اسحاق ابراھیم بصری سے انہوں  
نے شیخ ابی القاسم مرونی سے انہوں نے شیخ فخر  
سے انہوں نے شیخ سعید قطرانی سے انہوں نے شیخ  
ابو محمد جابر سے انہوں نے سید الشہید امام حسین بن علی  
سے انہوں نے اپنے والد امام امیر المؤمنین علی ابن  
ابیطالب سے انہوں نے سید المرسلین شفیع المذنبین  
قائد الغر المحجلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
اور اس فقیر نے حزب البحر اخذ کیا شیخ ابو طاهر  
سے انہوں نے شیخ احمد غفلی سے انہوں نے شیخ  
محمد بن علاء سے انہوں نے سالم سنہوری سے  
انہوں نے نجم عبطی سے انہوں نے  
شیخ الاسلام ذریا سے

ذیل الدین

۱۳۷۱ شوال ۱۳۷۱ھ سلسلہ شطاریہ

عن الخیر عبد الرحیم بن فترات عن التاج  
عبد الوہاب بن علی السبکی عن والدہ التقی  
علی بن الکاف السبکی عن الشیخ احمد بن  
عطاء اللہ عن الامام الشیخ ابو العباس  
احمد بن محمد المرسی عن ابی الحسن  
الشاذلی واخذ کریم ابن عطاء اللہ بن  
سند الشیخ احمد بن عطاء وخبیر فی الشیخ  
ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ احمد النخعی  
قال اخبر فی الشیخ عی الشاذلی بتلقینہ  
عن الشیخ سعید الجرائری عن الشیخ  
سعید المقری عن الولی کامل احمد  
حجی عن العارف باللہ سید ابراہیم  
بقراءة اربع سورۃ من القرآن فی کل یوم  
ولیلۃ وہی اقرب باسم ربک الذی خلق  
وانما انزلناہ فی لیلۃ القدر فاذا انزلت  
الارض زلزالا کبارا کلا ف قریش  
طریقہ شطاریہ

واما طریقہ شطاریہ رین دیار بہین کجہت است جہت  
شیخ محمد غوث گوایر و تحقیق پیش از شیخ محمد غوث گوایر  
چندان این طریقہ شہرت نہ داشت اول کسی کہ این طریقہ  
در ہندوستان ازوے جاری شد عبد اللہ شطاری است  
و اول کسی کہ این طریقہ ابتدا کرد شیخ خدائی ماوراء النہر  
بالجملہ این فقیر خرقہ ز دست شیخ ابو طاهر کدی پوشیدہ الیقا  
بعمل خود جو ہر سہ ہجارت داود عزیمت الشیخ ابراہیم  
اکبری عن الشیخ احمد القش عن الشیخ احمد شناسی عن سید

انہوں نے عن عبد الرحیم بن فترات سے  
انہوں نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکی  
سے انہوں نے اپنے والد تقی علی بن کافی سبکی  
سے انہوں نے شیخ احمد بن عطاء اللہ سے  
انہوں نے امام ابو العباس احمد بن عمر مرسی  
سے انہوں نے ابو الحسن شاذلی سے اور اخذ  
کیا حکم اس عطا کا اسی سند سے شیخ احمد بن عطا  
سے اور مجاہد خبر دی شیخ ابو طاهر نے کہا خبر می ملک  
شیخ احمد نخعی نے کہا خبر می مجھے شیخ کجی شاذلی نے  
اسکی تلقین کی شیخ سعید جرائری نے انہوں سے شیخ  
سعید مقری سے انہوں کی کامل احمد حجی سے  
انہوں نے عارف باللہ سیدی ابراہیم سے واسطے  
پڑھنے چار سو تین قرآن کے ہمیشہ شب روز میں  
اور وہ یہ ہیں۔ اقرار باسم ربک الذی خلق  
انزلنا فی لیلۃ القدر۔ افازلت الارض زلزالا  
کبارا کلا ف قریش

طریقہ شطاریہ  
اور طریقہ شطاریہ کی اس ملک میں بھی ایک جہت شیخ  
محمد غوث گوایر سے اور فی الحقیقت شیخ محمد غوث گوایر  
سے پہلے کچھ اس طریقہ کی شہرت تھی اور ہندوستان میں جو پہلے  
ہوا عبد اللہ شطاریہ ہوا اور جس پہلے یہ طریقہ جاری کیا  
وہ شیخ خدائی ماوراء النہر ہی ہیں غرض اس شخص نے خرقہ  
شیخ ابو طاهر کدی کے ہاتھ سے پہنا اور انہوں نے اسے عمل  
کی اجازت دی جو ہر سہ میں ہے اپنے والد شیخ ابراہیم سے  
انہوں نے شیخ احمد شناسی سے انہوں نے شیخ احمد شناسی سے

میں خلافت

جو ابراہیم کی اجازت سے ہے

عشق طریقت

۱۳۸

۹

صیغۃ اللہ عن الشیخ وجہ الدین الحلوی  
الکجراتی عن الشیخ محمد عن غوث الکواکبی والیضا بسہ  
الشیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد الغزالی عن السید ہریر  
کلان عن الشیخ عیسیٰ السند البرہان ری عن  
الشیخ لشکر محمد عن الشیخ محمد عن غوث الشیخ محمد  
غوث صاحب الجواہر الحسنہ فاشاں طریقہ  
الشطار یہ اخذ ہا عن الشیخ ظہر عن الشیخ ہدیۃ  
اللہ سر مست عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ محمد قاسم  
عن الشیخ عبد اللہ شطار عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد  
عاشق عن الشیخ خذ اقلی للاداء الفہم عن  
ابی الحسن الحر قانی عن ابی مظفر تہذیب الطوسی  
عن الشیخ ابی یزید العشق عن الشیخ محمد المخری  
تلق عن روحانیہ سید الامام جعفر الصادق  
لسند السابق ابن فقیر درمخروج جون بر لاہور  
رسید و دست بوس شیخ محمد سعید لاہوری یافت  
اجازت دعائی سیفی دلونڈ بل اجازت جمیع  
اعمال جواب ہر قسم و سند خود بیان کردہ ایشان  
دیرین زمانہ کیے از اعیان مشائخ طریقہ حنبلیہ  
و شطاریہ بووند و چون کے را اجازت میداوند  
اور دعوت رجبت نے شہر رحمتہ اللہ تعالیٰ  
سند قال الشیخ المعتمد الفقہ حاجی محمد  
سعید اللہ ہوی اخذ الطریقۃ  
شطاریہ و اعمال الجواہر الحسنہ من  
السیف و غیرہ عن الشیخ محمد اشرف اللہ ہوی  
عن الشیخ عبد الملک عن الشیخ الباقی الدانی

صیغۃ اللہ سے انہوں نے شیخ وجہ الدین الحلوی سے  
انہوں نے شیخ محمد عن غوث کو الہری سے اور نیز بسایہ فرقہ  
شیخ ابوطاہر نے شیخ احمد علی سے انہوں نے سید ہریر  
سے انہوں نے شیخ عیسیٰ سندی برہان ری سے انہوں نے  
شیخ لشکر محمد سے انہوں نے شیخ محمد غوث سے پھر شیخ محمد  
غوث کو الہری صاحب جواہر حسنہ اور بر واج دینے والے  
طریقہ شطاریہ کے نے اخذ کیا طریقہ شطاریہ کے انہوں  
نے شیخ ہدیۃ اللہ سر مست سے انہوں نے شیخ محمد قاسم سے انہوں  
نے شیخ عبد اللہ شطار سے انہوں نے شیخ محمد عارف سے انہوں  
نے شیخ محمد عاشق سے انہوں نے شیخ محمد عارف سے انہوں  
ابو حسن قانی سے انہوں نے ابو مظفر تہذیب الطوسی سے  
انہوں نے شیخ ابی یزید عشق سے انہوں نے شیخ محمد  
مخری سے انہوں نے تلقین پائی روحانیت  
سے شیخ ابی یزید بطامی کے انہوں نے تلقین  
پائی روحانیت سے سید الامام جعفر صادق کے  
بموجب سند سابق کا اور نیز یہ فقیر کے سفر میں جب  
لاہور پہنچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری  
کی حاصل کی۔ انہوں نے دعائی سیفی کی اجازت ملکہ اجازت  
جمیع اعمال جواب ہر قسم کے بیان کی اور یہ اس زمانہ میں  
بڑے مشائخ طریقہ حنبلیہ و شطاریہ کے تھے اور جب کسی کو  
اجازت دیتے تھے اسکو دعوت کی رجبت ہوتی تھی رجبت  
تعالیٰ استمدار کہا ہے شیخ بمعرقہ حاجی محمد سعید لاہوری  
نے کہ میں نے اخذ کیا طریقہ شطاریہ اور اعمال جواب  
ہر قسم سیفی وغیرہ شیخ محمد اشرف لاہوری سے انہوں نے  
شیخ عبد الملک سے انہوں نے شیخ الباقی دانی سے

۱ کلا سلاسل شطاریہ

۲ الشیخ ابی یزید السطافی تلقین من روحانیت

سند دعائی سیفی و جواب ہر قسم

مشاہد صاحب رحمہ کو دعائے سیفی اور مجاہد  
نہمہ کی اجازت



عن الشیخ وجیہ الدین الکجراتی عن الشیخ  
محمد غوث الکوٹلیوی والیضاً این فقیر  
ابازت طریقہ شطاریہ مہمل شہاد حضرت  
والد بزرگوار قدس سرہ عن شیخ لال میوہی  
عن الشاہ پیر میں ہتی بسند لا یجھو فی  
الذین وجدت فی کتاب العزیزہ امراہ  
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ  
ہاء الدین الشطاری انہ قال ہانکہ  
ذکر مشرب شطاریہ ذات بزبان یا دل گوید ملاحظہ  
اسما صفات کند یعنی ستمج و بقیہ و عظیم و  
خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ  
پیش نظر دارو و مد کشد و شد کند و از زیر  
ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا  
و بینا و دانما و در ول قرار دہد و مدیک دم  
بگوید از اول تا آخر دم این در غیب محاربه  
کبیر است فاما در محاربه کبیر اگر در یک دم دو صد بار  
زیادہ بگوید پس بہتر است چون درین صفات  
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ  
ان صفات را نبات گوید یعنی ستمج بقیہ  
عظیم شنوا و آتم بینا و آنا قائم حاضر ناظر  
شاہد چون مدت درین شغل استقامت  
میفرماید یعنی قادر و آحد و خی - قیوم  
ظاہر - باطن - رؤف - نور - ہادی و بدیع  
و باقی و عروج و نزول - در ہر ذکر و سہی  
شرط است چون زمانے بدن مشغل

انہوں نے شیخ وجیہ الدین الکجراتی سے کہہ دیا  
نے شیخ محمد غوث کو الیری سے اور نیز اس فقیر کو اجازت  
طریقہ شطاریہ کی حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار  
قدس سرہ سے انکو شیخ لال میوہی سے انکو شاہ  
پیر میوہی سے ان کی سند اس وقت  
مجھے یاد نہیں میں نے کتاب عزیزہ میں ملی  
معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایرجی سے ان کو  
شیخ ہاء الدین شطاری سے کہ انہوں نے  
کہا ہے کہ جان لینا چاہتے کہ ذکر مشرب شطاریہ  
کا اسم ذات بزبان سے یا دل میں کہے اور ملاحظہ  
اسما صفات کا کہے یعنی ستمج بقیہ عظیم خیال  
میں لائے اور برزخ یعنی صورت واسطہ کی پیش  
نظر رکھے اور مد کشے اور شد کہے اور زیر ناف سے  
شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور  
دیکھنے والا اور جاننے والا دل میں قرار دے اور ایک  
دم میں ایک فہم کہے دم کے اول سے دم کے آخر  
تک میں اور یہ جبت کہ محاربه کبیر ہو اور جو محاربه  
کبیر ہو تو دو سو و فتح اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے  
جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات تلقین  
کرے کہ ان صفات کو نبات کہتے ہیں یعنی  
ستمج بقیہ عظیم شنوا بینا و آنا و آتم قائم  
حاضر شاہد ہے جب ایک مدت اس شغل میں مستقیم ہو جائے  
تو فرماتے ہیں یعنی قادر و آحد و خی قیوم ظاہر  
باطن رؤف نور ہادی بدیع باقی عروج -  
نزول ہر کو دم میں شرط ہے جب ایک مدت اس میں

طریقہ شطاریہ میں صلی خلافت نہ ہو

سلسلہ شطاریہ کا طریقہ ذکر و تعلیم



## سلسلہ مشطاریہ کے مراقبہ ۱۲۰ حارے

استقامت گرفتہ باشد بعد ملفوظات تلقین کنند  
یعنی العلی الاعلی العظیم العظیم الکبیر اکبر القرب  
اک قریب اللطیف اللفظ اکرم اکرم النور النور  
العلیم الاعم اسکے بعد چار کبیر کا شغل کر لیں کہ وہم و ک  
کر خوب شدت کے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے  
کہ بدن سے پسینہ مینہ کی طرح برسنے لگے اور ذکر کرے والا  
بیشوش ہو جائے اور فائدہ یہ ہے کہ حقد پرہو کے  
سینے سے اور بہت جاگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس  
سے حاصل ہو جائے اور مقدار کافی ہے باقی مرتبہ  
معلوم ہو جائیگا۔ جاننا چاہئے کہ مراقبہ تین طور میں  
ایک تو یہ کہ اس طرح بیٹھے جیسے نمازیں بیٹھے ہیں اور  
اس علم کو لازم کرے یعنی یقین سے یوں جائے کہ اصرار  
دیکھتا اور سنتا اور جانتا ہو اور جب اس علم سے ایک لمحہ بھی  
غافل ہو تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ میں بطریق لازم ہے  
اور نماز و تلاوت اور تمام احوال کو لازم تھا اور جب اس میں  
استقامت ہو جائے۔ دوسرے مراقبہ ہے مشاہدہ کی تین مرتبہ  
کرے۔ اور اس میں بھی ایسی شکل سے بیٹھا ورنہ دل کے وسط  
کی طرف جھکائے اور آنکھیں بند کرے اور چشم باطن سے  
دل کو دیکھیں اور تصور کرے کہ خدا عزوجل کو دیکھتا  
ہے۔ اور جب یہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب  
تنبیہ کا اٹھ جائیگا تو تحقیق جائیگا کہ خدا تعالیٰ  
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تیسرے مراقبہ  
میں کہ اُسے معائنہ بھی کہتے ہیں اس میں مشغول  
اور وہ یہ ہے کہ اسی طور سے بیٹھے مگر  
نظر آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں

استقامت گرفتہ باشد بعد ملفوظات تلقین کنند  
یعنی العلی الاعلی العظیم العظیم الکبیر اکبر القرب  
اک قریب اللطیف اللفظ اکرم اکرم النور النور  
العلیم الاعم اسکے بعد چار کبیر کا شغل کر لیں کہ وہم و ک  
کر خوب شدت کے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے  
کہ بدن سے پسینہ مینہ کی طرح برسنے لگے اور ذکر کرے والا  
بیشوش ہو جائے اور فائدہ یہ ہے کہ حقد پرہو کے  
سینے سے اور بہت جاگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس  
سے حاصل ہو جائے اور مقدار کافی ہے باقی مرتبہ  
معلوم ہو جائیگا۔ جاننا چاہئے کہ مراقبہ تین طور میں  
ایک تو یہ کہ اس طرح بیٹھے جیسے نمازیں بیٹھے ہیں اور  
اس علم کو لازم کرے یعنی یقین سے یوں جائے کہ اصرار  
دیکھتا اور سنتا اور جانتا ہو اور جب اس علم سے ایک لمحہ بھی  
غافل ہو تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ میں بطریق لازم ہے  
اور نماز و تلاوت اور تمام احوال کو لازم تھا اور جب اس میں  
استقامت ہو جائے۔ دوسرے مراقبہ ہے مشاہدہ کی تین مرتبہ  
کرے۔ اور اس میں بھی ایسی شکل سے بیٹھا ورنہ دل کے وسط  
کی طرف جھکائے اور آنکھیں بند کرے اور چشم باطن سے  
دل کو دیکھیں اور تصور کرے کہ خدا عزوجل کو دیکھتا  
ہے۔ اور جب یہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب  
تنبیہ کا اٹھ جائیگا تو تحقیق جائیگا کہ خدا تعالیٰ  
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تیسرے مراقبہ  
میں کہ اُسے معائنہ بھی کہتے ہیں اس میں مشغول  
اور وہ یہ ہے کہ اسی طور سے بیٹھے مگر  
نظر آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں

مراقبہ ۱۲۰ حارے

دوسرے مراقبہ

تیسرے مراقبہ

فرا کردہ برہنیت مختصر تصور کنی کہ رُوح  
از قالب بیرون رفت و از سادات گزشت  
و بمقام حق تعالی مشغول شد اگر کسی برین  
استقامت یا بد رشتہ سیر پیدا آید بجانب رشتہ  
بالائے مقام آسمان باشد و دوم جانب رشتہ در  
دل او باشد و اعلیٰ مرتبہ طریق است و مشغولی  
کہ مشغول نمی گویند زمین است و درین واسطہ  
درست نیست۔

### بیان سبجہ

و اہا سبجہ قناتونی ہا السید عمر ابن بنت  
الشہید عبداللہ البصری المکی قالنا و لونی ہا  
حدیث الشہید عبداللہ بن ولہ ایا ہا  
شہید محمد بن محمد بن سلیمان المغربی  
وقال نا و لونی ایا ہا ابو عثمان الجرائری  
عن ابی عثمان المقرئ عن سید احمد  
حجی عن سید ابن اہیم التازی عن  
ابی الفتح المرادی عن ابی العباس احمد بن  
یحیٰی الدار عن محمد بن الدین بن محمد بن یعقوب  
بن محمد الفایز زابادی اللغوی عن جمال الدین  
یوسف بن محمد الدہس عن یحییٰ بن علی بن ابی  
القاسم بن یحییٰ عن محمد بن الدین بن عبد اللہ بن ابی  
الحسین المقرئ عن ابی عبد اللہ الفضل بن محمد بن ہاشم  
عن ابی محمد عبداللہ السمرقندی عن ابی جعفر بن  
السائد الحدادی عن ابی نصر عبدالوہاب بن عبد اللہ بن  
عزیز بن محرز عن ابی الحسن بن القاسم الصفی

اونچی کرے اسی طرح جیسے مرتبے وقت یہ  
خیال کرے کہ میری روح حالت بخل گئی اور آسمان کو  
گذر گئی اور حق تعالیٰ کے معائنہ میں مشغول ہوئی اگر کسی  
کو اس پر استقامت حاصل ہوگی ایک طرف اس پر نظر ہوگا  
اس کا ایک سر آسمان پر ہوگا اور دوسرا  
اس کے زمین۔ اور اعلیٰ مرتبہ اور مشغولی جو مشائخ  
کہتے ہیں یہی ہے اور اس میں واسطہ درست  
نہیں۔

### بتیج کی سند

وہ مجھ کو دی سید عمر شیخ عبداللہ بصری مکی  
کے نواسے نے کہا مجھ کو دی میرے نانا شیخ عبداللہ  
نے اُن کو دی اُنکے شیخ محمد بن سلیمان  
مغربی نے اور کہا مجھ کو دی ابو عثمان الجرائری  
نے اُن کو ملی ابو عثمان مقرئ سے کہ اُن کو  
سید احمد حجی سے اُن کو سید ابی ہاشم تازی سے  
ابی الفتح المرادی سے اُن کو ابی العباس احمد بن  
یحیٰی الدار سے اور ابی الفتح المرادی سے اُن کو محمد بن الدین  
بن محمد الفایز زابادی اللغوی سے اُن کو جمال الدین  
یوسف بن محمد الدہس سے یحییٰ بن علی بن ابی  
القاسم بن یحییٰ عن محمد بن الدین بن عبد اللہ بن ابی  
الحسین المقرئ عن ابی عبد اللہ الفضل بن محمد بن ہاشم  
عن ابی محمد عبداللہ السمرقندی عن ابی جعفر بن  
السائد الحدادی عن ابی نصر عبدالوہاب بن عبد اللہ بن  
عزیز بن محرز عن ابی الحسن بن القاسم الصفی

سلاسل اولیاء اللہ

قال سمعت ابا الحسن الماکی وقد رايتہ  
وفي يدہ سبحة فقلت يا اوستاذ انت  
الي الان مع السبحة يقول كذا رايت اوستاذ  
الجديد في يدہ سبحة فقلت يا استاذي  
رايت الي الان مع السبحة فقال كذا رايت  
استاذي سوي بن المفلس السقطي في يدہ  
سبحة فقلت يا استاذ وانت مع السبحة  
فقال كذا رايت استاذي معصون  
الكرخي وفي يدہ سبحة فسالت عما سالتني  
عن فقال كذا رايت استاذي شريح الحافي  
وفي يدہ سبحة وسالت عما سالتني عن فقال  
رايت استاذي عمر المكي وفي يدہ سبحة فسالت  
عما سالتني عن فقال رايت استاذي الحسن  
البعكري وفي يدہ سبحة فقلت يا استاذ مع  
عظم شانك وحسن عبادتك وانت  
الي الان مع السبحة فقال لي هذا شئ كنا  
استعملناه في البدايات ما كنا نتوكل في  
التهايات انا احب الي اذكر الله بقلبي و  
يدي ولساني قال الشيخ ابوالعباس الرضا  
تبين من قول الحسن البصري السبحة كانت  
موجودة متخذة في عهد الصحابة لقوله  
هذا شئ كنا استعملناه في البدايات و  
بدايت الحسن من غير شك كانت  
مع اصحاب رسول الله صلى الله  
عليه وآله وسلم فانه ولد

انہوں نے کہا میں نے علی حسن مالکی سے اس وقت حق میں دیکھا  
اکو تسبیح لکے ہاتھ میں ہو تو میں نے کہا اے حضرت ابی مکی یہ  
تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں کہا انہوں نے یونی دیکھا تھا انہوں نے حضرت  
جنید کو اور اسے کہا تھا حضرت ابی مکی آپ تسبیح ہاتھ میں  
رکھتے ہیں انہوں نے کہا میں نے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد سری  
بن مغلس سقطی کو اور اُن کے ہاتھ میں تسبیح تھی تو میں نے  
کہا اے حضرت ابی مکی آپ تسبیح رکھتے ہیں انہوں نے  
کہا میں نے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد معروف  
کرنی کو اور اُن کے ہاتھ میں تسبیح تھی اور میں نے یونی  
پوچھا تھا جسطرح تم نے مجھے پوچھا تو انہوں نے  
کہا ہم نے یونین دیکھا تھا اپنے مرشد بشر مافی  
کو اُسے یونی دریافت کیا جیسے تم نے مجھے  
انہوں نے کہا میں نے دیکھا اپنے حضرت عمر کی کو  
لکے ہاتھ میں تسبیح تھی میں نے سوال کیا اسی طرح  
جسطرح تم نے مجھے انہوں نے کہا میں نے دیکھا  
اپنے استاد حسن بصری کو اُن کے ہاتھ میں  
تسبیح تھی میں نے کہا اے حضرت ابی باوود  
ایسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی  
اور بھی آپ کے ہاتھ میں تسبیح ہو انہوں نے کہا کہ یہی  
ایک ایسی شے ہے کہ ہر تہا میں سکا استعمال کرتے تھے  
تو ہم نے نہایت میں بھی نہ ترک کیا میں نے دست بکشا ہوں  
اس امر کو کہ ذکر امدولے کروں اور ہاتھ سے اور زبان  
سے شیخ ابوالعباس سودا فرماتے ہیں کہ حسن بصری کے قول  
سے روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور تھیں صحابہ کے عہد میں  
جو انہوں نے کہا یہ ایسی شے ہے کہ ہم ابتدا میں کیا کرتے تھے اور

ابو الحسن بصری کی تسبیح سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تھے کہ ذکر امدولے کرتے تھے یہی ہوتا تھا

۱۴۳۳ ش ۱۲ ص ۱۲ کو دیگر وظائف

سنتین بقیان من خلافت عمر بن العاص  
وعلیا وطلحہ رضی اللہ عنہم وحمزہ بن  
الاسود فی قضیۃ عثمان بن عفان  
سنتہ ورضی عن عثمان بن عفان بن  
حصین و معقل بن یسار و ابی بکر و ابی  
موسی و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہم وخلق کثیرین من الصحابة  
و الخلفاء فی روایتہ عن علی رضی اللہ عنہ  
مشہور اتھی و اما در اہل الخیرات  
فاخبرنا بہ شیخنا ابو طاهر عن الشیخ احمد بن الفضل  
عن السید عبد الرحمن الادریسی الشہید  
بالجوب عن ابیہ احمد عن جدہ محمد  
عن ابی جعفر احمد عن مولفہ السید الشہید  
محمد بن سلیمان الجوزی رحمۃ اللہ و اما  
قصیدۃ البرد فاخبرنا بہ ابو طاهر  
عن الشیخ احمد بن الفضل عن محمد بن العلاء  
العالمی عن سالم السمری عن النجم  
القیطی عن شیخ الاسلام ذکریا عن ابی  
اسحاق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد  
بن الحسن الشاذلی عن علی بن جابر البہاکی  
عن ناظمہا شمس الدین محمد بن سعید  
حماد البوصیری رحمۃ اللہ کتابہ جوف کوید  
این کتاب از زبان سلاسل دین سلیم شہید بعد از ان  
بعض اسانید علم حدیث و علم فقہ و غیرہما خواہد آمد و الحمد للہ  
اولا و آخر و طاب سر و باطن و علی سید محمد رحمۃ اللہ علیہما آمین

جب دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گئے  
تھے اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان و علی و طلحہ  
رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو  
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قفسیہ میں تو ان کی عمر  
چودہ برس کی تھی اور انہوں نے حدیث کی  
روایت کی ہے عثمان رضی اللہ عنہ بن حصین و  
معقل بن یسار و ابوبکر و ابو موسیٰ ابن عباس بن  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور  
انکا حضرت علی سے روایت کرنا غیر مشہور اتھی  
ولا اہل الخیرات کی سند اور لا اہل الخیرات کی  
ہم کو امانت دینی ہمارے شیخ ابو طاهر انہوں نے شیخ  
احمد بن محمد کے انہوں نے سید محمد بن احمد بن اویسی مشہور  
محبوب انہوں نے اپنے والد احمد سے انہوں نے  
انکے دادا احمد سے انہوں نے نیک پیر دادا احمد سے انہوں  
نے اس کے مصنف سید شریف محمد بن سلیمان جوفی  
رحمۃ اللہ علیہ سے قصیدہ بردہ کی سند  
ہم کو جوفی قصیدہ بردہ کی ابو طاهر نے شیخ احمد بن محمد  
انہوں نے محمد بن علی عالمی سے انہوں نے سالم السمری سے  
انہوں نے نجم غطی سے انہوں نے شیخ الاسلام محمد بن محمد بن  
ابو اسحاق صالحی سے انہوں نے صلاح محمد بن محمد بن  
شاذلی سے انہوں نے علی بن جابر البہاکی سے انہوں نے اس کے  
ناظم شرف الدین بن محمد بن سعید حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ  
کاتب وف اتہا یہی بی سلاسل اس میں سیرت و احادیث  
حدیث و فقہ و غیرہما کی سند ذکر کی ہوگا فقط و الحمد للہ و اما  
و آخر و طاب سر و باطن و علی سید محمد رحمۃ اللہ علیہما آمین

۱۴۳۳ ش ۱۲ ص ۱۲

سند و اہل الخیرات

قصیدہ بردہ کی سند



دیگر تصنیفات خاندان ولی اللہی جو مشہور سے مسکتی ہیں۔ اور جن کا حق طبع فقیر کی ملکیت ہو کوئی تاجر کتاب یا صاحب طبع بلا اجازت میری کتاب ل کے چھاننے کے مجاز نہیں رکھوئے کہنے کو زیادہ نقص و فائدہ اور بچانے فائدہ کے نقصان نہ آئے۔ ہاں بعد جلدین مطلوبین فقیر کے طلب مالکین۔ تاجر ان کتاب کیساتھ حاصل عایت کی جائیگی **فقیر** سید عبدغنی جعفری کلیمی علی اللہی نواسہ جانشین حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبِ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نواسہ سجاد شہین حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہ جہان آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ مالک طبع احمدی متعلق مدرسہ عزیزی۔ مہلک پریڈ دہلی۔

۱۳	تصانیف حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحبِ مورت اعلیٰ	۱۳	وصیت نامہ شرح قاضی صاحب	۱۳	تفہار لاجہ اہلبیت کے فضائل
۱۴	انفاس رحیمہ فارسی	۱۴	ترجمہ سائل انسان العین غیرہ	۱۴	تجلیہ نافہ در اصول حدیث
۱۵	ارشاد رحیمہ فارسی	۱۵	فیوض الحقین ترجمہ جلال الکونین	۱۵	تحقیق الروایہ مستخرج
۱۶	تصانیف جہاد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبِ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۶	ہولاء مع شرح حزب البحر فاری	۱۶	عملیات خاندان عزیزیہ
۱۷	انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم	۱۷	ہولاء مع شرح حزب البحر اردو	۱۷	کرامات عزیزی ہر سہ حصہ اردو
۱۸	الفاظ القدس فارسی مترجم جہاد اردو	۱۸	سر المکتوم فی اسباب وین العلوم	۱۸	میزان العقائد عربی محشی
۱۹	اچھا عقیدہ مسلح فی حسن الحقیر	۱۹	تصانیف طیبہ الامت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبِ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۹	مجموعہ خمسہ رسائل اردو
۲۰	تاویل الاماویہ عربی مترجم جہاد اردو	۲۰	بہار باب فارسی	۲۰	کتب مطبوعہ غیر عرفائش پر جسے لکھ سکتی ہیں بذریعہ کار و طلب مالکین
۲۱	تفہیمات الہیہ عربی و فارسی	۲۱	تخلہ ہندی فارسی در علم طب	۲۱	انصاف مع ترجمہ کشف
۲۲	در التھن فی بشارت نبی الامین مترجم	۲۲	تخلہ ہندی اردو در علم طب	۲۲	شرح رباعیتین
۲۳	سطحات معجز اللطیف فارسی	۲۳	تصانیف جہاد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب	۲۳	قصید طیب النعم فی بیج سید النعم
۲۴	مجموعہ شاد علی اسماء سنا و عربی	۲۴	محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۲۴	قرۃ العین فی تفصیل الشیخین فارسی
۲۵	فیصلہ و حق الوجود الشہود عربی مترجم جہاد اردو	۲۵	عزیز القناس فی فضائل	۲۵	بستان المحدثین فارسی
۲۶	سوار اسبیل کلیمی مترجم جہاد اردو۔ جہاد ولی نعمت حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کیا تصنیف، ذات صفات باری تعالیٰ میں عیب غریب مضلین اور اسکے ضمن میں متحد مختلف صوفیانہ معلومات کا خزینہ ہدیہ لکھ	۲۶	اخیار الناس فارسی مترجم جہاد اردو	۲۶	سر الشہادتین مترجم جہاد اردو
۲۷		۲۷		۲۷	تخلہ انا عشر فارسی سے الفیاض

سوار اسبیل کلیمی مترجم جہاد اردو۔ جہاد ولی نعمت حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی پیش کیا تصنیف، ذات صفات باری تعالیٰ میں عیب غریب مضلین اور اسکے ضمن میں متحد مختلف صوفیانہ معلومات کا خزینہ ہدیہ لکھ

**سید عبدغنی جعفری سجادہ نشین گاہ کلیمی در میان جامع مسجد لال قلعہ دہلی**



## وس و سید انعام

ان پرمان کو دیا جائیگا جو سجادہ صاحب کتابیں طلب فرمائیں۔

لیکن ڈاکٹرانہ کی غفلت سے کسی دوسرے شخص کی غلط سلاسل کتابیں پہنچ جائیں۔ ایسے پارس کے آنے پر اسکا نمبر و سر ڈاکٹر کا نام تو کھینچ لیکر اسکے پینے سے انکار کر دیجئے۔ اور فوراً بذریعہ خطبری اطلاع دیجئے۔ تکلمہ منہدی۔ در علم و دیکر

بیرمان فارسی معتمد محمد ارو و معتمد حضرت مولانا شاہ اہل اللہ صاحب دار و نور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب عدالت بلوچی تہذیبی

اس کتاب میں باحال مصنف نے یہ خوبی رکھی جو کہ ان ہندی و اولی کے نام ملے خصال و خصوصیات پر مبنی تکریر فرماتے ہیں۔ جہاں نہ نظر

میں نہ تحفہ میں۔ اور پھر از سر تا پا چھ امراض کے نسخہ منہدی و اولی سے ایسے عہد پر دستند لکھے ہیں کہ انکے حالات سے بہت جلد

شفاء ہو جاتی ہے۔ اور مزید خوبی یہ ہے کہ وہ سب وائیں کم تر کثرت اور دھمکے قصبہ میں بھی مل جاتی ہیں۔ آخر کتاب میں کچھ

کوشش و اوپر کثرت ترقی عہد کا بیان کیا۔ بلاشبہ لکھا جاتا ہے۔

### انتباہ

تحقیق الروایہ عربیہ ترجمہ اردو۔ حضرت مولانا

شاہ عبدالعزیز صاحب عدالت بلوچی تہذیبی

فی مسائل اولیاء اللہ ترجمہ عبدالودود کتاب کی خوبی کو اس کے

خواہشیں غریب بہت اچھی آتی ہے۔

اور تین اس شرح و ہنگام کی جو کہ

انکے صاحبان مطالعہ اور تہذیب کتب مطلع ہیں کہ اس کتاب کے حقوق طبع والا جدید

الواقع ہندوستان میں اس شخص

کا پہلا رسالہ ہے۔ اس کی خوبی

دیکھنے پر متعجب ہے۔ قیمت میں آنے

نچینہ حرا و اسلام یعنی سوانحی نواب

کتاب کے مصنف منشی عاشق حسین صاحب چشتی تھے ہیں

اسکو پڑھ کر نواب اور روسا مع مسنون میں نواب اور پیر کی سلاسل

اخلاق کیسے ہوتے ہیں۔ ترقی کی کیا صورتیں ہیں۔ ہمارے زوال

عمدہ چسپائی صاف اور دیدہ زیب کر کے اور مستورات تک اپنی علمی لیاقت بڑھاسکیں۔ باوجود ان تمام اوصاف کے قیمت ایک سو

بارہ صفحات کی سبب نفع خلائق صرف چار آنہ ترانہ گلی

مشہور غزلوں کا بہترین مجموعہ قابل دیدہ قیمت ایک آنہ۔

## خط و کتابت ترسیل بنام عبدالغنی بخاری بن عثمان کلینی میا صاحب مسجد لالہ علیہ

## انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کا دوسرا حصہ

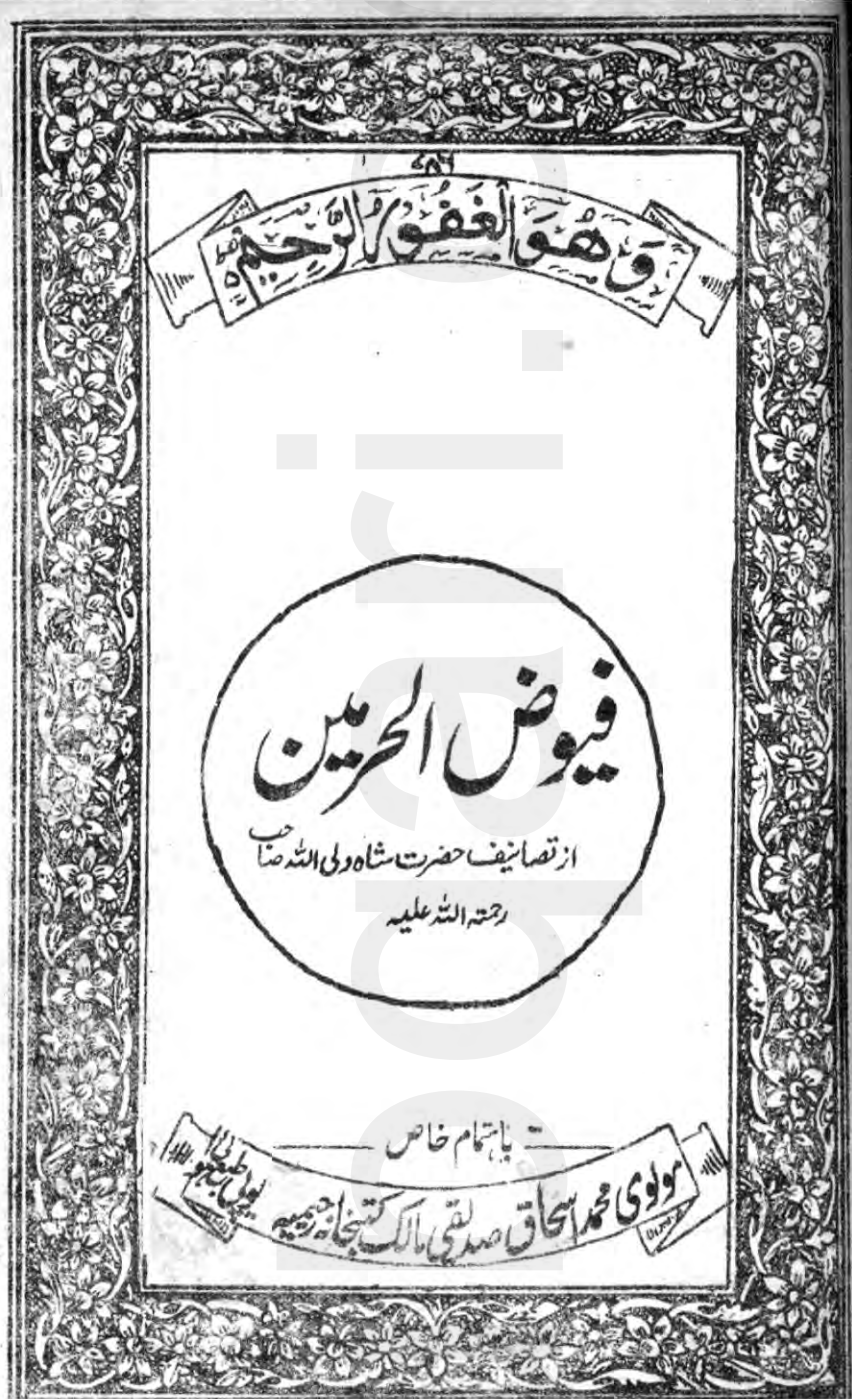
مترجمہ اردو زیر طبع ہے۔ اس حصہ کی نسبت استا ہی کہنا کافی ہے کہ یہ اس کتاب کا دوسرا حصہ ہے۔ ناظرین خود اندازہ فرمائیں کہ جب اول حصہ کے مضامین ایسے ضروری اور دلچسپ معلومات کا پیش بہا لکھنے ہیں تو حصہ دوم اور بھی اعلیٰ وارفع تر بنیہ ہوگا۔ پھر جہاد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کا قابل دیدار لائق شنیدہ ہے قیمت اکر دو پیسہ۔

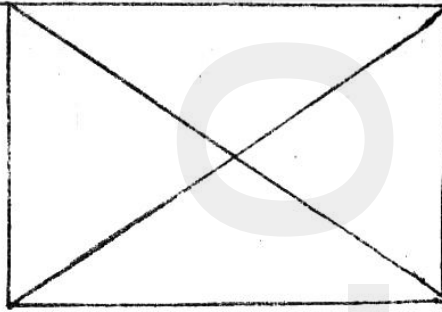
**فیوض الحرمین** مترجمہ اردو وسعادت کوٹنیں۔ جہاد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی معرکتہ آثار تصنیف حسین شاہ صاحب موصوف نے بموقع حج مبارک علاوہ واقعات حرمین مقررین کے مسئلہ وحدت الوجود والشہود، تقلید اہل فقہ و اہل حدیث، نقیصہ و میلاد شریعت، تحقیق مذاہب اربعہ و شیعہ اور دیگر اختلافی مسائل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مقدس و مطہر سے حل فرما کر تفصیل کیا ہے اس کتاب میں تقریر فرمایا ہے جو پہلی دفعہ شائع ہو کر ہاتھوں ہاتھ چل گیا۔ اب شائقین کے مزید اصرار سے یہ سفید چمکنے کا غنچہ دوبارہ شائع ہوئی ہے۔ قیمت اس کو ہر بے بہا کی صرف ۱۲

**تفہیمات الہیہ** اپنی شاہ صاحب کی مشہور زمانہ تصنیف جس کا دیگر مصنفین نے موقعہ بموقع اپنی تصانیف میں اللہ دیلے جس میں تصوف الہیات کے حقائق و معارف کوٹ کوٹ کر بھر دیے ہیں۔ نماز، روزہ اور جمیع احکام اسلام کی فلسفیانہ توجہ اس شان سے کی گئی ہے کہ جو دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ کہنا تفصیل حاصل ہے کہ شاہ صاحب دہلی کے مایہ ناز اور ہندوستان بھر کے استاد و علماء تھے۔ آپ کی یہ کتاب ہر علمی گہر اور ہر عالم کی زیر نظر رہنا ضروری کتاب کا زیادہ حصہ عربی اور کچھ فارسی ہے، اردو ترجمہ اسے نہیں کیا گیا کہ عوام الناس کی سمجھ سے باہر ہے قیمت اول ۱۲

**در النہجین فی بشرات نبی الامین** عربی مترجمہ اردو۔ اس کتاب میں شاہ صاحب مدوح نے اپنے اور اپنے والد ماجد اور اپنے خاندان کے وہ عجیب و غریب حالات کہے ہیں جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس سے حاصل کئے ہیں۔ ہر مسلمان کے دیکھنے کے قابل کتاب عاشق پر غریبی میں مسالمت حضرت حق صلی اللہ علیہ وسلم بھی درج ہیں۔ اس پیش بہا کتاب کا مطالعہ ضرور کیجئے بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ قیمت بہت کم صرف امر

**فیوض الوجود والشہود** عربی مترجمہ اردو جس میں شاہ صاحب نے کجواب خط آفندی اسمعیل بن عبد اللہ الرومی مخم الممدنی مابین اقوال شیخ اکبر قائل وحدۃ الوجود و اقوال شیخ مجدد قائل وحدۃ الشہود کی با حسن الوجہ تطبیق دی ہے۔ اب باب بصیرت سمجھ سکتے ہیں کہ اس ماکرمہ حضرت شاہ صاحب کا فیصلہ کیسا مدلل اور قابل دید ہوگا۔ قیمت مترجمہ فارسی جعفری سمجھاؤہ نشین کبھی دہلی





شعاع صاحب کو مبارک بنیاد میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
<p>ابھی میں تیری حمد و ثنا کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ تیری حمد          و ثنا میں قاصر ہوں تجھے مغفرت چاہتا ہوں اور تجھی سے          مدد مانگتا ہوں اور خوب جانتا ہوں کہ سوا تیرے کوئی اللہ نہیں          جتنا تیرے ہی طرف متوجہ ہوں اور تجھی کو اپنے متیں سونپتا          ہوں تیرے ہی واسطے ہے میری سب عبادت اور میری دعا          اور دست تیرے ہی ہاتھ ہے کوئی تیرے اختیار نہیں اور نہ پاتا ہوں          اپنے نفس کی برائیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں اور کمال عزیز          سوال کرتا ہوں کہ اچھے خاص اور نیک اعمال کی ہمارے گرویدہ اقلیت          کو کوئی سہولت کیوں نہ چکاؤں اور غلاموں کی تہا کرنا اور اگر جس نے مجھے پیدا          کیا اور زمین و آسمان کو بنایا اور کوئی دینا ہوں کہ سوا اللہ اور کوئی          نہیں دوسرے لاشریک ہے اور کوئی دینا ہوں کہ خدا کے بند اور اس کے          رسولوں و جنات و ملائکہ کے سوا کوئی اور نہیں اور کوئی دینا ہوں کہ          کوئی اور نہیں اور کوئی دینا ہوں کہ سوا اللہ اور کوئی نہیں اور کوئی</p>	<p>اللهم ارحمنا واثق عليك وابوالعيا الغفر          في الحمد والثناء واستغفر واستغفرنا          لا يغفر لنا ذنوبنا انت ارحمنا لا يغفر لنا          والرخاء ووجه وجهك واسلمت نفسي          وصلواتي وعجائب وعالي تعاليتك شراكة          الشكر واعوذ بك من شرور نفسي ومن شر          اعدائي واليه عليك في سوال الهداية والهداية          ومكان الاعمال واعتقد ان لا يعين من          ولا يهدي بي الهدى الا الذي فطرني وفطر الارض          واسماء واشهد انك اله لا اله الا انت واشهد          انك انت محمد عبدك ورسولك افوض اليك          والارباب صل الله عليه وسلم وعلى الوصي          ما اتاك من السماء وما اظننت في حقك          انما يعمل فيقول العبد الضعيف في الله</p>

مبارک بنیاد میں اور آج بھی افضل فرمایا

فیوض الحرمین

۳

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

بن عبدالحکیم الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ  
 بلطفہ و تغشاهما برحمۃ من اعظم نعم اللہ  
 تعالیٰ ان وفقنی لحج بیتہ و زیارۃ نبیہ علیہ  
 افضل الصلوٰۃ و السلام تسلیۃ ثلث فیہین  
 و التوفیق لہما من القدر الثانی عشر و اعظم من ہذا  
 النعمۃ تبکیر ان جعل الحج الشہود و المعرفۃ  
 لاربع الحج و النکرة و زیارۃ زیارۃ مصطفیٰ  
 عیاء فتا و نعمہ اعظم عندی من جمیع النعم  
 ناجیت ان اضبط اسرار تک الشاہدۃ کما  
 حکمتہ رب تبارک و تعالیٰ و استغفر عن و نیتہ  
 لنبینا صلے اللہ علیہ وسلم تذکرۃ و نصیرۃ  
 ان خواہ عسے ان یکون لہ اداء بعض و  
 علی من شکرہ لو سمیت الی شای فیوض الحرمین  
 حسبنہ اللہ نعم الوکیل و لا حول و لا قوۃ الا  
 باللہ العلی العظیم و من تبارک و تعالیٰ  
 الذی ایت فی المنام جم غفیر من اہل اللہ شطر  
 منہم اہل الافکار و الیاد اذ انت قد ظہرت علی  
 قلوبہم الانوار علی وجہہم النصاۃ و الی  
 وہم ان یفقدون و حلقہ الوجود و شطر  
 یفقدون و حلقہ الوجود و یستغلبون فی  
 من الفکر فی سریان الوجود ظہرت علی قلوبہم  
 بخالہ و الخیر فی جنب الحق القام بتدبیر العالم  
 عموما و النور خصوصاً و علی وجہہم  
 سواد و قول فاحۃ الفیقا قال اہل الذکر و  
 الانوار و انوار الیہا علیہا فاحۃ

ابن عبدالحکیم دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ  
 اور رحمت کرے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے سب سے بڑی نعمت  
 کہ اس نے مجھے توفیق دی حج بیت و زیارت رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم کی مکمل ہے یہ ایک نہایت قیمتی نعمت میں اور اس نعمت سے  
 بدرجہ بڑی نعمت یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شہادہ اور معرفت کے ساتھ ہوا  
 نہ محاب اور ماضی کے ساتھ اور زیارت بھی زیارت انکوں  
 والوں کی زیارت نماندہ کی سی زیارت سمیرے نزدیک سب  
 نعمتوں سے بڑی یہ نعمت ہے میں نے چاہا کہ میں لکھ لوں ان  
 مشاہدہ کے اسرار جیسے اللہ تبارک و تعالیٰ نے معلوم کرنا  
 اور طرح جیسے اللہ تعالیٰ نے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے انکوں نے استفادہ کیا ہے تاکہ میرے لئے یا کار اور چہرہ  
 بھائیوں کے واسطے باعث بصیرت ہو اس سے امید ہے کہ  
 کچھ شکر ادا ہو جائے اور اس رسالہ کا نام میں نے  
 فیوض الحرمین رکھا کافی ہے اللہ ہم کو اور اچھا کار ساتھ ہے  
 ہمارا اور برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اسی سے ہے  
 ان مشاہدوں سے مشاہدہ اول میں نے خوب بیان کیا  
 جماعت کثیرہ اہل الشکر دیکھیں انہیں سے ایک مقدمہ ذکر و تذکرہ  
 انکے دل پر انوار اور چہرہ پر نور و تازگی اور خوبصورتی کا ہر پہلو  
 اور وہ دھندلے وجود کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے اور دوسرے ذکر و تذکرہ  
 والوں کا تھا جو ایک کسے کے فکر سیریاں وجود میں مشغول تھے انکے  
 دل پر نور و تازگی و جمالت اس حق امر سے کہ عالم کے تدبیر  
 معلوم اور نفسوں کی خصوصاً حق ہے ان کے چہرے مسیحا  
 اور منہ سونے کے ہوتے تھے پس اردوؤں فریق بہشتی ہیں  
 اہل ذکر و ذکر نے کہا کہ تم کو ہمارا انوار و جمال نظر نہیں  
 آتا پس ہم تم سے بہت طرہ سے بہت ہدایت پر ہیں۔

فیوض الحرمین

الحج

ان

ان

ان



## فیوض الحرمین

۴

ترجمہ فیوض الحرمین

وقال أهل حلال الوجود اليسان اضلال الخلق  
 في الوجود الحق امر حق مطابق للواقع  
 فعلمنا سراج جهلنا فقلنا الفضل عليكم فلما  
 كنوا التناجر بينهم حكومتهم رفعوا المشايخ  
 فقامت بين هؤلاء هؤلاء ثم قلت من العلوم  
 الصادقة ما يهذب النفس ومما  
 لا يهذب النفس وذلك ان الله تعالى خلق  
 النفوس باسعداد شتى وكل نفس مشرقة  
 من العلوم الحق لا تستقر قية من حيث  
 واذا لم تستقر فيه لم تهذب لم تصلم فلهذا  
 المسئلة وان كانت من العلوم الحق ولكنها جميعا  
 ليست هي مشربكم انما مشربكم التوجاه الى  
 الحقيقة الجامعة بحسب ما تلاءم الله على اما  
 اصح انوار فانهم وان جماعها هذه المسئلة  
 لكنهم لم يخطوا مشربكم من الحق فهذه  
 نفوسهم وصلحت بلفت ما خلقت لاجل  
 الكمال اما اصحاب حلال الوجود فان  
 اصحاب الوجود المسئلة لكنهم اخطوا مشربكم من  
 الحق انهم لم يخطوا افكارهم في مشربكم انما  
 من ليدبرهم التقليم والهيئة والتأنيب والعقوبة  
 بهما الملاء الا على ما ورتها من فروع الاقلام  
 بحكم القطر فامتلأ العالم بمعرفةهم وما  
 ورثوه منها فلم تهذب نفوسهم ولم تبلغ  
 ما خلقت لاجل فانتم ايها القائلون بوجود  
 الوجود وبيان الوجود في العالم نطق منكم

اور مدعا الوجود والوں نے کہا کیا سب موجودات کی، حتی حق  
 کی ہستی کے آگے نابود ہوتی امر حق کے مطابق واقع نہیں  
 پس میں وہ راہ معلوم ہو گیا جس سے تم جاہل رہے  
 پس ہلکے چھوٹے جگہ میں اس طرح بڑھ گیا تو انھوں نے ہلکے  
 بنایا اور اپنا ہلکے سے اسے پیش کیا پس میں ان دونوں فرق  
 میں معصفا بنا دیا کہ بعض علوم صادق ہیں جسے نفس مہذب  
 ہوتا ہے اور بعض ایسے ہیں جسے نفس تہذیب نہیں پاتا اسکا  
 کہ اللہ تعالیٰ نے نفوس میں طرح طرح کی استعدادیں پیدا  
 کی ہیں اور علوم حق میں ہر نفس کا ایک مشرب ہے جس میں  
 مستغرق ہو جائے تہذیب پاتا ہے اور سنو رہا ہے اور جو  
 اس میں مستغرق نہ ہو تو مہذب نہیں ہوتا ہے اور نہ اصلاح  
 پاتا ہے سو یہ مسئلہ اگر علوم حق میں سے ہے لیکن تم اس کا  
 سبب کا مشرب نہیں اور تمہارا مشرب ہے ضرور حقیقت جامع  
 کی طرف متوجہ ہو تا ہے موافق تضرع فرشتوں کے سنو رہا فرق  
 اگرچہ اس مسئلہ سے جاہل رہا مگر اپنے مشرب حق کو پہنچ گیا  
 اور انھیں نفس مہذب ہو گئے اور سنو رہا ہے اور جس کمال  
 کی طرف تہذیب ہو گئے سو پہنچ گئے لیکن مدعا الوجود والوں نے  
 اگرچہ مسئلہ کو پہنچ گئے پر اپنے مشرب حق کو نہ پہنچے اسلئے کہ جب  
 انھوں نے اپنے فکر سریاں دوزخ میں صرف کیا تقسیم مجتہد مشرب  
 سے جا آئی جس سے فرشتوں نے اپنے رب کو پہچانا اور وارث ہو گئے  
 اس کے تو انھوں نے انھیں نقطہ پس عالم ان کی معرفت سے پر ہو گیا اور  
 جو نہ وارث ہوئے اس کے لکچر سے مہذب نہ ہوئے اور نہ وہ  
 اسکو پہنچے جس کے لئے پیدا ہوئے سو اسلئے  
 دعوت الوجود اور مران الوجودی انھوں نے ظاہر کر دیا  
 تمہارے اس رائے کو اس جہز میں کے لائق یہ علم نہیں

هذا السر جرو ليس من شأن هذا العلم ولما الجبر  
الذي مشرب هذا العلم فأنه آخر من فيكم عسوة  
لا يعلم بهذا السر والوجوه الفاطمية فيكم و  
العناصر الفلكية فاقول لها بليت مما من السك  
أنه الجبر بهذا السر مكان ذلك الجبر فيه  
مغضاض يا لم يخالفه الشبهة المتكررة ففهموا  
هذا المسئلة واذا غنوا بها ثم قلت وهذا من  
السر الذي اختصني به بما أحكم به أليكم  
بما اختلفت فيه في الجبر للكرار العلمين التثبت  
مشهد آخر رايته يصور حذو  
هو شيء واحد متصل فزاته سائر في  
لك كان العالم مستادة فوق وهو الدخيل فيه  
فطنت حينئذ ان هذا التدرج اذا توجه اليه  
فأروا بصره يصور حذو وفيه قوة  
ثيرة وارثاده وصم له التصرف في الخلق  
الحق وهذا التدرج له وجهان فالوجه الأول  
هو الوجود الحار وهذا كانه نور منطبع  
الواحد النفوس بعنه بالنور والوجه الثاني  
هو حذو الوجود الذي منه وهذا يتصا  
م الزان وهو الاسرار التي لها حله يقال ان  
القشبنة ادرجت النهاية في البداية فمن  
وصل الى الزان بواسطة هذا التدرج لم يعلم  
الاختيار والارادة وعلم نفسه رافع في العلم  
معرفة عظيمة ادراك الحق التدرج  
الى عبادة باعظم التدرج ليات ان

لیکن وہ جزو صفا مشرب یہ علم ہے پس وہ تیس گونا گوارض بندہ  
ہے اور وہ اس انداز کو نہیں جانتا اور تم میں عصارہ فلیک جو چیز  
نافذہ اس کمال کے ہیں بالکل نہیں اس ستر کے لئے وہ  
شخص لایق ہے جس میں یہ چیز بہت راسخ ہو اور اس کو کھانا  
نکھر دیں پس ظہورات نکھر لینے والے پس وہ دونوں تفریق  
سمجھ گئے اور تیس کر لیا پھر میں نے کہا اللہ نے تم کو خواص کیا  
اس اسرار سے جس میں محملہ اختلاف تھا اس میں میں نے  
مستوفی کر دی والہ اللہ رب العالمین پھر میری آنکھ کھل گئی  
مشہد میں میں نے اپنی روح کی آنکھ سے تدی کو دیکھا کہ وہ  
ایک شے کو احد متصل فی ذاتہ تمام عالم میں سرایت کی ہوئی ہے  
گو یا عالم اس پر پردہ اور وہ بیچ میں ہے اس وقت میں نے  
جہاد کہ وہ تدی ہے کہ عارف جب اس کی طرف متوجہ ہو  
اور اپنی روح کی آنکھ سے اس کو دیکھ اور اس میں فنا ہو جائے  
تو اس کے ارشاد کی تاثیر قوی ہوتی ہے اور اس کا تشریف خلقت  
میں حق طور پر صحیح ہوتا ہے اور اس تدی کی وجہ تہیں ہیں۔  
ایک وجود فاعل کی طریف سو یہ ایک لون منطیع ہے احوال نفوس  
میں اس کا نام نور ہے اور دوسری جہت موجودہ یعنی کی طرف ہے  
یہ ذات کیساتھ صادق آتی ہے سو یہ اک اور تدی ہے۔  
نفس بند یہی سوائے کہتے ہیں کہ ہم نے تہایت کو بگوتا  
میں درج کیا ہے جو شخص اس تدی کے وسیلہ  
سے داخل بذات ہوتا ہے نہیں جانتا سو اذیتا اور  
ارادہ کے اور اپنے تئیں ڈوبا ہوا جانتا ہے ایک دریا  
نا پیدا کن میں۔  
معرفتہ عظیمہ خدا تعالیٰ کا اور اک جو اپنے جبر و  
اعظم تدریسات کے ساتھ تدی ہے۔ اگر

رجل كذا من مشايخ

ف. مشاهدات في التاريخ

و معرفت عظمه

فیوض الحرمین نظام تکوینی ۶ کے شیراز انگیز راز محمد فیوض

روح کی آنکھ سے ہے تو یہ کالموں کا مقام ہے اور اگر روح کے علم سے ہے تو اس میں عام بھی شریک ہیں اور اسی طرح اس کا کلام میں لیتا اگر روح کے کان سے ہے تو وہ مقام کالموں کا ہے اور جو روح کے علم سے ہے تو اس میں عام بھی داخل ہیں تحقیق شریف جانتا ہے کہ نفس نافذ ہو سکا اس میں جو احوال ہو سکے کہ آنکھ اور کان اور زبان ہے اسکی تحقیق یوں ہے کہ اس جگہ دو لطیف ہیں ایک تو حیرت الہیہ جو بدن کے تحقق ہے اور اس میں حلول کیے ہوئے ہے روح سے قطع نظر سو معرفت کشیدہ میں اسکی دو تہیں ہیں ایک تو مبداء موصوت کوئی صورت جزا سپر افاضہ ہر یہ تو علم ہے دوسرے یہ کہ کسی شے کا اشیاء میں سے اضافہ کرے اور اس سے متصل ہو جائے اور یہ اتصال اگر انکشاف ہو جائے اعتبار کیا جائے تو اسکو بصورتیں گے اور اگر انکشاف سے اعتبار کیا جائے تو اس کا نام سمع ہے اور اگر انکشافات العلوم بالافادہ دلاستفادہ اعتبار کرینگے تو کلام ہے سوا اسی جہت سے سفر اپنے پروردگار بزرگ و برتر کو دیکھنا ہے اور اسی سے الہام کیا جاتا ہے اور اسی سے اللہ سے باتیں کرتا ہے اور ارواح اظلال اور فرشتوں سے اور چونکہ لوگ گزر گئے ہیں انکی ارواح سے باتیں کرتا ہے اور بھی روح کو جو اپنے رب کو دیکھتی ہے اس سے تسبیح پر ایک لؤلؤ نازل ہوتا ہے اور تسبیح جسے بصر بردہ لؤلؤ ایک ہیئت مستقلہ بناتا ہے اسوقت فرد کہنے لگتا ہے کہ میں نے اپنی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھا اور سچ ہے اسکا کہنا اور اسی قبیل سے ہے وہ حضرات ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے	کان بصر الروح فهو من مقامات الکمال وان کان يعلم الروح فهو عايشة في العوالم وکان استماع کلامه کان بسمع الروح فهو من مقامات الکمال وان کان يعلم الروح فهو عايشة في العوالم ثم تحقيق شريف اعلم ان للنفس الناطقة بصور او سمعاً ولساناً غير هذا الوجه المستوي وتحقیر ذلك ان هذا الكلفين اهل بهما القيمة الالهية المتعاقبة بالبدن الحالیة في صم قطع النظر عن النسبة ولها فمعرفة انشاء وجرمان ان تفيض عليها صورة فمعرفة من مبداء الصور وهو العلم ان تفيض من الاشياء وتصل بوهذا الاتصال اذا اعتبر بالانکشاف الجبري لا يسمي واذا اعتبر بالانکشاف السمع يسمي سمعاً واذا اعتبر بالانکشاف العوالم بالافادہ والاستفادہ يسمي کلاماً فمعرفة هذا الوجه بصر وسمع وشم وذاق من هذا الواجب ویکلم من اللہ من ارواح الافلاک والاعمال والاعمال واهم من مضمرة من الصالحين وکلمها بازل لون من روية الروح ربها الى النسمة ومن النسمة الى جارية البصر فيتمثل هيئته متصله فيقول الفخر رایت ربی بعینه وهو صادق فيما قال ومن هذا الباب ما ادعاه ابن عباس رضی اللہ عنہما مؤثراً
---	--

روح کا نیک اور اح سے ملاقات بعد لؤلؤ بصر رنگ ۱۲

روح کی صورت اور انکشافات

## فیوض الحرمین

۷

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

النبي صلى الله عليه وسلم رب ومن هذا الباب  
 كلام موسى عليه السلام اتصلمت يوم ابرو  
 الشمس ورأيتهما سمعت منها فقلت عجباً  
 لك الذين الناس استنصافاً منك استفادوا  
 منك الغلبة والظهور على الطوار شتة ثم انهم  
 يتكبرون عليك وينزرونك وانت لا تقهرهم  
 ولا تقضهم عليهم قالت اليس ان تكبرهم  
 جهم يا قهرهم شعبة من ابهاما جى بنفسه فانا  
 في كل ذلك لا التفت الى صورة التكبر وانما  
 التفت الى حقيقة الالهية انا والكل يكلمنا  
 بنفسه فهل يجوز لحدان بغضب على مال  
 نفسه وينتقم من نفسه ثم افضا الى  
 الشمس فاني ما فاضا بالاطمئنان والجملة وكذا  
 كل فلك ورايت ارواح الاله فلك ملتمة  
 ومتوفقة وعلومها ومهمها زيادة  
**ايضا** انشئت نكتة حقيقة هذا  
 الوجدان فاصغوا لقلوبكم اليك اعلم ان علم  
 النفس الناطقة اعنى بها نور كسبها هو تقليد  
 القبومية الجسد واحد وتنزل الطبيعة  
 الكلية التي النقطة الفعالة في الخارج  
 بصورة خاصة معلوم او معلوم اكان انما يكون  
 عندنا نأيت اتحاد المدرك والمدرك ثم ادركها  
 اما ان يكون لنشأة كلية تشمل النفس  
 او تشمل جسد هاءا للصورة الانشائية  
 او الحيوانية او الارض والما وسال عن اولها

کو دیکھا اور اسی قیل سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کام کرنا :-  
 اور ایک روز میں روح آفتاب سے شعل ہو ایش سے دیکھا  
 اور اس سے متاثر ہو کر ایش کا جو لوگ تجھ سے روشنی طلب  
 کرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں تیرا غلبہ اور ظہور طر سے  
 دیکھتے ہیں پھر تیرے منکر ہیں اور تجھ سے مقابلہ کرتے ہیں اور  
 تو کسی سے انتقام لیتا ہے نہ کسی پر غصہ ہوتا ہے تو اس  
 سے کہا کیا ان کا تکبر اور ان کی اپنے نفسوں سے  
 خوش میری جان کی خوشی کا شعبہ نہیں ہے میں ان سب  
 حالتوں میں صورت نگیر طر کی کیفیت نہیں کرتا اور یہی  
 التفات شادمانی حقیقت کی طرف ہے اور یہ سب خوشیاں  
 میرے ہی نفس کی شادمانی کو پھیرا کوئی اپنے کمال نفس  
 پر غصہ کرتا ہے یا انتقام اس سے لیتا ہے پھر جب یہ امر ہو جا -  
 پس میں نے اسے دیکھا کہ وہ بالفتح جڑی فیاض ہے اور ای  
 طرح تمام فلك اور میں نے دیکھا کہ درجہ انکسرتوانی اور  
 ہے ہر کسب اپنے علموں اور محنتوں میں زیادہ الفضل اگر  
 تو چاہے اس وجہ ان کی حقیقت دریاں تواس جو میں کہوں  
 جان کہ نفس ناطقہ کا علم جس سے مراد نور سبط  
 ہے وہ مقید ہو جاتا ہے قیومیت کا ایک قسم  
 واحد کے لئے اور تنزل طبیعت کلیہ کا کردہ  
 ایک نقطہ حال ہے فارح میں کسی معلوم خاص  
 کی صورت میں گو کوئی معلوم ہو ہمارے نزدیک  
 مدرب اور مدرب کا ایک ہوتا ہے -  
 پھر اس کا ادراک یا واسطہ نشا رکلیہ کے ہو گا -  
 جو نفس کو ششامل ہو یا جسم کو ششامل ہو گا جیسے قوت  
 انسانیا حیوانیا یا زمین دریاں اور باقی عناصر قوت

زیادۃ فیاض

## فیوض الحرمین

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

۸

<p>شمسیہ اور حریرہ اور یاس کا ادراک کسی ایسی خاص شے کی طرح ہوتا ہے جو اس نفس دراک کے قسم ہے جیسے زید کا نفس عمرو کے نفس کو ادراک کرے پس اگر اول ہی تو ادراک نفس کی کہو اسے اس حقیقت کی یہ کہ خبر دکرے اس نقطہ کی طرف کہ وہ اس حقیقت شامل فی نفس کے مقابل ہے تو باقی رہی اس کے ساتھ اور باقی ہوگی اس کے غیر سے اس وقت وہ نقطہ نفسہا لیدام گوارا اس کے سب احکام اور تعلیمی ذوقی تحقیقی طور پر روشن ہو جائیگے۔</p> <p>اس صورت پہلی یہ توں کہ مدبرک اور مدبرک ایک ہو جاتے ہیں پس یہی سراسر ہیں اور اگر پوچھا جائے تو ادراک کی صفت کیوں اس حقیقت تسمیہ لہاں ہوگی کہ اس کے ساتھ جمع ہو کسی حضرت میں حضرت مسیح علیہ سے تو غالب ہوگا ایک نفس دوسرے نفس پر یا اس چیز کی بہت سے ہو اس نفس پر غالب ہے اور اس قدر پر جو دوسری قوتوں سے پیردی طلب ہے یا بہت سے اکثر قوتوں کی اس شے سے کہ یہ قوت نہیں ہوگی بلکہ تاثر ایک نفس کی دوسرے میں غلبہ سے ہوتی ہے اور بہت سے اور گنت آن دوجہوں کا ہے کہ نفس میں جو ایک قوت امانت ہے غالب یا مغلوب نفس اس کی طرف کیسے ہو جاوے سو یہ کاملوں میں ہے یا تو غالب یہ غیر کاملوں میں ہے اور یہاں ایک اور نفس ہے جس میں یہ قوت ہے لیکن اس کے احکام کا ظہور یہاں بہت کم اور قیہف ہوتا ہے پہلے نفس سے پس ادراک کیا ہوئے نے مؤثر کو اور مؤثر نے مؤثر کو اس قوت کے حص سے اور یہ اس سے ملنے تو ظاہر ہوئے وہ احکام جو نہ تھے اور کبھی یہ قوت جو اس نفس میں ہے دوسری قوت پیردی طلب ہوتی ہے ایسی کہ نفس عمل اور نابور ہو جاتی ہے اُن میں</p>	<p>الشمسیة والحریرة واما ان يكون اشياء خاص فسيم لهذا النفس الدراك مثل ادراك النفس زيد نفس عمرو فان كان الاول فصفا ادراك النفس لتلك الحقيقة ان يتجلى الى نقطة هي باراء تلك الحقيقة الشاملة في النفس فنحن في تلك عن غير ما فحينئذ نقف هذه النقطة بنفسمنا ويتجلى لها جميع احكام تلك الحقيقة تجلياً قوياً تحقيقياً فمرزا معقولنا يتجلى له ملك والملك في هذه الصورة وان كان الامر الثاني فصفا ادراك النفس لتلك الحقيقة القسمة ثلثان تجتمع معها في حضرة من حضرة الطبيعة الكلية فتقلد نفس على نفس اما من جهة البحر الطاهر على هذه النفس والقوة المستتبعة لغيرها من القوئ او من جهة اكثر القوى على غير هذا لم يكن هذا القوة منظرية وجميع تاثير النفوس بعضها في بعض انما يكون بالغلبة والمحبة وليتهم ان تجرد نفس الى قوة مودعة فيها غالباً ومغلوباً وهذا في الكل او القوة الغالبة وهذا في غيرهم وهذا نفس الخ فيهما تلك القوة لكن ظهور احكامها هناك قل واضعف من النفس الاولى فادراك تلك المؤثرة المؤثرة والمؤثرة للمؤثرة بحاسة تلك القوة والصلوات هذه هذه هذه فظهور احكامها لكن وربها كانت هذه القوة فيها مستتبعة القوئ الاخرى بحيث انه ضحيلة متلاشية فيها</p>
--	--



<p>تو معزول ہو جاتی ہے احکام اور آثار سے اور فقط قوت غالبہ باقی رہ جاتی ہے اسوقت کہا جاتا ہے کہ اس نفس نے اس نفس میں اثر کیا اور اس کیفیت کا فائدہ پہنچایا اور سچ یہ ہے کہ اس نفس کے خارج سے نہیں حاصل کیا گیا ہے ہی جزو کس طرف توجہ کی ہے اور اپنی ہی اس قوت کس طرف جو اس میں اس وقت اس قدر کہ سب قوتوں اور اجزاء کے احکام تابو ہو گئے تو اس وقت غلبہ اور استیلاء کس طرف سے اور محبت پروردگار کس طرف سے ہوئی تو ضرور ہے وہ نفسوں کا اتحاد سے مطلق نہیں بلکہ قوت اور جزو کی جہت سے اور بعض ملک طبعہ طبعہ کے کسی جائے میں اور اسکے یہ ہی معنی ہیں جو ہے کہ اندر اندر اور درگ ایک ہو جاتے ہیں اس صورت میں اور جب کہ یہ بیان لیا تو میان ذکر اس نفس کی واسطہ نسبت اسکے حالات اور وضع میں اول یہ کہ متحد ہونا اور مستغرق ہونا اس میں اور اسکے سوا کو بھول جانا دوسرا یہ کہ نفس رجوع ہو کر ملاحظہ اس کی فائدہ کے درالیکہ مستغرق ہو معنی اقرار میں پس نہ گناہ کی سبب مل جائے کہ اس سے باوجود کسی قدر جدا ہونا اور جو اس بات کے کہ وہی نہیں ہو گیا کل وجہ سے بالکلی و یہ اس حال کو رویت کہتے ہیں تیسرا یہ کہ غالب ہو جائیں سب احکام ایسی طرح کہ غائب ہو جائے اس قوت کا حکم اور یہ قوت چھپ جائے اور اسوقت ظاہر ہوگی ان احکام کے واسطہ صورت طبعہ نسبت اتحاد اور یہ نسبت رویت کے قوافض ہوگا قابلیت کی جہت سے اور قبول کی قدرت مغلوبیت کی جہت سے تو کہیں کے زید کے نفس نے ظلم کیا عمرو کے نفس سے اور اس کا</p>	<p>فتنزل عن احکامها و آثارها و انما یبقی حکم القوت الغالبہ فیقال اثرت هذه النفس فی تلك النفس و فادتها تلك الکيفية و الحق انما ما التبتها من خارج بل صرفت عند توجها الی جزء منها و قوت مودعة فیها حتی تلاشت حکما سائر القوی و الاجزاء فاذن عند الغلبه الاستتباع من هذه و المحبة و التبعية من تلك لا بد من اتحاد النفسین لا مطلقا بل من جهة قوت و جزء و ان فی جمیع المواضع بل فی موطن من موطن الطبیعة الکلیة و هذا معنی قولنا يتحد المراسم و المراسم فی هذه الصورة و اذا عرفت هذا فاعلم ان لهذه النفس بالنسبة الی تلك حالات و احوال احدها الاتحاد و الاستغراق فیها و الذل عن غیرها و ثانیاً ان ترجع کل نفس الی ملاحظتها فیها و قوتها فی معنی الاتحاد فتتلون باقضاء الیها مع انکادها و نشو انما لیست هی من جمیع الوجوه بل جہت وجه و هذه الحالة تسمی بالروية و ثانیاً ان یغلب سائر الاحکام بحيث یغیب حکم مدرة القوت و تصیر کالمستتر و جہت دیگر تلك الاحکام صورة ضعفته بالنسبة الی الاتحاد و بالنسبة الی لروية فیکون افضل فان جہت الغالبه و قبول فامان جہت فیقال کلمت نفس زید نفس عمرو و معنی</p>
---	--

## فیوض الحرمین

۱۰

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

هذه كلها واربعمائة ان تغيب احكام تلك  
القوة غيبوبة اشد من ذلك فلا يبقى الا خيال  
طفيف مكثف باحكام اضداد تلك القوة  
مقترنا عنها فيقال حينئذ حصلت صورة  
والذهن وانقششت فيه انقاش الصورة  
في الملة فهنا اربع حالات ولكل حكم فكم  
المتدبرين والثانية اللطيفة النسبية وفيها  
جولية من شأنها الاتصال بالفعل فان قيل  
السمع يسمذوقا والى البصر يسم بصيرا والى  
الذوق يسمذوقا والى اللمس يسم لمسا ولعله  
الذى يسم حسا مشتركا ومنه يقع الاختلاف  
لكل حاسة فاحتمال البصرية النقطة الجولية  
دايرة فاللبيرة ليست في الخارج انها من  
احتمال الحسن المشترك واحتمال الذوق  
ان يرى الانسان شيئا مرغوبا من المذوق  
فمنه فصل الريق من اللسان واحتمال اللمس  
ان يقرب من الانسان انسان يدغدغ ولما  
يتصل من بدن ويوجد دغدغة ونفسه واحتمال  
السمع مع قوزن النغمات والاشعار والنسبة  
القوية لا يلتفت الى الجوارح الظاهرة بل تلتمز  
يبصرها وسمعها وذوقها ولمسها وان شئت  
الحق فلهذه الحاسة هي التي يتم بها ادراكات الحس  
الظاهرة واذا انكثت الارواح من ابدانها ربيها  
استقلت هذه الحاسة وابدع من خيالها  
وجودات مثالية على حسبها لما يتشكل

كلام سننا اور چوتھا یہ کہ اس قوت کے احکام بہت شدت  
سے غائب ہو جائیں اسکی نسبت پس کچھ نرمی مگر ایک مثال  
خفیف محض وہ اس قوت کے ضدوں میں اور اسے جدا اس وقت  
ہیں کہ نہ ہمیں صورت حاصل ہوئی اور نہ نقش ہو گئے  
میں جیسے ایک میں صورت نقش ہو جاتی ہے تو یہ چار  
حال ہوئے اور ہر ایک کیلئے حکم ہے یہ نہایت غور اور سوچنے  
کے لائق ہے اور دوسرے لطیفہ نسبیہ اس میں حاسہ  
جلیہ سے فعل سے متعل ہو کر تلے اس وقت اگر کان کا  
قیاس کریں کان اگر آنکھ کی طرف قیاس کریں آنکھ کہاں  
یا ذوق کی طرف تو نام اسکا ذوق ہو گا بوس کی طرف وہ  
لمس کہاں لگا اور شاید یہ وہی ہے جس مشترک ہے ایسی  
س مشترک ہے حاسہ کو احتلام ہو تا ہے آنکھ کا احتلام  
کہ وہ نقد جوالت کو دائرہ جلتے سودا کوئی خارج میں ہوتا نہیں  
و احتلام ہے مشترک کا اور زبان کا احتلام یہ کسی غرض سے کو  
دیکھ کر نہیں پائی بھرتے اور قوت لاسہ کا احتلام یہ کداری سے  
آدھی قریب ہو اور وہ اس سے رغبت رکھتا ہو اور جب بدن  
بدن سے نفس میں گدگدی ہو اور احتلام کان کا راک  
کے سر اور اشارے کے ذریعہ جلتے پس نسہ قویہ اس ظاہر کے  
طرف نہیں التفات کرتا بلکہ سن باصرہ و سامعہ و نقد لاسہ  
سے لذت اٹھاتا ہے اور اگر سچ پوچھے تو اس مشترک سے  
تمام حواس ظاہر اور ادراک ان کے پورے ہوتے ہیں  
اور جب ارواح اپنے بدن سے جدا ہوتی ہیں  
بسا اوقات یہ حاسہ یہ حاسہ منتقل ہوتا ہے اور  
خیال عرض سے اپنے موافق موجودات مثالیہ  
پیدا کرتے ہیں جیسے جن اور ملائکہ متشکل

طریفہ نسبیہ

ادوار کا

## فیوض الحرمین

۱۱

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

الجن والملائكة مشہد آخر رائت لکل  
 من شعائر الله نور ابعاده فطنت بحقيقة  
 انها حقيقة النور مناسبة الشئ بالروحانيات  
 وهيئة راسخة فيه هي من اثر الروحانيات  
 فيدرك الانسان من هذه الهيئة بحاسة  
 روحه لا انطبعا بآبائهم يشعروا بنفسه  
 ويرد ادمناسبه بالروحانيات والناس اذا  
 توجهوا الى شعائر الله صارا اخرها لحق  
 انما ينفع بنيتهم وعزيتهم حيث فعلوا هذا  
 الفعل الله باعتقاد ان هذا من شعائر الله  
 وحرب تنفتح حلقه من احداق روحها فتخرج  
 بالنور فتغلب قوته الملكية على البهيمية وتخرج  
 من في هذا النور قدر التمدل الى الذي  
 هو اصل هذه الشعائر في هيئة اميرة  
 مشہد عظیم وحقوق  
 شريف اطعن الحق تعالى على حقيقة  
 التمدل العظیم الجليل المتوجه الى نوع البشر  
 المرامنة يسير اقترابا الى الله المتمثل  
 في عالم امثال المتفسر تارة بالانبياء عامة  
 ونبينا محمد صلي الله تعالى عليه وعلية وسلم  
 خاصة وتارة بالكتب الالهية عاقر والقرآن  
 العظیم خاصة وتارة بالصلاة وتارة بالعبادة  
 فعرفت هذا التمدل الى الواحد في ذات  
 المتبر في برزات كثيرة بحسب المعاني  
 الخارجة عنه اوضاع البشر وعاد انهم

والشعائر اثبات ۳۲

ہوتے ہیں شہد آخر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ  
 کی ہر شاعر عبارت کا نور بلند ہوتا ہے اور میں نے دریافت  
 کی حقیقت اس کی بیشک حقیقت نور کی مناسبت ہے  
 کی روحانیت سے اور ایک ہیئت راسخہ ہے اس میں  
 جو روحانیت کی تاثیر سے ہے اس ہیئت سے انسان  
 اور اک کر لیتا ہے روح کے حاسے سے ایک اور اک انطباعی  
 اس طرح سے خوش ہو جاتا ہے اور مناسبت زیادہ ہوتی ہے  
 روحانیت سے اور شعائر اللہ کی طرف جب لوگ متوجہ ہوتے ہیں  
 تو گہر میں بجائے ہیں ایک وہ گروہ ہے کہ اپنی ہیئت اور  
 عزیمت کے سبب نفع پائے یعنی جو کام کو اللہ تعالیٰ  
 اس اعتقاد سے کہ یہ عبارت شعائر اللہ ہے ایک  
 وہ گروہ ہے کہ اسکی روح کی آنکھ کھل جاتی ہے پس وہ نور  
 سے ملو کر رہتا ہے اسکی توجہ ملکیت غالب آجاتی ہے توجہ پہنچتی  
 ایک رہ کر رہے ہیں جو اس نور میں غرق ہو کرے اور اراک کرے  
 وہ تہذیب جو اصل ہے شعائر اللہ کی پس وہ تحریر ہو جائے۔  
 مشہد عظیم وحقوق شریف حق تعالیٰ نے مجھے  
 مطلع کیا اس تہذیب وعلیل کی حقیقت پر جو توجہ پیشتر  
 کی طرف متوجہ ہے سر اس سے اللہ کا قرب آسان ہو جائے  
 وہ تہذیب تشتمل ہے عالم مثال میں متفسر ہے کبھی  
 عموماً در سے نبی اور عصیما ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 جمعین پر اور کبھی متفسر ہے کتب آسمانی سے عموماً وخصوصاً  
 قرآن عظیم سے اور متفسر ہے نماز اور کبھی  
 کعبہ شریفہ کے ساتھ پس میں چاہتا ہوں  
 تہذیب و تمدن فی ذاتہ کو دکھا رہے ہوں رات کثیرہ میں موافق  
 معانی خارجہ یعنی انسان کی فطرتوں اور عاداتوں کے

۳۲ وشماعہ انکال اربع

فیوض الحرمین

۱۲

ترجمہ درود فیوض الحرمین

وہر کوزات اذہا نام النی اذ انتقاوا الی البرزخ  
 کانت تلك الاوضاع والاعداد والعلوم  
 معهم لا تغار قہم فیعدور فی خطیر القدر  
 لا نغادر صورہ مثالیہ ہذا التذلی بحلیل  
 ثم یزل فی العالم الجسمانی متی اذ اللہ متع  
 استعد له العالم بحسب الاوضاع العالیۃ  
 والمقلیۃ واطلین علی حکمتہ الانفساوع  
 تمیز کل انفسا عن الانفسا والاخر بخاصیۃ  
 لا توجد الا فیہ من تلقاء معدن اعدت  
 لئلاک ففی نیین لک انشاء اللہ ہذا الحقیقۃ  
 الوحیدیۃ وکیفیۃ انفسا ہا علم ان الشخص  
 الاکبر لما تقرر فی الخارج کان اول شئ منہ ان  
 عرف ربہ واجتبت لہ فکانت فی ہذا کصورہ  
 حلیمۃ لہا وجہان وجہہ یحذو حذو ما فی  
 الشخص الاکبر من الجسم والجسمانیات  
 والروح والروحانیات ووجہ یحذو بحد  
 الوجود الذہنی ویصیر نفس المعلوم وہذا  
 الوجه الاخیر تذلی من تالیات الحق جل  
 وعن وہذا نصیب الشخص الاکبر من  
 معرفت ربہ ولہ مقام معلوم لا یتجاوزہ کل  
 من فی جوف وحیزہ فانما نصیبہ من  
 معرفتہ یتنزل ما من تنزل لہ ہذا التذلی  
 فی منزل مقید فی تنزل ہذا لک بقدر المتع  
 لو فیہ وبراہی فی ہذا التنزل احکام الجانیین  
 فہذہ معرفۃ عظیمۃ عض علیہا بنوا جذاک

اور جو انکے جنوں میں مقرر ہوا ایسی کہ جب برزخ میں ملے  
 تو فیض اور تالیات اور علوم انکے ساتھ ہوں انہیں جدا نہ ہوں  
 آمادہ کریں خطیرہ نفس میں صورت مثالیہ کے مستعد ہوئے ہوں  
 اس تذلی میں سے ہر عالم جسمانی میں آئیں مبعدا  
 چلے جاؤ مستعد ہوئے اس کے عالم موافق اوضاع علوم  
 اور سفلیہ کے حق تالیات کے عظیم کی انفسا کی حکمت پر  
 اور ایک کو درمیان سے پہچانتے ہیں اس خصوصیت سے جو ای  
 میں ہے معدن کی طرف سے جو آمادہ ہیں اسکے لئے ہم  
 بیان کریں گے تجھ سے انشاء اللہ تالیات اس وہد انکی  
 حقیقت اور اسکے انفسا کی کیفیت جان تو کہ شخص کبر  
 جب مقرر ہوا خارج میں سب سے پہلے اس نے پہچانا ہے  
 رب کو اور دستور کیا اس سے تو اس کے مدارک  
 میں صورت علمیہ تھی جسکی درجہ تین ہیں  
 ایک اس طرف جو شخص اکبر میں ہے جسم اور جسمانیات اور روح  
 اور روحانیات اور درجہ سبکی جہت وجود ذہنی  
 کی طرف جس سے نفس معلوم ہو چکے اور اس جہت  
 آخرتہ تذلی ہے تالیات حق تالیات سے اور  
 یہ نصیب میں ہے شخص اکبر کے اپنے رب کی معرفت  
 کے سبب اور اس کے لئے مقام معلوم ہے جس سے  
 عبادت اور نہیں اور جو کچھ اسکے جوف اور خفیہ میں  
 پس صرف اس کے نصیب میں اپنے رب کی معرفت  
 تنزل ہے تشریفات اس تذلی سے ایک منزل  
 مقید میں پس یہاں تا نزل ہوتی ہے بقدر  
 متعین اور فیہ کی اور رعایت کیجاتی ہے اس تنزل  
 میں احکام جانیین کی پس یہی صورت اکبر و جانیین

و یا بجلت قلبہ الخ ازل فلك وعنصر مبروح  
 ظاہر اور خفیہ کا اول امر ظہر میں احکامہ  
 از عرف رب و اخبت الیہ واستمد فی ذلک  
 استملا داجلیا یا بال شخص الی کبر ان اصلہ  
 ومبداء وجودہ وتوجہ الی الذات فقط لہا کار  
 الشخص الی کبر متوجہا الیہا فقط و لکواعد  
 الشخص الی کبر والتدلی المنعقد فیہ لقیضہا  
 صورت خاصہ فی مدار کو مہذا معرفۃ اخری  
 ثم لما تعازت المثل وھی لتتدعی بارباب  
 الانواع تعین لکل نوع احکامہ متمیزۃ عن  
 احکامہ نوع اخر وکان ذلک فی المثال وکان  
 منها الانسان فتمیز من سائر الانواع یقسط  
 من المعرفۃ ولم یترک سدی و او د فیہ  
 الامانۃ ثم ظهرت الاشخاص البشریۃ من  
 هذا المثال لانسانی علی طریقہ القسمۃ الی  
 لخصائرتہ کما ان صاحب لموسیقی یتفحص  
 عن نعمات التوفیق کذا وکذا انعمت لہ یزید  
 ولا ینقص ثم یقول لو اننا کنا نفعہ بنفعہ حصل  
 لنا الی بعد کذا وکذا لایزید ولا ینقص کما  
 یعطیہ القسمۃ الخاصۃ العقلیۃ ثم یرکب  
 الی بعد بعضہا بعض وھم جواختہ ینظم  
 الاشخاص محصورۃ فی علی خاص فی حفظہا  
 و یعرف لکل حکما و خاصیۃ و وقتا فیظہر  
 لھما هذا اليوم فی تلك الساعة و ذلک الجلس  
 و لھما آخری یوم و ساعة آخرین و مکن

عوض جب فلك او عنصر مبروح ظاہر یا خفیہ کا اول اس سے  
 جوا ظاہر ہو رہا ہے کہ اس نے اپنے رب کو پہچانا اور اس کے ساتھ  
 مشورع کیا اور مدد چاہی مدد چاہنا صعبی و مشرعی شخص اکبر  
 سے جاس لئے کہ وہ اسکی اصل اور مبداء وجود ہے اور  
 متوجہ ہوا طرف ذات کے فقط جس طرح شخص اکبر  
 متوجہ تھا طرف ذات کے فقط لیکن آمادہ کیا شخص اکبر  
 نے اور جواسمیں تدلی منعقد ہے واسطے فیضان صورت  
 کے ایک خاصہ ہے اپنے مدارک میں اور یہ صورت دردمی  
 ہے پھر جب حسین ہو میں مثالیں جنکو رب انوع کہتے ہیں  
 توفیق واسطے ہر نوع کے اسکے احکام ہر کہ متمیز ہیں ہر  
 نوع کے احکام سے اور یہ عالم میں اور ان میں سے انسان  
 ہے سب سب نوعوں سے متمیز ہوا بسبب حد پانے  
 معرفت کے اور ہر ہر نہ پھر ڈالیا اور اس میں امانت رکھی  
 کی پھر اشخاص بشری ظاہر ہوئی اس مثال انسانی سے  
 تقسیم انحصار کے طور پر جیسا صاحب موسیقی ساز کے تار کے  
 نغز ڈھونڈتا ہے تو معلوم کرتا ہے کہ یہ نغمہ یوں ہے  
 نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم پھر کہتا ہے کہ ہم اگر  
 مرکب کریں اس نغمہ کو اس نغمہ سے تو العباد حاصل  
 ہونگے ایسے ایسے نہ زیادہ نہ کم جیسا کہ معلوم کیا  
 تقسیم ہا صریح عقلیہ سے پھر بعض العباد کو بعض بعد  
 سے مرکب کرتا جاتا ہے اسی طرح یہاں تک کہ  
 لخص مقرر کر لیتا ہے مخصوص عدد خاص میں  
 پھر بیان جاتا ہے پھر اسے یاد رکھتا ہے اور ہر ایک حکم  
 اور خاصیت اور وقت معلوم ہوتا ہے کہ یہ راک آج  
 اس وقت اور اس جلس کا ہے اور دوسرا راک اس وقت کا ہے



## فیوض الحرمین

۱۴

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

اسی طرح بے نہایت اگر اس کو عمر طوبیہ تک اسکے عجب تمام نبیوں۔ پس اور یہ سب انفسا ہیں جو پہلے جان چکا ہے قسمت ماضیہ سے توجیب ظاہر ہوئے اشخاص بشری عالم میں اور اسکی استعدادیں اور توفیقیں مختلف تھیں کہ بعض ذکی اور بعضے کند ذہین اور بعض صاحب نفس قدسیہ اور بعضی ہمتیں اور نفوس رجوع ہوئے اللہ کی طرف اور انکی علامت بشریت ظہیرہ قدس میں تو اس جگہ ایک امر و اندک کر ان پر اس اسم و احد کا واقع ہوتا ہے اور نسبت کئے جائیں مثال و احد کی طرف و انسان الہی ہے اور باہم تشریب ہیں ان کے امور رات اور روزگار تنزل کیا تدریجی علم نے وہاں وہ عالم مثال میں اسکے واسطے قدم صدق ہو گیا اور مقام معلوم انکی نسبت اور انکے نصیب انکے رب کی طرف سے تو نفوس انستہ جب پاک ہوئے عادات حیرانہ اور ہیبت فاسقہ جسمانیہ کی کثافت سے تو انھیں ایسے گئے مضمرہ قدس کیوں اور ایک الجگہ برق جلال چکی پھر درجہ پختہ ہوئے اور ایک ایسی حیرت میں رہ گئے انہیں معلوم کہ کہاں تھے کہاں ہیں اور پھر کی بھی کوئی صورت ہے یا نہیں اسوقت تدریجی استقامتی مقضی ہوئی کہ تدریجی اسکی جانب حرکت کرے اور آخر اور متعین منفسر ہو جائے یہاں تک کہ اس طرح آسان ہو جاتا ہے اس سے رنگے جاتے ہیں اسوقت منفسر ہوتا ہیں انفسارات اور سو راقی معذرت پس اس انفسار میں توجیب اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اشخاص جب ایسی بنیں انہیں اور محبت ہو ہیں تو جو انہیں بہت کامل اور بڑا مائل اور بڑا توجیب ہوتا ہے اپنے سے کم

الی غیر الہیۃ فلو ان عمر امتدالی لا بد ما انقضی عجائب وہی کلمہ انفسا لما علمہ لولا بالقسمۃ الخاصۃ فلما ظهرت الہیۃ فی البشرۃ فی عالم الجسم و اختلافت استعداداتہم وقواہم منہم الذکی ومنہم الغبیہ ومنہم صاحب النفس القدسیۃ و جمعت الی اللہ ہمہم ونفوسہم و خلاصۃ تشریبہم فی خطیرۃ القدس فصاروا ہناک کالامرا لواحدا یقع علیہم اسم واحد ینسبوا الی مثال واحد هو الانسان الا علی قریۃ قارب امورہم ومذاک کہم تذلل هذا التدریجی الہ عظم ہناک فصارت ذلک فی عالم المثال قد صدق لہم ومقاما معلوما بالنسبۃ الیہم ونصبیہا لہم من ربہم فکانت النفوس الانسانیۃ اذا تخرجت عن وسع العادات الحيوانیۃ والہیات الفاسقۃ الجسمانیۃ قطعت الی هذا الخطیرۃ فبرق ہناک بآفاق جلال ثم یخمدون توجیب حائرۃ کہیبتہ اندری من بن الخالین هل للعود حیلۃ فافتضی تدبیر الحق ان یتحول الیہم هذا التدریجی و یتشخص و ینفسر حتی یتبصر اقتراہم الیہ و اصباہم بہ فانفسر انفسا را بحمد المعلن فکان من تلك الانفسا النبوة وذلك ان الہیۃ صرنا اضطرطیو افیابہم سخر لہم لہ عقل و وثق مرکب و ذوق

## فیوض الحرمین

۱۵

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

<p>رہتے ہوں کو تدبیر خضری و سیاست مدنی میں تو مسخر کر لیتا ہے ہو جاتی ہے دیدن بشرا و فرشتہ اور ایک امر و نہی میں جا ہوا اگر زندہ رہیں تو اس کو پائیں اپنے سینوں میں ماسٹر رفاقتات ضروریہ اولیہ کے بے تامل اور اگر مر جائیں تو اسے ساتھ لے جائیں اپنے برترخ اور معاویہ کو یہ امر ہوتا ہے متعدد اس تدلی کی انفسا کر کے اسطے صورت جسمانیہ میں اور تو تقدم انسانى ہے سب اشخاص پر اور اسکا صادر ہونا کی رائے سے اور بعض کی جاتی ہے اس صورت جسمانیہ میں روح اکہیہ تو ظاہر ہوتی ہیں اسکی برکتیں اور ہو جاتی ہے نبوت و رسالت اور یہاں میری مراد نبوت سے وہ ہے جو ہر وہ ریاست اور تقدم اور مجاہدات اور تسخیر کے ہر نقطہ فیضیہ علوم اگر یہ افتیاد کی انہیں سے بالشیع رغبت کریں اور نہ تیری مراد نبوت جامعہ شہیدیت ہے جیسے کہ ہمارے سر دربار اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہے اور ان انفسارات میں سے ایک نماز ہے اور یہ اس لئے کہ بشر کے ہر عضو کیواسطے فعل ہیں اور وہ کالبہیجی جسم ہے عروس میں اسرار معنوی منضبط ہوتے ہیں اسکی صورت کیساتھ اور اسکی کسیرت احکام مدرجہ ہر کے مشرف ہوتے ہیں اور وہ ہی ذکر کی جاتی ہے اور احمی خبر کی جاتی ہے اور اشارہ کیا جاتا ہے طرف خلق کے اور ہی ہے طبیعت اور درعاب شرا ویر ہی ذہن میں جم ہوا امر ہے پس حق نتائے چن لیتا ہے ایک خلق افلاق بشر سے اور ایک ہیئت ہیئات نفوس سے اور رنگ انکی روجوئے رنگوں سے وہ صورت الصباغ کی ہے مقام معلوم کیساتھ</p>	<p>فی تدبیر المنزلی والسیاسة المدنیة فكانت دیدین البشر وخلقهم واهلهم کوزا فی انهم اولوعاشوا وجدوا ذلک فی صدورهم کوزا تغافات الضرورة الاولیة من غیر تامل ولو ماتوا جزوا ذلک معهم الی برزخهم ومعهم فصا ذلک معدلا نفسا هذا التدلی بصورة جسمانیة ثم تقدم شخص انسانی علی سائر الاشیاء وصدورهم عن ربہ ونفخت فی هذه الصور الخمسة اور الیست وطرز برکاتہا فصارت نبوة ورسالة وانما اعني هنا من النبوة ما كان علی وجه الریاسة التقدم والجماعیة والنسب الی فیضان العلوم فقط وان استلیم انقیاد امنهم بالاتباع ولا النبوة الجامعة للشہیدیتہ کہا کان لیسیدنا ونبیہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وکان من تلك الانفسارات الصالحة وذلك ان کل خلق عند البشکة او لعلی شئ وھیکل فی الجسم وینضبط السیر المعنوی بذلک الھیکل ینصخر الھکام من مدرجہ وھو الیہ وھو الذی ینذکر فی خبر عنہ ویشار بہ الی الخاق وھذا طبیعة البشر ویدنہم وھم کوزا ذھانہم فاصطفی الخاق خالق من اخلاق البشر وھیئة من ھیاتا نفوسہم وصبغہم من صبغہ ارواحہم موصورة الصباغہم بالمقام المعلوم</p>
---	--

فی خطبۃ القدس و اعز بنی الدار الخلق  
والہیئة الاحسان والتشعیر لرب والتذلف  
عریضاً یظلم ابنتہ فاسدۃ فہذا خلق موج  
فی حیز امتواجر النفس بالحبو ابنتہ لکن انشیہ  
الاشتیاء بالمقام المعلوم الذی فی عالم خطبۃ  
القدس فجعلہ کما ہو ہو کما جعل لبدان  
کما النفس ثم اصطفی افعالاً واقر الکیون  
تفسیر الذلک الخلق و تنطبق علیہ فی عالم  
کما ہو و کان من تلك الانفسارات الکتب  
المزولة و ذلک من اشتغال الناس بالہوا  
بکتابۃ الکتب و جمیع الرئیایہ فی الہیئة  
المتطاولۃ والا قضا المتباعد و یقع نص  
حب الکتب اعضاً طویلاً ولا یخل غلط فی التوا  
بالمعنی ولا نسیاً فکثر ذلک فیہم فتحرک هذا  
التدلی بجمیۃ اخرى خل و ما عند ہم فصرنا  
الرسول المحیط بالبوارق المختطفۃ لمن  
البشیرۃ الخ خطبۃ القدس و خلا لارادة  
الحق فانه قد تعلو الملاء الاعلا و  
محاذیہ تم البشر فی شہادتہم الفاسقة  
ارادة رحمة ربہم والہام الخیر فی صدق  
ہم و حیامتہم و فی مدارک الرسول فتظم  
الکتب و اول کتاب کذلک التوراة و  
انما قبلہ صحیفہ تستعمل علی علوم فاضت  
علی قلب النبی فجعلہا من شاء من الامة  
و کان من تلك الانفسارات المتباعدة

خطبۃ القدس میں اور میری سراداس خلق اور ہیئت سے  
احسان اور تشعیر اپنے رب کے دربر اور پاکیزگی ہیئت  
ظلمانیہ فاسدہ سے پس یہ خلق امتیاز  
نفس بالحبو ابنتہ کے خیر میں موجود ہے یہ کہن  
وہ بہت مشابہ ہے اس مقام معلوم  
سے جو عالم خطبۃ القدس میں ہے اور اس خلق کو  
کر دیا ہے گویا ہوتو ہو جیسا بدن کو کر دیا ہے گویا کہ وہ  
نفس ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان افعال و اقوال کو  
چن لیا کہ جو اس خلق کی تفسیر ہوتے ہیں اور اس پر مشتمل ہیں  
ہیں پھر اسکو گویا کہ ہو ہو کر دیا اور اسی انفسارات میں سے  
کتب آسمانی ہیں اور یہ اسلئے کہ شخاص انسانی کو الہام ہوتا  
کر وہ کتابیں لکھیں اور اسلئے کہ جس تاکہ زمانہ دراز تک  
نفع دیں اور دراز تک نفع پہنچے اور صاحب کتاب کی نفس  
مضبوطی و استحکام کیساتھ باقی رہے غلطی نہ ہو اور روایت بالمعنی  
میں غلطی اور نسیان قلیل انداز نہ ہو اور یہ کتابت انہیں چھل گئی پھر اس  
تدلی نے دوسری صورت میں حرکت کے مقابلہ کے جو اخصاص  
انسانی میں تھا تو پس جو رسول بہرہ یاب اور الہامی ہیں اور جو بشریت  
سے خطبۃ قدس کی طرف اٹھائے گئے ہیں ارادہ الہی کے غامض  
ہو گئے پس مسقطہ جہول علوم ملائکہ اور انکا محاذیہ شہادت  
فاسقہ میں رحمت رب کے ارادہ سے اور الہام خیر سے  
انکے سینہ میں از روئے کوئی متلو کے رسول کے مدارک میں  
پس مستعمل ہو گئے کتاب اور پہلی کتاب اور اسطیع حویرت  
اور اس سے پہلے صحیفہ تھی کہ مشتمل تھی ان علوم پر جو نبی کے  
قلب میں پہنچی پھر امت میں سے جس نے پایا  
جمع کر لیا اور ان انفسارات میں سے ملت ہے

## فیوض الحرمین

۱۷

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

<p>اور یہ لوگ ہے کہ اشخاص بشیر کو آپس میں رسمیں منعقد کرنا اہتمام ہوتا تو منعقد ہو گئے رسم بدیہ اور رسم محاشیہ معاشیہ اور یہ امر ان کے نہایت امر ضروری میں سے ہوا اور ان کے ضروریات علوم میں داخل ہوا تو کیا اللہ نے قلب نبی کو قابل انعقاد ایسی رسم کا پس میں رسم راہی اور برکت نور ہو سو وہ شرع اور ملت ہے اور ان انفسارات میں سے کعبہ شریف ہے اور یہ یوں ہوا کہ لوگ حضرت سیدنا ابراہیم سے قبل مشغول ہو گئے عبادت کاموں اور کتب سے بنائے میں پس انھوں نے بنایا مکان آفتاب کے نام پر برقت غلیبہ روحانیہ آفتاب کے اور اسی طرح ماہتاب اور باقی سیاروں کے نام پر اور انھوں نے یہ گمان کیا کہ جو شخص جس مکان میں داخل ہو گا وہ اس ستارہ کا شریک اور یہ ضروریات میں ہو گیا اور توجہ ہو گئی بسطیف میں کہ جو اسے کوئی جہت میں نہیں مشا امر سیکر نازل ہوا ہوتے سیدنا ابراہیم کے قلب پر قابل میں اسے جو اس زمانہ میں تھا اور انھوں نے ایک جگہ مقرر کی جو اس پر کبریا سطرنا بھی ہو گیا تو انہوں نے ان کے بقاع کے تقاضی ہوں اور جاذب ہوں ہو گئے دو کو اس کی طرف اور مقرر کی گئی تھیں تاکہ لوگ کسی تنظیم میں نہ آسکیں اور تھیں کہ لوگ کوئی تنظیم میں نہ آسکیں اور ایک اور جگہ ایسا جگہ مقرر کی گئی تھیں عبادت میں ہماری ہو گئی اور یہ اللہ کی حکمت ہے کہ اللہ نے ہر طرف راہیں دی ہیں جو جہت میں جو شخص زیارت کرتا اور جو میں ہوتی ہیں ان کو تاکہ راستہ ہے بسطیف روحی منعقد ہو گیا ہے افکار اور گروں اور اسلوب میں جو تھیں اس شخص کے کہ نہیں میں نہیں جو اس کی طرف روحی لگیں ہیں اور اس واسطے اللہ نے عرب والوں کی طرف عربی زبان میں روح کی اور ربانی زبان میں</p>	<p>ان اشخاص البشر الہو اعقدوا رسمو فیما بینہم فقدوا رسمو ما مدینہ و رسمو ما نزلتہ و رسمو معاشیہ و معاملتہ و ما رذلک من صمیمہم دخل فی ضروریات علومہم فجعل اللہ قلب النبی قابلاً لانعقاد رسم یعلمون بہ فیہ روح الہی و برکتہ و نور و هو الشریع والملة ومن تلک الانفسارات بیت اللہ وذلک ان الناس قبل سیدنا ابراہیم تو غلوا فی بناء المعابد الکنائس فبنوا بناء علی اسم الشمس فی وقت یغلبہ روحانیۃ الشمس وذلک القمر و سیدنا ابراہیم وزعمون من دخل هذا البیت اقترب بصاحبہا والحق ذلک بالضروریات و ما التوجه الی الامم البسیطہ عالم یتعین لہ جہتہ و موضعہ کالہم البعید فذل علی قلب سیدنا ابراہیم حذوہا کان فی زمنہا صطفیٰ مرقا علیہ مناسبا لہذا لہم ان یکون هذا فی الافاق والافاق مقتضیۃ للبقاء و تجد و فذلک الناس الیہ و عین التعظیم الناس ایاہ طرقا و اوضاعا و تدلی الیہم بایحابہ علیہم و علم ان الشریعہ و تعقدوا فی العبادات و هذه حکمتہ اللہ فی نظر الیہ عندہم من العبادات و منہا فاسدا سجد علی ترکہ و ما کان صحیحاً البق و کذلک الوحی المتولد ینعقد لہ فی الالفاظ والکلمات و الاسالیب الخ و تفتہ ذہر الوحی الیہ ولذلک روح اللہ الی العرب باللغة العربیہ و الی</p>
--	--

## فیوض الحرمین

۱۸

ترجمہ از فیوض الحرمین

دلوں کی طرف سریانی زبان میں اور اسی طرح سچے خواب  
منعقد ہوتے ہیں ان صورتوں اور خیالوں میں جو ذہن میں  
پوشیدہ ہیں اسی واسطے کو رہاؤ خواب میں رنگ نہیں  
دیکھتا اور نہ شکلیں اس کا خواب میں اور نہ سننا  
اور چکھنا اور سوچنا اور دہم ہے اور جو بہرہ امارت زائد ہو  
خواب میں کچھ سننا نہیں اس کا خواب دیکھتا اور چکھتا  
وہ ہے اور جو توجہ پوچھے تو کوئی صورت عالم میں نہ  
غیبیہ کیساتھ منعقد نہیں ہوتی ہر ایک کی افادہ عادیہ  
ہو یا غیر عادیہ مگر موافق احکام اس عالم کے ہو بیشک  
وہ شخصیات جو تکررت و رنگ اور اشکال کو مانع ہیں اس  
عالم کیساتھ مخصوص نہیں جس طرح کہ یہ گھوڑا اکل شھت  
اس کے داخل ہیں عالم فرسیہ میں گویا گھوڑا احتمال ہے  
کہ طول اس کا چار ہاتھ ہو اور اس سے زیادہ اور کم پس یہ  
چار ہاتھ زیادہ ہونگے نہ کم تو یہ نہ ہو گئے مگر اسی عالم  
میں نہ اور چلے اور اسی طرح نوع کے کمیزات جیسے یہ  
نوع در دوسری نوع سے ہمیشہ سب امور میں جو داخل ہیں  
عالم جنسیت میں پس اب اس وضع ہر فاضل کی واسطے  
خصوصیت کیساتھ ایک ایسا شعبہ اس عالم میں سے ہے  
ہے جس نے اس کو اس وضع کیساتھ قاصر کیا باقی رہی یہاں  
ایک بات وہ یہ ہے کہ ایجاد صورتوں کا تو امر امکان اور تقدیر  
پر ہے اور تدلی اور شطیہ کا امر مسلمات اور مشہور ات پر ایمان  
امور پر جسے اطمینان نفوس پر اسی واسطے جو تدلی ہے اس کے  
معاہدیں ان کے مسلمات سے کیونکہ تدلی سے یہ مراد ہے کہ تدلی  
رب کی ہند دل میں اس طرح سے کہ اس کے زیادہ کرنے پر قادر  
ہوں پھر اپنے اعتقاد اس کے موافق عادی بنائیں

بالقہ السریانیہ وكذلك الروبا الصادقة لا يكون  
المنعقدة في الصور والخيالات التي هي في ذلك  
الهيروا في المنام واللوان ولا الاشكال و  
الانسانا المسمى السماء والذوق والشتم و  
الوم والوصم الذي ولد له اسم لا يسم في منامه  
وانما روية البصر في المس وشبهها وان شئت  
الحق فلا تلتعقد صورة ما بافاضة غيبية في  
النشأة سواء كانت هذه الافاضة عادية او ذرية  
العادة او با حكمة تلك النشأة انما يكون شتما  
التي صنعت النشأة اللوان والاشكال الخاصة بتلك  
النشأة كمن هذا الفرس مشتما بكمها داخل  
النشأة الفرسية كان الفرس يحتمل ان يكون  
طوله اربع ذراع وازيدا من ذلك وانقص فكل  
هذا اربع ذراع لا يزيد وان ينقص فلهذا ليس  
ان في تلك النشأة لا غير وكذلك عميزات  
النوع التي ميزت هذا النوع من النوع الاخر كمنها  
امور داخل في النشأة النحسية فاذا اكل فانقص  
بهذا الوضع بخصوصية له لا بد من تلاف  
النشأة خصصه بذلك الوضع بقية ههنا  
شئ وهو ان ايجاد الصور امر على الله كان و  
التقدير والتدلي والشعائر امر على المسلمات  
والمشهورات والامور التي تطهر اليها النفوس  
فلذلك كان تدلي كمعد من مسلمات الله  
بالتدليات ان يطيع العباد ربهم بقلوبهم انقيادا  
او عقدا وروا على انما عليه تدلي بموت جوارحهم حسب



## فیوض الحرمین

۱۹

ترجمہ درود فیوض الحرمین

ذلك فاذا اقتضيت للقبضيات ان يكون انسان  
عشرة اذ جعل كذلك لانه ممكن وان لم يكن  
مشهورا يطعن اليه القلوب ولما التشر ايع  
والنديات فكما علم موافقة المشهور والمسلم  
نعم هنالك بركات تميز الصديق والمؤمن والمحيي  
من الباطل وربما يحتج في قلبك ان كل تنك  
وهذا ان يكون فيه خرق العادات فكيف يوافق  
المشهور فقول لا تقف على الاصل بل على  
على عزه بل يخص اهم فاصل الشئ على العادة  
لا بما وزها ما كان الرسول ملكا ولا مع ان الكتاب  
عجبا ولا كان البيت من نور ولكن يظهر عليه  
بركات لا توجد في غيره فبالبركات تحقق العادة  
لا بالاصل وكان كفار فربما لم يفهموا حكمته  
الحق في الفرق بين هذين الامرين فكانوا  
تفهمون ان يكون الرسول ملكا وقالوا له ان  
الرسول ياكل الطعام ويمشي في الأسواق فرد  
الله عليهم مقالة ۱۹ وفضح اعتقادهم الفاسد  
وكذلك ما كانت صورة غلبة الرسول ان يكون  
ملك يشهد له او ينزل اليه من السماء كما فيهم  
يرونه بالبصار هم كما صرح الحق في سورة  
الفرقان وغيره ابل كانت صورة غلبة الملوك  
بالمجاهدان والحق في هذه قضية قضت بها الامة  
ومجدنا السنة والقرآن مبين لم يوافقوا  
لا في مسألة واحدة بل في مسائل كثيرة و  
الحمد لله اوله وآخره مشهدا عظيما

پس جس وقت مقتضیات تقاضا کریں کہ انسان دس گروہ کا ہو  
ایسا ہی کیا گیا کیونکہ یہ ممکن ہے اگرچہ مشہور نہیں جو اس سے  
دو ٹکڑے ہیں ان کے ایک ٹکڑے شرائع اور تدلیات موافق مشہور  
اور مسلم کے ہوں یاں یہاں ایسی کتنی باتیں ہیں جو محض سے اور  
حق کو باطل سے جدا کر دیتے ہیں اور بسا اوقات تیرے دین  
یہ بات کھٹکتی ہو کہ ہر تدلی میں فرق عادت کا ہونا ضرور ہے  
تو کیونکہ مشہور دے موافق ہو گا تو ہم کہتے ہیں کہ اصل اور کچھ  
پر مشہور کیا گیا کہ یہ کہ اس امر کی پس اصل شے کی عادت پر ہے  
اس سے تجاوز نہیں ہوتا رسول فرشتہ نہیں ہوتا اور نہ کتاب  
آسمانی اور نہ گھر نور کا لیکن اس پر کتنی ایسی ظاہر ہوتی ہیں  
کہ اسکے غیر میں نہیں پائی جاتیں تو خرق عادت پر کتوں سے ہوتا  
نہ اصل سے اور کفار قریش اللہ کی حکمت ان دونوں مردوں  
کے فرق میں نہیں سمجھتے تھے تو اعتراض کرتے تھے کہ رسول  
فرشتہ ہو اور کہتے تھے کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور  
بازاروں میں پھرتا ہے تو اللہ نے ان کے قول کو رد کیا اور ان کے  
اعتقاد فاسد کی رسوائی کی اور اسطرح رسول کی غلبہ کی صورت  
یہ نہیں کہ فرشتہ اسکے ساتھ ہو گویا دیوے یا آسمان جاتا  
نازل ہو اور وہ اپنی آنکھوں سے اسے دیکھیں جیسا اللہ تعالیٰ نے  
سورہ فرقان وغیرہ میں اسکی تصریح کر دی ہے بلکہ بادشاہوں کے  
غلبہ کی صورت جہاد اور لڑائیوں سے ہے اور یہ ایسا مفہوم ہے  
کہ وجدان نے اس پر حکم لگایا ہے اور  
ہم نے قرآن وحدیث شریف  
کو اس کا اور اس کے فسردع کا بیان  
کرنے والا پایا ہے نہ ایک سکہ میں بلکہ  
بہت مسائل میں دیکھ لیتا اور فرقہ مشہور

## فیوض الحرمین اسرار عظیمہ ۲۰ کanzol

ترجمہ در فیوض الحرمین

<p>بیر سے دل میں ملا، اعلیٰ سے ہے اسرار عظیمہ کے اسرار          نفس اور روح ان سے بھر گیا اور انکو تفصیل و ارباب کرنا          ہوں تو انکو خوب مضبوط ڈالڑھوں سے پکڑ جب تو چاہے          کہ تفکر حاصل ہو کمال ملا اعلیٰ کا جو متجاہد میں ہیں تو اسکا کوئی راز          نہیں مگر دعا اور عاجزی اللہ کے روبرو اور اس سے          سوال کمال غریبیت اور صدق ہمت کیسا ہے خدا          جودت تو اس سے سوال کرے اس شے کا حیکہ حاصل          کر نیک و مشتاق ہے عقل کی رو سے یا طبیعت کی رو سے اور          ہمیں سیرے واسطے اور غفلت کے لئے کمال ہوا در عام غفلت          پر مہربانی ہو جب ملکہ دعا کا جہیں راسخ ہوا اور تو نے جان لیا          کہ اللہ سے کیسے صدق ہمت سے سوال کرتا ہے تو ملا اعلیٰ          کے زمرہ میں داخل ہو گیا اور تحقیق اشارہ فرمایا ہے نبی محمد          صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی طرف جہان فرمایا ہے کہ جسکے لئے وہ          اعلیٰ ہے اسکے لئے دروازہ جنت کا کھل جائیگا یا رستہ کوئی          اور دعا فرمایا اور جو شخص ارادہ کرے کہ ملائکہ سائل ہو جائیں اسکا          کوئی طریق نہیں مگر یہ کہ بہت پاکیزہ راہ پر اپنی مسجدوں میں جائے          جن میں بہت ادویاؤں سے نماز پڑھی ہو اور کثرت          سے نماز پڑھے اور قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر اللہ          کے اسماء اسکی کا یا جو چاہیں نام مشہور ہیں انکا          ذکر اور یہ سب باتیں اس مقصد کی ایک رکعت میں اور رکعت          دوسرا شکل اور وہیں کثرت سے استخارہ کرنا          کہ نفس کو متوجہ کرے کام کے کرنے اور نہ کرنے          کی طرف پھر اللہ متب تبارک و تعالیٰ سے سوال          کرے کہ وہ ظاہر کہ جس میں مصلحت ہو اور بیٹھے باطن ہا          طعن ہو کر اور انتظار کرے کہ کس طرف سے نور جسد کو دیا جائے</p>	<p>نہت فی روعی من قبل اللہ العلیٰ علیہ السلام          عظمتہ جنت امتلاہ نفسہ و شہتہ ہا وھا          ان ذکرہ اللہ تفصیلاً فہض علیہ ابنو جلد          اذا اذت ان یحصل لک کمال اللہ العلیٰ علیہ السلام          المتجاہدین فلا یسبیل لک الا اللہ العلیٰ علیہ السلام          لک الا طراہین یدک و السوال منہ ہمد          عزیمتک و صدق ہمتک و سیم اذ لہالت          منہ ما کنت مشتاقاً الی تحصیلہ عقل و طبعاً          و کان فیہ تکملک و تکمل الناس و لاقۃ یعاقبہ          خلق اللہ فاذا رستحت فکلمۃ الداعی و عقلت          کیف تسأل اللہ بصمد و الہمتہ الخ طقت فی          سلك الملاء العلیٰ علیہ السلام و نبینا          محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی لک جمیث          قال من فتح لہ باب الدعاء فتح لہ باب الجنۃ          او الرحمۃ او کما قال و قران احاد یحصل لہ الملاء          السافل من الملاءیکہ فلا یسبیل الی ذلک الا          الوعظ بالظہارات و الحلول المتشاققۃ          الی صلی فیہا لاجتماع الایلیا و اکثر الصلوۃ          لتبارک و ذکر اللہ باسمائہ الحسنۃ او باریعین          اسماء اھو مشہور فہذا کلام و احد فیہا          یقصد الکرکات اکثر الہستخارۃ فی الہستخارۃ          الہستخارۃ بان یجعل نفسہ و بالانسیۃ الفعل الثمر          انیس الی الخ تبارک و تعالیٰ اربین لہ فایہ المصلحتہ          و یجس منتظر لہ اجماعاً طراہین یستظر اللہ را          خاطر الی احل لہ انیس و من اعطی اللہ تعالیٰ الفہم</p>
---	--

فیوض الحرمین

۲۱

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

نور الصلوٰۃ اور الطہارت کا فہم اس طرح کا کہ جب وہ نماز سے رہ جائے یابے وضو ہو جائے یا جنابت آجائے یا اسکے حواس بھر جائیں رنگوں سے جو نظر آئیں اور آوازوں سے جو سنتے ہو سکوا ایک ایسی ہیئت حاصل ہو کہ وہ تیز کر لیتا ہے اور اس سے اذیت پاتا اور نفرت کرتا جیسی طور پر اس سے کہ آتی ہے عیب وہ طہارت اور نماز اور طہارت سے ذکر کر نہیں سنتوں ہوتا ہے کہ ہیئت حاصل ہوتی ہے تو تیز کرتا ہے اور اسکو اچھا جانتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے اور یہ دونوں حالتیں جسکو چھتا ہے اور بعد اہل علم ہو جائیں جیسے بمنزلہ عسوسات کے تو وہ موس ہے بایا حقیقی ص من عبارت احسان ہے اس میں کچھ شک نہیں اور جو انخص رعا اور ذکر میں کیفیت حضور پائے اگر یہ قادر نہ ہو بعض حضور پر سبب لفظ و حرف و خیال کے تو وہ حقیقی اپنے ارادہ کو اپنی احسان کے باب میں شہد ہوا کہ اس نے غریب دیکھا صفو کے دوس تارخ لکھا لیکن اور ایک سوچا پس کو کہ کیا میں کہو یا حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے گھر تشریف لائے ہیں اور حضرت امام حسن کے ہاتھ میں ایک علم ٹوٹے ٹوک کا ہے پھر انھوں نے ہاتھ بڑھایا برٹھا یا کہ جکڑے عسایت کریں اور فرمایا یہ ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم کا ہے پھر فرمایا کہ اسکو حسین رضی اللہ عنہ سنو اور اس یہ دیکھ نہیں ہے جیسا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تھا پھر لے لیا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اور سنو اور پھر جکڑے عسایت کریا میں بہت خوش ہوا اس سے پھر آئی ایک وسطا دیدار کہ میں ایک سبز دھاری اور ایک سفید تھی پھر کے رو بہ رو تھی پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسکو اٹھا یا اور فرمایا یہ چادر ہے	نور الصلوٰۃ اور الطہارت کا فہم اس طرح کا کہ جب وہ نماز سے رہ جائے یابے وضو ہو جائے یا جنابت آجائے یا اسکے حواس بھر جائیں رنگوں سے جو نظر آئیں اور آوازوں سے جو سنتے ہو سکوا ایک ایسی ہیئت حاصل ہو کہ وہ تیز کر لیتا ہے اور اس سے اذیت پاتا اور نفرت کرتا جیسی طور پر اس سے کہ آتی ہے عیب وہ طہارت اور نماز اور طہارت سے ذکر کر نہیں سنتوں ہوتا ہے کہ ہیئت حاصل ہوتی ہے تو تیز کرتا ہے اور اسکو اچھا جانتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے اور یہ دونوں حالتیں جسکو چھتا ہے اور بعد اہل علم ہو جائیں جیسے بمنزلہ عسوسات کے تو وہ موس ہے بایا حقیقی ص من عبارت احسان ہے اس میں کچھ شک نہیں اور جو انخص رعا اور ذکر میں کیفیت حضور پائے اگر یہ قادر نہ ہو بعض حضور پر سبب لفظ و حرف و خیال کے تو وہ حقیقی اپنے ارادہ کو اپنی احسان کے باب میں شہد ہوا کہ اس نے غریب دیکھا صفو کے دوس تارخ لکھا لیکن اور ایک سوچا پس کو کہ کیا میں کہو یا حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما میرے گھر تشریف لائے ہیں اور حضرت امام حسن کے ہاتھ میں ایک علم ٹوٹے ٹوک کا ہے پھر انھوں نے ہاتھ بڑھایا برٹھا یا کہ جکڑے عسایت کریں اور فرمایا یہ ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم کا ہے پھر فرمایا کہ اسکو حسین رضی اللہ عنہ سنو اور اس یہ دیکھ نہیں ہے جیسا امام حسین رضی اللہ عنہ نے سنا تھا پھر لے لیا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اور سنو اور پھر جکڑے عسایت کریا میں بہت خوش ہوا اس سے پھر آئی ایک وسطا دیدار کہ میں ایک سبز دھاری اور ایک سفید تھی پھر کے رو بہ رو تھی پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسکو اٹھا یا اور فرمایا یہ چادر ہے
--	--

و نشانہ ہوا اسناد

نشانہ حاصل ہے برائے اہل حدیث کی خصوصیت بنایا ہے

فیوض الحرمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۲۲ مئی ۱۸۷۴ء

رد امجدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم النب  
فوضعتہ علی راسی تعظیما وحداً ثم انزلہ فی قلبہ  
**مشہد عظیم و تحقیق شریف**  
اعلم ان الایمان بما انزل اللہ تعالیٰ علی نبیہ  
صلی اللہ علیہ وسلم علی ضربین ایمان الرجل  
علی بیعتہ من ربہ وایمان بالغیب الذی ایمانہ  
علی بیعتہ من ربہ فمثله کمثل رجل شہد الامیر  
حین خلع علی وزیداً خلعة الوزارۃ وولاه  
امور المملکۃ وبعثہ الی الناس بخیر ہم یکن او  
کذا وازال الخفاء ببعثہ وکلفہم بذلک فکل  
هذا بمنائی ہنہ وسمیع ابصر نہ جینا حین  
خلع وسمیعۃ اذناہ حین قال ودعا قلبہ حین  
کلف فہذا الحاضر لم یصر وزیر الحضوۃ وولاه  
مبعوثا الی الناس وکن صار مکلفا علی بیعتہ  
وماہور لمنشا فہہ اما المؤمن بالغیب فمثله  
کمثل رجل اعہ اخبرہ بصیر بطوع الشمس  
فاستیقن بہ حتی انہ لا یجد فی قلبہ نقیضاً ولا  
احتمالاً ضعیفاً ایضاً وکن قلبہ انما کثرۃ  
ان البصیر اخبر بہ من دون توسط البصیر  
والکامل من الافرادی جمع الایمانین فله  
ارتباط بالحق الاول لا یقبل التوسط ترشح  
من هذا الارتباط جمیع العلوم التی انزلہا اللہ  
تعالیٰ انہ فاستیقن بہ ما یلک الطباق وکان  
علی بیعتہ من ربہ فالیس لہ بحسب هذا  
الارتباط ماہوس یحفظہ ویمسک بیدایہ

والمشاهد السابغ تحقیق شریف

ہمارے جبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے جو کچھ انہوں نے  
میں نے اسکو تعظیماً اپنے سر پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کا شکر کیا  
پھر میں جاگ گیا شہد عظیم تحقیق شریف  
جان لینا چاہیے کہ ایمان لانا اس شے پر جو اللہ تعالیٰ نے نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے درجہ ہے ایک ایمان لانا اور  
بیس پر بیسے رب کے اور دوسری قسم ایمان لانا غیب پر جو جو شخص  
کا ایمان اپنے رب پر کچھ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بادشاہ کے دربار  
میں جائے اسوقت کہ بیسے پر ہے وہ وزیر کو خلعت و وزارت کا دے  
اور عالم کرے امور ملک اور اسکو بھیجے کہ لوگو کو اسباب کی خبر دے  
اور اسکو کچھ کھانا کھانے اور کھانے کھانے کھانے کھانے  
سب کچھ باہر اور اس رہا ہے اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا  
خلعت دے گا اور کانوں سے سنا جو بادشاہ نے کہا اور  
یاد ہے جب تکلف کیا تو شخص حاضر نہیں ہوا نیکار وزیر حاضر نہیں  
اور نہ سبوت لوگوں کو طرف لیکن تکلف ہو گیا دیکھ کر اور امور  
ہو گیا اور جو ایمان بالغیب لائے اسکی مثال ایسی ہے جیسے  
ایک اندھا بھلا سکھ مینا نے فیر دی کہ کتاب ملے ہوئے  
یقین کر لیا ایسے کہ اسکی لمبے اسکی پرکس نہیں اور نہ کوئی  
احتمال ضعیف بھی لیکن اسکی دل کو یقین ہے کہ آنکھوں سے  
نے خبر دی ہے نہ غیر وسیلہ آنکھوں سے والے کے اور کامل فرد  
میں وہ فرد ہے جو کہ دونوں قسم کا ایمان ہے اسکو ارتباط حق  
پہلے ہی سے جیسے تو سنا نہیں اس ارتباط سے اسپر ترشح ہوتا  
ہے وہ سب علوم جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیے اپنے غیبوں پر اسنے  
انہیں یقین کیا بلکہ اطمینان کیونکہ وہ تقابلاً اپنے رب کے  
اس ارتباط سے موافق نہیں کوئی اس پر زمانہ کہ اسکی خلعت  
گرتے اور اسکو روکے دونوں ہاتھوں سے

## فیوض الحرمین

۲۳

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

وَأَمَّا حِفْظُ الْحَقِّ لَهُ وَعَمَمَتُهُ هُوَ الَّذِي مَسَّاهُ  
بِإِدْيَانِهِ فَمِنْ هَؤُلَاءِ الْحِفْظُ وَبِرْكَانِهِ لَوْ انْقَطَعَ  
لَمَّا كَانَ مُسْتَقَرًّا أَلَا هُوَ أَوِيَّةُ السُّفْلِ وَهُوَ يَجِبُ  
لِحَقِّقِ بِالْعِلْمِ أَلَا لَهِيَ وَرَأَى ذَلِكَ لَمْ يَجِدْ  
حَدًّا وَالْعَوَامُّ كَمَا أَلَا إِيْمَانٌ بِالْفَيْضِ وَالْإِنْفِاضِ  
بِأَلْوَانِهِمْ وَالْحِجْمُ بِلَوْ سَطَةِ الْحِجْمِ وَالْإِنْفِاضِ  
الْتِمَامُ لِلْمُسْتَفْرِ الصَّادِقِ وَالْحِجْمَةُ الصَّادِقَةُ لَهُ  
وَالْإِيْمَانُ مَتَّحِقَانِ لِلْفَتْحِ وَلَكِنْ عِنْدَ  
شُعْثَانِ الْوَارِثِ إِيْمَانٌ أَلَا وَلَقَدْ يَحْفَظُ الْإِيْمَانُ  
وَكُنْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَصْلَى الْتَمَّحِدُ فِي الْحِجْمِ الْتَمَّحِدُ  
أَلَا إِيْمَانٌ عَلَى بَيْتِهِ فَعَلَيْتُ بِهِ لَمْ تَقَامَلَتْ  
أَلَا إِيْمَانٌ بِالْفَيْضِ فَلَمْ أَجِدْ تَمَّحِدَةً فَلَمْ أَجِدْ حَقَّ  
رَأَيْتُهُ فَتَحَسَّرْتُ عَلَيْهِ وَتَلَسَّفْتُ بَعْدَ حَرْفِ ظَهْرِ  
هَذَا الْإِيْمَانِ وَالْإِيْمَانُ قَدْ تَحَقَّقَ  
تَشْرِيفُ الْأَوْلِيَاءِ كُنْدِ الْفَالِ بِهَيْوَانِ اللَّهِ  
تَعَالَى اسْقَطْ عَنْهُمْ التَّكْلِيفَ وَأَنَّهُ خَيْرٌ مِنْهُ  
الطَّامَاتُ أَنْ تَشَاءُ أَعْمَلُوهَا وَأَلَمْ يَنْشَأُ الْم  
بِفَعْلُوهَا حَتَّى لَسِيكَ الْوَالِدُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
نَفْسِهِ أَلَا إِيْمَانٌ هَذَا وَأَنَّهُ دَعَا اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَنْقِصَ عَلَيْهِ  
التَّكْلِيفَ وَمَا اخْتَلَا وَالْإِنْفِاضُ لَمْ يَكُنْ مِنْ  
مَذْهَبِهِ سَقُوطُ التَّكْلِيفِ عَنْ أَحَدٍ مَخْلُوقٍ  
أَلَا هَذَا مَا عَاقَبَ الْفَالِ فَرَأَيْتُهُ بِرِ الْإِيْمَانِ حَقَّاقُ  
هَذَا مَذْهَبُهُ يَتَوَيَّرُ فِي التَّطْبِيقِ وَخَيْرٌ مِنْ سَيِّدِ  
الْعَمِّ قَدْ سَمِعْتُ أَنَّ كَانَ يَخْبِرُ عَنْ نَفْسِهِ أَنَّهُ أَلَا  
يُسْقِطُ التَّكْلِيفَ وَقِيلَ لَهُ إِنَّ عِبْدَ خَوْفٍ

سوائے اس کے نہیں کہ اسکو اللہ کی حفاظت اور عصمت اپنے دلوں  
روکے ہوئے ہے وہ معلوم کرتا ہے اس حفاظت کو اور جاننا ہے کہ اگر  
اس سے الگ ہوا تو بھر جہنم میں ہی ٹھکانا ہے اور وہ سوائے  
اس کے محقق نہیں کہ اس میں ہے اور سوائے اس کے واسطے ہی تدبیر  
مقابل عوام کے جس کا کمال ایمان بالغیب ہے اور  
حفاظت کرنے والی شریعت اور فقہیں اور اسطحضری کے اور خبر  
صادق کا اقتیاد پورا پورا اور اس سے محبت صادق پس  
یہ دونوں ایمان کی قسمیں فرد کے واسطے محقق ہیں  
لیکن جب یہ قسم کے ایمان کے نور بجکتے ہیں تو دوسری  
قسم کے ایمان کے نور چھپ جاتے ہیں اور میں ایک رات  
تہجد پڑھتا تھا حرم میں الوار ایمان علیہ نبیہ کے غالب آئے  
اور مجھے اور میں تحریر میں سے سوچا کہ ایمان بالغیب ہے  
تو نہ پایا اسکو پھر سوچا میں نے تو اسے پایا یہاں تک کہ  
معلوم ہوا میں اس پر حسرت کرتا ہوں اور اسکو سب پھر  
اس کے بعد نہ ظاہر ہوا یہ ایمان اور سرادھ مجھے اطمینان آگیا  
تو اسے غور کر تحقیق تشریف بہت ادبیاؤں کو الہام ہوتا  
کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تکلیف شرعی معاف کی تھیں اقیانوس  
عبادت چلے کر چکا نہ کر حضرت قنبل گاہی صاحب نے اپنا  
بیان بیان کی مجھ سے کہ انکو بھی الہام ہوا اور انھوں نے اللہ  
دیکھ کر پھر شرع کی تکلیف قائم رہے اور انھوں نے سوائے شرع  
کے نہ اختیار کیا اور انکا مذہب نہ تھا تکلیف شرعی معاف ہو گیا  
کسی سے جب تک عاقل یا نفع ہو کوئی میں نے نہیں دیکھا الہام ہو گیا  
حق جانتے تھے اور اپنے مذہب کو بھی حق اور اسکی تطبیق میں تھے  
اور ضابطہ نبوی صاحب نے اپنا حال بیان کیا کہ انکو الہام ہوا  
کہ تکلیف شرعی کی گئی اور اسے کہا کیا کچھ ہم سے ڈر کر نہ

یہاں  
اور  
یہاں  
کا  
سب  
۹



## فیوض الحرمین

۲۴

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

من النار فانا قل جرنای عن النار و ان عبتنا  
طعنا في الجنة فانا وعدنا ان ندخلك  
ايام او ان عبت طلبا لرضا فقلنا جنة  
عناك رضا لسنه بعد فقال رب انما اريدك  
لا تشترى دناءة و كان قد سعى يميل الى  
ان الكل يسقط عنهم التكليف والله سبحانه  
هو الذي يقيم عليهم النواميس من غير اختيار  
وهكذا روي عن كثير من اولياء الله تعالى و  
في ذلك عندنا ان الله لما اذن نقل عباد اليمان  
بالغيب من النواميس الى اليمان بهما على بينة  
و وجد هذه العبادات مع النواميس في نفسه  
مثلا لمجوع و العطش مما لا يقدر على تركه و  
معنى لتعاقب التكليف به انهم لما من الخيلة التي  
جبل عليها اسواء كان هذا السر و اضحى لمن  
او عجزه ترشح من ان الله على باطنه خطاب  
الحق انما متارة هذه الحالة الاجرالية و التفصيلية  
ان الله تعالى السقط عنه التكليف و انه اختار بعد  
ذلك التمس من اختيار و فصل انما مثل  
هذه الامور عندك مثل لو ياتى محتاج الى تغييرها  
وانما تغيير هذا الالهام حصول هذا المقام الذي  
هو مثلا الالهام و الحق عندك ان الالهام كله حق  
ولكن منه الفاكض عن لسان خاص و متعارف  
هو و امهنة الفاكض عن لسان القضاة العامة على  
الوقت الاول و تبت بحسب ما هو و متعارف و الثاني  
هو تبت المطلق من الالهام اما محتاج الى تغيير

عبادت کرو تو مجھے ملود زرخ سے نجات دی اور جنت سے  
و اسط عبارت کرو تو مجھے جنت کا وعدہ کر لیا ملود زرخ سے  
اور ہماری رضامندی کو عبارت کرو تو ہم زاری میں کھڑے  
کر کیجئے تو انھوں نے عرض کیا کہ یا آپ میں تیری عبارت سے  
کیجئے نہیں کرتا سوا حق سے اور وہ قدس سرہ مائل تھے کہ  
بات کی طرف کمالوں سے تکلیف شرعی صاف ہے ہوا یا ہے  
اور اسے سمجھنا آسان ہے استیضاح شرعیات ان کے بے اختیار  
کر دیتا ہے اور ایسا ہی بہت سے اولیاء اللہ سے روایت  
کیا گیا ہے اور میرے نزدیک اس میں یہ بعید ہے کہ اسے  
منتقل ہوتا ہے اس نوا میں پر تامل و ایمان لانے سے ایسے  
نوا میں کی طرف دیدہ ایمان لانے پر اور پھر عبارت اور نوا میں  
اپنے دل میں مثل بھوک اور پیاس کے جسے ترک کر کے نہ رہتا  
نہیں اور کچھ معنی نہیں اس سے ملا کہ تکلیف کے اس لیے کہ وہ  
اسکی صلیت ہے جس پر وہ پیدا ہوا ہے کہ یہ سر اس پر  
ہو کھلا اٹھایا جائے ہو ترشح ہو تا ہے اس سے اس کے باطن  
پر خطاب اللہ تعالیٰ کا مطلوب اس کا یہ حالت اجمالیہ  
تفصیلیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے تکلیف ساقط کر  
اور اس نے بعد اس کے تکلیف شرعیہ کو اختیار کیا اپنے فطرت  
سے اور میرے نزدیک ان امور کی مثال خواب کی مثال  
کہ تعبیر کی حاجت ہے اور تعبیر اس الہام کی حاصل ہونا اس  
مقام کا ہے جو الہام کا مطلوب ہے اور میرے نزدیک حق یہ  
کہ الہام سب حق ہیں لیکن بعضے ان سے زبان خاص ملتا  
علوم سے فائز ہیں اور بعضے ان کے حکم عالم وقت سے پہلے  
متبع موافق بعضے مقام کے ہیں اور دوسری قسم متبع  
ہیں۔ اور بعض الہام تعبیر کے محتاج ہیں

## فیوض الحرمین

۲۵

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

فلابد من استنباط رجل تمام المعرفه  
والا محترج فندر تحقيق شريف  
فما اخرج في العلم والادراك  
اجسامها من القوة البهيمية اشياء وقويت  
الملكية واستقلت بها من الكمال هذا الكمال  
عاجز عما نور الاعمال في ذلك من ملكية اذا  
او حلال البهيمية لا تعمل على الاعمال الصالحة  
فانقاذ البهيمية واجتماع شراها تحت  
حصول الملكية اشراج والبهيمية هيبة  
هيبة للكلية وعاليتها لها واذا تكر ذلك فبعد  
اخرى حصل هذا الكمال في جوهر الملكية و  
والبهيمية وكان خلقا لهذا النفس ووجدت له  
التميز عن ابدانها ونور الرحمة وذلك في  
الانسان اذا عمل على رضى بالله تعالى وتعالى  
ورحمته لكون سببها التفرغ والكره على الناس  
كافرا لكونه سببا لتمام ارادة الحق بتلبيه  
الحق من الهداية وانشاء النور لكون هذه التفرغ  
معدومة في اعداد التدلي بان التفتت هذه النفس  
وطحن في محمها الى التدلي واندر جثفيه  
فعدنا جتماع هذه الوجوه الثلاثة لوجود  
واحد من انشئمة الرحمة الالهية فيظهر جثفه  
لنفس الشرا حمله وانبطا ومنها ان النفس  
اذا ذكرت جلال ربها بالافعال والملكيات  
كالانشغال بقلبية او بالوهم الحالك والبروت  
وهو ان يسميها اكثر اهل النور بالبار والفت

تو چھو تنہا کرنا کامل معرفت والے شخص کا اور بعض  
اہم محتاج تفسیر کے نہیں پس غور کر تحقیق شریف  
دستہ ہدایت دینی جاننا چاہیے کتب اربعہ اپنے اجسام  
جدا ہو جاتی ہیں تو بہت سی چیزیں قوت بہیمہ کی مصلحت ہو جاتی ہیں  
اور ملکیت قوتیں اور مستقل ہو جاتی ہیں پھر کمال حاصل کرنے کے  
اور یہ کمال کئی درجہ پر ہے انیس سے ایک نور انکس اور یہ اسلئے کہ  
قوت ملکیت قوت بہیمہ کو اہم کرتی ہے کوئی نیک عمل کرے تو قوت بہیمہ  
سلطی ہو جاتی ہے اور باطل اس کے تحت و تصرف میں و ملکیت کو خوش  
حاصل ہو جاتی ہے اور بہیمہ کو حاصل ہوتی ہے ایک ہیئت متا  
ہیئت ملکیت اور یہ قوت بہیمہ ملکیت کا استہکال اور جب یہ ملکیت  
کئی بار ہوتا ہے پھر ملکیت اور بہیمہ میں یہ کمال حاصل ہوتا ہے اور  
انفس کی واسطے طلق دعوات اور طبیعت اور حیل ہو جاتا ہے کہ  
ایک کہیں اس جدا نہ ہو اور ایک انفس سے نور ملکیت یا اسلئے کہ انسان  
حبیل کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس خوش ہوتا ہے اور اس  
سے اس پر رحمت بھیجتا ہے اسلئے کہ انسان تمام لوگوں میں دور کرتا ہے  
یا اسلئے کہ وہ سبب بنے گا پھر اپنی کائنات سے تعلق پر تدلی کرنے  
سے چاہا یعنی ہدایت اور نور کی اشاعت یا واسطے ہو گئے  
اس نفس کے معدود شمار تدلی میں کہ یہ نفس التفات کرے  
اور رقت ہو اپنی ہمت کی کوشش سے طرف تدلی کے اور در اقل ہو  
اس میں پس جب اس میں یقینوں و جہم جمع ہو یں یا نہیں  
سے ایک اللہ کی رحمت شامل ہوتی ہے تو اس وقت  
نفس کو اشراج ملکی خوش ہوتی ہے بعض ان سے یہ کہ جب  
نفس نے اپنے رب کے جلال کو یاد کیا یا تو نقطوں سے اور یا  
خیال سے مینا کہ اشغال قلبی کا طریقہ ہے یا دم سے جو عالم برت  
کا حال بتا رہا ہے اور یہ وہ ہے کہ سب اکثر اہل زمانہ یاد کرتے ہیں نہ

فما اخرج في العلم والادراك



فیوض الحرمین

۲۷

ترجمہ از فیوض الحرمین

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم اوفی فیہ النبی  
یصلون علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینزلوا  
ارہامانہ النور ھو نور اللہ و منشاہدہ  
قبل بعثتہ فرأیت انوارا سطعت دفقة واحدة  
لا اقول انی ادرک ما بصرہ لکن ما بصرہ لکن  
بصرہ لروح فقط اللہ اعلم کیف کان الھدیین  
ھذا و ذلک قد املت تلك الانوار فوجہا  
من قبل الملائکۃ المؤمنین بامثال ھذا  
المنشاہد و بامثال ھذا الھدیین و رائت  
عالم انوار الملائکۃ انوار الرحمۃ عشاہد  
اخر کمال جمال لما دخلت المیزان المنور  
وزرت الروضۃ المقلبت علی صاحبھا افضل  
الصالح و التسلیمات لیت روحہ صلی اللہ علیہ  
وسلم ظاہر بارزۃ لا فی عالم الادوار فقط  
بل فی امثال لقیمہ من الحسن فادرکت ان  
العوام انما یدکرون حضور النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم فی الصلوات و امانتہ بالناس  
فیما و امثال خلک من ھذا الدقیقۃ و کذلک  
الناس عاقۃ لا یلمھون بشئ الا بہا یدر شہد  
ارواحہم من علم فی اخذون او حقیقۃ  
و اما شہد فی غیر واحد و یتلقاوا الھدیین  
لما ادرک ادراک اجمال و یسمعون ثالث فی عیدہ  
بوجہہ و خوراج فی ذکر شہد ما سبوا و علم  
جواہر حق یتفق امتہ من الناس علی ذلک  
فلیس تنقادہم فی مثل ذلک سبوا و علم

موند مبارک میں تھا سیلاب شریف کے روز اور لوگ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم پر در در شریف پڑتے تھے اور بیان کرتے تھے وہ مجتہد  
جو آپ کی وقت ولادت ظاہر ہوئے تھے اور وہ منشاہد جو نور  
پہلے ہوئے تھے تو میں نے دیکھا کہ کیا رنگی انوار ظاہر ہوئے ہیں یہ  
نہیں کہ سکتا کہ آیا ان آنکھوں سے دیکھا اور نہ کہ سکتا ہوں کہ فقط  
روح کی آنکھوں سے دیکھا ہے کیا امر تھا ان آنکھوں سے دیکھا یا  
روح کی پس میں نے تاہل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نور ان ملائکہ کا  
جو ایسی جگہوں اور شاہد پر ہو گئے و مقرب ہیں اور میں نے دیکھا کہ  
انوار ملائکہ اور نور رحمت ملے ہوئے ہیں شاہدہ  
دوسرا بالاجمال جب میں داخل مدینہ منورہ ہوا اور وہ منورہ  
مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو  
آپ کی روح مبارک و مقدس کو دیکھا ظاہر اور عیان  
نہ فقط عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے  
غریب پس میں نے معلوم کیا کہ ہر لوگ کہا کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں خود سجدہ کرتے ہیں  
اور لوگوں کو نماز پڑھاتے ہیں اور ایسی باتیں دہی دہی کہ  
اور اس طرح اکثر لوگ کوئی بات زبان پر نہیں لاتے مگر جو ان کی  
ارواح پر ترشح کرے کسی علم سے تو ہوتی ہے وہ حقیقتاً  
اسکی صورت پھر ایک اسکو بیان ہو کر کتاب ہے دوسرا  
قبول کر لیتا ہے اس پر جو کچھ اجمالی طور پر معلوم کیا  
اور تفسیر اسے مستحب ہے اور وہ اور وجہ سے اسکی تائید  
کرتا ہے اور جو تھا سفتا ہے تو ذکر کرتا ہے ایک صورت  
مناسب اس طرح اور یہاں تک کہ اس پر یہ لوگوں کی ایک  
جماعت متفق ہو جاتی ہے اور انکا اتفاق ایسے ہر دن  
میں ہر سال نہیں پس تو تفسیر نہ سمجھو

عقل و الی اللہ علیہ وسلم

فیوض الحرمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سے فیض حاصل کرتا  
ترجمہ اردو فیوض الحرمین

المشہورات العوام و لكن تغطي باسماء البهيم  
ثم توجهت الى القيم الشاهم المقدس بعد  
اخرى في رضى الله عليه وسلم في رقيقة بعد الحقيقة  
فتاة في صورة مجد العظم والهيئة تارة في  
صورة الجند والمجبة والانس والاشجار تارة في  
في صورة السريان حتى تخيل ان الفضاء ممتلئ  
بروحه عليه الصلوة والسلام وهي تتم فيه  
تموج الروح العاصفة حتى ان الناظر يكره يشغله  
تموجها عن ملاحظة زعماء غير ذلك من  
الرفاق وقلية صلي الله عليه وسلم في اكثر الامور  
يبدى في صورته الكريمة التي كان عليه ما قر بعد  
مقر ان طالع الهمة الى روحانية لا الى الجاهلية  
صلي الله عليه وسلم فقط طنت الى خاصية  
من تقويم روحه بصورة جسد عليه الصلوة  
والسلام وانه الذي انشأ اليه بقوله ان الانبياء  
الهم نور وانهم يصلون ويحجون في قبورهم  
وانهم احياء الى غير ذلك ولم اسم عليه قط  
الاوقدا بنسب الى انشراح وتبدل في ظهور  
وذلك لانه رحمة العالمين **هشتم** ما  
ما كان اليوم الثالث سلت عليه صلي الله عليه  
وسلم وعلى صاحبيه صلي الله عليهم انه قلت  
يا رسول الله افض عليا ام افاض الله  
عليك حبذا وراغبين في خيرك وانتم حمة  
للعالمين فانسب الى انسب اطعما حوشت  
كان عطفه لانه لفته وغشيت ثم غطت

شہدات عوام کو لیکن تو اس میں ان اسماء کو کچھ جودہ بیان  
کرتے ہیں پھر میں متوجہ ہوا رضی اللہ عنہما کے کسٹرن  
چند بار تو تھم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹائیں  
ابعد لطافت کے کہیں تو فقط صورت پر غفلت و ہست میں  
اور کہیں صورت مجزبہ و حبت اور اس دانشوار میں اور کہیں صورت  
سریان میں حتیٰ کہ میں خیال کرتا تھا کہ تمام فضا بھری ہوئی ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس سے اور روح  
سبارک تاسیس میں نہ تھی ہے سائید ہو گئے یہ انگ کی کھینچ لیکن  
ترجمہ اور طافت کی طرف نظر کرنے سے باز رکھتا تھا اور میں نے دیکھا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر امور میں اصلی صورت مقدس  
میں بار بار باوجودیکہ میری کمال آرزو تھی کہ وہ عینیت میں کیوں  
نہ مسمانیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس  
بجھکورتا ہوا کہ آپ کا قاضی ہے روح کو صورت جسم  
میں کرنا صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ ہی بات ہے جس کی طرف آپ  
آپ نے اس قول سے اشارہ فرمایا ہے کہ انبیاء نہیں مرتے اور  
انہیں پر ہمارے ہیں اپنی قبور میں اور انبیاء کی جگہ کرتے ہیں  
اپنی قبروں میں اور وہ زندہ ہیں وغیرہ وغیرہ اور جب میں نے  
آپ پر سلام بھیجا تو مجھے غش ہوئے اور انشراح فرمائے اور  
ظاہر ہوئے اور یہ اس واسطے کہ آپ رحمت للعالمین ہیں۔  
شہد و مگر جب تیسرا روز ہوا میں آپ پر سلام پہنچا اور حضرت  
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے کیا کہ رسول اللہ  
عنایت ہو چکا کہ اس میں جو اشارہ کر دیا ہم آپ کے عطف کے شوقین ہیں  
اور آپ رحمت للعالمین ہیں تو آپ نے میری مثال انتقادات کیا  
یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ آپ کی عنایت کی اس چادر سے  
لیٹ گیا اور دھانک لیا خوب اچھی طرح چھپایا

شخصین کی ارواح سے ملاقات

مشاہدات العاتق



فیوض الحرمین

۲۹

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

عظمت و تبتل کے و اظہار الی اسرار و عرفہ  
بنفسہ احدی فی اعداد اعظیما جلالہ و عرفہ  
کیف استمد فی فوجی و کیف یردھو الی  
من یصل علیہ کیف یلبس الی من اطمح  
فی مداحہ و اوجہ علیہ فوائتہ علیہ الصلوٰۃ  
والتسلیمات قد صار من جمیع صلوٰۃ و  
دید نفس و جبلتہ و فطرتہ مظهریتہ  
المتکامل العظیم المنبسط علی وجہ البشریت  
یکاد اظہار یتیمین من المظہر و ہذا التبتل  
العظیم ہا لیس ندی عند الصیوۃ بالحقیقۃ  
الموتیہ و ہا لیس یصور ہا بانما قطب القطاب  
و یبلی لا یتبایء و کنہا یبدو زہد التخلی فی  
البرۃ البشریۃ فلما الغفلۃ حقیقۃ فی المثال  
متوجہۃ الی الخلق سمیت حقیقۃ موتیہ فلما  
و نبیاء و ہدیۃ من کل من بعث الی الخلق  
اوامر البعثۃ و لوجہ المبعوث الی رحمۃ ربہ الخیر  
علی الخلق انفلت عنہ و کما سیدنا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان منہا جاذب اصل  
بعثتہ ان یکون شہید الیوم القیمۃ شفیعا و عند  
تہم من اللہ للعصا من خلقہ و اطفالہ منہ  
بالنسبتہ الیہم لیس فی رحمۃ اللہ و السلام  
ہمنۃ عظمتہ تقتضی شمول الرحۃ الیہم و  
خالص ملکیتہم عن ہمنۃہم و فیکون ہا  
الرحۃ اللہ وجودہ بالنسبتہ الی اولئک الاقوام  
ذلک کخلقہ قوی الناس لکونہم خیر و خیر

اور ظاہر کے بظہار اسرار اور پھمنو اسے عالم سے خود اور ایک جہی  
و احوال میری انداز فرمائی اور بتایا کہ کس طرح آپ سے ہا جانتا  
میں ہر جہات ہوں اور کس طرح آپ جواب دیتے ہیں جب  
آپ کو کوئی درد درپڑے اور کیسے خوش ہوتے ہیں آپ کی مدح  
میں کوشش کرے یا آپ سے اجازت کرے پس دیکھا میں انکسرت  
سلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ اپنے ہر در و در عادت نفس دیتا و فطرت  
کے باعث تدلی عظیم کے مظهر ہر گئے اور وہ جو منصب ہے بشر کے  
اور جس میں ظاہر اور ظہر کی تیز نہیں ہوتی اور ہر وہ مظهر عظیم  
ہے جسکو صرف حقیقت محمدیہ کہتے ہیں اور اکی تدلی سے مراد  
ہوتی ہے جو صرف کہتے ہیں کہ قطب الاقطاب اور بی الاقطاب ہے  
اور کہہ اسکا ہے کہ ہر اس قلی کا صورت بشریت میں پس جب  
سنگد ہوتی ہے کوئی حقیقت مثال میں متوجہ خلقت کی طرف  
اسکا نام حقیقت محمدیہ رکھا جاتا ہے اور قطب اور بی ہا  
وہ اس سے متحد ہوتی ہے جو ہا جاتے خلقت کی طرف  
پھر حسب وہ امر ہر جہات ہے اور وہ عوٹ متوجہ ہوتا ہے  
رحمت رب کی طرف اور خلقت کی طرف بیٹھ کر تاجہ قلی  
عبد ہو جاتی ہے اس سے مگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی اصل بعثت میں یہ بات مستدرج تھی کہ آپ قیامت کے  
دن شہید ہوں اور قیامت ہوں اس درد زور و غم خواہ گنہگار  
کہ اللہ کے عفو سے اور ظاہر ہوئی انکسرت علی اللہ علیہ وسلم  
کی وہ ہمت عظیم کہ شمول رحمت کے تقاضا ہے امیر اور ہا ملکیت  
ہمیں سے فاضل کر لگو کہ آپ کا وجود ان لوگوں پر رحمت الہی ہا  
ہر ہا باعث ہو اور یہ ایسا ہے جیسے قوتیں تسلسل کے بقا  
نوع کے ہا سے اور اسی سے ہر ہا پیدا  
کی گئی ہے ہر نوع میں ہا

عفو علی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات

قطب الاقطاب

## فیوض الحرمین

۳

ترجمہ اردو فیوض

عائفید عندنا نبویہ النوائیم لیزل صلہ اللہ علیہ  
وسلم ولا یزال متوجہا الی الخاق مقبلہ الیہم  
فذلک کان احق الانبیاء بحول هذا الحقیقة  
الثالثہ فیہ واتحادہا معہ حیث لا یتماز الظاہر  
من المظہر فکانہ عینہا لا یسطوع علیہ الانفکاک  
وهذا احد معانی الہیت المشہورۃ  
افلت شہوہ الہولین وشمسنا  
ابدا علی افق العلی لا تغرب  
فاتحادہ ہذا الحقیقۃ البصر بصر روح ولیمۃ  
الاتحاد تظننت بلکوردانہ صلہ اللہ علیہ وسلم  
مستقر علی تلک الحالۃ الواحد دایما لا ینزع  
فی نفسہ ارادۃ متحدہ ولا شئ من الداعی  
نعما کان وجہہ صلہ اللہ علیہ وسلم الی الخلق  
کان قریبا جدا من من یرتفع انسان الیہ یجہت  
فیہ شفیقنا لیمۃ او یفیض علیہ من برکاتہ حتی  
یتخیل نزوار الان متحدہ کمثل الذبہ  
اغاثہ للہوفین المحتاجین وناہلۃ علیہ الصلوۃ  
والسلام الی ملہ من مذاہب الفقہ  
بمیل لاتباعہ وانفساک بہ فلا الذل لہ کل عند  
علی السواء لیس علم الفروع فی حالۃ وھذا من  
دبیدان روحہ الکریمۃ انما الداخل فی جمیع شئ  
اصل علم الفروع وھو عنایتہ الخ بنفوس البتہ من  
حجۃ اعرام واخلایم واصلہا وھذا اصل  
لہ فروع وانشاءات مختلف یا اختلاف الزواجر  
فی جوہر الروح ہذا اصل فلذلک کان نسبۃ

وہ چیز جو سفید ہو بر وقت پیش آنے عادت کے ہمیشہ اکثر  
صلی اللہ علیہ وسلم مترجم ہیں طغلت کی طرف اور منہ کے پورے  
پیش آنکی طرف کسی واسطے سب فیوض سے حقدار زیادہ ہیں  
بوجہ پائے جانے اس حقیقت مثالیہ کے آپ میں اور متحرک  
اسکا آپ کے ساتھ اس حیثیت سے کہ ظاہر اور ظہر میں حق  
نہیں گویا کہ وہ بعینہ وہ ہے حقیقت میں عدا ہی نہیں اور  
یہ بھی ایک معنی میں اس بیت مشہور کے پہلو کے آفتاب  
چھپ گئے اور ہمارا آفتاب ہمیشہ بلند ہی آسمان پر تاباں  
رہے گا۔ اس حقیقت سے آپ کے متحرک ہونے کو میں نے اپنی  
روح کی آنکھ سے دیکھا اور اتحاد کا سبب میں نے معلوم کیا  
اور دیکھا میں اس خفرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم ہمیشہ اسی حالت  
واحدہ پر کہ وہاں سے آپ کو نہ تو کوئی ارادہ تکررہ ہوتا سکتا ہے  
اور نہ کوئی داعیہ ہاں جسوقت آپ متوجہ ہوتے ہیں خلق کی طرف  
تو نہایت قریب ہوتے ہیں کہ انسان اپنی کوشش جہت سے  
عرض کرے اور آپ فریاد کر سکیں اسکی مصیبت میں یا آپ  
اسکی برکتیں اضافہ فرمائیں کہ وہ خیال کرے کہ آپ صاحب  
ارادات تکررہ ہیں میرے کوئی شخص مظلوم من محتاج من کی  
فریاد میں مصروف ہو اور میں نے غور کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مذہب فقہ میں کسی مذہب کی طرف مائل ہیں کہ میں بھی وہی مذہب  
اختیار کر دوں تو معلوم ہوا کہ سب مذہب آپ کے نزدیک برابر ہیں  
اس حالت میں علم فروع آپکی روح مبارک کے عادت میں نہیں  
آپکی جو ہر روح میں جو فروع کی اصل داخل ہے اور وہ عادت  
حق ہے نفوس بشر پر انکے اعمال و اطلاق اور انکی اصلاح کا ہے  
اور اصل ہے اور آپکی فروع اور صورتیں مختلف ہوتی ہیں مثلاً انسان  
کے کائنات میں داخل جو ہر روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں مائل ہے



## فیوض الحرمین

۳۲

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

لیضہ علیہ اننا سید خلون المدینۃ للنور  
 اہلہ علی اعمال غیر مرضیت عند ہم او فی نفس  
 فیہ فیض وہم ویضہم وحقہا ثم یدخلون  
 الروضۃ المقدستہ ویواجہون فاخذ لہا وقت  
 الصفاء والخلوص ثم یستمون فی الحق علی حق فاکتفی  
 حالہم فایا اثم ایاک اریضہم اثم من ہذا النور  
 الہم علیہ الصلوۃ والسلام لہ مثل ہذا الہم  
 وراۃ علیہ الصلوۃ والسلام لہ سبب الباس العظمی  
 والتشبیہ بالجبر وولہ رقائق کثیرۃ مجبۃ تعد  
 کراۃ وتوجہہ الناس الیہ باستعداد انہم  
 وامتداد علیہ الصلوۃ والسلام فی ذلک لہا الس  
 امتداد الجالی تفصیلہا لہ یتوالیہ الوصایۃ والقطعیۃ  
 الارشاد لہ واعطایہ قبولاً وجعلتہ اعلیٰ او صوب  
 طریقۃ وذلک ہبہ صلاہ وفہم لا یجمیع الناس  
 بالاناس مخصوصین فطرۃ فطرۃ التحقیق  
 بشرط الذل ینکون سبب الاختلاف والتقاتل فہذا  
 النکتۃ عجیبان یشیہ بہما کل من اخذ من ہذا  
 اصلاہ وقرعہ وطریقۃ سلاوکا تواردت انسالہ  
 عن مسائل مہم الوجود ومرتبہ الوجود والقنہ  
 والبقاء فاذا ہو علیہ الصلوۃ والسلام یملوہ  
 بالکیلیۃ الی التذلل کورہ کلمۃ اوردت ان سالہ  
 منعہ استفسار فی کیفیت حالہ عند سوالہ  
 وعلینہ ان اجلس بین یدیہ فاسالہ بلبسایہ  
 الذمۃ حذو لہا الہ علیہم التلغیم بنور جلالہ  
 ثم اسالہ ثم التلغیم ثم اسالہ وہلم جواہر عند

کے جب لوگ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ان کے  
 وہاں کے لوگوں کے اعمال اپنے نزدیک بڑے دیکھے  
 ہیں یا وہ اعمال نفس الامریہ بڑے ہوتے ہیں تو انے نفس کو  
 رکھتے ہیں پھر جب روضہ مقدسہ میں حاضر ہوتے ہیں اور  
 متوجہ ہوتے ہیں اور صفائی کا وقت آتا ہے اور خلوص کا تو  
 اس کینہ سے ملتی ہے اور انکا حال مکدر ہے جانتا ہے خبردار  
 اس سے بچنا کہ اس نور تم علی اللہ علیہ السلام سے ایسے امر  
 رکھتے ہیں اور میں نے دیکھا انحضرت علیہ الصلوۃ والسلام  
 غفلتوں کا اور تشبیہ بالجبروت کا لباس پہنتے ہوئے اور آپ کی  
 بہت لطافتیں ہیں موافق شمار آپ کے کمال کے اور لوگوں کا آپ کی  
 مستوجہ ہونے کے اپنی استعدادوں کے موافق اور انحضرت علیہ السلام  
 علیہ السلام نے اس مجلس میں میری جمالی امداد فرمائی کہ تفصیل کی  
 محبت اور رعایت اور طلب ارشادیت ہے اور کمال ہویت  
 عطا ہوئی اور کیا محکم امام اور چھ بایا میرے رفقہ اور  
 مذہب کو اصلاہ فرما لیکن سب کی واسطے نہیں بلکہ واسطے  
 خاص خاص برکۃ جنکی طرق میں تحقیق ہے اس شرط پر کہ وہ  
 اختلاف اور زد و کشت کا نہ ہو پس اس نکتہ سے واجب ہے  
 آگاہ ہونا ہے ہر ماں مذہب کو فرما اختیار کرے اور اگر وہ سب کو  
 پرے پھریں نے چاہا کہ دریافت کروں آپ سے مسائل مبارک  
 وجود اور مراتب وجود اور تقاضا میں نے دیکھا آپ بالکل  
 مستور ہیں اس قدر اندک و کثیر میں جب میں چاہتا تھا کچھ پوچھتا  
 تو میرا استغراق آپ کی کیفیت حال کے دریافت نہیں چھوڑ دیک  
 دیتا تھا پھر چھوڑ سکھا یا آپ کی رزق پرچوں اور پھر سب کو رہی  
 اس زبان جو ملاوٹے لطیف پھر چھوڑ دیتے لیسٹ لیا پھر لکھا  
 پھر لیسٹ لیا پھر سوال کیا عرض اسی طرح پھر اس وقت

فیوض الحرمین

۳۳

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

<p>ذلك تحت لطف سولي و هتة العليا في صلبه  المخاف رايته مستقلا على حالة و لحدته من حفظ  صورتها انكريمة و كونه عبيته و كرسا و قايه و دعاء  المستلذذ كونه من جوار الى الخلق لا السالكين و عظم  و فيه من القبول و الحزن رب الالهة الالهة الالهة  يدرك انتباهها و اذا توجه اليه الله سبحانه و حمته  ولا يدرك الانسان العاقل الله فقط بل كل شيء  يشفق على شئ و يتوجه اليه بقصد و مشق و ان  يتبدل اليه هذا رد السالكين و اجابة الصالحين و  يحصل بسبب صفة هذا الانسان حالة تشبه  بالقصد للتقرب و انما اعلمك سر عظيم و هو ان  الحكمة في جعل هذه النعمة للباركة و عاقل الله  ان يتقرب الحق جل الى حال الارض و الى السقطة  ايضا و كان هذا المحود و يتوسط السمة  و رايته عليه الصلوة و السلام في شرح الشرح  عظيم لمن صل عليه و مدحه و رايته صلى الله عليه  وسلم بل زاه فيضا فيض الصحة كمثل  النشأة الصوفية في مجالس الافاضة و ان  بين يديه و كل علمه او مشهده واحد و مرتبة  و تقصص الحق محمد عاشق سر عظيم و اشواق  ان من افاضة الحق ان الحج كمال نام من كماله  ولذلك يظهر في قلوب الحجاج انهم اجابوا بقصد  و يتجبر و سر المسئلة ان الوصول الى الله تبارك  و تعالى هو الكمال و لما تدلى الحق الى الخلق و نصب  الكعبة شعاعا من شعاعه كان الوصول اليها</p>	<p>فتاویٰ ہر گیسو سوال اور ایک ہی ہمت بلند میرے نشانہ پر پہنچ گیا  اور دینے کی صورت کر کے کہ جو حالت و احوال پر اور یہ کہ کمال را  اور کثرت لایست اور نگاہیں اور طرف تدارک کر کے ہیں جس حال میں  کہ لباس طہارت پہنچے ہوئے کو کو کس طرف متوجہ ہیں اور کس طرف  اور جذب اور الفت میں شمار ہے کہ اسکی انتہا نہیں رہتی اور کس  پس جس وقت متوجہ ہوا کسی طرف کوئی انسان اپنی کوشش سے  اور میری مراد فقط انسان عالی ہمت سے نہیں بلکہ جو کمال  کسی شے کا مشتاق اور اپنی طرف متوجہ ہو اس شے کے تقدیر و  سے تو آپ تکی کرتے ہیں اسکی طرف اور کس طرف رو سلام اور کیا  اور کس میں حاصل ہوتی ہے سبب اس توجہ کے انسان کو ہوا  کہ شیعہ کے تقدیر دے۔ اور میں بتاؤں تجھ کو ایک عظیم  اور دینے کہ اس نعمت مبارکہ کو تکی کی طرف بنانے میں یہ کمال  کہ اللہ کا بہت قرب ہوا ہاں زمین سے اور جہان سے نیچے ہیں  اور کمال کے وجود تمام ہوتا تھا کمالی قسم کے توسط سے اور کمال  میں انقدرت علی اللہ علیہ وسلم کو بہت غرض ہوتے اس شخص سے  جو آپ پر درود و درپردہ اور اپنی مدد کرے اور کس طرف متوجہ ہو  ظاہر فیض صحبت پہنچا میرا امانت و مشاعر صوفیہ کے علمبردار  میں اور میں آپکے حضور میں ہوں اور یہ سب بڑھتے بتایا ایک  مشہد و نہیں سے اور بعضانی محمد عاشق کو خوب معلوم ہوا ایک  سکریب میں یقین کرتا ہوں کہ وہ حق کی طرف ہے یہ کمال  پورا کمال ہے اور کمال لغت سے اور اسلوب طے عاجز کے دیکھ  بہت خوشی ہوتی ہے اور اس مسئلہ کا سر یہ ہے کہ اللہ جل  و تعالیٰ ایک و موصول کو کمال کی طرف متوجہ ہے تعلقت کی طرف کمال  کے تمام کرنے سے اور اسکو شمار اللہ سے ایک شمار بتایا اور  کی طرف و موصول اللہ کی طرف و موصول ہوا کہ</p>
---	---



فیوض الحرمین - سورۃ - مشائیرہ ۳۴

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

<p>بکسب مسافت اور وصول الی اللہ کے بہت سے طریقے ہیں لیکن وصول بالمسافت حج سے نہیں ہوتا ہے واللہ اعلم مشہد آخر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس صریح تشریف کے معنی دریافت کئے جو آپ نے فرمایا ہے کہ ابھی اؤ علیہ السلام آسہ دگل بھگے کسین نبی تھا اور یہاں یہ سوال زبان مقال سے نہ تھا اور نہ دل کے فطرت بلکہ اس سر کے شوق و آرزو سے میری مدد بھی رہی تھی جو میں ملا بختاب سے جہاں تک میں قدرت رکھتا تھا اور اپنی صورت مثالیہ کے قریب پس آپ نے دکھائی اپنی وہ صورت مبارک مثالی جو پہلے عالم اجسام کی پائی جاتی تھی پھر دکھائی جھلک کیفیت اس عالم میں آئیگی عالم مثال سے اور دکھائیں جھلک صورتیں بنیاد بنو قیوم کی اور یہ کس طرح جبرافسانہ ہوئی برزخ تفسیر سے مقابل اسکے جو نے آپ کو عالم مثال میں اس حضرت اور دکھائیں جھلک صورتیں بنیاد کی اور یہ کس طرح انکو عالم اور معرفت بددا سکے تو فکرو حال معلوم ہو گیا اور ظاہر ہو گیا اور میں صرف بتلایا اس چیز کا جو جھلک ملا صورت مثالیہ سے اور میں نے جان لیا جو آپ نے اس میں جاہل تیراب بیان کرتا ہوں تم سے میں سمجھا جانا چاہتا تھا اسے تبارک تعالیٰ کی تملی ہم ظنی کی طرف متوجہ ہے اس سے سب ہدایت پائیں اور اسی کی انجام دہ تھیں اور اس تملی کی ہر ایک درجہ میں شان کا کمال غفلت کیلئے بعد دیکھ کر پوری اور جب ظاہر ہوتا کوئی نمونہ تو عالم میں اس نمونہ کا ایک نمونہ ہوتا ہے اور اسی سے سارے سوال پوچھو یا بتا خلقت کی طرف اللہ اور نبی اور شریعت کے ساتھ پس رسول اور وہ جو احکام نامونہ ہیں اور وہ ہر وقت کے سب کوئی نمونہ ہوتا تو کوئی نمونہ نہ تھا نہ خلاف ہر اس نمونہ سے جو اس نمونہ کے</p>	<p>هو الوصول الى الحق بحسب المسافة فالوصول الى الله على جوه والوصول بالمسافة ينتهي بالحق والله اعلم مشہد آخر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس صریح تفسیر کے معنی دریافت کئے جو آپ نے فرمایا ہے کہ ابھی اؤ علیہ السلام آسہ دگل بھگے کسین نبی تھا اور یہاں یہ سوال زبان مقال سے نہ تھا اور نہ دل کے فطرت بلکہ اس سر کے شوق و آرزو سے میری مدد بھی رہی تھی جو میں ملا بختاب سے جہاں تک میں قدرت رکھتا تھا اور اپنی صورت مثالیہ کے قریب پس آپ نے دکھائی اپنی وہ صورت مبارک مثالی جو پہلے عالم اجسام کی پائی جاتی تھی پھر دکھائی جھلک کیفیت اس عالم میں آئیگی عالم مثال سے اور دکھائیں جھلک صورتیں بنیاد بنو قیوم کی اور یہ کس طرح جبرافسانہ ہوئی برزخ تفسیر سے مقابل اسکے جو نے آپ کو عالم مثال میں اس حضرت اور دکھائیں جھلک صورتیں بنیاد کی اور یہ کس طرح انکو عالم اور معرفت بددا سکے تو فکرو حال معلوم ہو گیا اور ظاہر ہو گیا اور میں صرف بتلایا اس چیز کا جو جھلک ملا صورت مثالیہ سے اور میں نے جان لیا جو آپ نے اس میں جاہل تیراب بیان کرتا ہوں تم سے میں سمجھا جانا چاہتا تھا اسے تبارک تعالیٰ کی تملی ہم ظنی کی طرف متوجہ ہے اس سے سب ہدایت پائیں اور اسی کی انجام دہ تھیں اور اس تملی کی ہر ایک درجہ میں شان کا کمال غفلت کیلئے بعد دیکھ کر پوری اور جب ظاہر ہوتا کوئی نمونہ تو عالم میں اس نمونہ کا ایک نمونہ ہوتا ہے اور اسی سے سارے سوال پوچھو یا بتا خلقت کی طرف اللہ اور نبی اور شریعت کے ساتھ پس رسول اور وہ جو احکام نامونہ ہیں اور وہ ہر وقت کے سب کوئی نمونہ ہوتا تو کوئی نمونہ نہ تھا نہ خلاف ہر اس نمونہ سے جو اس نمونہ کے</p>
--	---

فیوض الحرمین - سورۃ - مشائیرہ ۳۴

## فیوض الحرمین

۳۵

توبہ اللہ فیوض الحرمین

انہما فاعلمتہما واما ما تاسبہما والذین ظہر  
 علیہم هذه العلوم والمعارف ان كانوا من  
 اعتنوا بالاستنباط من كلام الرسول فرموا  
 حيارا والربان وان كانوا ممن لا يعتنوا بذلك  
 واما هم فم اخذوا العلم من الله تبارك وتعالى  
 فرموا الحكماء المحيئون اهل الحكمة والربانية  
 فالقومان جميعا اخذوا من تلك البرزخية  
 اولم يطروا هذا هي المنحة العظيمة لا اخبار الرسول  
 فانه لا يسمعه الا قوم مدون قوم فلما اراد الله تعالى  
 ان يخلق آدم عليه السلام ليكونا النوع البشري  
 فاداه خلقه انما هي ارادة خلق البشر  
 تحوكت الا وهو البشري الى المثال المناسب  
 بلا جسمه فميكيل نبيصا صلي الله عليه وسلم  
 اى ميكيل المثالي امكن من نفسه ان يطبق  
 هذه التمثيل بحسب برزخية من البرزخ فانطبق  
 عليه شبيهها من انطباق الكلي على الجزئي وذلك  
 السابق عنايته الله به والناس ليوجد لهم  
 غيابة بعد لقيضان رحمة الله يوم الخمسين  
 ولعقد تشريع عليهم وذبحوى فاسد عنهم  
 اذا احتاجوا الى ذلك اشد حاجة فميكيل  
 معني كونه صلي الله عليه وسلم نبينا قبل موسى  
 آدم عليه السلام ثم ما وجدنا اشخاص البشر  
 مختلفا طرا بفرمهم فميكيل اقتضت التمثيل  
 ان يسموا هم فانطبق التمثيل على رجا من  
 طولهم الاشياء فواجب اليه تافيه صلواتهم

کردہ فافہمیں اس غہور سے اور اس کے مناسب ہیں اور جن پر علم  
 ظاہر ہوتے ہیں اور مرقبیں کردہ ایسے لوگ ہیں کہ کلام رسالت  
 استنباط کر کے ہیں تو انکو اخبار اور زبان کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ  
 ایسے نہیں ہیں اور انکی ہمت ہے علم حاصل کرنا اسد تبارک وتعالیٰ  
 سے تودہ لوگ علمائے حدیث یہ اہل حکمت ربانی ہیں تودہ  
 فرقے اس ظہور سے علم حاصل کرتے ہیں اس بات کو جانیں یہاں  
 اور یہی بڑا احسان ہے و اخبار رسول کا سکو کوئی فہم نہیں ہے  
 کوئی نہیں سنتی توبہ اللہ نے چاہا کہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرے  
 وہ نوع بشر کے باپ ہوں تو آدم علیہ السلام کے پیدا کرنا  
 ارادہ شیک سب نوع بشر کے پیدا کرنا ارادہ ہے اور جن  
 بشریہ نے حرکت کی مثال کی طرف جو اجسام کے معنی ہے  
 تو میکیل ہار جی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی انکی پیکر مثالی بہت مکن ہو  
 اپنی ذات کی رو سے مطبق ہو گیا اس قدر کہ وہ اپنی غہور کے  
 ظہور استائیں سے پس مطبق ہو گئی اسپر از حدیث  
 کے جیسے مطبق ہوتی ہے جزئی پر اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی  
 سابق عنایت ہے ہائپر اور لوگوں پر تاکہ پایا جائے اس  
 مددگار کہ سین ہونفیان رحمت خدا کا مشترک رہے وہ  
 انکی شریعت کے مستعد کرنا اور واسطے ہناوینے کے اسے  
 اراض فاسدہ جب انکو اس کی حاجت ہو بہت سخت فاسدہ  
 پس یہ معنی ہیں آدم سے پہلے اس کے مغفرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے نبی ہو گئی پھر جب موجود ہوئے اشخاص بشری اور ان  
 طریقے مختلف ہوئے کوئی افراط کرنا الا کوئی تفریط  
 کرنے والا تودیرا آئی نے چاہا کہ انکے کام میں اعتدال  
 آجائے تو مطبق ہوئی تذل ان شغیر میں سے ایک شخص پر  
 اور وہی انکی اسپر رہے باقیہ جس میں انکی توفیق حاصل ہو

## فیوض الحرمین

۳۶

ترجمہ از فیوض الحرمین

وہ برزقہ برزقہ ہرگز ہا من البرزق و انما المنطق  
 علیہ من هذا لیس ہو وجودہ البشوی و انما کان  
 فی المثال حکایتہ انہ یستعد لذلك فی بعض الاستعداد  
 و انما انبیاء اصلی اللہ علیہ وسلم فکان الیہ منطبق فیہ  
 بالفعل و علی الحکایتہ انما وجد صلی اللہ علیہ وسلم  
 فی الخارج ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز  
 البرزقہ کانت مشتملہ علی قوۃ متالیۃ فلیست البرزق  
 لباس المثال و سدا فاق و ما کان التل فی بلز  
 بل لباس المثال و ان کان نفس المثال لیس منہ فی  
 الموجود و انما اعنی ان المثال لیس من اللہ و من  
 خلقہ بحسب ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز  
 و السلام و ما بعد فلتلا الجو و امتلا السعوا  
 و الیہ رضوان بالہیکل المثال للتد فیہا من لحد  
 او معرفۃ او حال الہیہ او کما لہ و ما خذ الفیر  
 هذا الہیکل المثالی علم و جہل فکان علیہ الصلوۃ  
 و السلام خاتم النبیین و انقطعت النبوة بعدہ  
 و حققت علیہ السلام الذی بعثتہ کالعنوان لہا  
 ہی ہرگز البرزقہ المتالیۃ المستطیرۃ اذا فرمتہ ذلک  
 تحقق عند ذلک انہ رحمۃ للعالمین و انما خاتم النبیین  
 و ان الہ نبیاء علیہم السلام لہما اخل و الفیض  
 عن حضرت التل لہ و ان کان لہ عالم الجسم  
 و انما لہ و لہا فاما لہ و ان عن ہرگز متالیۃ ہی  
 حقیقۃ بعثتہ علیہ السلام و ما یزید شہدہا من  
 اول ذلک و ان شہدہا عن السلام الہیہ علیہ السلام  
 فانہ لہ قد تبتون فی الروح العقاد اضعف

اور پھر کیا اس کے بعثت سے ایک ہرگز ہے اس  
 شخص پر اس ہی کارہ ہی وجہ برزق ہی منطبق ہے ایک  
 وہ مثال میں حکایتہا متالیہ مستعد ہرگز ہرگز ہرگز  
 و انما انبیاء اصلی اللہ علیہ وسلم فکان الیہ منطبق فیہ  
 بالفعل و علی الحکایتہ انما وجد صلی اللہ علیہ وسلم  
 فی الخارج ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز  
 البرزقہ کانت مشتملہ علی قوۃ متالیۃ فلیست البرزق  
 لباس المثال و سدا فاق و ما کان التل فی بلز  
 بل لباس المثال و ان کان نفس المثال لیس منہ فی  
 الموجود و انما اعنی ان المثال لیس من اللہ و من  
 خلقہ بحسب ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز  
 و السلام و ما بعد فلتلا الجو و امتلا السعوا  
 و الیہ رضوان بالہیکل المثال للتد فیہا من لحد  
 او معرفۃ او حال الہیہ او کما لہ و ما خذ الفیر  
 هذا الہیکل المثالی علم و جہل فکان علیہ الصلوۃ  
 و السلام خاتم النبیین و انقطعت النبوة بعدہ  
 و حققت علیہ السلام الذی بعثتہ کالعنوان لہا  
 ہی ہرگز البرزقہ المتالیۃ المستطیرۃ اذا فرمتہ ذلک  
 تحقق عند ذلک انہ رحمۃ للعالمین و انما خاتم النبیین  
 و ان الہ نبیاء علیہم السلام لہما اخل و الفیض  
 عن حضرت التل لہ و ان کان لہ عالم الجسم  
 و انما لہ و لہا فاما لہ و ان عن ہرگز متالیۃ ہی  
 حقیقۃ بعثتہ علیہ السلام و ما یزید شہدہا من  
 اول ذلک و ان شہدہا عن السلام الہیہ علیہ السلام  
 فانہ لہ قد تبتون فی الروح العقاد اضعف

فیوض الحرمین

ج ۱

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

من انعقاد نبوة نبينا صلى الله عليه وسلم فظهر  
التدلي ببعثته برزاة روحية ظهورا واضحا  
من ظهور البرزاة المثالية عند بعثته نبينا صلى  
الله عليه وسلم ولذا لم يكن بعد كمال نبوة قد  
وفي هاته ولما انقطع النبوة فلما وجد نبينا فظهر  
البرزاة المثالية ظهورا بليا فانتطعت واستوفيت  
العلوم والمعارف فبعضنا انما جالنا في اكثر  
من عقدة في التالى تحقيق شريفة  
قلت الحكمة في كون الناس في البرزاة  
بعد آدم عليه السلام فليلين الى جهنم القسمة  
وجود الطبيعة مخلدين الى الاحكام المهيمنة  
يستنبط حينئذ من الانواع الفاتحة القليل  
والا من العلوم الحاضرة الطبيعة والهيمنة  
القليل لان در مع طول عمارهم وكثرة معانهم  
وخصهم ثم لم يزل من بعد ابراهيم عليه السلام  
يريد قليلا قليلا في اليونان والروم والافان  
وبني اسرائيل والمغرب والعراق والعرب  
حتى وجد سيدنا رسول الله صلى الله عليه  
وسلم فجاء بعد العلوم ثم اوتى بعمدة العلوم  
الحكمة والفنون الدينية والحاضرة والبعيدة  
الشريعة بحيث لا تتركها اول احاطت  
ان الله تبارك وتعالى تدليا عظيم الامانة  
السموات والارضون وحقيقة تصديق  
الشخص لا كبريه فانه لما استلزمه في بعثته  
وتنويره في من تصوراتهم في ذلك الموضع

العقاد نبوة همارى على الله عليه وسلم سے پس ظاہر ہوا۔  
تدلی ساتھ بعثت برزہ روح ابراہیم علیہ السلام کے ضعیف  
ظہور برزہ مثالیہ سے وقت بعثت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اور اسلوب سے آپ کے نبوت کو کمال نبی اور نہ محدث مگر  
آپ کی مدت میں اور نہ منقطع ہوئی نبوت پر صیب اہمارے نبی تو  
ظاہر برزہ مثالیہ بہت روشنی کیساتھ اور منقطع ہو گئی منبوت  
بالکل اور افاضہ ہوئے علوم اور رتیں ابھی علم اس واسطے کہ  
وہ اکثر طور پر مستغرق تھے مثال میں تحقیق شریف اگرچہ پھر  
کیا حکمت ہے کہ زمانہ سابق میں حضرت آدم علیہ السلام کے  
بعد لوگ کثرت ذہن اس طرح وہاں سیرت ہوئے کسی نے نہ  
ارتقاقات کا استنباط کیا مگر تلیل آدمیوں نے اور نہ علوم  
معارف میں وہاں کو حاصل ہوئے مگر شاد و ناز کو باوجود  
عمریں بڑی پائیں اور فکر و فہم بہت کے پھر بعد حضرت  
ابراہیم علیہ السلام کے تھوڑی تھوڑی برہمنی گئی یونان  
اور روم و فارس و بنی اسرائیل اور مغرب اور عراق اور ہند  
میں یہاں تک کہ پیدا ہوئے ہمارے حضرت رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم پھر تو علوم کے دریا رداں ہو گئے اور ان سے علوم  
طبیہ کے چشمے جاری ہو گئے اور فنون ہادیہ اور محاسنہ اور  
علوم شریعہ ایستہ کی بنی استہلک نہ دہشیں کہتا ہوں کہ  
اللہ تعالیٰ کی ایک تدلی عظیم ہے جس سے سب کسما  
اور زمین پر ہیں اور اس کی حقیقت شخص اگر کا  
پے رس کو چاہتا ہے پس جب اس سے بے خبر ہو چکا  
جیسا اس کے پہچانے کا حق تھا اور اس کا ذکر کیا جیسا  
چاہئے اس قدر کرتا کہ اس کے مدد کے بغیر ایک  
صورت عامیہ متعین ہو گئی

حقیقی شری

فیوض الحرمین

۳۸

ترجمہ ابو ذریض المصنف

<p>تعلیٰ جلّٰل اللہ وغیرہ علی وجہ و ہذا الصورة دائمة مادام الشخص الذکر وہی منطبقہ علی اللہ وحالہ لہ انہ حکایتہ وادفعہا فی نفس الامر انہ لہ اوجدات العناصر والافلاک فی الطبیعة الکلیة کانت ہذا الطبیعة محفوظہ فیہا کان لحفاظ الطبیعة الارضیہ فی المعدن والنبات والحیوان والانسماز وکانت خولہا ومقتضیہا قواہا ایضا محفوظہ بانحفاظ نفسہا انما وجدت المعادن والنباتات و الحیوانات والانسماز کانت طاقم العناصر الافلاک محفوظہ فیہا ولیست ہذا الکمال ظہور خواص الافلاک وحركاتها واصد طباہا کانت طبیعت کلیتہا معہا من القوی محفوظہ فی الافلاک والعناصر کل فرج من الوقت فی جدر فواکد جوہر نفسہ اسر تحقیقہ معہ بربہ الہی فحجب کثیرہ اذ لو نفس الانسا عرضہ لظہور حکم کل طبیعت من طایع الامور والموثقا وبقدر انطباع تلك الصوینت نفسہا وینحی حکم نقطۃ التلی الذکر والاعمال الذکر بہ عرضہ بقدر الجبر المنزاکتہ ہذا فوق بعض فزروق التلیہ بحقیقۃ الحقائق وحرف انفسہا والی الطبیعة الکلیہ واجزائہا نور اللہ عند کشفہا کوہیہا معہا المصباح وہی حاجۃ الایۃ استفادت الجبر طرہ ابور الہدی واستفادت بعضہ وکانت لہ فیہ من العلمیہ</p>	<p>جریا در لائے اللہ تبارک وتعالیٰ کا جلال وکرت جو اسکے تقاضا اور ربانک نفس اکبر ہے تب تک یہ صورت قائم ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر منطبق ہے اور اسکی پوری طور پر یاد دلانے والی اور نفس الامر کے بہت کو اتق ہے پھر جب پیدا ہوئے عنصر اور افلاک طبیعت کلیتہا تو یہ طبیعت کی محفوظہ تھی اس صورت میں اسطرح مسمی طبیعت انفسیہ محفوظ ہے سند و درویدگی اور حیران اور انسان میں اور انکے خواص اور مقتضیات اور قواہی محفوظہ ہیں ساتھ انحصار اپنے نفس کے پھر جب پائے گئے معادن اور نباتات اور حیوانات اور انسان تو طبع بنامہ و افلاک نفس محموظہ تھے اور نہیں یہ نگرانیہ مرایا کے واسطے ظہور خواص اور مرکبات افلاک اور عناصر اور اسکے طباہ کے اور طبیعت کلیہ معہ اپنی قوا کے افلاک معہ میں محفوظہ تھی تو ہر فرد انسان کے اصل دل اور جوش اور دنیا و عشق میں اپنی رب کے معرفت تھی مگر بہت سے پروردوں اور عیالوں میں اسواسطے کہ فی نفس انسان سرقا ہے راستہ ہر کس طبیعت کے طباہ اہمات دروید سے اور قدر نقش ہر بدن ضرورتوں کے ناقص ہر جان کا خفا فی اس لوح نفس انسانی اور پوشیدہ ہر جان کے لفظ نور کا ہر جان کو ایک ایسی رک ہے کہ جو اسکو کھلے اپنے رب کو پہچانے پس ہر کس طباہ میں کہ ایک دروید ہے پھر ہر کس کو سر عشق اور فیض ہوگی شہد حقیقت انسانی پر اور جان اس نے انفسہا درک کا جو طبیعت کلیہ اور انکے اجزائے کبھی قوت کے نزدیک اللہ نور کا شال اسکی جیسے یک جہل نور پر شیشی کی طرح نہیں ہر کس طباہ نور اس اور انکے شیشی</p>
---	--

ممنور ہوئے اور وہ عجب اسکو معرفت الہی میں بھیجے ہو گئے



## فیوض الحرمین

۳۹

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

ومن لم يزدق التلبه لهما لم يعرف انفسهما فاني  
 ظلمات للتراكة كظلمات في بحر لحي يقينه لا مخرج  
 من فوقه مخرج من فوقه سحاب القية والاقية  
 هذا فاعلم انه بقدر اعداد المحدثات نظم من  
 هذا النقطة واثارها وكم كان الاعداد انهم  
 واو فركان ظهورها احرار واربين ومن لم يعلم  
 الملاءمة على وليست اعني بهم الملاءمة فخطيب  
 اعظمهم واشبههم نفوس الكمال حين جاز  
 عنها جلاء يلبس بها الكيفية فكل من كان  
 من الكمال ينجل الى العاقبة ان فقد من العالم  
 واولو الله ما فقد بل قجوه ووقى فكل سيد  
 من سادات الملاءمة على فوقى لقدح الحجاب  
 الملاءمة والوصول الى هذا التلخيص لغيره من  
 هذا التلخيص شرحه هذا النفس فيمنه النفس  
 بعينه الله ثم يعود الموح الى هذا التلخيص فيعتقد  
 لهذا التلخيص في احوالها الى النفوس البشرية  
 الحسنة في اجسادها وبعدها لعلها لتفكر افلاحة  
 المعرفه على تلك النفوس وهكذا تتكرر في  
 الملاءمة على وتترا اعدادها بعضها الى العمل  
 وبعضها الى السفل وبعضها بين هذا وذلك  
 حتى امتلاء الجوا الذي بين ارض هذه النفوس  
 وبين سماء تلك المعرفه فلان الله يكون في تمام  
 في احوالها فان اسرها يكون واحدا ما يكون  
 والى هذا الدقيقه اشار النبي صلى الله عليه وسلم  
 حيث قال اذا اقترب الزمان لم يكذب الموعد

وہ مقرر اور جس شخص کو نصیب ہوا تلبہ حقیقت الحقائق پر اور اس نے  
 نہ جانتا اس کے انفسار کو تو اس کی سخت تار کیوں کی مثال اس میں ہے  
 جیسے ایک گہرے دریاں اور صیریاں تیس ہرے مارتے ہیں اس کو  
 اس پر اور اس کے اوپر اس پر ہے تیس ہرے ہولی تو جان لیو ہے  
 اس کے اعداد کے شمار کے موافق یہ غلطی ہو رہا ہے اور اس کے ہا  
 اور جس قدر کہ اعداد بہت ہو گئے اس بنا پر پھر بھی مروج اور  
 ہو گا اور سورت میں سے لگاؤ ہے ہیں اور میری عمر کا آگے  
 خدا فوضت نہیں بلکہ جو نفوس عالم کہ اقامہ اور اشیا نہیں  
 جس وقت اس کے بدن کشف کی جاوے اس اتار ڈالی جاتی ہیں تو  
 جب کوئی کاملین میں سے رہا ہے تو تمام لوگ جانتے ہیں  
 کہ وہ عالم سے کم ہو گیا تھا کی تہہ کہ نہیں ہو اس پر مدار  
 اعلیٰ کے ہر سرور اور کوجاب سترامہ قطع کرنے اور اس تہی  
 اس طرف پہنچنے کی تو منقہ دی جاتی ہے پھر اس تہی کی ایک  
 منہج اس نفس کے شریعت میں داخل ہوتی ہے تو نفس اللہ  
 کی معرفت سے بھر جائے وہ مروج اس تہی کی طرف خود  
 کرتی ہے پھر ترقی ہوتی ہے اس تہی کے اس چیز کی طرف کہ  
 قریب ہے ان نفوس بشریہ کہ جو اجسام میں ہے اور کمال  
 کرتی ہے عالم نفوس بشریہ پر معرفت کا افسانہ کر کے تہی کی  
 ایک تہی جو خود کو کرس اور اس سطح مشترک ہوتے ہیں انوار  
 ملتا اعلیٰ کے اور پڑھتے جاتے ہیں اعداد اس کے بعضے قریب علی  
 کے اور بعضے اسفل کے اور بعضے ان دونوں کے درمیان  
 ہے اس تک کہ پہنچتا ہے جو جو ان نفوس کے زمین کا دن اور رات  
 آسمان کے سج میں سے اور اس واسطے کاملین کی معرفت آخر زمانہ  
 میں پہنچے زیادہ مروج اور مروج ہوتی ہے اور اس دقیقہ کی طرف اشارہ فرما  
 کہ ہمیں اللہ علیہ السلام سے قریب کہ فرمایا ہے ---

فیوض الحرمین

۴۰

نہیے ایذا افکرم من القیمہ وکلک فی الخلیقۃ  
العشریۃ عالم الارواقات الانسانیۃ موصوفۃ  
بلذات واقات کل نوع بل حکما جمیعہ القوی  
الانوار حکم من برہ فی استیجارج الارواقات انہا  
استمطر الجودہ من ذلک وادار التسمیۃ من الذمیر  
فی قلبہ ثم عاد الی جنبہ ظہر لثلاث الیلۃ ثم سب  
هذا الکمال التدی الی سائر النفوس البشریۃ  
وسهل تطایر ذلک الانوار وادفات هذا البرہ  
الرفیق ہو وادراعتہ ولا ھذا الشرحہ بل کل  
ذلک بحالہ وافراد ھذا النفوس بعد انہا  
لبعض وکسبہ فی طبیعۃ الانسانیۃ المتحدۃ  
فی امثال بشخص واحد کسبۃ القوی والصو  
الخیالیۃ فکما ان المقدسات الفکریۃ تعد الفنون  
النتیجۃ فکذلک النفوس لریکۃ تعد لریکۃ  
الناس وھذا المعشر احد معانی قولنا فی القدرۃ  
شہدت تدویر الوجود جمیعہا  
تدویر کما دار الریح المتماثل  
مشاہد اخری علی الجمال فخرجت  
قبل قبرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الی اوراقہ صرا  
ظاہر اہلبان اتقہ بصور وحی فربہ علیہا  
وآما ان تاترت نفس منہ تاثر افکان ذلک لا اثر  
حالیۃ عنہ فیوھا تو حرمت الیہ ونفس ملأ  
من الشوق الی ظہول حقیقۃ فاکتسبہ من  
معارف مراتب الجود واستنباط معارف النہایم  
من قبل تغلش حال النفوس فلصقت نفس

جسوت زمانہ تہمت تریب فوسن کفواب بھرتہ ہو  
اور اسطرح طبیعت سرشیریں علوم ارتقاات انسانہ  
سومعہ میں شارتقاات ہر نوع بلکہ احکام جمیع نفوس  
انوار میں جو کوئی استخراج ارتقاات میں کامل بنا  
ہوا ہے پس فیض برابا اور حب فیض اطلب میں راح  
ہو گیا پھر فرود کیا ہے منبع کسرتو کا ہر ہوا اس طبیعت کے  
موجب اس کمال کے تدی تمام نفوس بشریکہ اور اسلین  
ہو گیا ان کو ہر نفسش ہر نا پھر حب مرتبہ کمال وفاق  
وگم نہیں ہوتا وہ اور نہ اس کمال وفضل اور نہ وہ شہو  
بلکہ سب بحال خود ہتے ہیں اور نفوس کے بعض ہر ہوا  
ہوتے ہیں بعض کیواسطے اور اسکی نسبت شخص راہد  
کیساتھ طبیعت انسانہ میں جو تجسد فی امثال ہے  
ایسی ہے جیسے نسبت قوی اور موزیانیہ کی اور جیسے مقدما  
فکر یہ بعد ہوتے ہیں فیضان نتیجہ کبر اسطرح نفوس  
زکیہ مدہ ہوتی ہیں تمام آدمیوں کی پاکی و صفائی کیواسطے  
اور یہ معرفت معانی میں سے ایک معانی ہے جو تصدیقہ لایہ  
میں ہے اور وہ یہ ہے کہ شہادت تدویر الوجود جمیعہا  
تدویر کما دار الریح المتماثل ہر شہد ہر آخری علی الامثال  
جب متوجہ ہو اور منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طین  
تو ایک ہوا ظاہر دیکھا یا یہ کہ میری روح کی ایک کھل گئی  
تو ایک ہوا دیکھا ہے جیسے آپ ہیں اور یا میرا نفس متاثر ہوا ہے  
آپ سے اور یہ اثر ہوا ہے آپ کا سوا یک روز میں متوجہ  
ہوا آپ کی طرف دریا کی میرا نفس شوق سے بھرا ہوا تھا  
ظہور حقیقت اس سے جس گم فاض ہو گئی سارے امتیاز  
معارف شراحت قسم دریافت حال نفوس سے تو میرا نفس

الشاہدۃ الثانیۃ والعشر

فیوض الحرمین

الم

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

بنفسہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ولعلنا نلحق بها  
بتلك العلوٰۃ ونلجأ بها ويوماً فيض على نظر  
الحق فانه شئ خصص به النبي صلى الله عليه  
وسلم من الانبياء علماً يبين من هيكل التذلي  
واختصاصه وانتقاله بانتقاله الى الناسوت  
فتوجت اليه اشد توجه فانطبع لونه هذا  
النظر في نفسه معرفت جيلنا نفس كانهما  
ينظر اليها الله تبارك وتعالى ويقتد اهل حق  
هذا النظر ان هذا الرجل لا يجلس في مكان  
يلذ فيه ربه الا تبعته السموات والارضون  
لايسم اجزاء الارض الى السفلى واجزاء الجوى  
الى السماء السابعة بل العرش وانه اذا استمكن  
من الرجل صراطاً قطباً وقطنت عند الوضوء  
ان ليس انطباعاتهم من انطباعات بل اخل  
في جوهر الروح ودين النفس وروايت  
الى النور ثم يبعث اهل الملاء السافل ورايت  
بني مرقبة صلى الله عليه وسلم ينبوعاً ثجاجاً  
**منه ما اخرج** يينا انا اصيل سجة الضبح  
وفي صلى النبي صلى الله عليه وسلم بين المنبر والقبر  
اذ تجل الى السر الدن استغنى اصله من حقيقة  
الكعبة وهو قرب الملاء الاعلى وفتح العبادة  
فقطنت حينئذ مراد النبي صلى الله عليه وسلم  
من قوله ما السجود فاجتهدوا في الدعاء وقوله  
بعض اصحابه اعلم على نفسك بكثر السجود هذا  
القمر لا يحصل الا بعد انصراع

ان حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک نفس سے قرب  
اور ان علموں کی خوشی اور سرور سے چوم ہو گیا اور ایک روز تمیز  
انفاسہ ہوئی نظر حق وہ ایک شے ہے جس سے خصوصیت ہے  
ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کل نبیوں سے اس سبب اس کیل  
تذلی کے جو ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کا خاص ہونا اور انکا  
منتقل ہونا الناسوت کی عرفائے مستقل ہونے کے ساتھ تو اس  
بہت شدت سے توجہ ہوا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیل  
تیسرے نفس میں قطع ہوا لہذا اس نظر کا تو چھنا نہیں ہے  
کہ گویا میرے نفس پر اس قدر تبارک و تعالیٰ نظر کر رہا ہے اور  
یقین کیا میں نے کہ اس فکر کے خواص میں سے ہے کہ  
ایسا شخص جس کاں میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ذکر کرے تو اس کی  
سیر دی کرتے ہیں سب آسمان اور زمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے نیچے تک اور اجزا ہوا کے ساتویں آسمان تک بلکہ اس  
تک اور وہ جب قرار کرے تو قطب ہو جائے اور وہ اس قدر  
کیا کہ یہ سب منطبع ہونا اور انطباعات جیسا کہ ہم نے بیان کیا  
ہم پر روضہ طیبہ صحت اوشی ملک اور ایک روز میں ایک  
ایسا نور ظاہر ہوا جیسا کہ صبر رات اہل ملار سافل کے اور اسے دیکھا  
کہ وہ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شکر کی مانند شکر  
جو شکر کہ اپنے شہید آقا ایک روز میں نماز پڑھ رہا تھا ناگاہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں درمیان میں سرخ رفتہ اور روضہ مقدس  
کی ایک اسرارہ قلبی کی مجید کی اس کی کو میرے شکر کی حقیقت میں  
استفادہ کیا اور وہ تربت ملار آقا اور اس سب عباد کو کی  
مجھے درانت ہوئی مراد ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس است  
شریف جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی ان دعا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
معاہدہ کی تھی انکے شکر سے جو وہ کسی یہ قرعہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا تاکہ

روایاتی حلافت

۱۱۔ حدیث میں ہے کہ اگر کسی نے اپنے نفس اور اس کی عبادت سے ۱۱

دوران نماز خاص تجلیات کا حصول

م سب سے دعا کے اور تفرع اور تفریع اور تفریح کے آگے اپنے

المولى وتزلا على بابي واعتصموا بأعقابهم ولا  
يحصل حتى يجرى هذا في العلم في السجدة  
السجدة ششم لهذا القرب والكل ششم الحقيقة  
شمار عن جوهر والرحمة العاقبة اذ الوجه  
الى الشمر ولزاد ان الفاضلة عليهم السلام  
لنفي انما هو الفكي لعلوا التبرئة لتحقيقها اذ  
لما وانهما المراهقون السجود في حال الى  
التفرض لنفي الرحمة اعلى النبي صلى الله عليه وسلم  
بالتأذنة خاصة وفرضه لو خفيقة قوله صلى الله عليه وسلم  
في التمريرة البدن قالوا فقالوا انك لا تروى  
فلا تغلبين على صلوة قبل طلوع الشمس صلوة  
قبل غروبها وهي اعلى الله المتجلي يوم القيمة  
هو الذي يكون قبل وجه المصلين اذ اصبحوا واند  
يقامهم العبد في صلوة وبجاءة من لكن جلتا  
البدن ومن الناس ان يبصر فاه يبصر الروح  
وان يغلب هذا البصر يبصر الحق فاذ كان في  
القيمة وكشف الجباب استقل بصر الروح و  
استلهم بصر الجسد وليست نشأة الروح  
الروح بقايا نشأة الدنيا ولا فوق بين الروح  
الروح التي يرفعها الا فراد في هذه الدنيا  
الاخرية التي نعم المسلمين الا بطرح الجلبا  
ثم رآيت كل آية وكل حديث بحر اتموا فيه  
الامر رآها لو كنت شرح سر واحد منها فوجدت  
لما احاطت ولايت الامر الخفية مبتذل لنفي  
اشادات القرآن والسنة ففضيت العجب كل

مولائے درویش و سرحد کا نام اور اسکے دروازہ پر ننگ رکھنے  
اور اسکا آستانہ بکھڑے سے اور نہیں حاصل ہوتا جسک سجدہ  
میں دعا کریں گی نہ کوشش کرے اس واسطے کہ جسک س قرب کا البتہ  
اور ہر کا البتہ کبر اس واسطے کہ حقیقت کی طرف ایک شاہراہ ہے اسکے  
سے اور حجت متوجہ ہوتی آتش کی طرف اور اپنے فائدہ کا اور  
کرتی ہے تو اسکی خوشبو نہ نکالیں تاکہ اسکی ملول کا تمکین  
ہو تاکہ اسکی تحقیق کا آثار ہو تاکہ وہ جانتا اس حجت اور اسکی  
مراد کے پورا ہونیکا سبب اور جو کچھ سجدہ بہت قریب قریب  
حجت کے پیش آئے اس واسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اس واسطے کہ شریعت مجود کے خصوصیات اور ظاہر ہوتی حقیقت اس  
حدیث شریف کی جواب آپ نے فرمایا ہے بل انصاروں کی عقلیت  
میدر تا اللہ لعل انک ترون کرم فلا تعین علی صلوة قبل  
طلوع الشمس و صلوة قبل غروبها۔ اور وہ حقیقت یہ ہے کہ  
جانتا کہ جو بدلی بلورہ کرے وہی جو غازی کی سانسے ناز  
پر مدھ کریت ہوتی ہے اور وہی ہے جو نماز میں مقام اور جا  
ہوتی ہے نہ کہ کی لیکن پروردگار بدن انسان کو روح کی آنکھ سے  
دیکھتے نہیں رہتا اور روح کی آنکھ بد گئی آنکھ پر قاب نہیں  
تقویٰ و تقب قیامت کا درویش کا اور پردہ آنکھ ہائے گناہ روح کی  
آنکھ مستقل ہو جائے اور جسکی آنکھ تجھے ریجائی اور عالم آخرت  
بقایا ہے نشا دنیا کا اور کچھ فرق نہیں روح کی آنکھ سے  
دیکھتے ہیں جو دنیا میں سب کو حاصل ہو جاتی ہے اور عا  
میں عام مسلمان دیکھتے مگر پردہ کی آنکھ آنکھ ہائے عجب میں  
دیکھا ہر ایت اور ہر شرف کو اسرا کا ایک دریا کو کرا کر  
کے ایک فصوصی اللہ جانتا ہوتے ہیں نہ دیکھتے اسرا فصوصی  
قرآن کریم و حدیث شریف و سنت و عہد ہیں اور کمال متعجب ہو پھر

نہایت درجہ کی بات ہے کہ جو کچھ اس میں ہے وہ سب کچھ اس میں ہے اور اس میں کچھ اور نہیں ہے

العجب فی علی عقیدۃ التذلل الی اعظم فراسة  
غیر متناهی الیہ و اقیمت نفس غیر متناہیة  
ورائتے قابلیت غیر المتناہی بغیر المتناہی فان  
کله لم اعد منہ مقدار ذرة فرجعت الی نفس  
وتحدت من عظمها و کبرها سویتہ ثم سرے  
عنہ فاذا انما من النورین الی علی من فوقی  
ومن تحتی وعن مینے وعن شہ الی الی رایتہ بنم  
من قلبہ و علی وید و سائر جوارح و جانی  
فکان هذا آخر هذا المشهد مشهد آخر  
غاب عن الیہ کل المتالی و تجل حقیقہ روحہ  
صلی اللہ علیہ وسلم متجدة عن الالبسة فان  
لبسها حتی بعض اجزاء اللبسة و وجد کل جلد  
ثم انشئت وجدت بعض احوال الیاء المتعد  
مین جلد فنوت من روحی صورة متجدة علی  
شکل کلہا و شہادت من الالہ الخذاب و الشیخ  
قال یقین اللسان عو صفہ مشہد  
آخر استغدت منہ صلی اللہ علیہ وسلم ان  
اشعت فسرحت لحقت بوداشتہ بالبرزة  
المتالیة للتذلل الی اعظم التی انتقت الی الناس  
مع انتقاد صلی اللہ علیہ وسلم الیہ و انضمت  
بہا و افضیت الیہا و خالطتها و ایتنے شہد  
من الشیخین احدهما الائمة الاعم القرایب  
حضرت الوجود الخارج و الثانی نسبتہ الی  
الاول و لکنسبہ عجز المذہب صاحب المتالی  
و هو قریب الی حضرت الوجود العلوی

اسکے بعد علامہ گریہ ہوئی پھر تدری اعظم اسکو میں نے رکھا کہ اسکی  
مدد ہی نہیں ہے اور میں اپنے نفس کو رکھا غیر متناہی اور میں نے  
مسلو کیا اپنے تئیں کہ ایک غیر متناہی مقابل ہے غیر متناہی میں  
دوہ سب گل گیا ایک ذرہ مجھ پر پھریں رجبہا ہوا اپنے نفس  
کی طرف اور تجر ہو اسکی عظمت اور بزرگی کی دست چھوئے تدری  
اعظم مجھ پر شیرہ ہو گئے تو اس وقت میں نور سے بھرا ہوا تھا  
جو سر سے اوپر اور نیچے اور سر سے دایلیں اور بائیں سے  
پیرہ ہوا تھا بلکہ میں نے اسے دیکھا کہ سر سے قلب اور سر سے اسکل  
اور سر سے ہاتھوں سے بلکہ تمام اعضا سے کل رہا تھا اور یہ  
اس مشہد کے آخر میں تھا مشہد آخر غاب ہو گیا مجھ سے  
بیکل مثالی اور عوہ گریہ ہوئی پھر حقیقت روح مبارک  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور مجربان لباسوں  
جو پہنے تھے ہاتھ لکے بعض اجزاء لکھے تئیں نے سرقت پایا  
اسکو میں نے پایا تھا پہلے جیسے اور اس ادلیا متقدمین کو بھی  
میری روح سے پیدا ہوئی ایک صورت مجرہ اسکی شکل کی  
اور میں نے مشاہدہ کیا الخذاب و بزرگی کس قدر کہ زبان اسکی  
وصف پر قادر نہیں مشہد آخر استفادہ کیا میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ درج ہو گیا میرا نفس ہاتھ لکے تھا  
ہوا میں آپکی اس حدیث سے تدری اعظم کی بزرہ مشاہدہ کو  
منتقل ہو اساقہ آپکے منتقل ہو شیکون ناموس کے اور میں  
متصل ہو گیا اور پہنچا اور غلوہ ہو گیا اس بزرہ سے ایسا کہ  
تو دیکھ میں ایک کالبد ہوں در کالبد غنیس کہ ایک نہیں  
کا تم اور اتم قریب بھی حضرت درج و فارجی سے اور دور کی  
کی پہلے سے ایسی نسبت ہے جیسے خرچ کر خیر الے  
مذہب کے صاحب مذہب ہے کہ وہ درجی حضرت جو علی

ادواح و باریہ متقدمین سے ملاقات کرنا و الالبسة و الشیخ

الالبسة و الشیخ



فیوض الحرمین

۴۴ قطبیدہ اور طریقت کی امامت

سمیت حینئذ بالذی ویاخر نقاط العلم ووقت  
حینئذ ان من خالطها وافیض الیہا ما خالطت  
وافضیات اوی دخلت فی جوہر ورحمۃ الخ  
ایادداشت فی جوہر النفس بارتقاء البقاع  
لئے جبل علیہا الانسان بہ فن شعب مقامہ  
المجد جنة والوصایة والقطیبة وائمة الطریق  
ان یکون کلمة باقعة فی عقبہ والنور عقیق قد  
**مشہد آخر** وقت میں بدیہ صلی اللہ علیہ  
وسلم وسلمت علیہ وتلقفت منضی عن الیہ  
روحی الیہ فبرق منہ بارق وتلقفت روحی اتم تلقی  
فی لمحۃ واحد او اقرب من ذلک ففتح جہنم  
تلقیہا والاحاطۃ باصلہا وفسرہا وجمہا رجا  
ہائی آن واحد بل قل من آن وذلک الباق  
تخلی الجہل الحمد والذی تشد بہ العالم باسمہ فتر  
هذا التخلی دخل فی جوہر ورحمۃ واصل هذا  
الجہل ممدود التمدید الواحد الفایض الممدود  
الذی تفصیلہ العالم باسمہ وفسرہ التمدیدات  
التفصیلۃ الیہ بما یقوم العالم وفضلت هذا  
الجہل هو حقیقۃ الحقیقۃ الممدودۃ وکلم قطب  
محمد بن ابی بکر مکی الاول نصیب منہ واللہ اعلم  
**مشاہد آخر** سلک رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفسہ وربانی سیدنا  
او یسینہ وتلمیذہ بلا واسطہ بینہ وبینہ ذلک انہ  
ارانی صلی اللہ علیہ وسلم روحہ المکرمۃ فصر فی  
ہما ذمعة الفیض قبل لا فاضۃ فعدل رو

اور اس وقت میرا نام رکھا گیا کہ اور اس وقت اعلیٰ اور اس وقت  
میں جانا کہ جو علم ماہر اس پر رکھا اور میں نے اسے یہاں میں غلو  
ہوا اور فائز ہوا یعنی داخل ہر گیلہ کی جہ ہر درج میں مانتہ  
داخل ہوتا اور داشت کے جوہر نفس میں اس طرح کہ کلمۃ فاضلہ  
جسیر انسان ہوں ہوں پس اس مقام کے شعبے میں  
مدرت اور رہایت اور طریقت اور اہل کی امامت اور حاصل  
ہوئی ہے یہ باریک و کلمۃ باقیہ ہے بعد اس کے کہ میں نے ذکر کر سکا  
مشہد آخر میں استاد ہوا اور دروس الیہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے اور سلام عرض کیا اور کمال عاجزی کے ساتھ عرض کیا ہوا  
اور اپنی روح کو آپ کے ملا دیا اور آپ نے مجھے کلمہ سیرۃ روح نے بہت  
امی طرح ملاقات کی ایک لمحہ کے عرصہ میں یا اس کے حریب میں  
بہت توجہ کیا کہ سجدہ روح نے غلبہ ملاقات کی اور امی  
ذرع تمام المراتب کو بجا لایا ایک ان میں بلکہ ان سب میں  
وہ نور ایک قلبی ہے اس بل مدد کی جس سے تمام عالم بندھا  
ہو گیا پس میں نے دیکھا یہ قلبی آپ کے جوہر ورحمۃ مبارک میں  
داخل ہے اور اصل اس بل مدد کی تیسرے وچھوٹے عالم میں  
اس سب کے تفصیل تمام عالم ہے اور ذرع اس بل مدد  
کی وہ تیسراتی تفصیل میں جسے عالم قائم ہے اور میں درجۃ  
کیا کہ جس بل مدد در حقیقت مدد کی حقیقت اور امی ہر قلب  
مدت اور ذریعہ علم کو حصہ ملا ہے واللہ اعلم  
مشہد آخر ہر سالک یا خود آپ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اور آپ سیرۃ تربیت فرمائی پس میں اور امی ہوں  
اور شکر دروس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا واسطہ  
کسی کے اور باریک و کلمۃ باقیہ ہے بعد اس کے کہ میں نے ذکر کر سکا  
میں نے عار بنا لیا کہ نہ تھیں کے انفاہ ہے ہی سیرۃ نزدیک ایک

اسرار الحقیق کے اشارے

المشاہدۃ السابعة والعشر

المشاہدۃ السابعة والعشر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی تربیت فرمانا

۴۴

<p>مکررہ اعرف الاشباہ ہے یہاں تک کہ محسوسات سے بھی بچنے لگے اور وہ دیکھ کر جس قدر کہ یہ سلوک بتانا کہ انفاذ کی بجائے حقیقت سے ایک قلبی اور وہ وجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برزہ مثالی ہے وہ قلبی ہے اپنے جوہر روح میں قبول کی اور اس سے مستغرق ہو گیا اور نہا ہو گیا پھر میں متحقق ہوا اس کی اور باقی ہو گیا پھر انفاذ فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دربارہ ایک اور قلبی کردہ اصل اس برزہ مذکور کی اور وہ ایک نقطہ مفرد اصل فعال من کلہ ہے عالم میں اور اصل ہے اللہ کی تعسیرات کا عالم میں اس کو بھی پیش قبول کیا اور اس میں نہا ہوا اور اس سے باقی ہوا پھر انفاذ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار نقطہ ذات کچھ رنگ صیروت کیساتھ اس کو قبول کیا میں اور ثانی اور باقی ہو گیا پھر چوتھی بار انفاذ فرمایا نقطہ جو معتقد ہے روحانیت میں اس سے نہایت کا اندراج بدایت میں ہوئے قبول کیا اور نہا اور بقا حاصل کی پھر پانچواں بار انفاذ فرمایا جو نقطہ احوال سے کا اور اس کی کیفیات جو مقابل میں اس نقطہ روحانیت کے ہے گویا کردہ ہوئے تو میں معلوم کیا حاصل کرے اس کو تو ہی ہر تاثیر اس کی شاگرد پر اور اور وہ مشابہت کے اور برات کے صیروت اس سے یہ مراد نہیں کہ عزم کسی شے کا کہ جس شے پر ملک نفس عزم اور نفس جرات میری مراد ہے میں تمام ہو گیا صیروت اور چھوڑا اور یہ ایک سلوک مختصر ہو</p> <p>اشباہ جزیب کے ہے اور بہت مشابہ ہے انبیاء علیہم السلام کے حال سے مشابہت آخر غایت کی بجائے اللہ تعالیٰ نے اپنے حب سے سلوک کی صورت پر اسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور با عطا کا ہونی آپ کی روح کا ہم اور جھک کر ملا کر دی اس کی حقیقت پر جو جھک کر عنایت فرمائی پس میں نے پچا تا جہد رفق تھا اس کے پچا کا اور شے جا کر یہ اس کے طریق فی السلوک کی ایک صورت ہے میں اس کا</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم اعرف الاشباہ حلیات تذکران اول تسلیم کہ انہ افاض علی تجلیات متجلیات الحق وهو الذی برز برزۃ مثالیۃ بوجودہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبلت هذا التجلی بحوہ روحی واستغرقت فیہ وقنیت ثم تحققت بہ بقیت ثم افاض ثانیاً تجلیاً آخرہ واصل هذه البرزۃ المذکورة وهی نقطة فردۃ جذرافعال الحق فی لعالم واصل تدبیراتہ فیہ فقبلت لیضاً وقنیت فیہ وبقیت بہ ثم افاض ثالثاً نقطة الذات مع لون من الحیووت فقبلتہا وقنیت وبقیت ثم افاض رابعاً نقطة منعقدة فی الذات وجات بہا اندراج النہایۃ فی البدایہ فقبلتہا وقنیت وبقیت ثم عرف خامساً نقطة من احوال النسمہ وکیفیاتہا لحادیۃ لتلك نقطة الروحانیۃ کاہما ہی ففطنت ان افکن منہا قوی علی التأثير والتلبس وہی شہیدۃ قہا اعلم والجہاد لا اقول عزم شے او جہاد علی شے بل نفس العزم والجہاد فتم الصعود والهبوط وھذا ھو السلوک المختصر الذی یناسب الجنۃ وھو الاشباہ عا لانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم آخر اعطانی اللہ سبحانہ شہما من طریقہ فی السلوک بواسطۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وباشتر اعطاء روحہ الکریمۃ و اطلعنی علی حقیقۃ هذا الشہ الذی اعطانی ففکرنا حق معرفتہا وعرفت انہ شہ منہا لا یغیرنا</p>
---	--

## فیوض الحرمین سلوک و طریقت الہیہ کا خاص احسان

<p>وہ صاحبِ توفیق بعض ماعزہ و الحمد للہ رب العالمین  <b>بیان حقیقۃ الطریق</b> اعلم ان اللہ          تعالیٰ مجھے علم عن نبیہ آء من عباده الاولیاء فرمادے          طریقت من السلوک و کہوں عارف قدس جو عن ہذا          الذکت علی وجہہ ہا فہما اطلعہ اللہ علیہ اذا کان و          امکان یصل بہا السالک الی القناء والہ فیقول          اعطانی ربی طریقتہ من السلوک و صدق قویہا          قال حسب ظنہ وکن التوفیق ان الطریق یست          عملا عن ذلک الذکار و الافکار بل ہی حقیقۃ          منعقدہ فی ملاء الاعیہ بقضہ اللہ بہا من فوق          السموات فیزال المقضی فی ملاء الاعیہ علی قنقرہ          ہذا لک لم یزل الہام علی حسبہ الناسوت          فل تعالیٰ داعیۃ فی ملاء الاعیہ لہ من فی          الناسوت تمثالہا و ذکرہا و مطنہا فادامت          موجودۃ فاذا انتفعت الطریقتہ واعملہ الداعیۃ          لم ترفی الناس لہا تمثالاً و ذکرہا و مظنۃ فلو اجتمع          اهل الارض جمیعاً علی ان یعدوا مطنۃ الحوافظ          الذی قلنا انہ و ذکرہا و تالوا یقتلون اهلہا و یحرقونہا          لم یستطیعوا ان یعدوا مطنۃ الداعیۃ موجودۃ          فلو اجتمع اهل الارض جمیعاً علی یقیموا جوہرہا          و یصلحوا ماضیہا منہا علی حین فخرہا و اضعفہا          لم یستطیعوا ان یقیموا حیلہا و منہا ما یقتل جوہر          السماء لہ تزال تطیع لہ نہ کہ لہا فی الحیاض          الجواب لہا ان لیس فی قوی البشر اریضۃ المیاء          عز ذلک فتالک الداعیۃ ہی الطریقتہ متقی قاضیہا</p>	<p>اور مغرب میں تھے یہاں کر دیکھا کچھ جو تھے پہچانا وہ لست          رب العالمین بیان حقیقتہ الطریق بیان دینا چاہتے کہ          اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں بندوں میں سے میرا احسان          کرنا چاہتا ہے تو اسکو عنایت کر تا ہے ہر طریقتہ سلوک کا اور کہتے          ہمارے طرف سے نکتہ جیسا چاہتے ویسا نہ کہ جیسے بسا اوقات اللہ          تعالیٰ اسکو مطلع کرتا ہے ذکر و فکر پر جس سالک فنا اور بقا          کو پہنچ جاتا ہے اور کہتے نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو سلوک کا          طریقتہ دکھایا اور وہ سالک اس قول میں اپنے گمان کے          موافق سمجھتا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ حقیقت اس ذکر و فکر سے          عبارت نہیں ہے بلکہ وہ ایسی حقیقت ہے جو لہذا اہل          میں منعقد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکا حکم کرتا ہے اسماو نیر          اور علم نازل ہوتا ہے ملاء اعلیٰ میں اور وہاں ٹھہرتا پھر          نازل ہوتا ہے اسکو موافق عالم الناسوت میں پس اللہ تعالیٰ          کا ایک اور طریقہ اہل میں کہ ہمیشہ الناسوت میں اسکی صورت اور          نشیانیہ اور جگہ ہے جبکہ وہ موجود ہے اور یہ متسوخ ہو جاتا          طریقتہ اور ہمارا ہوتا ہے داعیہ نہیں نظر آتی تو کوئی اسکی نشانی          اور نشانیہ اور جگہ نہیں اگر تمام اہل زمین جمع ہو کر مایس کہ منور          کر دیں اس نگہبان کو جو پہنچے بیان کیا کہ آشیانہ اور مایس کی او          ہمیشہ اسکی اہل سے اور نگہبانوں سے قائل کریں تو ہرگز نہیں          ہر دم کہہ سکتے ہیں کہ وہ داعیہ ہو کر در اگر تمام اہل زمین جمع ہو          جائیں کہ اس طریقہ کی کوسیدھا کر دیں اور اسکی جا کو سن کر دیں          تو سیدھا کر دیں اور سن کر اسکی آواز نہ سہی اور بھلا اسکی          آواز کبھی ستارے آسمان کے ہمیشہ اکاس جھونکا اور تالاب          میں پرگاں بشر کی توت میں نہیں کہ پانی کو اس عکس نے          ارد کے پس رہہ داعیہ آہی طریقتہ ہے جبکہ حکم ہو</p>
--	--

بیان حقیقۃ الطریق

ابو الخضر

<p>اللہ تعالیٰ بعد فقد قضیٰ له بالطبیقة ثم تنزل          هذه الحقيقة المنعقدة وبيان اجزائها واركابها          لا يمكن الا على مثل هذا اللفظان واما ما في من          ربي محي من عدد السماء الاولى نقول في توسط          وري ومن السماء الثانية قواعد منضبطة مكتبة          وتسطر وتعلم وتوثر كابر عن كبر وتوفيق المصدق          وقام به الصنف ومن السماء الثالثة لون          طبعه فصيحة طبيعة وتميل اليها الطبائع          وتنجح لها حمية منها فيجوزها وينصرفون          يفاضلون دونها ويجوزها تحب الاموال والاد          ولاد والنفوس ومن السماء الرابعة غلبة          وقوة وتسخير فيكون صنفها كابر الناس          واعراضهم على اهلهم وامرهم ومن السماء الخامسة          نكابة وشدة قلن ترى منكرها الا وقررا متخ          بالحق وانتي بالبداهة ولعن وعوقب كان من          الغيب نالها ومن السماء السادسة هداية          معطرة فيكون سبيلها لا هتداهم ومثابة          للناس الى احوالهم ومن السماء السابعة          الدائم الذي كالندب في البحر ليزول حتى تقوم          اوصاله وتقطع اجزائه فمذا اركان سبعة          تلتم في الملك الاعلى فيكون جسدا مستوفيا          فينظم من التندلي الاله عظم جذبه فيها بمنزلة          الروح في الجسد فمن تلبس بتلك العدا          والافكار وتزني بتلك الرغبات سملت الرحمة          الالهية واتاه الجذب من فوقه ومن تحته</p>	<p>اللہ تعالیٰ کا واسطے کسی بندہ کے ہم تشریح اس حقیقت منعقدہ          کی اور اس حقیقت کی اجزاء اور اس کے ارکان کا بیان ممکن نہیں          مگر واسطے زمین اور زمین کے دورہ جو کچھ بیان کرنا چاہیے          وہ یہ ہے کہ آسمان اول کے ذریعہ نظائر اور سلطنت اور کیا          اور آسمان دوم سے قواعد منضبطہ پس وہ بھی جاتی ہیں اور جاتی          ہیں اور نقل ہوتی ہیں آسمانی میں بزرگوں کو بزرگوں سے اور توفیق پاتی ہیں          ان سے سب سے درجہ ہے پڑھتے ہیں اور آسمان سوم سے لون          طبعی کہ وہ طبیعت ہر جان ہے اور اس کی طرف متعین مائل ہوتی          ہیں اور لوگوں کی حیت اس جو زمین آتی ہے وہ اس کی حمایت اور مدد کرتی          ہیں اور اس کے بغیر نہ ہو سکتا کہ آسمان میں اور اسے جان دمال و اولاد          کی طرح دوست رکھتی ہیں اور آسمان چہارم سے غلبہ اور قوت و          تسخیر کے بڑے اور طاقتور اور علم اور اس کے نزدیک ہیں اور آسمان          پنجم سے منظر کو تار اور شدت کہ جو اس کے منکر ہو وہ بلائے اور فساد          ہو اور طہور اور در عذاب میں یا بلے کو یا کہ ایک غیب سے اس          مددگار ہے اور آسمان ششم سے ہدایت منظر کہ وہ سبب          ہوتی ہے کوئی ہدایت اور کمال حاصل کرنے کا اور آسمان          ہفتم سے شرف دار کی تعمیر کی تعمیر کہ زمین میں حیات وہ تعمیر کو          نہ ہو سکتا پس یہ سات درجہ ہیں کہ اشارہ علی میں ان کے جلتے ہیں          اور ان کا ایک نام استوی ہے چاہے اس میں          میں تدلی اس سے ایک جذبہ ہے جو کجا جاتا ہے کہ وہ جذبہ          درجہ کے ہے اس میں پس اس جو شخص کہ          آراستہ ہوا ان اذکار اور افکار سے اور اس          لباس سے مزین ہو شال ہوتی ہے          اس کو رحمت الہی اور آسمان اس کو جذب          اور پر اور نیچے</p>
---	---

<p>اور دایں اور بائیں سے اور دریاں جہان اسکا گمان نہ ہو پھر اس حفل کی تربیت کرتے ہیں سادات ملا اعلیٰ اور اسکی خدمت کرتے ہیں ملا رسائل پھر ہندو اسکی شان بڑھاتی جاتی ہے جب تک حکم ای آئے تو پس یہی طریقت ہے اور اسی پر قیاس کر لوں گے فرزغ را اصول میں ہر جو شخص دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے طریقت عطا کی یا مذہب عطا کیا اور اسے یہ باتیں جو مجھے بیان کیں نہ عنایت ہوئی ہوں وہ عاجز ہے طریقت کی معرفت سے جیسے اسکی حقیقت ہے اور ہر شخص کبیرا سطلے اللہ تعالیٰ کا کام نہیں ہو تا طریقت کا اللہ تعالیٰ کے پاس سیکار نہیں ہے کوئی چیز بلکہ اسکو جو اپنی سرخست اور حیات میں مبارک اور زندگی ہے اندر داخل نکال اور ملا اعلیٰ اور ملا رسائل عندیت ہوتی اور اسکی ایک رحمت خاص ہے تدلی اعظم سے پس کہتے ہی طریقت عظیم المعروف یا فانی باقی شریعہ العاکمال البقا ہیں وہاں کہ دور کی نہیں انکو نہیں عطا ہوتی اور اسطرح نہیں عنایت ہوتی نگہبان طریقت کی ہر شخص کو بلکہ ہر ارکے واسطے ایک مرید یا کیا گیا ہے اور اسکی جبلت میں وہ کام آسان کر دیا گیا ہے لیکن اس صورت ظہور کا عالم ان کو علم مستعار کے علاوہ ہے کہ حقیقت اسکی برکت فائز ہے انرا عرض اقوال میں شہداء اکثر تھکے ہوئے اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حق مذہب میں ایک بہت اچھا مذہب ہے۔ وہ بہت موافق ہے اس طریقہ سنت سے جو تعقیب ہوا جاری اور اسکے ساتھ والے زمانہ میں اور وہ یہ ہے کہ سلسلہ میں ہوتا نظریہ یعنی امام اعظم اور صاحبین میں سے جو قول اقرب ہو وہ لے لیا جاتا ہے پھر بعد اسکے فقہاء و متقی کی مستشاریہ سلسل کی پیروی کی جاوے ۔۔۔</p>	<p>ومن عن یمنہ ومن عن شمالہ ومن حیث لا یحسب ثم یرى هذا الطفل سادات الملاء الوعلى وینجدہ الملاء السافل فلا یرال ینقرد امرہ ویزاد شنانہ حتی یاتی اصل اللہ علی ذلک فہذا الطریقة وکتس علیہ المذہب فی الفروع والاصول فکل من ادعی ان اللہ تعالیٰ اعطاه طریقة و مذہبا ولم یرکن الذی اعطى کما وصفنا فقد عجز عن معرفۃ الامر علی ما هو علیہ ثم لیس کل احد یقضی لہ بار الطریقة ولیس عند اللہ جواز ولا تخمین فی شئ من الاشیاء بل انما یعطى من جبل صبار کا زکیا فیہ احد ا الافلاک السبعة والملاء الوعلى والسافل ولہ رحمة خاصة من التذلی الاعظم فکم من عارف عظیم العرفۃ اوفائی باقی شریعہ الفناء سابق البقاء لیس مبارک زکی فلا یعطاه وکذلک لہ ینتاعلی حفظہا کل احد بل لکل امر جملہ لہ ویرکن جبلتہ لذلک اما صوریہ ظہور ہا فلشاة اخرى وواء النشاة المتعارفة حقیقہا برکتہ فائزہ فی الاعراض والافعال <b>امشہلہ</b> <b>آخر</b> فہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المذہب الخفی طریقة انبیاء ہی اوفوا الطریق بالسنة المعرفۃ التجمعت ونفخت فی زمان البحاری واصحابہ وذلک ان یؤخذ من اقوال الثلاثة قول اقرب مہمہا فی المسئلة ثم بعد ذلک یتبع لحالہا ان الفقہاء المحنفیین الذین</p>
--	---



کاوا من علماء الحديث فتراب شئ سكت عنه  
الثلاثة في الاصول وقاتعت ضون النقية دلت  
الاحاديث عليه فليس بد من اثباته والكل عند  
حج مشهد آخر فابين قبره صلى الله  
عليه وسلم ومنبره ووضعه من رياض الجنة كما  
ورد في الصحيح امانية ذلك فاشاهدنا في  
الراية على كل نور وان من صلى هنالك يستقر  
في بحر النور وان يلتفت واهلنته فان الانسان  
اذا صار محبوبا الى دخل في جوهر روح هذه  
البررة المثالية او هذه النقطة النديرة فكان  
منظور الفخ والملازم الاعلى في سماجيه افضل  
مكان حل فيه لتعقد وتعلق به همهم  
الملاء الاعلى وانساق اليه افواج الملائكة مواج  
النور الاسماء اذا كانت مهنه تعلق به هذا  
المكان والطرف الكامل معرفة وحال فتنه  
يجل فيها نظر الحق يتعاق باهله وقاله وليته  
ونسله ونسبه وقربته واصحابه يشمل المال  
والجاه وغيرهما ويصلحها فمن ذلك تميزت  
ماثر الكمل من ماثر غيرهم مشهد آخر  
استاذنته صلى الله عليه وسلم في ردها اورد  
علماء الحرمین علی بعض الصوفیہ فلم یأذن  
لی ورايت العلماء العالمین وفق علمهم  
المشتغلین بنوع من التصفيه الناشئین  
للعلم والدين اقرب اليه واكرم واجعنا  
من هؤلاء الصوفية و كانوا اهل الفناء

جو علمائے حدیث سے ہیں کیونکہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو  
اور صاحبین نے اصول میں نہیں بیان کیں اور نہ انکی نقل کی  
اور حدیثیں ان پر دلالت کرتی ہیں تو انکا اثبات ضرور اور سب  
مذہب حقیقی ہیں مشہد آخر درمیان منبر کرم اور روضہ منورہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ ہے جنت کے باغوں  
میں سے جیسا کہ آیات صحیح حدیث شریف میں سوانیت اسکی  
تقریب ہے کہ جہنم ستا ہرہ کیا اسکا نور سب نوروں پر فاقی ہے  
اور جو وہاں نماز پڑھتا ہے وہ دریائے نور میں مستغرق ہو جاتا  
اگرچہ وہ التفات نہ کرے اور ولایت یہ ہے کہ جب انسان محبوب ہو جاتا  
یعنی اسکے جہم روح میں یہ برزخ تالیف یا نقطہ تدریس یہ داخل  
ہو جاتا ہے تو اسکا حال کا ستورہ نظر ہو جاتا ہے اور ملائکہ اسکی  
ایک عرصہ میں جمیل بنجاتا ہے تو جس مکان میں ہائیکلا علی کے  
ساتھ سفندارہ متعلق ہو جاتے ہیں اور ملائکہ کی نوسن اور نور  
کی جو جس اسکی طرف جلتی ہیں ان میں حضور واجب اسکی بہت تعلق  
ہو اس مکان خفیم کی طرف اور جو عارف کامل معرفت وصال میں  
ہوتا اسکی بہت میں نظر حق نافذ کرتی ہے اور جو علما تہذیبی  
اسکے اہل اور مال اور گھر اور شغل اور نسب اور قرابت اور مال  
کیسافہ شامل ہوتی ہے مال اور گھر وغیرہ کو اور وہ مال کو  
اور اسکی سکالہ اور غیر کمال کیسی چیزیں سمیر ہوتی ہیں تو  
مشہد آخر میں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روک کر انکی جو علما و فاضلین نے بعض صوفیہ پر اعتراض کیے ہیں  
تو بھلا اجازت نہ دی اور میں نے دیکھا کہ علمائے عالمیں چکا  
علم مہذب ہے مستغنیان تہذیبیہ اور بشر علم دین کرتے ہیں  
آپ کے بہت خرب ہیں اور آپکو عزیز ہیں اور آپکے  
محبوب ہیں ان صوفیوں سے اگرچہ وہ اہل دنیا

فیوض الحرمین

فیوض الحرمین

اور البقاء والحد بالناشئ من صميم النفس الناطقة  
والتوحيد وغير ذلك من المقامات الشارحة عند  
الصوفية بآثار هذا الجملان هنا طريقين طريقة  
انقلت الى الخلق بالانتقال صلى الله عليه وسلم  
بالوسائط وهي ترجع الى تهذيب الجوارح بالاطاعات  
والقوى النفسانية بالذكر والتذكية وحب الله  
والنبي صلى الله عليه وسلم والى تهذيب الناس  
بشر العلم ولهم المعروف ونهى عن المنكر ومهيا  
فيما ينفع الناس علة وفائدة ناسب هذا المنكر  
وطريقين الله وبين عباده من حيث او  
جده فجد وفاضه ففاض وليس في هذا  
وسيلة اصله ومن سلك في هذا فاما ثلثانه  
التي بحقيقة لنا وبينت في ضمن هذا التنبيه  
بالحق ويلتزم من ذلك الفناء والبقاء المحض  
والتوحيد وغيرها وكلامنا في الطريقة الثالثة  
انها ليست عند النبي صلى الله عليه وسلم بمحو  
والهزيمة لانه عليه الصلوة والسلام عوان  
فيما ان الطريقة الاولى وجعل الله في الخلق  
وكره العنايته بافاضتها ومطالعة لظهورها  
الاشياء عينها في ما يليها بوجه دون وجه  
ان اعتبرتها بما هي في ظرف الوجود العالم الذي  
لا يبعد رتبة الا احاطها حصلت تلك الوجوه  
التي يقع بها التفاضل وكان الفصل دائرا  
فيها والنافست منقسمة بليها وان اعتبرتها  
مقتضى الى سبب احاطها بالفضل من وجه وفي

فیوض الحرمین

۱۵ سالکین کا نفع

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

من وجه فكان احداً له شياً عظيم الفاضل الصلاة  
نعم لما انتقل هذا النور الى الناسوت انتفع  
الساكنون بكله الطريقين اهل الجحجحة بالفسا  
التبعية الاجمالي عليهم بسبب هذا النور لتخرج  
عليهم المعارف والذات تروى لغيره اينقدح  
معارفهم من الكتاب والسنة واهل السلوك  
باجماعتهم الى هذا النور واندراجهم فيه تقويم  
به قدره برفار المسئلة دقيقة مشهلا اخر  
هل تعرف لو كان الشين ان رضى الله عنهما افضل  
من على كرم الله وجهه مع انه اول صوم في  
واول جحجحة واول عارف في هذا الهمو  
لوترى هذا الكمال في غيره الا قليلا هم قلة  
التفضل على النبي صلى الله عليه وسلم تبليت  
هذه المسئلة على النبي صلى الله عليه وسلم  
فاظهر لي وذلك ان الفضل الكلى عند النبي  
صلى الله عليه وسلم فارجع الى تمام اهل النبوة  
كاشاعة العلم وتسخير الناس على الدين حيايتهم  
واذا الفضل الراجح الى له والية كالجحجحة الفنا  
فليس الا فضل جزيقا من وجه ضعیف و  
الشين ان كانا من المجردين الاول حتى ان اهما  
بمنزلة فواردة بينهما اما فالعناية التي حلت  
بالنبي صلى الله عليه وسلم ظهرت بعينها فيهما  
فهما بحسب كما الهما بمنزلة العرض الدالين  
هو الاقامتا جوه ومتهما التحفة فعلى كثر  
الله وجهه وان كان اقرب اليه بحسب النسب

اور دوسری وجہ سے باقی رہیگا اور اعدالاشیاء کو فضل اصلا  
نہیں گا ہاں یہ بات ہے کہ جب منتقل ہوتا ہے یہ نور طرف نامت  
کے قود و نوروں طریقوں سے سالکوں کو نفع ہوتا ہے اہل مذہب  
سیرت و انفسا رتبہ ایمانی کا ہوا بسبب اس نور کے تو اپنے  
نفس کیسے معرفتیں اور اس سبب تم دیکھتے ہو عارفوں کو  
کہ اپنی معرفتیں کتاب اور سنت سے طعن و خلاف رکھتے ہیں  
اور اہل سلوک اس نور سے نفرت رکھتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں  
اور اس نور میں مدوح ہوتے ہیں اور اس سے تمام پائیں پس  
غور کرو کہ یہ مسئلہ دقیق ہے (۱۶) آخر کیا تم جانتے ہو کہ شیخ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کس افضل ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے  
یا جو دیگر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس امت میں اول صوفی  
اور اول مجذوب اور اول عارف ہیں اور یہ سب کمالات اور  
میں نہیں مگر قلیل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طفیل  
میں سے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں رکھا  
تو مجھے ظاہر ہوا کہ فضل علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک  
وہ ہے کہ راجع ہو طرف اہل نبوت کے اور پورا پورا جیسے اشاعہ علی  
اور لوگوں کی تعمیر دین کی طرف اور جو اسکے مناسب ہو اور جو فضل  
کہ راجع ہو ولایت کی طرف جیسے مذہب و فنا و وہ فعل تزیل ہے  
اور ایک وجہ سے ضعیف اور شین رضی اللہ عنہما اول قسم کیسے  
محض نقص یہاں تک کہ میں انکار دیکھتا ہوں بمنزلہ ذرا کہ اگر کسی  
پانی کل رہا تو جو عت اللہ تعالیٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوں  
بعینہ وہ حضرت شین رضی اللہ عنہما میں ظاہر ہوئی پس آپ دونوں  
حقیر کا ان اعتبار سے بمنزلہ ایک ایسے عرض کی میں جو میری  
کے ساتھ قائم اور انکے حق کو تمام دین اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت تزیل میں نسبت میں

الشیخ الحداد

والحیلة والقطرة المحبوبة منها ما وافق جاذبا  
 واستند معرفته لکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 بحسب کمال النبوة امیل الیہما ولذا لا یزل  
 العلماء اجماعا معارف النبوة یفصلون فیہما ولم  
 یزل العلماء اجماعا معارف النبوة یتفصلون  
 ولذا لا کان مد فیہما یعیین مد فی النبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم والکمال اجماعا معارف النبوة  
 معنوی مثل هذا الذی اشرت الیہ ومثل جعل  
 الحجرة المانعة للوصول الی قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وذلك سر قوله علی الصلوة والسلام اللهم  
 ان تجعل قبری وثنا یفیک من دونک **منہما**  
 اخر رایت اللہ سبحانہ بالنسبة الی النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم نظرا خاصا کانه الذی یفعل من مثل  
 لو انما خلقت افلاک فاشتقت الی تلك  
 النظر واعینہ انشد عجب فاصفقت بہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم وتطلعت علیہ وصرت کالعرض  
 بالنسبة الی الجوهرفہ امتت تلك النظر والکثرت  
 لہما وصرت منظر او مرئی لہما فاذا ہر ارادة  
 الظہور وذلك لہن الحق اذ اراد ظہور شان  
 احبہ وانظر الیہ وشانہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 لیس بشان رجل واحد بل تشاکلہ مبتدأ کا  
 منبسطة علی ہیاکل البشر نشاکلہ منبسطة  
 علی وجہ الموجدات فکانہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم غایۃ الغایات واخر نقاط الظہور وکل  
 موج حرکتہ لمنتہاہا وکل سیل شوق

حیات و وفطرت محبوبہ میں حضرت شیخین رضی اللہ عنہما سے اور  
 مذہب میں بہت ترقی اور معرفت میں زیادہ گنجی صلی اللہ علیہ  
 وسلم بحسب کمال نبوت حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کی طرف  
 بہت مائل ہیں اور اسی باعث سے جو علماء معارف نبوت  
 واقف ہیں انکی تفصیل کرتے ہیں اور جو علماء کمال مدافعت  
 سے آگاہ ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تفصیل کرتے ہیں  
 اور اسی واسطے حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کا مدنی بعینہ مدنی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اکثر امور عاویہ کا  
 معنوی ہے مانند اسکے بسکنا اشارہ کیا میں نے تصدیق اور  
 مانند گردانے عبرۃ مبارک کے مانع تحریک پہنچنے سے روک  
 سترہ بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موافق نہ مایا ہے  
 اللهم لا تجعل قبری وثنا یفیک من دونک مشہد آخر میں نے  
 دیکھا غرضی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اللہ تعالیٰ کی ایک نظر  
 خاص ہے گویا کہ وہ مراد سے مثل لو انک لما خلقت الافلاک  
 سے جھکواس صورت نظر کا شوق ہوا اور جھکنا نہایت قوی  
 پس میں ملاحظہ ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں  
 بن گیا اور ہو گیا میں جسے ہر کسی سے عرض پس ہر ایک کی  
 اس نظر کا اور دریافت کیا گئے اسکا اور ہو گیا میں اسکا منظر  
 اور رائے تودہ مارا وہ ظہور تھا اور یہ اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ  
 نے ارادہ کیا ظہور شان کا تو اسکو در دست رکھا اور اسکی  
 طرف نظر کی اور شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک  
 مروجہ ہر کہ شان نہیں ہے بلکہ ایک عالم مبتدئ کا جوہر  
 بشریت یکساں اور بشر ایک عالم منبسط ہے وجہ موجودات  
 ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غایت الغایات میں اور وہ ہر  
 آخر نقاط ہیں اور ہر موج کی حرکت میں انکی منتہا تک اور ہر

لہ انی سرری قبر کو کھان میں نہ ہو کہ سب کو سوار ہو کر آئیں گے لہ انی سرری قبر کو کھان میں نہ ہو کہ سب کو سوار ہو کر آئیں گے

فیوض الحرمین

۵۳ ملا علی صی روح کا ملینا  
ترجمہ اردو فیوض الحرمین

الی مبالغہ قد بوالسود فقی مشہل آخر  
رايت الشفع اليه صل الله عليه وسلم والرسول  
لديه بعلم المحدثين والدخول في عللهم ولم  
الحديث وحفظه على الناس عرواؤه ونفع جيله  
ممدودا ولا ينقطع فعليك ان تكون محذورا  
منقطع العمل محدثا ولا خير فيما سوك بينك فيما  
ارنى والله اعلم بالصواب مشہل آخر  
العارف لآل انصرفت روحا بالملء الرحمة  
وهذا له حضرة عالية شائعة ارتفعت كبر  
مهمهم ولم ترتفع لهم اجسادهم واولئك هم  
على همة رجل واحد راجعة الى تلبير وحدا  
وان اختلافوا في تفاسيلها فتنزل في تلك  
الحضرة رب العالمين فغشيتهم من النور ما  
غشيتهم واحقت همهم تحت شهنشان  
تلك الالهة ارحمة لا تكاد تقيمن من اوتيتا ليلها  
وان انضربت لعمالهم تلك مثالا فتهجد الى  
كل غود ونجد فان الهمثال لا نفس لا تنيل  
من جهمدون جرمة هم بمنزلة الهميولة الخفية  
التي وفندرك الهمم احكام ولنا رستجس من  
الموجود من جرمة مسام الهميولة هي ام القا  
بليات والنور الغاشية لعمالها محياهم بمنزلة  
الصورة التي تندرك اول ما يدرك وهي اصل  
الفعليات فتنجس في تلك الحضرة احكاما متولدة  
من علوم الملاة الالهة والهمم التفصيلية تعلقها  
وارتقت وصفها وتامع همهم فمن مسامات

پے مسلح تک پس نور کر کہ یہ باریک راز مشہل آخر  
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شفق اور توسل کے انکجور  
علماء محدث ہیں اور جو انکی گنتی میں داخل ہیں اور علم حدیث میں  
اور حقا حدیث شریف ایک عرود رقی اور جبل معدود ہے ایسی  
بعض شفق نہیں تو ضرور لازم کرے اپنے پر یہ کہ تو محذیر ہوا  
حدیث کا فعلی ہوا اور دونوں باتوں کے سوا بہتری نہیں بخیر  
میری رائے میں کہ دانشور عالم بالصواب مشہل آخر عارف  
کامل ہو گیا تو اسکی روح ملا علی میں جالسی ہے اور وہ ان ایک  
درگاہ عالی بلند ہے انکی ہمیں وہاں پہنچ جاتی ہیں اور انکے جسم رہا  
نہیں پہنچتے وہاں اور وہ مرد و ہر کی ہمت پر جسکی ہمت تیر و ہر  
کسی طرف راجع ہوا اگر وہ اس ہمت کی تفصیلوں میں اختلاف ہے  
پھر تندی کرتا ہے اس عالی درگاہ میں رب العالمین پس دعا کا  
کیتا ہے انکو نور میں جس قدر دعا کا لے اور انکی ہمیں چھپ جاتی  
ہیں اس انور کی چمکیں یہاں تک کہ تیر نہیں ہوتیں وہ تین  
اور نہ آپس میں ستارہ ہوتی ہیں انکی اس کے اس حال کے شریا  
گردن تو دیکھا اور ظاہر ہو چھپر نشیب و فراز سے کیونکہ اشال  
اشیاء کی تفسیر نہیں کرتے ایک جہت سے دوسری جہت اور وہ بہتر  
ہیوئی تفسیر کے ہیں جو دریافت نہیں ہوتا مگر احکام و آثار سے  
جو جاری ہوتی ہیں اس سجد سے جہت نسام بہر کی ایسا ہیوولی  
کہ جو اس قابلیت ہے اور کہ جس نور سے انکو دعا کا رکھا ہے  
اور انکو جو کر رہا ہے وہ بمنزلہ اس صورت کے ہے جو سب پہلے  
مدرک ہوتی ہے اور وہ صورت اصل نطیات ہے پھر جاری ہوتی  
ہیں اس درگاہ عالی میں احکام و آثار جملہ اعلیٰ کے علم سے صادر  
ہیں اور انکی ہمیں تفصیل لطیف ہوتی ہیں انہیں اور بلند ہوا  
ہے انکے صفات و نشتر کی ہمت کے ساتھ پھر انکی ہمت کے مسامات

مشہل آخر راجعہ الی اللہ والہو و ان ۲۲

مشہل آخر راجعہ الی اللہ والہو و ان ۲۵



<p>باری ہوتا ہے ظہرہ قدس میں پھر اس سے نور جیسے نکلتا ہے اور ویسا ہی نہیں رہتا بلکہ اسکو اپنے جوہر کے قریب کر دیتا ہے پس مختلف ہوتے ہیں حالات حضرت القدس کی رضامندی اور غصہ و خشم اور خوشی و رنج اور رد گردانی اور نزول فی اوقایا فی المواقیع اور تردد فی القضا اور حسی اقوام اور احباب اکثریم اور شیخ وغیرہ سے تو جس نے شاہدہ کیا اس درگاہ کا اور اس کے اتہار اور انشراح اور عزیمت کو اور ہر روز ایک شائیں ہو کر پچھپانا اسکے نزدیک متشابہات ممکنات میں ہے اور شکل کی کون ضرورت باقی نہ رہی اور جس نے اس درگاہ کا شاہدہ نہیں کیا اسکو صحیح نہیں اور ملاحت نہیں مگر یہ کہ اللہ کو تفویض کرے اس متشابہات کا علم اور سب پر ایمان واجب ہے نہ یہ قابل اتو پس وہ درگاہ قبلہ ہے ملا را علی ہمتوں کا اور سنا تو مقدر نوامی ان کا پس جو شخص اس رتبہ کو پہنچ گیا اور اللہ سے اپنے سابقہ علم میں اس کے لئے مقرر کر دیا تھا کہ اسکو ماحصل ہو رہا فنا اور بقا اکثر اوقات محو ہو جاتا ہے زبان تو اسکی روح اس کے جسم کی نگہبانی نہیں کرتی بلکہ وہ درگاہ نقطہ تہی کی نگہبان اور دیہی مرشد اور دیہی پلہ ہے اور میں پستلی بن گیا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو عطا ہوا مجھ کو اس کا ایک جام شرابا پس کیا کہوں کیا عطا ہو کچھ تھا الحمد للہ رب العالمین اور اس درگاہ کے معاذی ایک اور درگاہ ہے اس نیچے کردہ زبان ملا سافل کی ہے اور انکی جگہ اس پر اور انکے اہام کی جگہ اور انکے انکام کا حکمہ اور انکی سنا تو یہ ہے کہ اسکی شان مشا نہیں اس درگاہ کی شان رمان حق منصف ہے اسطوری کے اور اپنے بندوں سے محبت رکھنے سے اور انکی خوشنودی کی لئے بعض اوروں اور دونوں درگاہوں کی محنت نہایت باریکی</p>	<p>ہمہم بخیر فی خطبۃ القدس فی فیوض النور ولا ینکرھا لما ھبل یصبرھا قریبا من جوہرہ فتحملہا حالات الحضرة المقدسة فی رضا و سخط و ضیق و تسلیت و قبض و اعراض و نزول و اوقات و احوال و تردد فی القضا و لیقن الامور و ایتھا و تفرق و تسخیر و امثال ہذا و من شاہد ہذا الحضرة و عرف اہتزازھا و نشر احراھا عن یمتھا و کونھا کل یوم و نشان صارت الملائكة عندہا حکماء و لم یبق الا اشکال شکال بدیہ و من لم یشاہدھا لم یحکم لہ و لم یصلح الا ان یفوض ہذا الامر الی اللہ و یومن بحملتها اذا علیت ہذا فذلک الحضرة قبلہم الملائكة الی علی و مناط توجہہم و مقدر توہم فیہم فہم بلغہا المبلغ و قد اراد اللہ سابق علمہ ان یحصل لہ ثم فنا و تہاربا الضحیٰ ہذا لک فلیست بوحسب جسد بل الحضرة فقط فہو السائستہ و فی المشرق و فی المہتمہ و نطقلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعطیت من ذلک کما اودھا قاکا و کان ما کان و الحمد للہ رب العالمین و فی محاذاتہ ہذا الحضرة حسیرة اخری اسفل منہا لہم مرقہ ہم الملاء السافل و جمع امرہم موضع الہام ہم و حکمہ قضا و مناط توجہہم و التنبہ نشانہا نشان ہذا الحضرة المقدسة الصنف الحق بواسطتہ لیت ہذا لک بالمحبۃ عبادہ و اتباع رضامہم فی بعض الامر امثال ذلک و الحضرة تاجہا معرفتہما ادق</p>
---	--

۱۰  
۹  
۸  
۷  
۶  
۵  
۴  
۳  
۲  
۱

<p>واجب من ان يعالج بها يعقول العلمانية والله الموفق منهم <b>آخر ما</b> انقدح في حق فيض صحة صلى الله عليه وسلم علوم كثيرة من حال النام معرفة بالله ان هذا الشخص يتأخر من الناس بان الاجزاء العقلية فيه قوية الظهور الحكم وانما يقوم بها صيغة التي لم يجعل معانيها متناسبة بما يليه جناب الحق ومنها ان تمام المعرفة لا بل ان يكون فيه نقض العلاقات التي والخيرية والحيثية والروحية عضواً في تلك سريان الوجود في الموجودات وتوجه المبدأ بالادراك العجيلة لتلك الفئات وفطنت ان منها في تلك التي يحذو وحذو رجل فلما صيغ الهم هذا النقص عتبة ذاتية تتوحد في الذات فمن صدق عن النقيض والتحقى عن الكل البقاء بالله والتعريف الحق في الخلق والعلوم الارادية الحبيبة من المبدأ من طريق كونه في بتلك انما التام من حمل هذا النقص في وعاء عضواً في التام بدنس حبه مظهر ولو بالحق يكون عنوان الحجة الذاتية وجسد الروحها وشبها الحقيقة وحمل حب المظاهر لنفسه بل بالحق الحق او بانفسه بل بالحق في وعاء ومنها ان كل عارف تمام المعرفة فانه لا يحد الهم من نفسه انما اعد للعدان ان يحد الفرق على وجه موجود فيه ويكشف عليه مظاهر عليه فام يكتن ظهروا استفاد من غير شيئا</p>	<p>اور برتوہ اس کتمام کو کوئی عقول دربان پہنچ سکے واللہ الموفق مستنداً آخر فیض صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محض بہت علم اللہ کی معرفت کے پورے حال ایک انیس سے ہے کہ یہ نقص سبب آدمیوں سے ممتاز ہے اس آدمی کے اہل علم کے اس میں غور قوی اور ناقدہ علم ہے جسے اور قدر انی رنگ اس سے فائدہ پہنچتا ہے تاکہ کر دے اس کے تمام معانی کو اس سے کہ نہ سب جناب الہی سے قریب ہے اور ایک یہ ہے کہ تمام معرفت کی رو سے مزدور کہ تعلقات دنیاوی اور اخروی سمجھائی دروہانی سے شدت سے دور ہیں اور اسکو کارنگہ سے سریان الوجود فی الموجودات کا ستر اور توجہ پیدا اس کے بارادہ حیات اور علم کے درمیان جان لیا کہ یہ ایک معنی ہیں اس مزدور مقابل حصول کے میرجہ رنگ الہی کے توجہ سے بے تعلقی محبت ذاتی ہو جاتی ہے ان نقض ذات کی طرف توجہ ہے جس شخص اسکو بے تعلقی اور فطرت بقا ہے اور فطرت فطرت اور ارادہ فطرت مبداء کا کیا ارادہ شخص اپنے سے وہ پورا پورا نہیں ہے پورا پورا وہ شخص جس سے اس بے تعلقی کو اپنے خوف میں بہت مضبوطی رکھا اور یہ کہ وہ نظم کی کتاب اگرچہ سادہ حق کے ہو اس حیثیت سے کہ عنوان پر محبت ذاتی کا اور اسکی روح کا جسم ہو اور اسکی حقیقت کا کمال اور مل کیا جب ظاہر کو لا بنفسہ کہ بالحق واسطہ خلقت نہ نفس سے بلکہ بالحق ہو انی طرف میں اور ایک یہ ہے جو عارف معرفت ہو تلک وہ کسی سے کچھ نہیں حاصل کرتا مگر اپنے نفس ہی افکر کرتا ہے اور تحقیق آمادگی جس قدر اس سے ہے کہ مزد آگاہ ہو اس جز سے جو اس میں موجود ہے اور اس کے معنی اس پر کشف ہو جائیں پھر اسکو ظاہر ہو جائے ہر ہر تو بخوشی اپنے سے اس کسی سے استفادہ کرے جو اس وقت</p>
--	--

المتناہات الساسا والعلوم

عارف کامل

عارف کامل

<p>من غیر هذا الوجه فلیس بتمام المعرفه ومنه انک عارف تمام المعرفه فانه یسبح جمیع واسوی اللہ تبارک وتعالیٰ وواسوی اسمائہ وندلیاتہ اہا بالقرآن هذا فیما کان ادنی حاله وانقص قوه من نشأۃ العارف الذی البسب فوق جامعیتہ وجعل جمادون معانیہ فتاویٰ یكون ہمیۃ مختلطۃ بالملکیۃ قویۃ بقویۃ واضعۃ بضعیفۃ وضعیفۃ بقویۃ فی مختلف الاحکام والاشیاء فیوراث نکرة عند العوام الناظرین الی اللباس دون الخامیۃ والواقفین علی الصور دون المعانی وأما بالنسبۃ وذلك فیما کان اقوالہ حالہ وانما تأثیرہ من تلك النشأۃ اللباسیۃ والجوادیۃ وسر المناسبۃ الیہا بنشأۃ فی العارف یقوم مقام هذا المراد تسخیرہ فیہ یلینہ عز وقمۃ قاسمہ اریقوا اصلہ من جمیع سر تلك النشأۃ المشترکہ فیہا فاذ التوجه العارف الی ذلك البحر اشد توجہ حركہ بتلك الخیوط المستترۃ ذلك المراد تسخیرہ واما الاسماء والندلیات فلا یكون مستحوۃ لتسخرہن نور الربوبیۃ نعم هذا حب بارء محبوبیۃ فتتحرك المحبوبیۃ وتتحرك الی بارئہ وتتحرك التذلل والاسم الذل ان یناسبان هذا الحب فیہ لم یعرف هذا التسخیر المستطیر ولیہ فی نفسه فلیس بتمام المعرفۃ وفطنت از هذا التسخیر المستطیر معنی من معانی حزنہ الذی یجد حزنہ التشمش لہا الصبیغ بصبیغ الی صار التسخیر الذی قبہ هذا المستطیر ومنه ان تمام المعرفۃ لوجه</p>	<p>دہ کامل معرفت نہیں ہے اور ایک یہ ہے جو عارف کامل معرفت ہو گا اسکے مستحق رہو گے ہیں سو اللہ تعالیٰ کے اور سوا اسکے اسرار تدلیات کے یا تو زیر رکتی سے یہ اس صورت میں ہے کہ حال ادنیٰ اور خون ناقص ہو عارف کمال عالم کے جو جامعیت کے اور پیش پلایا گیا اور کر رہا ہے عارف اسانی کے تو کبھی ہوتی ہے ہیئت ملیت مختلفہ قوی قوی سے یا ضعیف ضعیف سے یا معنی قوی سے پس مختلف ہوتی ہیں احکام و اشیاء تو اعلیٰ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہو لے پس طرف لباس کے جامعیت کے اور ظاہر کے دیکھنے کا پس نہ معانی کے اور یا تسخیر ہوتے ہیں اس عارف کامل کسب مناسبت کے اور یہ اس صورت میں کہ قوی حال ہو اور قوی تسخیر ہو اس عالم لباسیت اور جامعیت میں اور سرور عارف کا یشک ظاہر ہوتا ہے اس جزو سے جو عارف میں ہے کہ اس مراد کے قائم ہوتا ہے اسکی تسخیر تو درمیان اس عارف اور اس جزو کے رگیں ہیں مستندہ اور ماسا بقا اور اس تسخیر سے اس تسخیر عالم مشترک سے جو اس تسخیر توجہ ہوتا عارف طرف اس جزو کے ہیئت توجہ سے تو حرکت کرتی ہے خیر و مستندہ سے مراد اسکی تسخیر کے لیکن اسمائہ و ندلیات نہیں تسخیر ہوتی بسبب چلنے نور ربوبیت کے ہاں یہاں حب مقابل محبوبیت کے تو تحریک ہوتی ہے محبوبیت اور حرکت کرتی ہے اسکی مقابل حب اور تحریک ہوتی ہے تذللی اور اسمرہ در لونی جو مناسب ہیں اس حب کے پس جو شخص نہیں جانتا اس تسخیر مستطیر کو اور اپنے نفس میں نہیں دیکھتا وہ شخص کمال معرفت نہیں ہے اور محکوم دریافت ہو کہ یہ تسخیر مستطیر معانی سے ہے اس جزو کے جو مقابل ہے شمس کے بصورت رنگا رنگ اسکی تسخیر مستطیر یہ تسخیر مستطیر اور ان میں ایک کمال</p>
--	---

تاریخ کا اصل کے ساتھ معانی میں تسخیر



فکل ما وقع من نعمة فاما اعلمها الحزم ومن الاجزاء  
وهو مطلوب بشكر كل هذا النعم وليس كلا  
منها من قليل المسامحة والتجوز بل هو الحقيقة  
التي اوتيها وزها نفس لا نعم اذا تجرد للتشخيص  
الكل المنيب في جميع الخواص جعفر هذا السر  
الحذر الى بل للتشخيص الجوزية استند عنه  
**مشهد اخر** كنت منتظرا لمعنى جيد  
سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اين كان ربنا  
قبل ان يخلق خلقه قال كان في عا اربعين  
سنة السر فقتل لي نور عظام فاعلى الجبل فموا  
قل حاطا بجمام هذا البعد تدبير الخطوط  
ممتد منه الى جميع نواحيه وقبل هذا هو المبدأ  
اليه بقوله عليه السلام كان في عا وهذا البعد  
هو العاء وهذا الاحاطة بالخطوط الشعاعية  
القمري المشتمل اليه بقوله تبارك وتعالى هو الله  
فوق عبادة في بين ظهره هذا السر الخليلي كالي  
اجد شبيهة ولا مسألة اسال عنها ثم من بعد ذلك  
الحدوث الى جبين الفكر ففطنت ان الذات الكلية  
اقتضت واستانزعت ظهور استعدادها كانت  
مستدرة فيها فظهرت هنالك في ضيق الوعد  
ظهور اعقليا وتمثلت هنالك بهذا الظهور  
احيان الامكنات وشؤون ظهور الواجب وكل  
نشأة وقد اليف كل برزة واقتضت الذات  
الهيبة باتصافها هذه الظهورات عند ما وجة  
وخارجا فظهر فيه ما كان منطويا في كورة

تو جو نعمت واقع ہوگی اسکا عمل کوئی حزم نہ ہوگا جز اس میں  
اور وہی اس نعمت کے شکر کے مطابق اور ہمارا کلام کچھ سہری  
سامحت اور تجویز سے نہیں ہے بلکہ حقیقت نفس الامری کی ہاں یہ  
سہری یہ ہوگا جس وقت تجویز ہمارا اسے انھیں لکھ کر پیش کرتا  
جسے غلو قات میں اور جب پس میں ہلا جاؤ تشخص کرنا تو یہ  
سراسر اس پوشیدہ ہر جائگہ تشہید آخر میں اس حدیث میں  
کے معنی کا مستغرق اور وہ یہ ہے کہ سئل رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم ایں کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عا اربعین  
سہری اور اسے یہ کہنا کہ کیا نور ہے اہل البعد میں  
میں اور اسے یہ کہنا کہ اس نور کے ملاح کو اور وہ یہ کہ اس خط  
سے جو اس نور سے متعلق اس کے معنی کو ہی کی طرف اور اس کے  
اگر وہی ہے جس کا اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حدیث شریف میں کاہی عا یہ بعد سیوانی وہ عا اور وہ عا  
خطوط شعاعی سے وہ قہر جس کی طرف اللہ تبارک و تعالیٰ  
قرآن شریف میں اشارہ فرمایا ہے ہو اللہ فوق عباد  
میں جو بوقت یہ نہ ظاہر ہو میرا کچھ تشہید ہو گیا اور قلب  
مستطین ہو گیا گویا کچھ شہر میں نہ رہا اور نہ کوئی مسئلہ ہو  
پہچوں بعد اس کے میں حیز فکر میں ہلا گیا تو دریافت ہو کہ  
ذات الہی تقضی اور مستلزم ہوئی ان استعداد کی ظہور کی  
جو اس میں مستلزم ہو قیاسی قیاس ہر سہرے آجگہ کنارہ و چو  
اور روتے ظہور عقلی کے اور تشخص ہو گئے اس ظہور ایمان  
شکلات اور نشانین ظہور واجب کے ہر عالم میں اور اس کی  
مقدی ہر ایک ہر ذرہ میں اور اتقنا کیا ذات الہی نے اس  
ظہور است متصف ہونا سامتہ عدم اور بارہ اور  
فہر ج کے تو اس میں ظاہر کر دیا جو منکوری تھا لکھ شہ

الشمس اخرجت من تحت السحاب والعبادة ۳۷  
سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایں کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عا اربعین  
سہری اور اسے یہ کہنا کہ کیا نور ہے اہل البعد میں  
میں اور اسے یہ کہنا کہ اس نور کے ملاح کو اور وہ یہ کہ اس خط  
سے جو اس نور سے متعلق اس کے معنی کو ہی کی طرف اور اس کے  
اگر وہی ہے جس کا اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
حدیث شریف میں کاہی عا یہ بعد سیوانی وہ عا اور وہ عا  
خطوط شعاعی سے وہ قہر جس کی طرف اللہ تبارک و تعالیٰ  
قرآن شریف میں اشارہ فرمایا ہے ہو اللہ فوق عباد  
میں جو بوقت یہ نہ ظاہر ہو میرا کچھ تشہید ہو گیا اور قلب  
مستطین ہو گیا گویا کچھ شہر میں نہ رہا اور نہ کوئی مسئلہ ہو  
پہچوں بعد اس کے میں حیز فکر میں ہلا گیا تو دریافت ہو کہ  
ذات الہی تقضی اور مستلزم ہوئی ان استعداد کی ظہور کی  
جو اس میں مستلزم ہو قیاسی قیاس ہر سہرے آجگہ کنارہ و چو  
اور روتے ظہور عقلی کے اور تشخص ہو گئے اس ظہور ایمان  
شکلات اور نشانین ظہور واجب کے ہر عالم میں اور اس کی  
مقدی ہر ایک ہر ذرہ میں اور اتقنا کیا ذات الہی نے اس  
ظہور است متصف ہونا سامتہ عدم اور بارہ اور  
فہر ج کے تو اس میں ظاہر کر دیا جو منکوری تھا لکھ شہ



الایمان والسماء وأول ما ظهر هذا لك نور الله  
أخذ مجامع العلم والمادة وتسلط عليه وهو  
قائم مقلد الذات الهيبة وهو قديم بالزمان  
الزمان والمكان والمادة عندنا شيء واحد هذا  
الاستعداد الذي تهيئناه بالعلم والخارج وفيه  
الارادات المتحدية وهو اول شيء نطق بشئنا  
السنة السراية وذلك لأنه انما سئل عن  
ولم يكن حينئذ يعلم الجواب الا ما ظهر في الحاج  
ومشاهدنا السراية على من جنبه القدس  
حيث الله عليه وسلم يغني توفيق العبد من حيدرة  
الحيين القدس في شئنا له حينئذ كل شئ علم  
عن هذا المشهد في قصة المصراع للذك فوما  
رجع نظره ففرقه الى ما جرت عليه من الوقائع  
في عرفها كان منه الهام من الحق وتقديرها  
كان من الطمع وتسويل الشيطان وما علم  
علما صرح فانيكون هاتين اياهما العلم والاعلى من  
العلوم النامية والاندازا الوقائع الاليتة وهي اسمة  
الناستنزاه الى مداركهم واحتياها لغوا عقل  
فما يناسب تلك العلوم في تلك المشاة ومهيآت  
الملاء الاله ومقاماتهم ومقامات الملائكة  
وارواح الاولياء والانباء الملائكة السافل ما فيها  
ذلك وهذه العلوم كلها علوم القل والعظيم  
من طرح جلباب الطبع والتجرد عن الالف والعا  
والمحسوسات والانصباء بهيئة تلك الحضرة امرا  
عظيم ثم قيل لهذا حضرة روية له حضرة كذا

اعيان بين اور اسماء اور جو سب سے پہلے نور الہی نکلا  
ہوا اس مجامع عدم اور مادہ کو اٹھ کیا اور اسے تسلط ہو گیا  
اور وہ قائم مقام ذات الہی کا اور وہ قدیم بالزمان اور  
زمانہ اور مکان اور مادہ ہمارے نزدیک ایک واحد ہے استعداد  
ہے جسے ہم نے علم اور فاعل کیا اور اس میں ارادہ متحدہ ہیں اور  
وہ اول شے جسکی شان میں زبان شرع والحق نہیں اسرار  
کو تحقیق سوال کیا گیا اتفاق اور اس کے جواب کی حقیقت  
وہ ہے جسکی شان میں زبان شرع والحق نہیں اسرار  
ہوئے ہیں چنانچہ مقدس ہر سوں اللہ علیہ السلام نے  
لی اسے مقام سے قائم ہر سوں کیلئے توفیق کی کیفیت پھر  
اس وقت اس کی روش ہوئی ہے جیسا تیرگی ہے اس مشہد  
سے کہ ہر سراج سنائی میں تو اکثر اوقات آدمی کی نظر پڑے  
ہوئی ہے لہذا ان دنوں وقائع کی طرف جو سپر گذر ہیں تو  
جان جانتا ہے ان واقعات کو جو ہام قدر اور اور جی خیال  
اور کر شیعانی سے ہوتے ہیں اور اکثر وقت  
اس کو علم میں ہر جانتا ہے جو برے ہیں اور ان کی اور  
انہی کی رائے سے ڈراتے کا اور لوگوں سے پہلے کیا اور دوسرے  
کے انکی مدارک کی طرف اور عذر و حیلہ کیواسطے سے عقول  
کے جو مناسب ان علوم کے ہے اس عالم میں اور مہیآت  
کی اور ان کے مقامات ملائکہ اور ارواح اولیاء و انبیاء  
اور ملائکہ اساتذہ جو اس کی مانند ہوں اور یہ سب  
علم قرآن عظیم کے علم میں تو میں نے دیکھا بصیحت کے  
بروزہ دور کرنے اور بالوقائع اور عبارات اور محسوسات  
ہوئے اس درگاہ کے رنگ سے رنگے جانتے ایک امر عظیم  
اور مجھے کہا گیا کہ یہ درگاہ ریت ہے نہ درگاہ کلام نہ

ثم اذا دل الحجة ان يتدلى الى الخلق بكنائز  
البس صاحب هذا المشهد لبسا انواريا فقا  
فانقلب هذا الروية بالنسبة اليه كراهة التمردية  
ثبوتية الخدرة الى حين الطبع والعادة فتتغير  
عليه عين الطبع وتغضض عليه عين الملائكة  
فصاروا كائن بين يديهم خيال يتخلل امر يتذكر  
من بعد غيبه وربما وجد من تطلب لملكو  
السباب فان سلب عنه او فقه عنه وبدي توقي  
والخداة حالات كثيرة شاهدتها في ذلك  
المشهد منها ما هو اقرب الى الاعلى ومنها ما هو  
اقرب الى الاسفل فيتولد من تلك الحالة قول  
لدي يقول انما تخلق يتولد الخاطر يتولد الرؤيا  
والحج ان الرؤيا خيال لا كمنال حادثة النفس  
يتجدد اليها الدلالة فيجربها بمرأى منه ومسمع  
يتولد خيال حق متلاء منه دعاغده ويتولد فاسته  
صادقة الى غير ذلك وكل ذلك في حيز الحجابين  
الحضرة التالفة ابهنا لك بعيد الحجاب المتألفين  
كل وجه وجد لكل من هذه الاستباهين المتعدلات  
ووجدت لكل حظرة لوجد هذا لك والكم انظر  
فهذا المشهد الاحاطة تلك الموارين المظان  
والثقبية بامورها وعسمران يوفقنا الله الحاطة  
وقال لي حال مشهدها آخر العار والخرافي  
حيز مالي الطبيعة لم يشاهد فعل الحجاب كينيف  
اريتشاهد فرما امتلئة عند الرأى اجسد حيا  
من النفس وحالة الهيئة بامر طبعه ويولد حلوته

بموجب الشرا ادره کرتا ہے کہ ظنقت کی طرف ساتھ نزول  
کتاب کے تدلی کرے تو اس مشہد کے صاحب کو ایسا  
نورانی باریک بھناتا ہے یہ رویت اکی نسبت کا مہر ہو جاتی ہے  
یعنی کبھی اسکی اخلاص و منزل کی کیفیت حیرت طبعیت اور عادت  
مطرب و موشل جاتی ہے اسکی شہ طبعیت اور بند ہو جاتی ہے چشم  
ملا و اعلیٰ تو ہوتا ہے اسکے رد و رد ایک خیال جس طرح دیکھ کر  
تھا اور ایک امر کا سکویا کرتا ہے اسکے غائب ہوئے بعد  
کبھی پاتا ہے طالب ملا و اسباب وہ شے جو اس سلب ہو گئی  
تھی یا اس سے منکر ہو گئی اور درمیان اسکے ترقی اور اخلاص  
کے حالات کثیرہ ہیں جو میں نے مشاہدہ کیے ہیں اس مشہد  
بعضے انیس کو ہیں جو اپنے کے بہت ترقی اور وہ ہیں جو افضل کے  
بہت ترقی پر پیدا ہوتی ہیں ان حالات و جو میں نے مشاہدہ کیا  
سیدہ تالاف اور سیدہ امیر کا فطر اور سیدہ امیر کا فطر اور سیدہ  
ہے کہ وہ اب خیاالات میں مانند حادیت نفس کے جو مروجہ ماکا لیل  
اور کہ تو پاتا ہے مرایا اور سمع میں اسکو اور سیدہ امیر کا فطر  
اسکا دماغ جو پاتا ہے اور سیدہ امیر کا فطر اور سیدہ امیر کا فطر  
اور سیدہ امیر کا فطر اور سیدہ امیر کا فطر اور سیدہ امیر کا فطر  
درمیان حجاب متا کد میں مل و حیرت و دریں ہر شے کی انیس ترقی  
اور مقدار کو پایا اور میں پایا ہر ایک منظر جو وہاں پایا ہوتا لیکن  
میں نہیں فارغ ہو اس مشہد میں واسطے احاطہ ان میزان  
اور مقدار و رنگ اور کیفیات کرتا ہوں انکے اصول پر اور سیدہ امیر کا فطر  
اسکو توفیق دے انکے احاطہ کی دوبارہ مشہد آخر عارف حیرت  
اس حیز میں جو حیرت طبعیت ہے نہیں مشاہدہ کرنا حاصل حق کو  
جس کا ہے مشاہدہ کرنا تو کبھی مشاہدہ ہوتا ہے نزدیک اسکے  
الہام ساتھ خطرہ۔۔۔۔۔

بالمشاهدة الثالثة والعشرون ۱۳۹۱



فیوض الحرمین آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۴۴ سے دو حافی سوال ترجمہ از در فیوض الحرمین

الظلم نور شام امتلاہ خیالیہ و یقین فحید  
من شعث عاتہ فقیل لمن باطن علی طریقہ  
الفراسۃ والتفطن هذا نور العرش وله حل  
عظام فی بنوہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعرفۃ حقیقۃ  
الایۃ الہیۃ معرفۃ هذا النور ثم انحدرت الی  
حید الفکر والرویۃ فتدکرت فادوے فی کتاب  
الدلائل فی قصۃ حوقیل من رویۃ نور  
العرش وانعقاد رسالتہ علی لسان هذا الکوا  
**مشاہدہ آخر کمال جمال**  
سالتہ صلی اللہ علیہ وسلم سوا زاد و حیاتہ لایبہ  
علیہ مرارۃ عن التسبیح و تکریمہا احسن لی  
فقہ الی نفیحتہ ہر ہا قلبہ عن الشبواہ  
ولاد و المزل کشف لہ فشاہدات طبیعۃ  
ترک الی الایۃ و تستلذ بہا و تطلبہا و شہادت  
روحی ترک الی التفویض و یستلذ بہ و یطلبہ  
و شہادت ان یدہم اھل فہر و المراسم و اللہ  
الی مراد الروح نعم لہ لطف خفیسی ظہر علی  
اختیار و تقی نغمۃ آخری فبین ان المراد الحق  
فیک ان یحجم شہادہ من شمل اھل الحق و تکریم  
فایاک و حاقیل ان الصدیق لہ یكون صلیما  
حقہ یقول لہ اللہ صدیق انہ زندیق و لای  
ان تخالف الایۃ و الفروع فأن مناقضۃ  
المراد الحق تم کشف انموذج اظہر لکیفیتہ  
و تطبیق السنۃ بفقۃ الحنفیۃ من الوجد بقول  
احل الثلثۃ و تخصیص عموما تھم والوقوف

مشاہدہ الحلیۃ و الثاقب ۲۱

کہ ایک ایک ایسا نور پدید آیا جو کہ سیر فیض پر ہو گیا  
اور میں اسکی ایک جگہ سے تعمیر کیا جسے کل سے بڑا کر آیا  
بطریق فراستہ اور تفطن کے کہ یہ نور شہادہ اور اسکی بنوہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نور عظیم ہے اور اسکی حقیقت  
کی معرفت پوری نہیں ہوتی جب تک اس نور کی معرفت نہیں ہو  
میں نازل ہوا ہر طرف حیرت و درویشی کے تو مجھے یاد آیا جو کفار  
در مشنویں روایت ہے کہ قریب کے قریب میں روایت نور شہادہ  
سے اور اسکی بنوہ کے معنی ہو شہادہ اور زبان اس نور  
مشاہدہ آخری بالجمال میں سوال کیا کہ اسکی حقیقت  
علیہ وسلم سے سوال روایتی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہ کفار ہوں کہ کیا  
ایسے سے تسبیح و تکریم کیا کر تسبیح تو مجھے ایک ایک شہادہ  
آئی کہ اسکے باعث میرا دل استوار اور دلدادہ ہو گیا ہر طرف  
بہر طرف کشف ہوا تو شہادہ کیا کہ سیر فیض تیرا دل کیسے بکلیں  
اور اسکا لطف چاہی کہ اور اسے ڈھونڈتی ہے اور میری روح رنج  
لطف تفویض کردہ اسکی لطف چاہی کہ اور ڈھونڈتی ہے اور میں مشاہدہ کیا کہ  
درویشی کا ہم چکر رہے ہیں اور فراموشی ہوئی ہر لاد و حق میں اور کچھ  
مشاہدہ خفیہ میرا باطن خفیہ اختیار ہو گیا میرا ایک اور نور شہادہ اور کفار  
ہوا کہ اسکی لطف چاہی کہ اور اسے ڈھونڈتی ہے اور میری روح رنج  
اس کیسے بکلیں کہ اسکی لطف چاہی کہ اور اسے ڈھونڈتی ہے اور میں مشاہدہ کیا کہ  
عین اور فرود گریں تو کمال لطف نور میں ہوتا ہے کہ ایک ایک شہادہ  
مناقی پر کھلا گیا اور نور میں کمال لطف چاہی کہ اور اسے ڈھونڈتی ہے اور میں مشاہدہ کیا کہ  
کے اذنیں کیسے قول کو اختیار کرے اور اسکی عموما تخصیص ہو گیا  
مقام پر وقت اور لطف چاہی کہ اور اسے ڈھونڈتی ہے اور میں مشاہدہ کیا کہ  
اور کفیت مجھے ظاہر ہوئی اور کشف ہوں تخصیص کے عموما کی  
اور ان کے مقاصد کا درخشاں

علم مقاصدہم والافقصار علی ما مضی من لفظ  
السننہ ولینس فیہ تاویل بعید ولہذا بعض  
الرحمہ کیست بہ صلا ولہذا بعض الحدیث صلیہ  
احد من الرحۃ وھذا الطریقۃ انتمہا اللہ و  
الحمد انھم انکسرت الاحمر والکسیر العظم ثم  
نظم نفحہ اخری فطنت فیہا وصلا منہ یا خیر  
الہنیاء والرحل لہذا انما والقصہ الخافۃ ثم  
الشفقۃ علی الناس تعالیۃ اور شاد اور مساء  
رفاہیتہم وطرب کور فیہ صلاہم صلاہم  
وقفنا اللہ سبی لہ لا اخل بہ منہ نبد علیہ الصلوۃ  
مشہدا اخری تو جہت الی قبور امۃ اہل  
البیت رضوان اللہ علیہم اجمعین وحدث  
لہم طریقۃ خاصۃ فی اصل جہت الی ولہذا  
ابن لک تلك الطریقۃ وایہذا عاد النعم  
حتی صار یقۃ الاولیاء فاقول طریقہ ۳۴ ان  
التفات الی الیاد اثنت اعین التیقظ الی الی  
المبدأ لومن وراء الحجۃ لکن مع الذہول  
عن الحجۃ ومع الذہول عن ان هذا التیقظ  
من جوہر النفس ومن العلم المحم ویا جملة  
تیقظ بسیط والتفات الی هذا التیقظ بنوع  
خافہہ طریقہ ۳۵ ولما فنی جوہر النفس من  
الاولیاء فی ہذا النقطۃ ہم لافنا انہم مہلکۃ  
اخری وراء التفات ثم الرمو اسیدہم یقظون بہا  
الافنا فظہر الوکیات بطولہم وافشاہا  
اخری استفت من خزانہ فیصلہ اللہ علیہ

اور نفحہ خفیفہ نہ تو بلویل بعید ہے اور نہ ضرب بسنے قوس کے بغیر  
اور نہ ترک کرنا بہ حدیث صحیح کا ساتھ قول ایک کے است میں  
اور اس طریقہ کو اگر اللہ تعالیٰ پورا اور کامل کرے تو میرے ہر  
اکسیر غلبہ میرا ایک خوشبودار اور امیں میں نہ دریافت  
کیا نہ سمیت کو اس سے واسطے اختیار کرنے طریقہ انبیاء کا اور  
کرنا انکی طرح سختیوں کا اور متعمدی ہونا انکی خلافت کا اور  
لوگوں پر شفقت کرنا اور اس سے تعلیم دار شاد کے اور ان کی  
دعا سے - رفاہیت کرنے اور مصلح انکی واسطے طلب  
کرنے کا اور ابن الشریحانہ ہر کو قنقین مجھے سنت نبوی صلی اللہ  
علیہ وسلم کی شہدہ آخر توبہ ہوا میں طرف قبور راہمہا بیت  
کے رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تو میں نے پایا انکا ایک طریقہ  
خاص کہ اصل طریقہ اولیا کا وہی ہے سو میں تمہیں بیان کرتا  
ہوں وہ طریقہ اور تم سے بیان کرتا ہوں جو اس طریقہ سے  
منظم ہو گیا ہے یہ اسکا مکمل وہ ہو گیا ہے طریقہ ۳۵  
کا سو تم ضرور اسکا طریقہ اور شدت کی طرف التفات ہے نبی  
ایک تیقظ اجالی سیدہ کی طرف اگر ہر پردوں کے پیچھے ہو  
لیکن ذہول ہو پردوں سے اور ذہول ہو اس سے کہ یہ سیدہ  
جوہر نفس سے ہے یا علم حصول اس سے فرض تیقظ بسیط ہے  
اور التفات اس بیداری کے کس نوع سے ہے پس یہ  
طریقہ ہے ان کا اور جب کہ قافی ہو گیا جوہر نفس ادلیا ہے  
اس نقطہ میں تو انکی فنا کی اور ہی صورت ہو گئی ہو اس  
انتفات کے پھر ان کو ایسے راستے اہام ہوئے -  
جن سے ہر ایت پائیں طرف فنا کے پس نہا ہر  
ہوئیں دلائیں مد طول اور عرض کے تمام مشاہد  
اخری مستفید ہوا میں درگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے

المنشاہدۃ الثانیۃ والثالثۃ ۳۴  
۳۵  
المنشاہدۃ الثانیۃ والثالثۃ ۳۴



## فیوض الحرمین

۶۴

## ترجمہ فیوض الحرمین

ان کل من حصل منه قصور فی نقض العلاقات  
 المحلیة من قلبه واثبات محبة الحق سبحانه ووقوعه  
 الغیر او السوء لما قال سیدنا ابراهیم علیہ السلام  
 انهم عدو لی الا رب العالمین والاکبر اب علی  
 الہیمان بہ تحقیقا لا معرفة فقط فان مغرر  
 کائنات من کان سوءا منعه عن هذه الحالة  
 العلاقات الطبیعة والاستغراق فی محبة  
 سریان الوحدان والکثرة بحيث یصیر محبا لکل  
 لما فیہ من سریان محبوبہ او غیر ذلک من الخلق  
 واستغراق من علیہ وسلم ثلثة امور  
 خلاف مکان زمان واما کانت طبیعتہ قلیل  
 الیہ امثل میل فصار هذا الاستغراق من  
 الحق تعالیٰ علی آحاد الوحدان والالتحاق الی  
 التسبب فانی کما انحدارت الی الطبیعة غلب  
 علی العقل لم یأثر فحسرت احب التسبب  
 ونحو فکر فی تمیل الاسباب الیہ یحصل منها  
 الاولاد والاموال وکما لحقت بالنبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم وبالملاء الیہ عزت عن هذه الیة  
 اخذ منہ العهود والمواثیق لان التسبب  
 صارت منافقة هذا لذلک محسوسہ من الظلم  
 والنور والنسیم الطیب والحر والکثر والیہ  
 الامور المناقضة فیہا بل هی علی منظر الصواب  
 یحزن للہ یكون الطبیعة مستسلمة لالہام  
 وتکلیف علی کل شئ من منافقة هذا الہام  
 سرعید وثانیہا الوصا بالتقید بهذا المبدأ

الطبیعة  
 من الخلق  
 من الخلق  
 من الخلق

کہ جس شخص سے قصور ہوا اس کے دل سے نقض العلاقات محلیہ اور اثبات  
 محبت حق تعالیٰ میں اور اس کے غیر سرور کی عداوت میں ویسا کہ  
 کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہم عدو لی الا رب العالمین  
 اور منہ کبریا کیسے سب اس کی سرکشگی عشق میں از روئے  
 تحقیق کے نہ فقط معرفت کے تو وہ شخص محذور ہے اس میں  
 کوئی ہرگز ایسا کہ اسے منع کیا ہو اس حالت سے علاقات  
 طبیعت یا مشاہدہ سریان وحدت فی الکثرة کے استغراق  
 اس حیثیت سے کہ ہر شے کو دوست رکھے اس لئے کہ اس کے  
 محبوب کا اس میں سریان ہے یا سوائے اس کے اور کوئی مورد  
 میں سے اور اشتیاق کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام سے تین  
 امور اپنے عندیہ کے خلاف اور اس کے خلاف جو صریح طبیعت  
 بہت مائل تھی تو یہ استفادہ ہو گئی تیرا سطر برہان حق تعالیٰ  
 کی ایک توحیدیت ترک التفات کی طرف تسبب کے کیونکہ  
 جب میں تزلزل کرتا تھا طبیعت کی طرف تو مجھے عقل معاش  
 غلبہ کرتی تھی میں درست رکھتا تھا اسباب معاش کو اور  
 دروازہ تھا فکر کہ تم میرا سبب میں جس سے حاصل ہوتا  
 اور اولاد از حب میں لاحق ہوتا تھی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 اور ملاقاتی سے اس زودلیت سے مجرور اور آزاد ہو گیا اور  
 مجھے عہد و پیمان لیا گیا کہ جو بڑے درون تسبب کو پہا تنگ  
 کہ ترا تقص ان درونوں امر و جمیع محسوس ہو بہتر از ظلت  
 اور نور کے یا تھی ہوا اور اگر مہر کے اور اکثر مجھے جس جو تھیں  
 منافقہ نہ تھا بلکہ وہ بطریق صواب کے تھا الحمد للہ کہ  
 طبیعت سلامتی طلب تھی راستے الہام کے لیکن باقی  
 تھی ایک شے پر منافقہ سے راستے ایک سرعید اور  
 در سر اس پر ان مذاہب از لہجہ کے تقلید کی صورت

آخر جمہورہا والتوفیق بالاستطاعت فیصلتہ یالی  
التقلید وتأنف منہ راسا وکن شیعۃ طلب منہ  
التعلیل بہ بخلاف نفسہ ومانکتہ صورت ذکرہا  
وقد نقضت بحول اللہ بسی ہذا الحبیۃ وہذا الوضو  
وانما الوضو بانفسہ فی الشیخین رضو اللہ عنہما  
فان طبیعتہ وفکرہ الخ لکنہا وانفسہما غفلتا عیانہ  
کن اللہ وجہہ واجتلاء اقلہ عیۃ وکن شیعۃ طلب منہ  
التعبید بخلاف الشیخین وہیۃ ات ہذا المناقبات  
منہ اولان شیعۃ الجماعیۃ فی التمر او قیصر فی الخ  
**مشہد آخر** رایت ان الطوف بالبيت العتیق  
لنفسہ نور اعظم یغشی الافاق لیمیدہا ماہا و فطنت  
القلوب لاعتز الاشرارۃ انما یصل بمثل هذا التواضع  
یہر و یطرب لایحی ان من شئ الا ان علیہ ولا یو  
قد بر مشہد آخر ہذا البیت العتیق والبناء  
الشاعر رایت فیہم الملاء الاعلی والملاء السافل  
ملصقة بہم متعلقۃ تعلقا بشیۃ تعلق النفس بالبدن  
ورایتہم عیشوا لہم وادوا رحمہم کالوردیکو و عیشوا  
بماء الورد والقطن یتملک الہواء و رایت نبغاتہ و  
الناس الی ہذا البیت لانتیاطہم لہم محفۃ فیہا  
الملاء الاعلی والسافل **مشہد آخر** اطلعہ اللہ  
سبحانہ علی ماہو ف اہل بی و ما لہ فی من النعم  
الظاہرۃ والباطنۃ واعطانی العصمۃ من المواقف  
دنیا و آخرۃ فکل ما تجری علی من الشدائد  
فانما ہو من مقتضیات الطبیعتۃ لا من  
باب المواقفۃ من علی بہذا ان اخبرنی

المشاعر والاربعۃ والثلاثون ۳۴ المشاعر والاربعۃ والخامسة والثلاثون ۳۵ المشاعر والاربعۃ والسادسة والثلاثون ۳۶

لہیں بنکوں اور موافقت کروں تاہم قد در او بری شہادت  
تقلید کا اور انکار اس رگرہ کی کرتی تھی جو طلب کی گئی تھی  
کی سیر کی خلاف میں نفس کے اور یہاں ایک نکتہ کیسے اسکا ذکر  
مذکور کیا اور اسکا ذکر اس حلیت اور اس توکار اور اس کا ذکر  
امر و صیحت اس کے آؤں میں شیعین فریاد تھا انہما کے کہ جو کتب کی  
طبیعت اور فکری مہاں تھی تو وہ دونوں تفصیل کرتی تھی جو کتب کی  
وکیل اور اہت ہی حجت رکھتے تھے اس میں بھی مجھے اسکی تذکرہ  
باقی خلاف خواہش اس میں یہ ناقص مجھے اگر نہ ہوتا تو شاید جامعیت  
خود کی میں نے ذکر نہیں کیا اس شہد کے کہ تفسیر کیا ہے جو کتب کی کراقلہ  
شرف کا ہے نفس میں ایک نور عظیم اس کے ہاں کیا شہد ذکر اور  
رشتہ کر دیا ہے اس کے اہل کو میں دریا منت کی لا تعلیت یعنی ارشاد  
میں ہوتی ہے اسی نور سے کہ سب پر غالب ہے کسی کا کسی سے غلبہ  
نہیں ہوتا اور سب کو رشتہ کرتا ہے اور ایک کوئی روشن نہیں کرتا  
اور ہر شے اس پاس آتی ہے اور کہیں نہیں جاتا پس نور کر  
مشہد آخر اس بیت عتیق یعنی کعبہ شریف کو اور اس بنا پر  
کہنے کے ہاں اس میں ہمیں ملاو علی کی اور ملاو سافل کی طبیعتیں  
اس سے اور اس سے ایسی شقی ہیں جیسے نفس بدن سے اور  
میں سے دیکھا اسکو کھرا ہوا کی ہوتوں اور انکی اردو اس جیسے  
کتاب کے پھول ہیں عرق غلاب اور دردی میں ہوا اور میں نے  
دیکھا ہر انکیت ہوتا کوئی خواہشات کا اس بیت شریف  
کی طرف بسبب وابستہ ہونے انکی ہوتوں کے ساتھ اس کے  
جس میں ملاو علی و ملاو اسفل مشہد آخر خلاصہ دی ہو گیا  
سمانہ میں ذکر ہے وہ مجھے کہنے کا اور یہ سوا انکی جو کتب کی  
اور ملاو کی طبیعت دنیا و آخر کی سوا فزہ سے انکی طبیعتیں  
وہ نفسانی طبیعتیں ہیں سوا فزہ کی وہ طبیعتیں ہیں اور فزہ کی طبیعتیں

فیوض الحرمین عمارتیں کا کشف

۶۶

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

باز شے قل ما نخر به لا ولیا واعطانی برد العیش  
و جعلنی فی من کل سعادة نصیبا معتد اب وکسانی  
خلوة الخلافة الباطنة فظهر هذا السر دفعة و بصر  
عقلی ثم انفسر علی بعد ففهمت الامر علی ما علی  
**تحقیق شریف** قد یکشف علی العارف  
حکمیة من نعم الله سبحانه و آمل الله علی طقته  
فی کشف هذه الامور فاصبح بالکشف الالهی برون  
تلك المواقفة فی مرة الحق اعتر برون محمد و الحی  
هذا العبد و یعرفون انعقاد اذیة فی الملاء الاله  
علی یا حاد کذا و کذا و تقوی کذا و کذا و لیس ظنهم  
یصبرف الی نفس تلك الواقعة فلذلک  
لا یستطیعون ان یخبروا عن تفاصيل تلك الواقعة  
کیما یخبر عنها صاحب الکشف الکوئی و بها انکشف  
لهم خرائش تلك الافاضات من الملاء الاله علی  
و منابعا کما قال عنی قائل ان من شے الاعد  
اخواته و فانزل الابد معلوم فبهر الخواص  
الظاهر و الباطنة الی ما اجراء بهیمة منه فی  
بعض الاحیان فاینة تشعشع علیها فی المنابع  
والیدرکها هذا المقدار الذی یؤله و هذا حضرة  
عجلية ینبغ ان یحتاط فیها التالیج طاب تلك حضرة  
روية و تفکر و حدیث نفس فیکفی الصغیر کیدا  
والحقیر عظیم المفعی فی المرأة فینبیر کبر هذا المقدار  
التازل و عظمة فیکذب هذا احد بنار قول بتاک  
و نعالی و ما ارسلنا من قبلک من رسول الا و بعث  
الا اذ قلنا فی الشیطان فی بهیمة و اصحاب

کہ وہ ایک ایسی شے ہے کہ کبھی پہنچا اور عطا کی جگہ خوش  
رنگی اور سعادت سے فکر اچھا حصہ دیا اور عکس خلافت  
ان کا خلعت پہنا لیس ظاہر ہوا یہ راہ راہیکہ نہ اور تو کبر  
یس یہ ظاہر ہوا یہ راہ راہیکہ نہ اور تو کبر  
**شریف** بھی عارف پر کشف ہوا یہاں ہیں وہ نہیں ہوا  
کی طرف سے کہنے والی ہیں اس امر کے کشف کے بعد  
سے الی اللہ کے درگاہ میں صاحب کشف آئی تو کچھ نہیں  
اس پر کھڑا ہوا کہ میں نے یہ کشف نہیں کی تھی کی نظر اس پر  
پر اور چنانچہ میں اس سے ارادہ سنتے ہوئے ملا اور اس میں  
ایسے اور ایسے ایسا دار تقرب کے ساتھ اور ان کی نظر اس میں  
کی حقیقت کھل گئی تھی تو اس میں اسے وہ کشف ہو گیا کہ  
واقف کے نفس ہو گئی جس طرح خبر دیتے ہیں اسکی صاحب کشف  
ہوئی اور کبھی انکو کشف ہوا کہ میں خزانے افاضات ملا  
علی کے اور وہ کشف جیسے اس قدر تعالیٰ فرما رہے۔ ان کے شے الہ  
مندر تاخر اندر و اندر الہ العزیز معلوم پس غالب ہوتا ہے  
پس اس حواس ظاہری اور باطنی پر خزانے کے اور چشموں کے وہ  
انوار جو اس پر چلے ہیں اور نہیں دریافت ہوتا کہ کشف ہوا  
جو نزل ہو گا اور یہ درگاہ بھی ہے جہاں سے کہ احیاء کا  
اس میں تا مخلوق ہو جائے یہ درگاہ رویت و تفکر کا  
حدیث نفس سے کہ دیکھے صغیر کو کبیر اور حقیر کو عظیم  
بسیب معنی مرآت کے تو خبر دی بڑائی اس مقدار  
نازل کی اور حکمت اسکی تو یہ جو جہو ناظر سے اور کب  
ایک مطلب ہے ظاہر سے قول اللہ تبارک و تعالیٰ و ما  
ارسلنا من قبلک من رسول الا انی الا اذ ایتنا  
الشیطان فی امینة۔ اور اصحاب

لہ اور ایسی کو کشف نہیں ہوا کہ میں نے یہ کشف نہیں کیا تھا اور اس میں اس قدر تعالیٰ فرما رہے۔ ان کے شے الہ  
مندر تاخر اندر و اندر الہ العزیز معلوم پس غالب ہوتا ہے  
پس اس حواس ظاہری اور باطنی پر خزانے کے اور چشموں کے وہ  
انوار جو اس پر چلے ہیں اور نہیں دریافت ہوتا کہ کشف ہوا  
جو نزل ہو گا اور یہ درگاہ بھی ہے جہاں سے کہ احیاء کا  
اس میں تا مخلوق ہو جائے یہ درگاہ رویت و تفکر کا  
حدیث نفس سے کہ دیکھے صغیر کو کبیر اور حقیر کو عظیم  
بسیب معنی مرآت کے تو خبر دی بڑائی اس مقدار  
نازل کی اور حکمت اسکی تو یہ جو جہو ناظر سے اور کب  
ایک مطلب ہے ظاہر سے قول اللہ تبارک و تعالیٰ و ما  
ارسلنا من قبلک من رسول الا انی الا اذ ایتنا  
الشیطان فی امینة۔ اور اصحاب

الکشف الکوئی یطلعون علی تلك الواقعة بمنزل عوا  
اوها تفمن غیر معرفۃ الخوائی والمبادی فانکونوا  
من ایماجون الی تعبیر الواقعۃ تصویر خیرا  
بتصویر الطبیعة الکلیة المعنیة فی حیدر  
جسم او جسمی کان الذکر علیہ ایاہن غیر نقارۃ  
والا احتاجوا الی التعبیر وکان الوقوف علی حقیقة  
الامر اصعب من خط القناد **ایضا تحقیق**  
**شریف** لائمة المرحومۃ السوۃ حسنہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحاب الخلاقۃ الظاہرۃ  
اعنی العتیین باقلمۃ الحدیث واعداد اولاد  
الجمہاد وسد الثغور واجازۃ الوقور وخب الصفا  
والخراج وتفریقہا علی مستقیمہ او فصل الہ قضیۃ  
والظفر فی التیامی واولیاء المسلمین وطرفہم  
ومساجدہم واشیاء ہذا الامور فمن کان  
ہذا الامور نسیمہ بالحدیثۃ الظاہرۃ لم یستوف  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہا من ہذا  
بالتفصیل لہذا کون فی کتب الحدیث والاصحاح  
الخلافۃ الباطنیۃ عنہ لہ تعالیم الشہد انہ  
والقرآن والسنن والاعمال بالمعروف والنہی  
عن المنکر والذین یحصل بکل اہلہم نصرتہم  
افا بالمجادلۃ کاملتہم اویا لموعظۃ الخطباء  
الاسلام او یصحیہم کما یشیخ الصوفیۃ والذین  
یقسمون الصاۃ والحدیث والذین یلوحون علی طریق  
اکساب الاحسان والموعظون فی الشیخ والزمہ  
والقائمون ہذا الامور الذین نسیمہ

کشف کوئی مطلع ہوتے ہیں اس واقعہ پر مانند خواب یا مات  
یے جاتے خواہی اور مبادی کے تو اگر ہوتے ہیں انکس  
جو تعبیر کی حاجت نہ رکھیں بسبب موافق ہونے کے  
کے تصویر کے تصویر طبع کلیہ کے ساتھ واسطے معنی مثالی کے  
جو صبر ازنی میں ہے جسم ہو یا جسمانی تو ہر تہہ وہ امر ویسا  
ہے میا انصوں نے دیکھا بلاتفاوت اور نہیں تو حاجت ہوتی  
ہے تعبیر کی اور حقیقت اس پر اسوقت واقف ہوتا رخت غار  
پر واقعہ پیریشیے زیادہ دشوار ہوتا ہے تحقیق **شریف**  
است مرحومہ کی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت  
خوب ہے احباب خلافت ظاہری کو میں جاری کرے اور اس  
جہاد تیار کرنا اور مدد و دلالت نگاہ رکھیں اور اچھیوں کو اجازت  
دیں اور ذریعہ کما حدیثات کا اور شرع کا اور اسکا سکھانے  
تفریق کرنا اور فقہانیہ فیصل کرنے اور تفریق کا جو کرنا اور مسلمانوں  
کے برتاف اور رستوں کی حفاظت اور مسجدوں کی تعمیر کی اور  
علی ہذا انقیاس جس امور میں مشغول ہو سکے طیف ظاہر  
کے میں اسکا وسیع پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بہت اچھی ہے جہاں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ہے اس باب میں اور اسکی تفصیل کتب حدیث میں مذکور  
ہے اور جو احباب خلافت باطنی ہیں یعنی شرع تعلیم کرتے ہیں  
اور قرآن شریف اور کتب شریف اور اچھی باتیں بتاتے ہیں اور بری  
باتوں سے روکتے ہیں اور جن کے کلام سے دین میں نصرت  
حاصل ہوتی ہے یا جو بارگاہ سے پیغمبر متکلمیں یا نصیحت سے  
راہنما یا نصیحت سے پیغمبر متکلمیں اور جو قائم کرتے  
ہیں غار اور حج اور اہل بیت ہیں اور جو لوگ رہنمائی کرتے ہیں  
ہو حاصل انکار اور زہدیت میں عبادت اور زہد کی ان لوگوں کو

خلافت باطنی

مشائخ صوفیہ

ہمہما بالخلفاء الباطنین لہم اسوۃ حسنۃ برسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما من ہذا لیا ب  
 بالتفصیل لہذا کو فی کتب الحدیث فیہذا المقصدۃ  
 نکلیتہا مجمع علیہا ولذا لک تری الفقہاء یاخذون  
 بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شئبہ ہذا  
 المظان ویقسمون بہا ذلک ولما اصلنا ہذا الھد  
 فلنا ان نقرہ علیہ الھد بالبیعة وقد ذکرنا  
 ہذا المسئلۃ فی القول الجلیل فی بیان سولہ السیل  
 ولنا ان یقرہ علیہ بعث الدعاۃ والرسول فان  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث  
 ذلک فطار والقبائل من یدعوہم الی الایمان باللہ  
 ورسولہ ویبلغہم الشرائع کما بعث ابا موسیٰ رضی  
 اللہ عنہ الی الاشعریین وابا ذر رضی اللہ عنہ  
 المغفار واسلم وعمر بن مقرز رضی اللہ عنہما  
 وعامر الحضرمی رضی اللہ عنہ الی بنی عبد القیس  
 وصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما الی اھل المدینۃ  
 لم یقوض لہم شیئا من الخلقۃ الظاہرۃ اما کان  
 شامہ دعوتہ الناس الی الاسلام وتعلیم القرآن و  
 سنن و فرق بین الخلیفۃ الظاہر والخلیفۃ الباطن  
 موجبت ان تعدل اھل الباطن الی بقضیہ التخاصم  
 ونزاع دون الخلقۃ الظاہر و فرق بین الخلیفۃ  
 و بین الداعی والرسول فان الخلیفۃ ینبغی ان یشرف  
 علما وسیع العلم وسیع الکلام والداعی ینبغی  
 ان ینتخب لہ عمدۃ یعمل علیہ لیس لہ وراثۃ لک  
 ولا یرحم فیما اشکل الخلیفۃ واكثر سنن الدعاۃ

خلیفہ باطنی اسکے واسطے پیر دی اچھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو فرما دیے اسے اس باب میں جسکی تفصیل مذکور ہے کتب حدیث میں پس اس مقدمہ کے پر اجماع ہے اور اسی واسطے تم دیکھتے ہو کہ فقہاء فقہائے ہیں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سنت لیتے ہیں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں اور جب ہم نے اسکو اصل قرار دیا تو ہمارے واسطے ہمارے ان کے کام اس پر بیعت لینے کا مسئلہ تفرع کریں اور اس مسئلہ کو ہم نے قبل الجلیل فی سوا سبیل میں ذکر کر دیا تو اب ہمارے واسطے ان جیسے امور میں تم تفریع کریں سپریمینا دیں اور تاہو کہ اگر نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے اہل الباطن اور قبائل میں ایسے لوگ جو راہی ہوں اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانے کی طرف اور انکو احکام شرعی پہنچانے کیلئے اپنے بھیجا اور موسیٰ رضی اللہ عنہ کو قبیلہ اشعری میں اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کو قبیلہ المغفار میں اور عمر بن مرہ رضی اللہ عنہ کو قبیلہ حضرمی میں اور عامر بن عبد القیس کے اور صعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو قبیلہ اہل مدینہ کے اور انکو کچھ تفریق کیا اور خلافت ظہری میں اس کا یہ کام تھا کہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلا دیں اور تعلیم کریں قرآن شریف اور سنت اور فرق خلیفہ ظاہری اور باطنی میں یہ بعد تعدد اہل باطن سے نزاع باہمی نہیں ہوتا بلکہ ان میں خصوصیت نہیں ہوتی بلکہ اہل ظاہر کے اور فرق در میان خلیفہ اور داعی کے اور داعی کے یہ ہے کہ خلیفہ تو چاہیے عالم وسیع العلم وسیع الکلام اور داعی کو کمند یا جس کے ایک دستور اعلیٰ سپریم عمل کرے اس کے سوا جو شکل بات ہو تو خلیفہ سے رجوع کرے اور اکثر طریقے داعیوں



الشاہدۃ السابعة والثلاثون ۳۷

الشاہدۃ الثامنة والثلاثون ۳۸

والرسل تؤخذ من بعث النبي صلى الله عليه وسلم  
ايامهم الى قواهم قبل الهجرة فبدأ **مشهد آخر**  
وجدت روي تضاعفت وعظمت وسبغت  
واستعت فنامت في هذه الوجدان فقطنت  
بأنه شيء عجيب العارف وسر حلال سر الحظير  
الالهية المنعقدة في الملاء على بروحه ونزول  
بركات الاسماء الالهية المنعقدة في الملائكة الجلا  
اؤاؤ والمنعقدة بآيات متلوذة منزلة على قلب رسول  
مجتبى واسماء مشهورة صاد التعبير بها على الحق  
بحسب صد ورتلك الانا منه جلبة محبوب وطبيعة  
وديدنا في الناس ثانيا فلول تلك الحضرات  
والبركات بروحه يورث فيها سعة وقوة فليترى  
احدا يحرق في مثل هذا الرجل لا امتداد منه وها  
وتعظما وظهر من سمات وجهه كرم ذاته وظهر  
البركات في فلسفة وهمة فهذا سر هذا لوجدان  
واصل **مشهد آخر** رأت حضرة نسبتها  
من الطبيعة الكلية نسبة قوة الارادة والعزم  
المقربين بالتحريك من طبيعة فرد من افراد  
الانسان فكما ان خيال الانسان يتمثل في  
لذا جلب عظم او دفع ضرر ثم يصطف الخيال خلاصا  
هذه الصورة فيلقها في تلك القوة فتنبثق القوة  
فيحصل العزم فيحصل تحريك العضلات  
الى الفعل المطلوب فكذلك النفس القوية  
المتمجدة يقتل عندها همة طهروق افعاله  
في الناسوت فتصطف خلاصة تلك الصورة

اور المعبود کے اخذ کئے جاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے درمیان اور اعلیٰ بمعینے سے طرف تو موعظت بحسب پس غور کر  
مشہد آخر میں نے اپنی روح کو پایا اکوہ در جند اور عظیم اور  
فراخ اور وسیع ہو گئی تو میں نے اس بات کو سچا تو دریافت  
ہوا کہ عارف اس شے کو جانتا ہے اور اس کا راز یہ ہے کہ عارف اپنے  
اسرار جو منعقد طار علی میں ہیں عارف کی روح میں حلول کرتا  
ہیں اور نہ نزول ہوتا ہے برکات اسمائے الہی کا جو منعقد ہیں رک  
جلیب میں اور لادور مغسب میں سات آیات متلوہ متر لادور قلب  
رسول مجتبیٰ کے صلی اللہ علیہ وسلم یا اسمائے مشہورہ کو تفسیر کرتے  
ہیں حق سے موافق مصدر اور ان آثار کے اس سے ارز و شرف و  
جلالت کے اور طبعیت اور لوگوں کی عادت کا ان میں حلول ان عارف  
کا اور برکات کا عارف کو لوگوں کی روح میں پیدا کرتا ہے دست درختی  
اور قوت پس نہ کیسکا کو کسی کو رہا ایسے شخص کو غور سے دیکھ کر  
اسکے رعب میں نہا جو سادہ اسکی عظمت اور عظمیٰ سے پیش نہ کرے  
اور ظاہر ہوتا ہے اسکے حالات چہرہ سے اسکی قوت کا علم اور اسکی  
فرست و بہت میں برکتیں پس یہ اس وجہ کا سر اور اسکی  
اصل ہے مشہد آخر میں دیکھی اسکی برکات اسکی نسبت طبعیت  
علیہ ایسی ہے جسے نسبت قوت ارادہ و عزم اور طبعیت غریزہ  
حکمت طبیعت کسی فرد کے افراد انسان میں جو محیط ہوسکے  
خیال میں نہ تفسیر حاصل کر کے باہر روزگار کی تمثال ہوتی کس فی  
خلاصہ اس صورت کا چھانٹ لیتے ہیں اور اس قوت میں اسکو  
ڈال دیتے ہیں تو وہ قوت پر انکسنت ہوتی ہے تو عزم حاصل ہوتا ہے  
یہ عضلات کو حرکت حاصل ہوتی ہے طرف مطلوب کے۔  
اسطرح نفس قوی ہر فرد کے نزدیک متمثل ہوتی ہے بہت ظہور  
واقف کی عالم ناموس کی دور نکال لیتی ہے خلاصہ اس صورت

المطلوبه فتحملها مع معرفتها برهالها الى تلك المحطة  
فينبعث القضاء من قلب الطبيعة الكلية وعقول  
صورة الواقعة في المثال ثم اذا جاء وقت حدوث  
في الناسوت احد ثلث الله كما خلقها في المثال  
وقطنت ان تأثير الهية بالوجه الذي ذكرناه هو  
كمال الانسان وانه معد لميدورة النفس جارية  
من جوارح الحق في البرزخ تحقيق شريف  
قد ينكشف على العارف ان القضاء يتعلق ضمنا  
بأيجاد الواقعة الذاتية على نحو كذا وكذا والاشكال  
في ذلك علم ثم يريد عز الله هذا العارف بمحمد همنه  
ويكفي في الدعاء حتى يتقلب القضاء قضاء بآيات  
على نحو آخر فيوجد حسب الهمنه وذلك كما رواه  
عن سيد عبدالقادر الجيواني رضي الله عنه في  
قصة تاج من اصحاب حماد الرايس وكما وقع  
لسيد الوالد رضي الله عنه في قصة من اشد  
الله وغيرها وفيه عن الاشكال فالأخبر في التفسير  
عند انه يكون على وجهين أحدهما ان بعض  
الافساد العاليه اقصيه هذا الامر قضاء لسا  
كذا وكل قضاء فاما في شيء واحد وليس فيه  
احتمال تقييده واما في صورة الواقعة كانه  
وافرة من غلب انقباض يرد عليها بالسبب آخر  
فانكشف عليه هذا الاقتضاء المتأني بصورته  
وهيئة وراى منبع القدر المبرور كفي  
هذا الاقتضاء ولم يدع صراحا فقل ان القدر المبرور  
ثم ان همنه صارت سببا من الاسباب

مطلوبہ کار اور اٹھا لیجاتی ہے اپنے رب کی معرفت کیسے سمجھا کہ  
درگاہ میں پھر برا گنہگار ہوتا ہے علم طبیعت کا ایک قلب سے اور  
عالم مثال میں ضرورت اور اقدار آتی ہے پھر معرفت عالم ناموس  
میں اس پر اکتفا کے پیرا پہنچتا وقت آتا ہے انسان کو پرل  
دریہ تپا ہے یہاں کہ اٹھا عالم مثال میں لینے دریافت کیا کہ  
کی تاثر سمجھ کر پھر بیان کی ہی انسان کا کمال گزردہ نہ  
ہے اس بات کی انھیں جا رہا ہو چکا جو اس عالم  
پر اس قدر تحقیق شریف کبھی تکشف ہو چکا کہ کفر  
تقدیر پر مشتمل ہے فلاں واقعہ کے ایجاد کو نہیں اس طرح  
اور اس طرح اور اس کی تقدیر پر ہے پھر وہ عارف و دانش  
ایک کوشش محبت سے اور دلائل بالملاح کو جواب دہ تھا  
منقلب ہو جاتی ہے اور اس میں دوسری طرح پر اور یا ظلم  
اس کو سبب اور وہ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ  
رضی اللہ عنہ سے بیان میں ایک سو گز کی معرفت علم  
کہ اصحاب میں سے خدا دینے لگا اور اس پر جواب دہ  
تھی اس وقت سے پہلے قدر و اقدار اور استیلا و غیرہ کے اثر میں  
جو افعال ہے وہ فنی نہیں ہیں اور ان میں ایک یونان کہ اور  
وہیں ہر وہ ایک اور ہے اس لیے اسباب عالیہ فی حق ہوتے  
تھے اس میں کہ اس کا تقدیر تھا کہ اس کے رب شکستہ تھا  
کہ اسے واقعات کے اقلیم کا احتمال میں ہوا اور اس کے  
مختار کمال اور دائرہ اثر کی انھیں کے جو اس پر اور  
کی اور اس کے تو شکستہ تھے چنانچہ عارف پر یہ اعتقاد  
کہ اجماعی حکمت اور طبیعت پر اور دیکھتا ہے سرخ قدر  
کار و روز ہے اس اعتقاد کے اور اس کو نہیں دیکھتا ہے  
ان کے کہ اگر قدر میں پھر اس کی محبت بہت ہو جاتی ہے

المعنى لنزول القضاء فبعد من اجتمعت تلك الصفات  
 كانت حكمة الله ان يقبض امرها كان عليه  
 وبسطها امرها كان عليه فيظهر المراد الثاني  
 ان الله سبحانه يخلق صورة تلك الواقعة في عالم  
 المثال من اجزاء القوى الروحانية قبل ان يخلقها  
 من الاجزاء الجسمانية ثم ينزلها الى الدنيا لتتجسد  
 متحدة بالواقعة الناسوتية ويحل المعنى الاول في  
 النزول ليزان والحوادث والنزول لبدء فاعلمها  
 الدعاء فمراد الصورة المتخلوقة في عالم المثال كما  
 يلخصها الحق قال عز من قائل لما شاء  
يبدئ وعند امر الكتاب قالم هو الذي سمع  
قوله صلى الله عليه وسلم لا يرد القضاء الا الله تعالى  
 فيكشف على العارف وجود تلك الواقعة  
 ويعبر عن ذلك بالقضاء المبرر ثم تصاد مع  
 الامة فتجلى عن متن طبيعة والله اعلم تحقيق  
شريف ايضا قد يعبد الله سبحانه الواحد  
 من اهل الله موعودا ثم لا يظهر الامر على ما وعد  
 مع كونها محققا لشكل هذا على كثير من  
 الناس انكم المنشأ بخفى دفع الاشكال فقلوا  
 بما يكون اللطف هذا العبدان يوعدهم  
 فيرغب فيه وينظر له ثم لا يوفى بالوعد ويخفى  
 من حب النعمة الى حب المنعم ومن حب النعم  
 الى حب الذات والصفات يريدون ان ترك  
 الوفاء بالوعد ليس نقصه من محبة  
 انزل الله سبحانه عنه بالاطلاق

معدہ میں سے واسطہ نزل و انفار کے پس وقت مزاج  
ہوئے ان اسباب کے اس صحت سے اللہ کی حکمت ایک  
تجربہ کرنا چاہی اور دوسرا اس سبب کو دیکھنا ہے تو مراد ظاہر ہو جائیگی  
اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سمجھنا چاہتا ہے کہ قدرت اس  
واقعہ کی عالم مثال میں اجزاء کے خواص و کمالات سے پہلے اس  
کو اس صورت و واقعہ کو پیدا کر کے اجزاء کے جسمانی کچھ سے بنا  
کیطرت نازل کرتا ہے تو خدا پر ہوا حق ہے وہ صورت و قدرتا سے  
اور نہ ہی میں نازل کرنے کے انعام اور شہزادی اور حید کے اور نازل  
کرنے کے پناہ کیس میں عاجز کرتی ہے اس کا دعا پھر یہ صورت و خلق و  
عالم مثال کی جو ہو جاتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو ارادہ شایع  
معدہ نام الکتاب اور خود ہونے ہے جب کا نام رقم ہے قول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس کے پاس اصل کتاب کا نام راقع الفضا  
پس کشف ہر تلبہ عارف پر وجود پر اس واقعہ اور تعبیر کرنا ہے  
اس کو کشف ہے سب پر ہر نام ہوتی ہے اس کو سمجھت تو چیز حق ہے  
اسکی طبیعت کے متن سے و اللہ اعلم تحقیق شریف  
کبھی وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ سمجھنا نہ کسی اہل اللہ سے پھر  
تجربہ ظاہر کرتا اس امر کو اس وعدہ پر یا وجود دیکھ اہل  
حق ہے تو مشکل ہوتی ہے یہ بات اکثر لوگوں پر اس شکا  
کے دفع کرنے میں مشائخ نے کلام کیا ہے تو کہا ہے  
مشائخ نے کہا کثرت اوقات لطف الہی اس وعدہ پر ہر تلبہ کہ  
ایک ایسا وعدہ کہ تلبہ جس سے اسے ثابت ہے اس کا  
نظارہ کرتا ہے پھر وعدہ و فائز نہیں ہو تا تو یہ بندہ محبت  
نعمت سے ترقی کر کے منعم کی محبت کرتا ہے اور افعال کی قرب  
حب ذات و صفات کے تلبہ سے مشائخ نے ارادہ کیا اس امر سے  
یہ وعدہ و فائز راقع ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شہر مطلق

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے وعدہ لا فرمان

بلکہ یہاں یوں سننا وغیرہ اور اس لیے کہ یوں من  
 باب التخصیص واللہ ما ذہ عن ہذا القسم واما  
 یوں لطفاً بالعباد وسبب التوقیر وتقریباً لک  
 من صفات الکمال ولہذا انما ترمی انہا بقدر کلمہ  
 او تاخیر ہا من عملہا الضروریۃ دعیاً بلفظ الفاصلۃ  
 وکذا لک الشکر بالحداد لضروریۃ فقد کلمہ مثلہا  
 من الحقیقۃ فی لعدوۃ او مثل ذلک فان اخذنا  
 ذلک بمعنی الاضطرار وعلما القدرة کا بقص  
 وان اخذناہ بمعنی نزول لقمان علی لغتہ  
 وکان من لغتہم التقدیم والتاخیر لرعاية الف  
 والتجوز لعدوۃ فانزل وفق لغتہم من غیر  
 اضطرار لہ الخ ذلک ولکن لطفاً بہم لیکون الکتاب  
 بلغتہم اللہ یعرفونہا فیتدبروہ حتی تدبرکما  
 من صفات الکمال فہذا قرأہم وهذا توجیہ ہم  
 وتحریر الکتاب نقول هذا وجدان حق انکشف  
 ثم رجعوا بعد ذلک الی رویہم فی استقبالہم  
 علومہم اللہ خزینہ صمد ورمہم فہم منہا تاویل  
 وجعلہم ونزل طینان قلوبہم بالوجدان طینان  
 ہذا التاویل المفحوت من حیث لا یشعرون وکثیر  
 ما یتفق ذلک واما بعینہ نظیر مسئلہ امزہ  
 فکی ان الوعد حق والموعود قد ایضاً ہر کذلک  
 التعلیل خوفیہ تاویل منحوت فہذا برو الحق الصریح  
 ان الالہام ضرب من تجلے الحقائق للعباد علی  
 ماہی علیہما اسدل بلینۃ وبین حالۃ التجلی  
 الصراح حجاب وضاق طینہ و بینہما الجوالا فکی

لک لیس اوقات وعاہدہ ونازلہا کل دہر اور تدریس ہوتا ہے تو  
 یہ نقص ہوا اور اللہ تعالیٰ نقصان سے پاک ہے اور کسی ہر کتابندہ پر  
 لطف اور اس کی ترغیب سبب اور ترقی کے تقرب تو یہ صفت ہوتی  
 کمال کی اور اسکے واسطے نظیر میں اور نظیر میں سے ہے لہذا  
 کلمہ یا تاخیر اسکے محل سے واسطے ضرورت رعایت  
 فاصلہ کی اور اس سبب کلام کرنا مجازاً سبب ضرورت نہ ہونے  
 کلمہ کے مثل اس کی حقیقی ضرورت میں یا مانند اسکے تو اگر ہم  
 اضطرار اور عدم قدرت بائین تو نقصان ہے اور اگر کچھ کچھ  
 کہ قرآن شریف لغت قریش میں نازل ہوا ہے اور اس کے لغت  
 میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے واسطے رعایت فاصلہ کے اور  
 تجوز ضرورت کے یہ لغت میں نازل ہوا ہے اضطرار کے  
 سبب نہیں بلکہ اسے لطف کر کے کہ کتاب کے لغت میں کچھ  
 دہ جلتے ہیں تو وہ اس میں تدریس کریں بقدر تدریس کا تو مقصود  
 کمال ہی اس ہے بقول اہلکار ویکو صیہ اور تدریس اس کی لیکن ہم  
 یہ کہتے ہیں یہ وجدان حق ہے عکس فہم انکو غیر رجوع ہونے  
 دہ بعد اسکے طرف ردینہ کے تو ردینہ آئے اسکے علم کا  
 خزانہ کے سینے میں کھل گئی اُن سے تاویل اسکے بعد ان کی اور اس  
 مقرب کو طینان حاصل ہوا طینان اس تاویل تراشی  
 ہوئی ہے اس جگہ کہ اگر کوئی نہیں اور ایسا اکثر اتفاق ہوا ہے  
 اور بعینہ ہمارے اس مسئلہ کی نظیر ہے پس جیسا کہ وعدہ حق ہے  
 اور موعود بھی نہیں ظاہر ہوتا اس سبب تعلیم حق ہے اور اس میں  
 تاویل تراشیدہ ہے فقہ پر بس سوہ جواد حق صریح ہے کہ  
 انہام ایک قسم کے تجلی حقائق کی واسطے بندہ کے علی ماہی علیہ  
 جس وقت چھوڑا یا تادریساں بندہ کے اور درمیان تجلی صریح کے  
 حجاب اور کھل ہوتا تادریساں بندہ اور حالت تجلی کے جو مگر تدریس

کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے کے حلقے کے تو ہو جاتی ہے کبھی خطا  
والہام اور خاطر و اتف حسب اختلاف استعداد قوت  
درا کہ اور اس بنا کئی الوقت کے اور حسب ہوا و ہوا اس طرح  
تو سبب عدم وقوع ہو خود کی وجہ سے ہی نہ کہ ان دونوں میں ایک  
تو یہ کہ ششغف ہو بندہ یہ رقتا کسی سولہ کا سلاط ملاد اعلیٰ سے  
اس حیثیت سے کہ اگر جمع ہو اس طرح اصل قضا کا فقط  
توضیہ اللہ کی حکمت میں یہ کہ قبول ہو دعا اس کی اور نہ  
ایسا کہ اس کے واسطے اس کا قضا لیکن وہ ان ایک اور قضا  
اس کے مانند اس سے کہ اگر واجب ہے اللہ کی حکمت میں یہ  
وہ دونوں اقتضا جمع ہوں اور ایک دوسرے سے متقابل کریں  
قوت میں وہ قوت لطیفیت کلیہ کے قلب میں یہ بہر زقوت  
ارادہ غم مقرونین کے عضلات کی تحریک کے تو حکم ہو دوسری  
طرح ہو پائی جائے مثال میں دوسری صورت تو نسبت بندہ و اقتضا  
نہیں ہوتا اس میں قوت عازمہ کو بطبیعت کلیہ کے قلب میں ہے  
اور بیشک میں خیال کرتا ہوں کہ وہ مرکز عرش میں ہو تحقیق  
مرکز واسطے اس کی ہو گا کچھ کا انعام و موالی کا الگ ہے اس کی  
طرف بلا واسطے اور مواضع کر کے اس طرف کی بلکہ پہنچے طرف  
خلاصہ سید راہ غنا تو کہہ دو دیکھ اس روزن قوت نکات  
کو اختلاف وجہ و رنگات اور نہ کہ ان کے اور واقع ہو گا  
علم اظہار باب سے اوپر پہنچے سے کہ اس حقیقت کے تو یہ پہچانے  
وہ بندہ مگر یہ اقتضا اور اس کا حکم اس واسطے کہ ہمت اس  
سید کی جامع ہوں ادکام کی اور مانع ہے اس کے احکام  
متضادہ کو پس اس حقیقت کرتی ہے جمع اور منع ان میں اس  
حیثیت سے کہ عاصم نہ ہو بھر نقاب ہو جاتا ہے یہ  
انکشاف خطاب سے ساتھ ان سببوں کے



فیوض الحرمین

۷۴

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

ہما ذکرنا و ما طوینا ذکرہ و لیس هذا اخبار اشفاہیا  
 حتی یکون صادقا للنبۃ و تانیہما ان ینکشف لہ  
 امر محمل و یتحول هذا الانکشاف الجمالی الہامی  
 بحملہ فی تبادر الیہ العلوم الخزونة فی صدرہ فتشرح  
 شرحا من حیث لا یدرک و کما انہا تشرح الانکشاف  
 الجمالی فی المناہ فی صبر و یحتاج الی التعبیر  
 فکذلک هذا المختلط من الہام الجمالی و تشرح  
 و تفسیر من تحت من العلوم الخزونة یتحتاج الی  
 التعبیر و لا عبرۃ حیث انہ بالثلج و الاطمینان لانہ  
 فی الحقیقۃ تلج بالامر الجمالی من حیث هو محفوظ  
 فی هذا الشرح و یمانیاد و الیہ ہما جس نفس  
 و استحال طبیعۃ و تسویل شیطان فقصیر نظر  
 عن التمزین فی الامر عندہ غیر مبین و بالجملة  
 فمن رآی هذه المصورة المختلطة قال وعد و  
 لم یوجد لوعود و من رآی کل شئ متمیز من غیرہ  
 قال لوعلا جمالی وقد وفی بہ و لوفی نشاة دون  
 نشاة و شیعہ دون شیعہ و المصورة مفتوحة اما ما  
 تفسیر لہ محتاج الی التعبیر و لم یجد من التعبیر  
 و اما یخلط تلوث بہ المصدق و لم یبق علی صفا  
 و بالجملة فالوجہان جمیعاً اما یعدیان المتوسلین  
 اما انہما کمال فہم بمعزل من ذلک الہم اما  
 المحتاج الی التعبیر و انہما لایحرم فی حکم  
 النبیات لایعز علیہم الامر و اللہ اعلم  
**تحقیق و تمثیل** اعلم ان  
 الارادة ہے صرفی علی صدر و اخلاص  
 جوہتہ ذکر کیے اور بسکا ذکر نہیں کیا اور نہیں ہوتی خبر  
 دینی سائنس اور دیر ویر کے نالہ سچی ہو سرور اور دوسری  
 بات دونوں باتوں میں سیہ کہ اس شخص کو ایک امین و مشکف  
 ہو جائے اور محمول ہو جائے کہ کشف اجمالی الہام محمل کی طرف پس  
 مبادت کریں اسکی طرف اسکے کیم کی علوم اور اسکی شرح  
 کریں اس حیثت کہ دریافت نہ ہو و جیسا کہ اسکے کیم کی شرح  
 کرتے ہیں انکشاف اجمالی کو سوزیں اور وہ ہو جاتا ہے  
 ایسا نواب کہ محمل تعبیر کا ہوا سیطرح مختلط انہما جمالی  
 اور شرح اور تفسیر تراشیدہ علوم خزونة سے محتاج تعبیر کا ہوتا  
 اور اسوقت کچھ اعتناء نہیں ٹھنڈک اور اطمینان کا  
 اسواسطہ کہ فی الحقیقت یہ دلی تسلی ہے ایک امر جمالی ہے  
 اس حیثت کہ وہ محفوظ ہے اس شرح میں اور کچھ اسکی طرف  
 متبادر نہیں نظر ت نفس اور اتقال طبیعت اور دوسرے  
 شیعہ ان تو آری کی نظر قاصر ہوتی ہے تمیز ہے تو وہ امر اسکا  
 نزدیک غیر مبین رہتا ہے الغرض جو دیکھے اس متصور نہ لاکو  
 کہ کیم کا وعدہ کیا اور وعدہ نہ کرنا اور جو شخص دیکھے کہ کیم  
 دوسرے سے کہ کیم کا وعدہ کیا ہے اور وہ وفا ہوا اگر وہ عالم  
 ہو اور کیم ذالجب میں ہو اور وہ تراز سید یا سچا تھا اس  
 کے کردہ اسکی تفسیر ہے محتاج تعبیر کی تھی اور تعبیر نہ پائی  
 جیسی چاہیے تھی اور باخلوط ہو گئی اس سے جس سے اول  
 ہو اسصدق اور باجی صرافت پر نہ رہے خلاصہ یہ کہ یہ دونوں  
 وہ جس عاری رکھتی ہیں متوسلین کو مگر اہل کمال اس  
 علیحدہ ہیں گمراہوں کہا جائے کہ محتاج تعبیر ہیں لیکن ایک غیر  
 کہ سبب احکام عالم میں رہی نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ تمثیل  
 جانتا ہے کہ تحقیق ارادہ نہ تھا نہ ہی علم تو نگار زبان ہے کہ

لیکن ارادہ کا ایک عمل مختلف جہات و مصادر ہو سکتا اور وہ ایک ذات کا  
مقتضیٰ حاصل کر دے کہ وہ ارادہ کے مستلزم ہوا اس کو اس میں کسی کو اضافہ  
اسو اگر ارادہ بذات خود وجود نہیں لیکن ارادہ ذاتی ہے وہ وجود  
ذاتی دینے سے باقی ہو یہاں ایک بات بہت مشکل دہ کرنا باقی ارادہ  
کا ساتھ ہے نہ اسکی ضرورت اسکی خصوصیت اور تین اسکی ذات  
ہے ساتھ ساتھ ارادہ کے بعض مرتفع ہونا واسطے اسکی وجوہ ذاتی  
یا مرتفع ہونا وجہ اسکی اس وجہ سے ہی ذاتی اسکی مرتفع  
ہونا وجہ نفس ارادہ کا واسطہ ذات وجہ اسکی پس میرا  
اکثر کو گنہگار ہونے والا اور حق یہ ہے کہ جو فائدہ ہے واسطے وجود  
ذات اسکی گوارا اسکی وجود ہی اصل اسکی ذات رہ فائدہ  
دراستہ ہر کمال کی پسند ہو واسطے اسکی بعد اسکی وجود  
وہ کے باعتبار اسکی ذات جزا بن نیست کہ اسکو ارادہ  
کرنا ہے اس کمال سے وہ جو ارادہ کرتا ہے اسکو ساتھ وجہ  
اسکی تو پس نہیں تعلق ارادہ کا گھر قابل فرخی اسقدر  
درن یا تاثیر کے چکا نام اسماء اور اسقدر ادوں تاثیر  
ہو چکا نام اعیان ہے بسبب اقتدار ذات اور اسکی تسلیم  
ہونے اور فرانی ان دونوں اسقدر ادوں تاثیر ہو گیا واسطے  
ایک ایک حصہ پر کش کرنا ہے زیادتی کو اور نقصان کو جو ظہر  
ہو جیت ذات اور ہم ایک مثل اسکی کریں کیا بات نہیں  
کرنا حساب کا جب ارادہ متعلق ہو اور اسے تو پیدا ہوا اس  
اور دوسرے قسمے تو حادث ہونے کو نہ رکھنا اس ایک ایک  
ایک قسمے تقریبے تو حادث ہونے میں معنی اور جو وقت  
متعلق ہو ارادہ اسکا ایک مشتق کو دوسرے مشتق سے ضم  
کرنا کا بقدر وسعت اسکی علم کے تو حادث ہونا وجہ اعداد  
عشر اور اعداد اور ایک ہر ایک بعض کو بعض کے اور بعض بعض کے

ص والكلوف ثم جمع بينهما بعض بقدر حاسيه فخرج العقل جاراته او يخرج منها هية ١٢٢٢

فی نفسہا محصورۃ بالصافۃ الی الواحد فانہا یشتق  
منہ جون غیرہ و متمیز بعض المراتب من بعض  
من جمہ فحوالہ اشتقاق فاخذ علۃ ظہور ہذا  
الصور العدیدۃ المتکثرۃ تعلق الإرادۃ بظہور  
کمال المحاسب و منشأ تعین تلك المراتب بالتدریب  
والانحصار و الانضباط بحیث لا یزید و لا ینقص  
هو الطبیۃ العدیدۃ المحفوظۃ قبل الإرادۃ  
کان الإرادۃ حکایۃ لطبیعتہا و منصۃ لظہور  
احکامہا فنسبتہ المجعل والایجاد الی الماہیات  
نسبۃ تاثیر الماحاسب فی الاعداد من جمہ  
ظہور صوریہا بعد عالم ین و نسبۃ الماہیات  
ولولہا الی مفیضہا قبل المجعل كنسبۃ مراتب  
الاعداد الی الواحد و تقدم بعضہا علی بعض  
و لزوم خواص تلك المراتب لہا من قبل الطبیۃ  
العدیدۃ فقط فہذا معنی قولہم الماہیات غیر  
مجموعۃ و المجعل والایجاد هو الظہور و الفیض  
المقدس و ارتباط الماہیات بمفیضہا کا ارتباط  
المراتب العدیدۃ بالواحد و تعینہا فحوالہ  
لتعین تلك المراتب فخواصہا و فیضہا قبل التعین  
و ہذا و هو الفیض الاقدس قدام الاعداد  
سلسلۃ مرتبۃ بعضہا بعد بعض ممتدۃ من  
الواحد الی ما لا ینتہی کا ممتدۃ فی الواحد مرتبۃ  
الفرض و التقدر من جمہ التقدیر بالفعل  
فکذا لك للطبیۃ الکلیۃ ہما فی خلیزہا من  
ادکان و موالید سلسلۃ مرتبۃ بعضہا بعد بعض

لہ مراتب علی سہولت ۱۲

ہدات خود تصور نسبت کرنے طرف واحد کی یکسوہ مشتق  
ہوئی ہیں اس سے اس کے سوا اور متمیز ہیں بعضے -  
مراتب بعض سے بہت طریق اشتقاق ہو تو اس وقت ہوگی  
طرت ظہور ان صورتیں کثرت کے تعلق بارادہ کا ساتھ طریقی  
کمال محاسب کے اور منشأ تعین ان مراتب کا ساتھ تدریب  
و انحصار و انضباط کے اس حیثیت سے کہ زیادہ ہو کہ  
طبیعت عدیدہ ہے جو محفوظ بارادہ سے پہلے گویا ارادہ -  
حکایت ہے واسطے اسکی طبیعت کا اور منصفہ اسکی ظہور  
حکام کا تو پس نسبت جعلی اور ایادی کی طرف ماسیات کی ہے  
جیسے نسبت تاثیر ماحاسب کے اعداد بہت ظہور انکی و تعین  
کے بعد اسکی تہذیب اور نسبت ماسیات اور انکی لوازم کے -  
طرف انکی مفیض کے جعل سے پہلے الیہ سے جیسے نسبت  
اعداد کی طرف واحد کے اور تقدم انکی بعض کا بعض سے  
اور لزوم خواص ان مراتب کا طبیعت عدیدہ کے قبل ہے  
فقط پس معنی میں انکی قول کے الماہیات تہذیب و  
ادخل ایجاد و ظہور اور فیض مقدس ہے اور ارتباط ماسیات  
کا اپنے فیض سے ایسا ہے جیسے ارتباط مراتب عدیدہ کا  
ساتھ واحد کے اور تعین ماسیات کا ساتھ خواص اپنے  
کے ایسا ہے جیسے تعین ان مراتب کا اپنے خواص سے  
فرضاً پہلے اس سے کہ تعین ہو و ہذا و فیضہا سے  
اس جیسے واسطے عد کے ہر سلسلہ تہذیب و بعض بعد  
بعض کے کہ ممتد ہے و احد سے طرف نا تنہا ہی کو تہذیب  
واحد بہت فرض سے بہت تقدیر بالفعل سے اس طرح ہذا  
طبیعت کلیہ کا ساتھ اس کے خواص کے تہذیب سے ارکان  
و موالید سلسلہ مرتبہ بعض بعد بعض کے

فیوض الحرمین

۷۷

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

معلوۃ الخواص والمراتب كما قال عن من  
قائل حکایت عن تلك الحقائق ومعلمنا  
له مقام معلوم منفسر الى انواع انفساد  
حاصر اليزيد ولا ينقص ولا يمكن ذلك  
ابداً ثم تنفسر تلك الانواع الى افراد بغير  
في انفسار الفلكية والارضية والخطان  
الوضع السابق المعدل الموضع اللاحق الى  
غير النهاية ممتدة هذه السلسلة من ماهية  
الماهيان وحقيقة الحقائق الى ما لا يتناهى  
كامنة في حقيقة الحقائق والبسط الاشياء  
من جهة الفرض والامكان لا من جهة التجر  
بالفعل ثم ارتباط بحقيقة الحقائق الى ما لا يتناهى  
في صورة حقيقة الحقائق وارتباط الخارج  
بحقيقة الحقائق كمثل ارتباط النوازم بالماهيات  
فصل من هذا التجلي بالارادة والاختيار طبيعة  
كلية واحدة كشمس واحد صمد ومنه بوا  
الاركان والعناصر ثم حصل من اقتران القنطين  
الموالات اذ ان هذا الشخص الواحد به الفرد  
في خيال فحصلت صورة عليية كهيئة عليية باعتبار  
وتنفسر المعلوماً باعتبار ونفس العلم باعتبار وهذا  
تجلي في الطبيعة الكلية ثم نزلت في الملائكة المقيد  
فصارت حضرة من ملاحظة القدس وغيرها  
مشهد آخر من خلق الانسان خلق  
بسم بالسمت للمصالح حقيقة ينفذ النفس الناطقة  
بأعمالها وخلقها التي هي بالبين وبين الله وبينه

الاولى سبب كالتفصيل في هذا الباب

معلوم الخواص والمراتب چنانچہ اللہ تعالیٰ از روئے حکایت ان  
حقائق کو بیان فرماتا ہے واما ان الاركان مقام معلوم کہ  
منفسر ہے طرف انواع کے انفسار حاضر الیسا کہ نزلیہ تم  
اور ممکن ہوا بتک پھر منفسر ہوتی ہے وہ نوعین طرف افراد  
کے جب انکو ضرب کریں اتصالات فکلیہ وارضیہ میں اور اطلاق  
وضع سابق کا واسطے وضع لاحق کے تاخیر نہایت ممتد ہے  
یہ سلسلہ الماہیات سے اور حقیقت الحقائق سے طرف لا  
نہایت کے کہ نہایت ہے حقیقت الحقائق میں اور  
ابسط اشياء سے باعتبار فرض و امکان کے باعتبار  
بہت تقریر الفصل کے پھر مرتبہ ہوا ساتھ حقیقت التجلی  
خارج کے اور اس میں ظاہر ہوئی صورت  
حقیقت الحقائق کی اور ارتباط ظاہر کا صفت الحقائق  
ایسا ہے جیسے ارتباط لوازم کا ساتھ مہیات  
کے پس صادر ہوئی اس تجلی بالارادة والاختيار طبیعت  
کلّیہ واحدہ کہ وہ مانند ایک شخص واحد کے ہے  
کہ جس سے صادر ہوئے اس کے واسطے سے ارکان وغیر  
پیدا ہوئے متوازن عناصر و امکان سے موالید اور ادراک  
اس شخص واحد کے اپنے رب کو و صمد اپنے خیال میں تو حاصل  
ہوئی صورت علمیہ کہ وہ کیفیت علمیہ ہے ایک اعتبار سے اور  
نفس معلوم ہے ایک اعتبار سے اور نفس علم ہے ایک اعتبار  
سے اور یہ پہلے تجلی ہے طبیعت کلیہ میں پھر نازل ہوئی  
تدارک تقدیر تو ہوئے حضرات انہی سے خطرہ نہیں وغیر  
مشہد آخر اخلاق انسان میں سے ایک خلق ہے  
اس کا نام سمت صالح ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ غلط  
باعتبار اپنے اعمال اور اطلاق کا جو اسم اللہ تعالیٰ میں یا وہ

وبین سائر الناس والاعتدال ما لنظام صالح فيها  
 بوضاء الله من عبادة واخشاء الله بعد خيرا  
 فقهه بتلك الاعمال والاخلاق وهذا لنظام صالح  
 فيها تفقيهها مفاضات من حمرة الرحمة من غير فكر  
 وروية منه وهذا الافاضة انما تكون بركة منقوطة  
 في خلق السمات الصالح وهذا هو معنى قوله عن من  
 فائل واوحينا اليهم فعل الخيرات وقام الصلوة  
 وهذه الصورة ايجاد الفعل وبتبع هذا لايجاد  
 ايجاد علم بتلك الاعمال والاخلاق ونظامها  
 المحبوب وانه يتكامل احد من عبادة الله الالهها  
 تين الهدايتين لكن كثير من افراد الانسان  
 لا يستوجبون الوجود الشفاهي من حمرة الرحمة  
 بغير واسطة فكان الشير حينئذ ان تتوجه الرحمة  
 الى كمال من البشر يستحق بمجملتان ينسليم من  
 احكام الفرد الخاص ويبقى باقية من الناس بحسب  
 احزمتهم وما يلق بها من الاعمال والاخلاق  
 وكيفية ترقية من الطبيعة الى فاعل ربه من  
 القرينة ويستوجب ايضا بفطرته ان يجذب  
 من حيز الطبيعة الى حيز القدس فتتسبغ  
 هنالك نفسه بلون الالهجاتين ويحيط بهما  
 تحققات وتبين افاذ التوجه الى كمال هذه نعمة  
 ضوته اليها وغطته فانطبع فيه السر المراجو تستلهم  
 هنالك هذا السر الاجمالي بصورة بقائه باحكام  
 تلك الامة فيسر عنه وقد علم ان يرد الى حيز  
 الفكر والروية فيتكلم كما اوى وهذا حقيقة

اعمال وفاق ريسا انكس اور لوگوں میں اور ان کا ہمت اپنا واسطے  
 نظام صالح کے اور ہمت تعارفی ہوتا ہے توجہ اللہ تعالیٰ اپنے  
 بندہ کی بہتری چاہتا ہے تو اسکو کچھ دیتا ان اعمال و اخلاق کی اور  
 ہمت کرتا اسکو ان کے نظام صالح کی وہ کچھ افاضہ ہوتی ہے درگاہ رحمت  
 سے سیف کردہ رحمت اس درجہ افاضہ تحقیق ایک بکرت ہوتی ہے  
 ایگے مطلق سمت صالح میں اور یہ معنی میں اس لئے کہ اس قول کے  
 واروحنا الیہم فعل الخیرات واتام الصلوة - اور یہ صورت  
 ایجاد نسل کی اور تابع ہوتا اس ایجاد ایگے علم ان اعمال و اخلاق  
 اور ان کے نظام محبوب کے ساتھ اور اللہ کے بندوں میں کوئی کامل  
 نہیں ہوتا مگر ساتھ بن دہا تیر کے لیکن بہت افراد انسان ہیں  
 کہ مستوجب ایجاد شاف کے نہیں درگاہ رحمت بغیر واسطہ کے  
 تو اس وقت بہتری میں ہوتی کہ رحمت مستوج ہوتی کسی کامل بشر  
 کی طرف جو استحقاق رکھتا ہو اپنی ہیئت کی سبب اس امر کا  
 کہ کل اس کے احکام پذیر خاص اور یہی اگر وہ مردم میں ان کے  
 میزان اور ان کے مزاج کے موافق اعمال و اخلاق کے اور ان کی  
 ترقی کے طبیعت کے مطابق ہونے واسطے تقدیر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ  
 کی فریت اور ہر مستوج ہے اس امر کا اپنی فطرت کی سبب جذب  
 کہ فی طبیعت طرف حیرت میں اور وہاں تنفس ہو اس کا  
 ساتھ بلون وحی کی گویا اور عالم کرانہ نہ ہوتا تیر کا زور  
 تحقیق اور تمہیں کی پس صورت مستوج ہر رحمت طرف اس  
 کامل کی جسکی یہ صفت ہر وہ رحمت اس علم اور اسکو دھلتے  
 تو ہمیں صفت ہو جائے بغیر ادا اور قالب ہو جائے سر اجالی ہی  
 بقا اللہ میں ساتھ احکام ان لوگوں میں سر اس کے اس درجہ  
 وہ علم ہے ہر وہ ہر رحمت میں اور رحمت میں پھر  
 کام کرے جیسا کہ اسکو حاصل ہو اب اور یہی حقیقت

علماء اور وہاں اس کے لئے ایک طرف ایچھا کہ لوگوں کے کثیرین و قلیلین کا لئے ذرا



نزول شریعت علی الانبیاء وحیاً ونزول الطریق  
 علی الاولیاء کشفاً والہاماً فیسمع منہ ہذا المحتاج  
 الی الواسطۃ کلاماً علی النظام الملاد قبیلاً  
 الیہ فطرۃ فی اخذ منہ ما خلق السمۃ الصالحۃ وخلق  
 الحکمۃ بتوفیق اللہ علیہ ما ناسب خویمۃ نفسہ  
 ویدع امر العاقبۃ فیتمثل بین عیلیہ النظام المراد  
 ویکون حکماً فصولاً فی جمیع امور وہ فیفوز بالسعادۃ  
 ویکون من ہدائی صراط مستقیم وکان  
 سیداً عمر صلی اللہ تعالیٰ عنہ من استوجب  
 عقدہ بعد معرفتہ واینا سببہ خویمۃ نفسہ  
 ان یعرف اشیاء عن حالۃ الحقہ فقال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم من ہال علی ہذا الخالق  
 لقد کان فیمین قبلکم محمدؐ ثون الحق یقول  
 لو کان بعدی نئی لکان عمر ہذا وقد تالذنی  
 من ہذا الباب نصیباً ففصل فی مشارب الناس  
 فی قوتہم من ربہم فمن تلتک الخمرۃ ان  
 الناس لا یعتد بقربتہ حتی یعرف نور الطہارۃ  
 ویرفع نقلاً ویرفع الحجاب المسدال بینہ  
 وینہ ہذا النور من الطبیعۃ ویرفع کیفیۃ  
 قمر الطبیعۃ والافتخار الی مباثۃ امور عالیہ  
 وہیات نفسانیۃ تعید الیہ ما فقد یجرب کل  
 ذلک من نفسہ ویمحی بنفسہ من ہذا  
 الجمیعۃ علماً وحتی یعرف لذۃ المناجلۃ فی السجود  
 ویرفع کیفیۃ رقت روحہ ووصفت فی تلتک  
 الحالۃ وارتفع بینہا وین اللہ الحجاب

نزول شریعت کی مینویر از روئے دینی اور نزول طریقہ اوپر  
 اور ایسا کہ از رو کشف اور اہام کے تو محتاج واسطہ کا مستنا ہے  
 اس سے ایسا کلام جو درالت کرتا ہے اور نظام مراد کس مقناور  
 ہوتی ہے اس کا مل کی طرف اسکی فطر اس اور اخذ کرتی ہے خلق  
 سمۃ صال اور خلق حکمت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جقدر کہ اسکی  
 خواص نفس کی مناسبت اور جھوڑ دیتا ہے اور علمہ کو پس متمش  
 ہو جاتا ہے اسکی آنکھوں کے سامنے نظام مراد اور ہوجاتا ہے حکم  
 فیصل سب امور میں تو وہ فائز ہوتا ہے سعادت کو اور ہوجاتا  
 انیس سے جقدوں صراط مستقیم کی ہدایت پائی ہے اور حضرت عمر  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھے جسکی عقل مستوجب ہوئی بعد معرفت  
 کے اس کے جوڑ سبب تھا اسکی خواص نفس کو کہ بھی انیس اکثر  
 چیزیں است کے حال کھایں فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے اسکی آکا ہی کی واسطہ انکو۔ لقد کان فیمین قبلکم محمدؐ  
 اور فرمایا لو کان بعدی نئی لکان عمر۔ وہ یہ ہے اور بیشک  
 محکوم دیا اللہ تعالیٰ نے ہمیں سے حصہ پس مجھ واسطہ کج لوگوں  
 شرب اللہ کے قرب میں انکی تو اس درگاہ سے یہ بات بھی ہے  
 کہ انسان نہیں قابل ہوتا اس قربت کے جسک نہ پہچانے نور  
 طہارت کو اور اسکی تقدیر ان کو اور جسک نہ پہچانے طبیعت  
 کے پیر پڑھو گور میان اپنے اور اس نور کے اور پہچانے طبیعت  
 غلبہ کو اور اسکی علاج کو اور ہیئت نفسانیہ کو جو اعلیٰ  
 کرتی ہے اسکی طرف وہ شے جو کم ہو گئی ہے تجربہ کر اسکو  
 اپنے نفس سے اور احاطہ کرے اپنے نفس کا اس از رو علم کے اور  
 یہاں تک پہچانے لذت مناجات کے مجتہدیں اور پہچانے کہ کونکر  
 اسکی رہہ کو رقت ہوئی اور صاف ہوئی احوالت میں اور  
 آئکہ گیا حجاب جو اس روح کے اور اللہ کے درمیان تھا

۱۔ کہ اس سے پہلے اور نہیں صاف تمام تھا۔ ۲۔ کہ اس سے پہلے اور نہیں صاف تمام تھا۔ ۳۔ کہ اس سے پہلے اور نہیں صاف تمام تھا۔

فصارت مشافہة بالمتأجاة کان مدائی العین یعرف  
 کیف یعان علی قلبه بعد ذلک وکیف یدفع  
 ذلک بالانجاء الی کلمات تخشع وھیات بذات  
 ونفسانیة تعید الیه ما فقد وحتی یعرف یقین  
 الی انحاء الخاطر الی اللہ والاعتماد علیہ ویرفع  
 ما یفرغ علی هذه الخلقة من الالحاح فی الدعاء  
 الخیر الدنیا والآخرۃ ونعوذ من القتن من جهة  
 المعرفة ان اعماله واخلاقه واعمال غیبره واخلا  
 ومصائب الزمان کما الیست یبذل انما ہی بید  
 اللہ بفعل ما یشاء ویرفع ما یرید الیہ هذه  
 الخلقة من الاستخارة فی کل ما یرد علیہ القدر  
 الی الدعاء والنعوذ اضطراراً من جهة معرفة  
 ویرفع ان ما اعد اللہ فی الدنیا والآخرۃ فیما  
 یرجع الی القربة واجنة خبر من الذل ان القاتل  
 الجسمانیة وحتی یعلم حجاب الطبيعة وکیف یظہر  
 علیہ هذا الحجاب وکیف یفسد علیہ نوره واطینانہ  
 ثم یرفع الی بقرہ الطبيعة ویرفع حجاب الرسم  
 وسوء المعرفة فی عرف هذه الامور من نفسه  
 ولو بقدر رخیمة نفسه فهو الذی یعتقد بقرینہ  
 وهو الذی دخل فی قلبه بشائسته الایمان  
 فعلیک ان تكون طیب نفسك وایاک ان  
 تأخذ هذه العلوم ظہر یا مشہد آخر  
 اطلعت الحق سبحانہ علی حقيقة الروح  
 انما هم ما یسمون الانسان بانفکاکہ  
 عن البدن وما یلحقه الحسن

تو ہو گیا مشافہ بہ سبب مناجات کے جیسا آنکھوں کو کھیا  
 اور پچانے اس کو کہ نہ کہ پردہ چڑھا کر اس کے قلب پر  
 اس کے اور کو نہ کہ دفع ہو جاتا ہے ساتھ اتالی کے شوق  
 ہیئت بہ فی او نفسانی پر لاتی ہے اس کے کو جو کہ ہو گئی تھی  
 اور یہ ان کے پچانے تھیں کو اپنی معنوی طری کو ان کے  
 اور اعتماد پر اور پچانے کے تضرع ہو تا ہے اس خلقت پر  
 تضرع ہے عا کے واسطے بہری دنیا اور آخرت کے اور پناہ  
 مانگنے قتنوں سے اس کی معرفت سے کہ اعمال و اخلاق  
 اس کے اور اعمال و اخلاق اس کے سوا کہ اور مصائب مانگ  
 کر اس کے ساتھ ہیں نہیں سب اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے  
 چاہتا ہے کہ وہ اور پچانے کے کی خلعت اس کی ہدایت کرنی  
 استحباب ہے شری و اس پر وارد ہو اور یہ قدری طرف دعا  
 کے اور پناہ مانگنی مضطرب ہو کر بہت معرفت ہے اور پچانے  
 کہ کیا اللہ نے اس کے واسطے ہی کیا ہے دنیا و آخرت میں اس  
 چیز میں جس سے رجوع ہو طرف قربت کے اور جنت بہرہ لذات  
 فانیجہا ہے اور یہاں تک کہ جان لے مجاہد طبیعت کا اور  
 کہ نہ کہ اس پر غالب آجاتا ہے اور نہ کہ اس کو کون فاسد دیتا  
 اور اطمینان کو کھینک کر علی کیا جاوے کہ طبیعت کا اور  
 پچانے کے سم و ہر طرف کا پچانے کے شخص نے ان امور کو پچانے  
 نفس سے پچانے لیا اگرچہ بقدر وسع اپنے نفس کے تو شخص  
 مقرب ہے اور اس کے قلب میں ایسا کی بشارت داخل ہوئی پس  
 اپنے پرانے سم کے تو اپنے نفس کا طیب ہے معاویہ و رولان علوی  
 کو پس پت نکلیو مشہد آخر اطلار عدی مجھے اللہ  
 سبحانہ نے روح کی حقیقت پر کہ بیشک روح و نور  
 کو اس کے بدلے بدلے ہوئے ہے انسان مر جا تا ہے اور اس کی

میں کی حقیقت معلوم ہو جاتا



[illegible]

مر انسانا وفسا وثالثا ملهمو الصور الخيالية فتتبع خيالها كانت متشعبة في الخيال وتكونت من الخيال لصور الواقعة في الخيال من خارجها

المشاهدة الحادية والعشرون ٢١

فیوض الحرمین

۸۳

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

فیفاض علیہا صورة تناسب الصور الخیالیة فی  
البحر من وجه والتطویر بالمادة من جهة وکل خلق  
والی نشأة کان فانه لا یدخل فی تلك النشأة  
شئ من خارج تلك النشأة الا ذلک حال لا یقبله  
العقل ضرورة نعم نشأة تعدل النشأة الأخری وموجود  
فی نشأة بعدل موجود فی النشأة الأخری فی حال  
الاتصاف بهما جمیعاً فی الطبیعة الكلية وسر یا نهما  
فی النشأة علی السواء فینبغ ان تعرج نظرک الی النشأة  
الخیالیة فهناک بناء وهدم واحیاء وولادة وتقریباً  
والله هنالك کل یوم هو فی شان فرمایة خلق الوجود  
الارمیه بتکوین شخص خیالی فیعت له تقریب  
ونجم له اجزاء خیالیة ومن عجیب الامر لا یدخل الی  
بعد عالم ین فیکون الرجل شریفاً فی نفس الامر  
ویکون لیس بشریف فی نفس الامر فی زمان واحد  
وذلك انه بما لم یکن الرجل شریفاً فی الاصل ولكنه  
ولد فی زمان تقفیر الاتصال الفلکیة يومئذ  
نباہة نسبه واری ان ذلک بانواع اجزائل مع  
الشمس والمشتري بحيث ینکون الرجل حارة ونور الشمس  
والمشتري منعکساً فیہ فینکذ ینکون والله اعلم  
فی هذا المولود برأۃ النسب النباہة من لجله  
ویکون ذلک الاتصال بحيث یحفظ فی صورة  
المضاہة حکم هذا الاتصال كما یحفظ فی المولود  
اشکال لوالدین ونحاطط بهما وهذا الرجل  
لیس له شرف موروث فیضه اولا فی الملاء  
الا علی بصایر وتہ شریفاً ثم لا یزال فیهم صر

تے آفلا ہوئی ان پر وہ صورت جو مناسب ہو خلیہ کو بھی جو ایک دیکھ  
اور اکر دہہ ہونے سے افادہ کسا تھا ایک دیکھتا رہتا کسی عالم میں ہو  
اس عالم کے خارج اس عالم میں داخل نہیں ہوتی اس واسطے کہ یہ امر  
سے اس کو عقل قبول نہیں کرتی ضرورتاً یہ بات کہ ایک عالم عقدا  
دوسرے عالم کے اندر یہ اس کے سبب اسکے انتظام کے طبیعت کی میں  
اور سرایت کرتی طبیعت کی سبب عالم میں ہوا پس چاہئے کہ  
نظر مرد ہو عالم خیالی میں کہ وہاں بنا تلے اور بلا تلے زعمہ کرتا  
اور مارڈا اتاد تقریباً کے والے کر ہاں ایک نر الا دیکھ تو بسا  
اوقات ارادہ الہیہ تھیں ہوتا واسطے پیدا کرنے ایک شخص خیالی  
کے تو برا نگینہ ہوتی واسطے اسکے تقریب اور اسکے واسطے  
خیالی جمیع ہوتے ہیں اور خیاب اس کے ایک شے کے بعد اسکے کہ  
تہ تقابیس ہوتا ہے ایک مرد اصل میں شریف اور شریف نہیں  
ہو شخص الامر میں ایک زمانہ میں اور یہ امر اسے ہے کہ اکثر اوقات  
ایک مرد اصل میں شریف نہیں ہوتا لیکن وہ پیدا ایسے زمانہ  
میں کہ اتصالات فلکیہ مقتضی میں اس کی بزرگی نسب کو اور میری  
ارے میں یہ ایک نر اور احمق جرح ہے محل کا نفس اور مشرعی ہے  
اس حقیقت کہ محل الیمنہ ہو نور شمس وشتري کا اس میں منکس  
ہو تو اکتوبری اور خدا خوب جانتا ہے اس میں نور و شمس وشتري  
بریا ہونے کے اسکے سبب اور ہر ذرہ اتصال الیمنہ حقیقت سے  
کہ محفوظ ہوا کی صورت مفاد میں کام اس اتصال کے ہوتی ہے  
نکھل دالہ الی اور نشوونما کے اور اس میں شرف و شرف نہیں ہے  
جو حکم چاہتا ہے پہلے ملاء علی میں اسکے شرف و شرف ہوتا ہے  
یہ بات جو حقیقی ہوا ہے حقیقت میں کہ انسان کے یہ کہہ چکا ہے  
ہو ہوتا ہے ایسا کہ اس سے ترش ہوتے ہیں ایسا ہوا ہوا ہوا  
کے اور انھیں عجاب اس کے ہے جو باقی آدم کے سوا

صاحب ہذا المعنی کہ تاثری الانسان فیہ فیہو احتیاج شہدہ الیہا والی اللہ العالی اعلم فیہ فیہو احتیاج شہدہ الیہا والی اللہ العالی اعلم فیہ فیہو احتیاج شہدہ الیہا والی اللہ العالی اعلم



فیوض الحرمین

۸۴

ترجمہ اردو فیوض الحرمین

فشد وجاء اتصال يستلذی ظهوره في الدنيا فلهذا  
في هذا الدنيا في الارض فيخرج من الناس  
او من بين بطون الاوداق وجهه لعل كونه شرفا  
وان كان مخالفا لما في نفس الامر فكيف هذا الشرف  
فتفاد له اخيا الامم بن آدم فيجده عن علي الشرف  
وتعظيمه من جهة الشرافة ولا اكل هذا الانسان  
من اهل الصلاح والبر في بعض اصنافه الشرف  
فتطوئ نفسه بذلك وكل من حفظ الاول وكس  
ان ليس بشرف لم يقبل من قوله بل حاطه انكارا  
الملاء السافل كان كالدنس الشرفيانه ليس  
شريف وهذا كله في الخادج شرف ومثال التلويح  
بالنباهة النسبية لكل نباهة نسبية في الخادج  
نسب تستدل له بالافاق والدير او ملك في الدنيا  
فيتغير هذا المستباح في الوقت فيصير الامر في  
وقوعه امانة الشرف فيبعث الله تقربا فيسبوا  
شرف هذا انسانا ويعقد نفسه لور النباهة النسبية  
وتمتع الناس على انه ليس بشرف ويكتب له في الملاء  
السافل وكل من قال انه شريف انكر عليه ذلك نسب  
الى الشرف وليس مقصودا انه اجمع النقيضان  
من قبل انه شريف من وجه ليس بشريف من وجه  
اذ ليس هذا من التناقض في شئ بل هذا كحضرت  
حضرة فيرانه شريف من كل وجه وحضرة فيرانه  
ليس بشريف من كل وجه فللمحبرين مطابق  
فذلك الحضرة في هذا لباد ان خلافة الخليفة  
خلافة في حضرة وليست خلافة في حضرة ومن هذا

علمائے اہلحدیث کا ذوق تصوف  
فشد وجاء اتصال يستلذی ظهوره في الدنيا فلهذا  
في هذا الدنيا في الارض فيخرج من الناس  
او من بين بطون الاوداق وجهه لعل كونه شرفا  
وان كان مخالفا لما في نفس الامر فكيف هذا الشرف  
فتفاد له اخيا الامم بن آدم فيجده عن علي الشرف  
وتعظيمه من جهة الشرافة ولا اكل هذا الانسان  
من اهل الصلاح والبر في بعض اصنافه الشرف  
فتطوئ نفسه بذلك وكل من حفظ الاول وكس  
ان ليس بشرف لم يقبل من قوله بل حاطه انكارا  
الملاء السافل كان كالدنس الشرفيانه ليس  
شريف وهذا كله في الخادج شرف ومثال التلويح  
بالنباهة النسبية لكل نباهة نسبية في الخادج  
نسب تستدل له بالافاق والدير او ملك في الدنيا  
فيتغير هذا المستباح في الوقت فيصير الامر في  
وقوعه امانة الشرف فيبعث الله تقربا فيسبوا  
شرف هذا انسانا ويعقد نفسه لور النباهة النسبية  
وتمتع الناس على انه ليس بشرف ويكتب له في الملاء  
السافل وكل من قال انه شريف انكر عليه ذلك نسب  
الى الشرف وليس مقصودا انه اجمع النقيضان  
من قبل انه شريف من وجه ليس بشريف من وجه  
اذ ليس هذا من التناقض في شئ بل هذا كحضرت  
حضرة فيرانه شريف من كل وجه وحضرة فيرانه  
ليس بشريف من كل وجه فللمحبرين مطابق  
فذلك الحضرة في هذا لباد ان خلافة الخليفة  
خلافة في حضرة وليست خلافة في حضرة ومن هذا

البار تقارب الزمان اذا ظهرت القيامة فيكون السنه  
كالشهر والشهر كالجمعة والجمعة كاليوم وذلك  
لان عقاد صورة الفناء والعدم في اللامع الاضواء  
لو ذلك في الناسوت فيحيل اليهم انه اعتداد وان  
ليس هنالك اعتداد ومجمل المقاييس فلا يقدر الله  
ان يصنع في يوم ما كان يصنع من قبل في يوم  
لنا في هذا السر المقاصد من الملاءمة العمل بمنزلة  
تأثير وهم الانسان في ذلك رجله من جنس جليل  
ولم يكن لتزلف لو كان هذا الجذع موضوعا في الارض  
والجماع النقيضين صور كثيرة لا يحيط بها كلفنا  
وهذه الساعة والله اعلم مشرهد آخر  
افيض على سر ادم المبدء والمعاد في سر الاعداد  
سر الالباس اهل الجنة سر الابل مقبلمان والباس  
اهل الجنة السندس والحري وغيرهما من اللبس  
الفاخرة وكذا سر سود وجوه اهل النار ونضارة  
اهل الجنة وما يشاكل ما ذكرنا وبيان ذلك فيقول  
على مقد متبدي احمد يهما ان بين النفس اعني الله  
بها الحسن والحياة في الانسان ونحو جها موت  
وبين البدن اعتزاجا اكيد الاسباب في كثر بني آدم  
من يتبادر الي فهم ان الروح مملوءة للبدن وانها  
حياة او انها في البدن كالنار في الفهم ولهذا الاعتزاج  
الاكيد يمتثل واصاف النفس بصورة واصاف البدن  
في المناجات وثانيهما ان بعض الحضرات في علم ان الله  
يقبض هنالك معنى بصورة شدة كتمثلها في عالم الخيال  
المقيد كفضة سيدنا داود عليه السلام واقبض لاصر

ایک برس مانند ایک مہینے اور ہر گاہ اور ایک مہینہ مانند ایک روز  
اور ہر گاہ ایک جمعہ مانند ایک روز گاہ اور ہر گاہ ایک ہفتہ  
در علم عالم اعلیٰ میں تو اضافہ ہو گا اس کا رنگ عالم ناسوت میں پس  
خیال میں آئے گا کہ اعتداد اور وہاں اعتداد نہیں ہو گا اور تیسری دلیل  
جو ایسا کہ فی انسان قادر نہیں ہو سکا کہ اکیدن میں وہ کام کرے جسے  
ایک روز میں کر لیتا تھا اور یہ امر ہو گا بسبب تباہی خیر اس کے راز جو فاضل  
لہذا اہل کتبہ تاخیر وہم انسان کفر میں اس کے پاس اس وقت محدود رہا  
دور دور ہو گا اگر کسی شے در زمین پر رکھا تو دیکھ کر کفر میں نہ رہی بلکہ ان کو  
اور واسطے اعتقاد نقیضین کے متوجہ میں ہو گا کلام کو عالم  
نہیں کر سکتا شہود اللہ اعلم مشرہد آخر اذ انہو کثیر سر اذ انہو کثیر  
ہیں ہے پہلے انہو کثیر کر کے روشن نظر کران اور اہل جنت کو پہنانا سندس  
در حری کا اور اس کے سو اور لباس فاخرہ کا اور اس کے سطح الیہ الخیم کے سیاہ  
ہو اور اہل جنت کے تونا زہ ہو اور اس کے ایسی ہی شکل جو ہمیں یوں  
اور اس کی یاد و قدر سو پر ہوتی ہے ایک ان دونوں کے یہ ہے کہ نفس کے  
در میان جس گہری سرادہ کے جس جس جس و حیلہ انسانیں اور  
حس کے تعلق سے مصلط ہے اور بدن کے در میان ہر مضبوط و متزلزل  
خصوصاً نبی اکرم میں جسکی ہم میں قبلا ہو تا کہ روح ایک وصف  
ہے بدن کا اور وہ ہی حیات ہے یا یہ کہ روح بدن میں ایسی ہے جسے  
کوئلے میں آگ سو اس امتزاج کی واسطے متمثل ہوتی ہیں  
اوصاف نفس کے بعد درت اوصاف بدن کے بیچ سورنگے اور ذکر  
ان دونوں متعلقہ صفتوں سے یہ ہے بعض حضرات عالم ناسوت  
میں متمثل ہوتی ہیں معنی بصورت ایک شے کے مانند متمثل  
ان کے عالم خیال بقید میں جیسا کہ سیدنا داود علیہ السلام کا  
اور متمثل یہ تلامذہ متقی صمیم کا بیچ بصیرتوں کے مقابلہ  
ان کے معانی کے بعض آدمیوں سے ہے۔

المشاہدۃ الثانیۃ واربعون ۲۲

در اللہ اکرامۃ متقا صحت فی انصاف احذ ومعاظمتہم بعض الناس





والمملكة الاعلى اراحة للحين باهل الارض فيمتصه  
بقلبه المقدس دائما الا انه يتصور بصورتي مجس  
الوقت والوضوع وهيات النفس فيخرج بصورة  
النفس والروح مرة وتمثل ملك اخر في افاضة  
بركة في الروية تارة ومتامها اخرى منهم يكون  
الراعية السفلية هي الباغية فيه ليس من قبلات  
اكمل اللهم الا انما ما معنى الجمعية واليه الاشارة  
في مقامهم المشهورة العاروف الاهمة ثم ان الولي  
اذ بلغ هذا المبلغ من القوة العارفة خلص عليه خلعة  
الطبية في مشاهد سويداء القلب عن الشخص الاكبر  
فصار هلاك الناس عابا بهم وجمعا لشهادهم  
ولست ادرى وجوب تقرر شخص هذا الرجل رعا  
يصل اليه اثنان وثلاثة و فوق ذلك ايضا والخبرة  
مع كل واحد كان المتفرع بها مثل ذلك الانسان كل فرد  
من البشر منفرد به غير من جهة وان كانوا الوفا ومن ثم  
انفراد شخص بذلك فاما اشير الى سر غير هاشير اليه  
ويعرج على هذا انفراد الذي ذكرته في محله على غير  
محله والحمد لله الذي شفى في كسادها قائم كل هذا  
المقامات التي اشرت اليها **مشهد اخر**  
رايتني في المنام قائما الزوا اعني بذلك ان الله اذا اراد  
شيئا من نظام الخبي جعله كالبحارحة لا تمام مرادة  
ومر به ان هلك الكفار قد استولى على بلاد المسلمين  
ونهب أموالهم وسبوا رايهم واطرو في بلاد اجيب  
شعرا الكفر ابطال شعائر الاسلام والعياد بالله  
فغضب الله تعالى على اهل الارض غضبا شديدا

دل زمین کے چیرا رہے پس وہ متصل اپنے قلب مقدس ہمیشہ لیکن  
اسکی صورتیں متفرق ہیں بسبب اولاد و فصل کے اور نہایت نفس کے  
کبھی خارج ہوتا ہے کہ وہ ابہام قلب اور کبھی متشکل ہوتا ہے کہ کبھی  
خواب میں ، فانیہ گہرا کا اور کبھی قیام میں اور بعض ایسے نہیں کہ وہ غیہ  
سقلیہ باعث ہوتا اور یہ غلاما کا ملک ہے نہ کہ کبھی اپنی ہی کہ بھانجی کا  
قام کرتی جامعیت کے اور ایک طرف اشارہ کہ اس قول مشہور میں  
کہ ان الحارث لا ہم تھو کہ جب دلی پہنچتا ہے تو انہیں اس کو تو ہنایا  
جاتا اس کو غفلت قلبیت کا مشہد میں ہو سکتا ہے قلب شخص کے بظرف  
تب ہوا جانا ہے کہ لوگوں کے واسطہ سے باور دینے کے اور جامع کے  
تفرق و کلاور میری رائیں نہیں کہ جب بٹور وسط ایک شخص کے اس  
مرتبہ بلکہ اکثر وقت اسکے رہتے پہنچتے ہیں (دراثر) اور اسکے سوا  
بھی اور حضرت ہر وہ کہ کیا سلفہ ایسی ہوتی کہ وہ ہمیں تفرق متشکل  
اسکی ایسی کہ جسے انسان کہ ہر فرد بشر مقرر ہے انسان پر جو نہیں جو عز  
کے انہیں ہے ہزار دن اور جب شخص نگاہ کیا سفر دہن اس مرتبہ کا  
اشارہ کرتا ہے اس کی طرح جو میرا جسکی طرف میں اشارہ کیا یادہ  
سیدھا شمس انفرادی اور اس کو دل کیا کہ تفرق پر نور انہیں  
کہ ان بسبب مقام تفرق میں بیان کے میں ملک و جام ہر بلا یا مشہد  
آتش و دیکھا خوبیں کہ قائم ان زمان ہوں اس میں میرا دیکھ  
اللہ تعالیٰ نے جب ارادہ کیا کہ شیخ کا نظا اخیر کے ملک کا اندھنی کے  
واسطے تمام اپنی مراد اور میں دیکھا اکثر و کلاور غالب آ  
مسلمان کے مشہور دیندار ان کا حال لوٹ لیا اور انکی ذرا کا کلام  
بنا لیا اور شہر برامیں میں علامات کفر ظاہر کے اور علامات اسلام  
کھو کر اعیانہ اشارہ کا انہیں غیب کے اہل دینی اور کبھی اس  
کی صورت متشکل ملتا اور اہل حق پر مشتمل ہو غیب میری طرف میں  
میت غیبناک ہو بسبب دل چاہئے اس درگاہ سے تفرق میں



الى فراشه غضبا فانا موجهة نقتل من تلافى الحفرة  
فنفسى اثنى جنة عاير جمع الى هذا العالم وانا  
ساعنهم في جم غفيرة من الناس منهم الروم منهم  
الازليكة ومنهم العرب بعضهم ركبنا ابل  
وبعضهم فرسان وبعضهم مستأنة اعلى  
اقلهم واقرب حاريت شربها بلوراء الحجاج  
يوم عرفة ورايتهم غضبوا الغصن وسالوا في  
فاذا حكم الله في هذه الساعة قلت فاذ كل  
نظام قالوا الى صفة قلت الى ان تروى قساك  
غضبي فحجوا ابتقاتلون بينهم ويضربون  
وجوه ابلهم فقتل منهم كثير وانكسر رؤس  
ابلهم وشفاهم اثم الى تقدمت الى بلدة  
اخويها واقتل اهله فنبهوني في ذاك وكذا  
خون بلدة بعد بلدة حتى وصلنا الى الجليل  
وقتلنا هناك الكفار واستحلنا ما منهم  
وسلبنا هلك الكفار ثم رايت ذلك الكفار ما  
معهم الا اسلوا في نفر من المسلمين فاهل  
هناك الاسلام في اتناء ذلك بلد بحجة  
فبطش به القوم وصروه وذبحوه بسكين  
فلما رايت الدم يخرج من اوداج متدا قلت  
الآن نزلت الرحمة ورايت الرحمة والسكينة  
شملت من باشر القتال من المسلمين وصاروا  
مروحين فقام الى رجل سالت عن المسلمين  
اقتلوا فيما بينهم فوقفت عن الجواب امر  
رايت ذلك ليلة الجمعة الحادية والعشرين

میں تاس جہت سے کہ وہ جہد سے طرف اس عالم کے اویس  
ہو تو کوئی جم غفیر ہوں کہ انہیں رد اور انوکھ اور غیب  
سب سے اونچے و بالا و بلند بعض گھوڑوں پر اور بعض سادہ میں  
اور قریب اسکے جوس کے کھانڈا بنائے میں حاجی لوگ ان کے  
اد میں لکھا کہ وہ سب غضبناک ہیں میرے غضبناک ہو میں نے  
بھیسے کہتے ہیں کہ کیا حکم ہے اللہ کا اس وقت میں کہا ہوا تھا  
کہ دور کرنا انہوں نے کہا لکن میں نے کہا کہ جب تک تم دیکھو میرا غضب  
ساکت ہو گیا میری پہلے میں قبال کرینگے اور اونٹوں کے پیچھے  
ماریں گے تو میں نے بہت اور بہت اونٹوں کے سر ٹوٹے ہیں  
بڑھائے ایک ہر طرف ہوا کے دیران کرنے اور اسکے کوونکو  
قتل کرینگے اور انہوں نے میری اور تابعداری کی میری اہل  
بہل اور اس طرح خد کیا ہے ایک شہر کے بعد ایک شہر ہاں تک  
ہم پہنچے امیر اور وہاں کفار کو قتل کیا اور اسے شہر چھڑا میں نے  
اسکو اور غلام بنایا میں نے کفار کے بادشاہ کو چھوٹے دیکھا کہ  
بادشاہ کفار چارپا ہے بادشاہ اسلام کیا تھ مسلمانوں کے گروہ میں  
حکم کیا بادشاہ اسلام بھی اٹھا میں نے کچھ کرکاتو کر لیا اسکو  
لوگوں کو اور گروا اسکو اور فتح کر لیا پھر سے چھرب دیکھا میں  
کہ توں اچھل رہا اسکی گونے میں کہا ہاں تامل ہو اور میں نے  
رفت کوئے کو دیکھا کہ شامل ہو ان مسلمانوں کے چھوٹے چھا لیا  
اور وہ جو گھٹ گئی پھر کھڑا ہوا ایک دم اور مجھے سوال کیا  
ان مسلمانوں کا چھوٹے اسے میں نے قاتل کیا تو میں نے تو قاتل کیا جواب  
انہو بنیاں کیا میں نے دیکھا شیعہ جو کوایسویں ماہ ذی قعدہ ۱۱۸۰ھ  
میں شہد آخر میں کچھ نہیں ہے کہ حقیقت الحقائق  
وحدت ہے انہیں شریعت میں اللہ کے واسطے عزت عزت خود میں  
کے ظاہر ہو اور اسکے احکام کو تو جس کجرات شیعہ ہوں اور

[illegible]

فیوض الحرمین

9.

ترجمہ فیوض الحرمین

کمال تلك الوحدة وان لها عند حركتها لنفسها الى  
مراتب الكثرة ان حب قدس على من الاول اداة  
الاختيارية التي يقول بها قوم والوحي بالطبيع  
الذي يقول به آخرون وان هذا الحب بسيط في اول  
المرتب ثم ان يتسع دائرتها شيئا فشيئا بازاء انشأ الكثرة  
اذ كل مرتبة خاصة حب خاص كان سببا لبروزها  
وانه في بساطة الاولى لم يكن خاليا عن جميع الحجاب  
التي ظهرت من بعد لكنها كانت مندثرة فظهرت  
وكما نمت وبرزت فهذه اصول لا ينبغي ان ينشأ  
فيها من له ادنى بال ولنا بعد هذه مشاهد آخر  
فشاهدنا ان اندلج جميع المراتب تلك البسطة  
ليس على حد واحد بل هناك حب خاص منه في  
في ذلك الحب البسيط هو منزلة الظاهر البازر  
الموجود بالفعل فحب آخر هو كاشف بالقوة القلبية  
او البعيدة وهذا الحب الظاهر حبي يتعلق بظهور  
نشأة كلية او بالذات وليس هناك ذكر  
لافراد تلك النشأة ثم اذا جاء وقت ظهور افراد  
تلك النشأة صاحب ظهور الافراد بتفاصيلها  
ظاهرا ومنه حبي يتعلق بظهور فرد من نشأة يكون  
فردا متشخصا في المثال فردا منقشرا ابدا على  
كثير من سبيل البدل والناسوت بان يكون القائم  
في ذلك المركز شخص ثم من بعدة شخص آخر ثم  
ثم الحب المتعلق بظهور فرد من هذه المعنى اما ان  
ظهور تدوير الهم متعلق بتلك النشأة اولاد  
اذ يتعلق الحب بظهور نشأة كلية ثم انفس ذلك

ہو سکتا ہے قصہ ظہور ہر مرتبہ کے یا ہر صورت پر

مراتب عند ظهور الی اخر ذرا متعلق خاص فاما ان يتغير

مرور وقت صور هذه القلوب متشخصا في المثال فردا منقشرا ابدا على

اور اسکی کچھ نہایت نہیں مگر نفس ظہور کمال اس وقت کا  
اور کثرت ہو واسطے وقت اس کے حرکت نفسہ کے طرف سے  
کثرت کے حب قدس علی ہے جسرا وہ اختیار کرتی ہے ایک  
قوم اور اسکی حاجا طبعی کہتے ہیں اور یہ بسطہ کا پورا پورا بھیج  
اسکا دائرہ وسیع ہونا گیا آہستہ آہستہ قابلہ وقت کثرت کے  
اس واسطے کہ ہر مرتبہ کی واسطے ایک خاص حب خاص کا وہ ہے  
اسکو وہ ظہور کا اور تحقیق بساطت اولیٰ میں نہیں خالی ان  
جميع مراتب بعد من فاسر ہوں لیکن وہ سبب میں ہیں پھر  
ظاہر ہو گئے اور پوشیدہ بھی ظاہر ہو گئے پتہ ایسا اصول ہے  
کہ اس میں کچھ کشائے چاہیے جس شخص کی ادنیٰ بھی سچی ہو اور ہمارے  
واسطے ہر ایک ایک مشہد پر کہ شاہد کیا ہے ہر ایک کے اندر  
جميع مراتب اس سلطنت میں صدمہ اور پرتو ہے بلکہ یہاں جب  
خاص ہے شہد اس حب بسطہ میں وہ نہ کہ ظاہر بار ہو جو مثال  
کے ہوا اور ایک صدمہ بری توجہ مانتہ تو قریب امید کے ہوا جب  
ظاہر اس سبب کے متعلق ظہور نشا طبعی کے اولاد بالذات  
اور میان اس نشا کے اولاد کا کچھ نہیں ہے پتہ کیا وقت ظہور  
اس نشا کا ہوئی جب ظہور اولاد ہی تفصیلوں سے بار  
ظاہر اور اس سبب جو علاقہ رکھتی ہے ظہور فرد جس نشا کے  
ہو کہ فرد شخص مثال اولاد کے منتشر کہ صدق کی تشریح  
پر علی سبیل البدل علم ناسوت میں سطح کو جو کچھ اس شخص  
ایک شخص ہے بعد کے دوسرا شخص اس سطح اور پھر جب متعلق  
ظہور فرد کے ساتھ اس معنی کی یاد کہ قصد کیا جاوے اس سبب پر  
ایک کے ظہور کا جو متعلق ہے ساتھ اس نشا کے یا ہوا ہوا ہوا  
اس کو متعلق ہو جب ساتھ ظہور نشا کے کہ پھر ظہور  
یہ سبب اپنے ظہور کی طرف افراد اور خاص ہے ہر ایک کے

فیوض الحرمین

۹۱

ترجمہ فیوض الحرمین

بقصد ظہور تدبیر الہی اور الہی کو بالمقصد و الفہم  
وجود ہذا النوع من الکمال شاہدنا ذلک شاہدنا  
النشأة الانسانیہ لیست تبعاً للنشأة الحيوانیة  
فقط بل بأزائها خاص ظہور فی وال لاہر و ذلک  
النشأة الحيوانیة لیست تابعاً للنشأة الانسانیة  
وشاہدنا بالحب المتعلق بظہور فرد إذا کان فی  
اول الامر یكون هذا الفرد اجاماً جامعاً لشمس  
الالہیة والکونیة فان کان قصداً تدبیر نشأة  
الفرد النبوی کالحقیقة النبویة التي كانت متمثلة فی  
عالم المثال وهو النبی بالاصالة وفاضل فی عالم  
یظہر لها مثال بعد مثال حتی وجد سیدنا محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم فکملت بہ احکام تلك المراتبة  
وان لم یقصد لکن تدبیر نشأة بل ما قصد انفس تحقق  
هذا لوجہ من الکمال فهو الفرد الذی لیس تتبع  
واذا تعلق الحب بظہور نشأة کلیة ثم لما جلت  
ظہور افرادھا تعلق الحب بتدبیر نشأة فردیة  
قصداً حیث تدبیر نشأة فردیة من الانبیاء  
ولیس فی فرد الجماع وان لم یقصد حیث تدبیر  
بل محض ظہور ذلک الہی تغل فی القوۃ الالہیة  
علی القوۃ الکونیة فهو الولی الغالی الباقی و رہما  
لہی تعلق الحب اول الامر و عند ظہور افراد  
النشأة للکلیة بظہور فرد بل ما تعلق عند  
ظہور افراد فی الناس و حیث تدبیر ان کان قصداً بہ  
تکون مملوۃ فهو وارث الانبیاء او غیر ذلک فهو  
وارث الملائکۃ علی اولی و لم یقصد لکن کونہ راشداً فقط

فہم نفس وجود اس نوع کا کمال سے پہلے مشابہ کیا اور پہلے شاہد  
ہو گیا کہ نشأة انسانیت تابع نہیں نشأة حیوانیت کے فقط بلکہ ترکیب  
تقابل جب خاص ہو کر اول امر میں ظاہر ہوئی اور اس طرح نشأة  
حیوانیت تابع نہیں نشأة انسانیہ کے اور پہلے مشابہ کیا کہ جب  
تعلق ظہور فرد کے اگر سب سے اول امر میں تو ہوگی یہ مراد جامع  
نشأت الہیہ کے اور کونیہ کے پس اگر اس سے قصداً تدبیر نشأة  
انسانیہ کی مانتہ حقیقت نبویہ کے جو تمثیل تھے عالم مثال و وہ  
ہی تھی بالاصالت کا و ہمیشہ عالم ناموس میں کے مثال ظاہر تھی  
سے ایک بعد دوسرے کی مانند کہ ما کے گئے سیدنا۔۔۔۔۔  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس پورے ہو گئے ان سے احکام اس  
مرتبہ کے اور اگر قصداً کی جاوے اس سے تدبیر نشأة کی بلکہ  
قصداً کیا۔۔۔۔۔ ہا وے نفس تحقق اس وجہ کا کمال سے  
تو وہ ایسا فرد ہے کہ نبی نہیں اور جس وقت متعلق ہوئے  
حب ظہور نشأة کلیہ کے پھر جب آیا وقت ظہور اس کے  
افراد کا متعلق ہوئی حب ثانی ظہور فرد کے پس  
اگر قصداً کیا جاوے اس سے تدبیر نشأة کا تو وہ  
ایک نبی ہے انبیاء میں سے اور نہیں وہ فرد جامع اور  
جو یہ قصداً کیا جاوے اس وقت بلکہ محض ظہور کالات کا کہ  
جس میں غالب ہوں قوا الہیہ قوا کونیہ پر تو وہ ولی مافی باقی ہو  
اور بسا اوقات جب ال امر میں متعلق نہیں ہو اور تو متعلق افراد  
نشأة کلیہ کے ساتھ ظہور فرد کے بلکہ وہ حب متعلق ہو وقت ظہور  
افراد کے پچ عالم ناموس کے اور اس وقت اگر اس سے قصداً  
جاوے تدبیر ملت تو وہ وارث الانبیاء ہے یا اسکے سوا  
وارث ملکہ علی کا ہے یا یہ قصداً کیا جاوے کہ اس کا تدبیر انفرادی  
وارث او یا یہ نہیں تدبیر ملت عامی ہو کہ جو یہ تدبیر ملت عامی ہو

ترجمہ فیوض الحرمین



الانبياء ظاهر افاض غدهم فمن اصوب وراثته للانبياء  
كالجدية والقطبية وظهور آثانها واكملها  
والبلوغ الى حقيقة كل علم وحال الجمع بين  
واصفات كل مقام حصل نكل انسان في خلق  
الخلق وظهور رقائق منه وتعين كل حقيقة  
بما يناسبها ووفور آثار كل حقيقة بحيث لا يشغل  
شان عن شان واما اقتعاد غارب النشأة  
النسية فمنه ان يكون معد الوصل حال النسم  
المقيد باجسادها الى التمدد الى اعظم المتل من  
الطبيعة الكلية وان يكون جارية في افاصة  
الصور الخارجية والواقعة الكونية وان  
الحق وليس للفر حال ولا مقام ولا منصب  
انما كل شيء له بلسان رقيقة على حال تدل  
لكنه العالم بأسره لا يشاهد حال ولا منصب  
انما الاحوال والمناصب في فعله هذا ينبغي  
ان يحمل كل كل من الفهم لا يشعر بقيامه  
بالتدبيرات العالية والمناصب الشاغرة  
وقد بنهناك على جماع كلامه ملاك له  
ان كنت لقنا وفيه عشر رقائق ظاهرة بارزة  
ولكل رقيقة حكم واثر خاص لا بد ان يظهر  
ذلك الاثارة وليس ان يكيم نفسه عنها  
لانها اجلت عليها رقيقة قمرية تحذو حذو  
العلوم الكسبية علم الحدیث وبركات الطريق  
لمنسوبة الى منشأ المصوفية ورقيقة عطارية  
يحدو حذوها من المعلوم الكسبية التصانيف

ظہر انہما میں نشا جسدیر کے پس نبیوں میں تو ظاہر ہے اور  
انکے سوا میں پس منصب وراثت انیس کے ہیں جیسے جدیت اور قطبیت  
اور انکے آثار و احکام کا ظہور اور پنہینا حقیقت کو ہر علم و حال  
اور جمیع درجہ و مقام کے حاصل میں اسلئے ہر انسان کیسے پیدا  
ہوئی ہے طقت اور ظاہر ہوتا اس کے رقائق کا اور تعین ہوتا ہر رقیقہ کے  
اس کے جس کے مناسب اور زیادتی آثار ہر رقیقہ کی اس حقیقت  
کہ نہ در اسکو ایک حال در دوسرے حال اور نہ لیکن ظہر نامندی  
نشا اسمیکالیں اس کے یہ کہ بعد ہر واسطے وصول علم  
نسمیقہہ باجسام کے تدریجی علم جس کے ہے طبیعت کلیہ  
اور یہ کہ مضامین ہر خاص میں صور ضایہ کے اور وقار کو تیار  
اگر تو چاہے حق باتو نہیں در اسلئے کہ کوئی حال اور مقام اور  
یہ منصب تحقیقی ہر واسطے اسکے ہر سائز بار رقیقہ کے اور نہ  
حال تدلی کے لیکن عالم تمام نہیں دھماکتا اسکو حال اور نہ  
جز ان نیست کہ احوال اور مناصب ہی اسکے میں ہیں ناں پر ناں  
اگر حل کیا جائے کلام فرد کا اس سے جو ضروری اسکے قیام کے ہر  
عالیہ و مناصب بلند اور ہم آگاہ کو چاہے ہو چھو کر جامع کلام اور  
اس کے اگر تو سمجھد اگر اس میں دل رقائق ظاہر ہونے میں اور رقیقہ  
کا اثر و حکم خاص ہر وہ ہے کہ وہ آثار اس کا ہر ہر اور نہیں در اسکو  
رہا کہ اپنے نفس کے لئے اسکو آکر وہ جلدی سرشت ہوتی اور ہر رقیقہ  
قریبیہ جو مقابل علم کسب کے یعنی علم ہر در برکات و برکات و برکات  
میں مشائخ صوفیہ کی طرف اور ایک رقیقہ عطار کے ہر وہ مقابل  
علم کسب کے تصانیف و کلام ہر علم میں اسکا نظریہ نہیں  
کوئی علم ہو معقول یا مستقول ہو اور ایک رقیقہ ہر وہ  
وہ مقابل ہے ہر وہ جس کے کہ وہ ہر ایک در دسرت  
رکھتا ہے اور ہر ایک اسکو در دست رکھتا ہے

صورتی مشائخ فی کل علم یہ عالم الیہ فلاذی انما کان معقول او مستقول اور رقیقہ نفیہ یحدو حذوها البجالات المحمدیہ کی کل حیل و بیجہ احدی حیل و بیجہ انبیاء و رقیقہ



شمسیہ یحذو حذو ما الغلبة والطهر علی کل معنی  
 واستحقاقاً وحفظاً لجميع خالق اللہ تعالیٰ حکم الوحدا  
 ورقیقہ ہر یحذو حذو ما من کل کمال لتا صل  
 والشدة والرسوخ ولولہا لکان کل شے مہللاً  
 ضعیف النہیم ورقیقہ مشترکۃ یحذو حذو ما  
 قطیبة وإحاطة وهلاية وكونه مثابة الناس فیہا  
 یتقرنون الی ربہم ورقیقہ زحلیۃ یحذو حذو ما من  
 رقیقہ بقاء تاصل تفود علی الازمنة والیضا یحذو  
 الی الطبیعة الکلیۃ ورقیقہ من الملاء الی علی یحذو حذو  
 ہمة محیطۃ یحییہ فایلصق بہ فی شہو لنظر اللہ  
 وعمہ لہ ورقیقہ من الملاء السافل یحذو حذو ما  
 لورید خل فی بدیہ ورجلیہ علیہ جمیع اعضائہ  
 ورقیقہ من اللہ الی اللہ المتدل الی العباد اللہ  
 ینشعب منہ شعبا نور البیۃ وشعبۃ الولایۃ  
 وجعل ذلک کما جبلت نفسہ نفسا قد سیدہ لا یشغلہا  
 شان عیسان ولا یأتی علیہ حال من الاحوال الی  
 التجرد الی النقطة الکلیۃ الی وہو خیر ما الی وہو  
 الا فی تفصیل الاحمال او شرح نقطہ بدو رة  
 ولیس صل را لکرا امان من الفرد کصدہا عن غیۃ  
 فان غیۃ یصل منہ الی النار والحوارق بغلبۃ  
 حالۃ فیہ حیث تحکمت علی طبقات وجودہ تسلط  
 ولم یکن العمدۃ الیہ اما الفرد فکل جزء مہین فل  
 علی شاکلہ وذلک انک قد علمت ان فیہ رقائق  
 کلیۃ جملیۃ وجاءت من قبل السماء الی الہیۃ وراقق  
 جاءت من قبل نفوس الافلاك وطایعہا

۴۔ یہی اس مقام کا غیر حلیہ ہے اسما والیہ فیوض اور درقات میں کہ اسے اس نفوس افلاک سے اور طبع افلاک سے دور رکھ دے ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳

۴۴ خلاقی برستے - ❖

قبل العناصر رفاقاً جماعت من قبل تصنف  
الكمال الحاصل له اصنافاً فلا يسلط غيره على  
جزء آخر قط فلا تنفصل البيهيمية عن مقتضىها بل  
بسلط الملكية عليها ولا تنفصل الملكية عن مقتضىها  
بل بتسلط البيهيمية عليها والله يكون فتح الشئ  
من الكمال بحيث ينفتح التركيب على كل عند  
بمقدار فاذا ظهر منه خارق عادة فباحل جبرين  
أحد هما ان يكون المدير الحق ارادة لعباده ايضاً  
يقوم دينوى واخره اودقم غير كذلك والاد  
تعمل بيهم على فعالهم فيجب على يد به وينسب  
الخرق اليه هو في الحقيقة كالميت وقيل لهذا  
الاختيار له في ذلك وتاثيرهما الى جمع هذا الشر  
الى عقله حكيمه وفراسته فاذا راى شيئاً فيعمل  
او لغيره بسطريقة من رفاقته الى تناسب  
هذا الشئ فظهر خارق عادة في الناس مثله  
اراد ان يحجب الناس بما سياتى من الحقائق  
فبسط رقيقة من رفاقته وهي القمر فتلقت  
علماً والقاه اليهم او اراد تسخير قوم فبسط  
رقيقة من رفاقته وهي الشمسية فسميت  
وهلمج اومن خواص الفد في الحجب الدنيا  
ان تياتى الى ان يعبد به بجميع اخلاقهم  
وجميع طبائعهم ذلك اراك انسان في محراب  
العادة يفعل فعال الشجاعة للدعية  
ترحم الجلب فقم اودقم ضره ديوبل فاذا  
كان الصدف ان انعقد في الملاءه الفعلي

اور رقائق میں کہ اسے میں جانب عناصری اور رقائق میں کہ اگر  
میں طرح طے کا لون پیدا ہو اسے حاصل میں تو میں تسلط برتا ایک  
دوسرے پر کہی تو میں معزول ہوتی بہتیت لگی یہ حقہ خاص  
ملکیت کے تسلط اس پر اور نہ ملکیت ای حقہ خاص معزول ہوتی  
ہے کہی بہتیت کے تسلط اس پر اور نہ لگی تجرہ میں ہو کسی  
کال کیواسے ایسی حیثیت سے کہ دو کے کال کا اثر کم ہو جائے بلکہ اگر  
تذکرہ پر شرای مقداری سے تو اس کے جو خلق عادت ظاہر ہو  
تو وہ جو میں میں ایک ان دو سے یہ کہ مدہ حق ای مذ و کونفع  
پہنچا جائے دیا کا یا آخرت کا یا ضرر دفع کرنا یا سے دنیا  
آخرت کا یا انکار افعال پر عذاب دینا یا سے تو اس کے فرو کچھ ہر  
ہو تا کہ وہ ان کی طرف عرق عادت نسبت پتا کہ و الیکہ و فرد  
ماندہ مرد کہ چھ سال کا بچہ بل سے اس میں کچھ اختیار نہیں اور دوسرے  
یہ کہ وہ فرد بدعت ہو اپنی نقل اور حکمت و فراست کی طرف میں  
دیکھنے کی شے نہیں مل سکتی ہے اور دوسرے کو تو اس کے رقائق میں سے  
کوئی رقیب تسلط کرے جو مناسب اس شے کے ہو تو ظاہر ہو عرق عادت  
کو کو میں مثلاً وہ کہ کہ کہ جو رقائق انہو میں ان کی کو کو خبر کر  
تو تسلط کر دے اس کا قیہ و قریہ تو علم سلاقی ہو اور کو کو کو وہ علم  
پہنچا کر ارادہ کرے وہ فرد کسی قوم کی نسبت تو تسلط کر دے ایک قیہ  
رقائق میں سے کہ وہ شے سے پس تیر کرے اور اس میں اور ہر ایک  
خیال کرو اور فرد کے خواہش کہ وہ نہ دے گی دنیا میں تو یہی عبادت  
کرتا ہے اپنی نسبت افعال اور جمع طالع سے اور یہ اس لیے کہ عادت  
میں ہے کہ انسان افعال ثبات کرتا ہے واسطیہ اس کے کہ حصول  
شے ہو یا نہ ضرر ہو دینا کا وہ نہ ہے شے ہو یا نہ تو اس میں جو کم  
منفعت ہو یا نہ ہر کہ اس کا منہ سے اس کا اثر شے ہو یا نہ نفس  
کی طرف تو اٹھتا ہے اور اس کی خدمت کرتا ہے کوئی خلق اس کے

من احكام الحق فلا شئ منه الا الى النفس وانبتت الارعية وخذ ما خلق من اخلق

[illegible]

یعلم حصولی کما یعلم ان فلانا لا یحضر ابن فلان  
ومنہا ان هذه الحقیقة رہا صارت معدن لبعض  
التدبیر الکل فیروز و زافی بعض الملو اظن و کون  
سبب الارضاة البرکات لثمنه ومن بعد هذا  
ما فاق صفاته و ما کتمه اخطه لک و لک و لک  
**تحقیق** فی بیان قول سید عبدالسلام  
بن شیش قدس سرہ علیہ منہ القوم اللہم  
جعل الحجاب الی اعظم حیاة روح و روحہ سر  
حقیقہ و حقیقہ جامعہ عالمی بتحقیق الحق الاول  
انتہی المراد بالحجاب الی اعظم ذات النبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کما دل علیہ قولہ قدس سرہ فیما سبق  
و حجاب الی اعظم القائلون بعبیدیک و انما  
عبودتہ بالحجاب الی اعظم لار حقیقۃ علیہ الصلوۃ  
والسلام اول لبس عازہ اعظم کما ذکرہ الحق  
و فی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ نور  
ومنہ الشعب الخقائق فی الواسطۃ بینہما  
و روحہ نبی الانبیاء فان ارواحہم انما اخلت  
العلوم والمعارف بالواسطۃ و روحہم کما ان النبی  
ترجمان الحق فی قومہ الواسطۃ بینہ و بینہم  
فکل الی روحہ صلی علیہ وسلم ترجمان الحق فی  
الارواح و الواسطۃ بینہ و بینہما و فی قولہ عن من  
قائل فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنا بک  
علی صلوۃ شہید انشاء اللہ المعنی بناء علی ان  
ہو لہ اشارۃ الی الشہداء و صورۃ الظاہرۃ  
والناسوت علیہا ظهرت المعجزات و بینہما علی

اور وہ قائم نہیں مگر جسے قائم اس علم نہیں جانتا کہ وہ فلان  
ابن فلان بلکہ اس اوقات یہ بات جانتا ہے علم حصولی جیسے کہ  
جانتا ہے کہ نبی ابن فلان اور انیس ہے یہ کہ حقیقت ہوتی ہے  
دراسطہ بعض تدبیر کی پس ظہور کر گئی بعض مراحل میں اور  
ہوتی انصافہ برکات کا شعروں بعد ہذا متعلق صفاتہ -  
و ما کتمہ خطی لدی اہل - یعنی اسکے بعد اسکی صفتیں ظاہر نہیں  
لیما تہی اور سیر نزدیک اسکا چھپا نا بہت فی اور اچھا تحقیق  
بیان میں قول سید عبدالسلام بن شیش قدس سرہ کہ قول  
یک الہم اصل الحجاب حیاة روحی و روحہ سر حقیقہ و حقیقہ جاح  
عولمی تحقیق الحق الاول یعنی حجاب اعظم سر اور انبی صلی اللہ  
علیہ وسلم جیسے کہ دلالت کرتا ہے ان قدس سرہ کا یہ قول و  
حجاب الی اعظم القائلون بعبیدیک و انما عبودتہ بالحجاب الی اعظم لار  
حقیقۃ علیہ الصلوۃ والسلام اول لبس عازہ اعظم کما ذکرہ الحق  
و فی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ نور  
ومنہ الشعب الخقائق فی الواسطۃ بینہما  
و روحہ نبی الانبیاء فان ارواحہم انما اخلت  
العلوم والمعارف بالواسطۃ و روحہم کما ان النبی  
ترجمان الحق فی قومہ الواسطۃ بینہ و بینہم  
فکل الی روحہ صلی علیہ وسلم ترجمان الحق فی  
الارواح و الواسطۃ بینہ و بینہما و فی قولہ عن من  
قائل فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنا بک  
علی صلوۃ شہید انشاء اللہ المعنی بناء علی ان  
ہو لہ اشارۃ الی الشہداء و صورۃ الظاہرۃ  
والناسوت علیہا ظهرت المعجزات و بینہما علی

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰

وکی الہما الفحصہ بكل عنہا فہدیر عن سواہ میر ان لہذا ابوالخیر



[illegible]

۱۲۰۱ خانقاہ شریف روڈ لاہور جو کہ خیر خواہ کا خیال کوں کیا ہے  
۱۲۰۲ دیہک الوصولین



فی ذلك الماديات التي انما هي في الحق انه لا حاجة  
الى تعريضها الى الجواهر العقلية المتضمنة فيها صوراً  
الا في المفروضات التي لا تليق الا في فرض الفارض  
كأنياب الغول فتدبر الكاهن حق التناصيف  
أخبرنا ان الملل والمذاهب بالحقيقة يقال الحقيقة  
وهل مبحث منظرنا في وصف واحد هما  
بذلك المطابقة الواقع له فتأملنا حقيقة  
هذا الواقع الذي وافقه الشيء كان حقاً  
والا كان باطلاً فوجدنا معنيين احدهما  
والآخر قيقير من بعد ما الجاهل فان يكون  
كل مسئلة من الاعتقاد مطابقة لما عليه المعتقد  
في الغار من الحكم بان الله يسخط ويغضب  
ويكون الموفق لذلك وان الحشر الجبار كان هو  
كذلك وكل مسئلة مما يحكم فيها وجود حرفة  
مطابقة لما عليه الامر المعتقد في الملائكة الملائكة  
يحكم بان الصلوة واجبة ويكون في الملائكة الاعلى  
مثالي من قضاة صفة تحسین من تلبس بها  
وكونها مستلزقة ترقية تشبثت بديل اسمها  
في الدنيا والاخرة وتكفيريها في طلائع عن اسمها  
مقبل الاستغفار في الاموال البهيمية كما يستلزم  
اكل لنجس تسمين البدن اذالة البردة عن  
فهذا نازل هنالك مطابق الحق وجودها وكل مسئلة  
فيها توقيت او تحديد مطابقة لقواعد الملحة  
كنوقت الصلوة بالانقراض الخمس ونجس الزكوة  
بما يتبعه درهم وبالحول ويكون محيى ثبت بين المل

جاءت تفسیر میں لائے جو اہل عقلیہ کے جوہر میں ہیں انشاء اللہ  
مگر ضرورت میں جو تحقق نہیں ہو سکتا فرض کر دینے کے بعد میں  
جیسے دیکھتے ہیں اور اس کا کوئی حسیہ حق ہے اس کا تو کچھ  
مشتمل ہے آخر جانچ لیں اور اندازہ اسب وصفی جالیوں  
ساتھ حقیقت کے کما کر تے ہیں کہ ملت حق اور مذہب حق اور نام  
تکرار تہہ وصف میں ایک ان درون کے پس بنے نمل کی حقیقت  
کو اس واقعہ کی اگر توفیق ہو اور وہ اس کے توفیق ہے اور نہیں تو  
تو بنے دوسرے پائیل تو ظاہر اور روشن اور درستی و توفیق و ایک  
کر بند میں معلوم ہو گئے تو ظہر روشن تو نہیں کہ اگر ہو مسئلہ  
اعتقادات کے مطابق وسط اس کے جوہر اعتقاد کیا جائے  
مثلاً حکم کیا گیا کہ اگر توفیق ہو اور غضب ہو اور ہو اس نہیں  
یہ کیا گیا کہ شریعت میں ہو اور ہو اور ہو اس جو مسئلہ ہو  
کہ اس میں حکم دینے کی وجہ سے جو مطابق وسط اس چیز کے  
کہ جو توفیق ہے اس ملا اعلیٰ میں مثلاً کہا جائے کہ نماز فرض ہے  
اور جو ملا اعلیٰ کے نازل مثالی اور انصافوں کی تحسین  
اس شخص کو جو تلبس ہو اس اور اس کا ہر نام مستلزم ہو اس  
ترقی کا چکل مارنے سے اس کے دین اسمیں ہی دنیا و آخرت  
کے اور تفسیر میں تلبس ظلالہ کے تسمیہ کے وہ تلبس ظلالہ  
حاصل ہوئی ہے استغفار کے کام ہمیں جیسا مستلزم ہے  
رجحان کا کھانا تسمین بدن کو اور در کرنے پر روت  
کو انسان سے توفیق نازل وہاں مطابق ہے وسط علم کے  
فرضیت کے اور جو مسئلہ کہ اس میں توفیق ہو یا توفیق  
وسط توفیق ملت کے جیسے نماز کو پانچ وقت اور زکوۃ  
کہ در تفسیر درم اور بر سر پھر گزرتا اور ہر اس حیثیت  
کہ ثابت ہو در میان اس اور دنیا اشباح کے وجود تفسیر

توفیق من الاشباح وجود تفسیر

فیوض الحرمین

۱۰۳

نہ جہاد در خیر حق العزیزین

فی مذکر الملاء اعلم فیكون هذا ذاك وهذا هذا  
بهذا الاعتبار فاذا كانت الملة كذلك قبل الملاحقة  
وكذلك مع حقيقة المذنب ان يكون احكامه مطابقة  
لما قاله رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفس الامر  
ولما كان عليه القرآن المشهود له بالانجيل والقرآن  
كانت المسئلة لا نص فيها ولا رواية فحققتها  
ان تكون محقق بقرائن تورث غالب الظن بان  
بان النبي صلى الله عليه وسلم لو تكلم في المسئلة  
لما اطلق بغير هذا القول وان يكون وجه الاستدلال  
والاستنباط ظاهر الايراف في المحيط باساليب الحديث  
ومقاصد الشارح في شجرة الاحكام فهذا معنى  
حقيقة المذنب واما الدقة الذميمة فمن بعد  
فان يكون الحق عام جمع يشمل في جميع الحالات  
مصطف من عبادة باقامة علة من الملل فيصير  
خادعا لارادة الحق منصبه بظهور تدبيره ويكنى  
لفيض حدة الغيبة فيقال فيه من طاعة العبد  
فقد اطاع الله ومن عصاه فقد عصى الله فصلا  
الرضى مقصور في موافقة هذا التدبير والسمو  
في مخالفة ومناقاة واذا كان كذلك فما احكام  
الملة جميعا حقيقة والمنظور في صفها بالحقيقة  
حينئذ ظهور التدبير الاله في هذا الشرح الغير  
وكذلك المذنب ما يكون العناية المتوجهة  
الى حفظ ملة حقيقة متوجهة بحسب معدن  
الى حفظ مذهب خاص بان يكون حفظ الملة  
بمؤمنهم القائلين بالذنب عن الملة او يكون

مذکر الملاء اعلم فیكون هذا ذاك وهذا هذا  
ایسی تو کہا جائیگا کہ اہل مذہب اور اہل حق معنی حقیقت مذہب ہیں  
اگرچہ احکام مطابقت واسطے اس چیز کہ کہہ کر سورۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نفس الاموس اور مطابقت ہوں واسطے اس چیز کہ کہہ کر سورۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
واسطے شہادت بخیر کی اور اگرچہ مسئلہ ایسا کہ حدیث نفس ہو اور نہ  
تو اسکی حقیقت نتائج قرآن کی ہے جو مشہور ہوں غالب عن کیساتھ  
اس طرح کی کہ اگر کسی مصلی اللہ علیہ وسلم فرمائی اس سلاسل تو تو ہی تو  
اور یہ کہ وہ اس کے استخراج کی اور استنباط کی ظاہر ہو اس کی شکل  
مذہب کی یہ ہے اس سبب اس کا اور مقاصد شریعہ کا صحیح شرع و احکام  
اس معنی میں حقیقت مذہب کے اور وہ جو ذوق و بارک معنی میں کہ  
میں معلوم ہو سکی وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اسکی تصدیق ہوں کہ لفظ  
اور صحیح کرنا اس طرح کہ اگر کسی پر گزیرے کہ اپنے بندہ نہیں ہے  
اس کی مصلحت کہ وہ گزیرہ خاتم ہوا ارادہ حق کا اور مقصد ہوا کہ  
ظہور و تدبیر کا اور امتیاز ہوا اس کے فیض مدد غیبی کا جس کو کہا گیا کہ  
میں اسکی عقل اس کی اشکی عقلی اور وحی کی نافرمانی کی نہ تھی  
نافرمانی کو اور ہر طرف اس کی تدبیر کی ہر امر اور غضب اسکی حق  
اور ستائش اور وجوب اس طرح ہوتا ہو گئے احکام مذہب کے سبب  
حق اور امتیاز کے حق کہ نہیں منظور ہو تو میرا ہی ہے حق  
جس قسم و قالب کے کہ نہ سمجھو اس کے اور  
اسی طرح مذہب ہے کہ اکثر اوقات غفلت الہی  
مترجم ہوتی ہے حقیقت مذہب کے متوجہ بحسب  
حد است کے طرف حقیقت مذہب خاص کے اس طرح  
کے کہ یہ ان مذہب کے اس دن ہوتی ہیں  
سایم راستے برائی در در کر کے  
ملت یا ان کا شمار ہوتا ہے



ترجمہ اردو فیوض العربیہ

۱۰۴

فیوض العربیہ

بین الحق والباطل فہمذیل یعقد وجود تشبیہ  
الافراد علی الواسطی بان ملتہ فی هذا المذہب  
الطرف کے کسب طرف میں تارن در میان حق و باطل کو  
منعقد ہوا جو کہ تشبیہی طور پر اہل اسلام میں ملکہ کلمتیں ہوتی ہیں

## چند جدید مطبوعات کتب خانہ رحیمیہ رضویہ

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
حیات المسلمین کلان مکمل	۵۰	تعلیمات اسلام کا اثر آفرین	۲	خطبات الاحکام	۵
مکمل اعمال قرآنی ہر سہ صفحہ	۱۰	صفائی معاملات	۵	مجموعہ خطبات اثرورہ	۱۲
الورد الشہدی	لکھ	آداب المساجد	۵	خطب المفتریہ	۲
جو اہر خمسہ کامل ہر سہ صفحہ	۵۰	المصالح العقلیہ و تعلیمیہ	۵	خطب مولانا اسماعیل شہید	۲
یاو کا جینی	۵۰	فرائض اردو	۱۲	تفسیر المبتدی	۳
جدید مکمل ویدل شہدی زیور	۵۰	تاریخ الاسلام	لکھ	ممد فیوض	۱۲
توسیع الفسوح	۵۰	حیات شیخ الہند	۵	بہار باران	۵
گلدستہ تعالیم اسلام حسنہ علیہ	۱۰	حکایات صحابہ	۵	بہار بوستان	۵
مالہ مدینہ قاری	۵۰	سیرت رسول مقبول	۵	حد باری	۲
تکمیل یقین	لکھ	فشر الطیب	۵	پند نامہ	۲
تلیغ دین عشی	۵۰	ادب السیر	۵	گلستان	۵
تسمیل تصدائیل	۵	المصالحات	۵	بوستان	۵
حقوق البیت	۵	عمدۃ الغات القرآن	۵	آندنامہ	۳
انقول الصواب	۲	کریا اخات	۵	کریا احلی قسلم	۳
آداب المعاشرت	۲	فیض سبانی	۵	رسالہ نادر	۳

ہر قسم کی درسی اور غیر درسی، مذہبی کتب، سستی، عمدہ، باکفایت

لکھ کاستہ

ترجمہ

لکھ کاستہ

کتب خانہ رحیمیہ

یہ کتاب اس پتہ سے بھی ملتی ہے۔ محمد عبدالعلیم صاحب مالک مطبع مہتابی۔ دہلی۔۔۔۔۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله والمنته کہ اس سالہ ۱۴۰۹ھ

مفتبرکہ میں حضرت مصنف علیہ الرحمۃ نے

نے بحواب خط آفندی اسطیل بن عبداللہ الرومی ثم المدنی بین

اقوال شیخ اکبر قائل الوحۃ الوجود و اقوال شیخ مجدد قائل

وحدة الشہود کے باطن الوجہ تطبیق دی ہے جو حضرات صوفیہ

کے دیکھنے کے لائق ہے۔ المعروف بکتوب مدنی معتبرہ و الملتب

**فِی صِلَۃِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ وَالشَّہُوْدِ**

مصنفہ حضرت مجدد الشریعت مجدد الطریق دلی نعمت حکیم امت

مصطفویہ جد امجدی مولانا و مخدو منا و مرشدنا جناب

شاہ ولی اللہ صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ دہلوی جکو

اس سے پہلے عموی کرم مولوی سید احمد صاحب دلی الہی

مرحوم نے طبع کیا تھا جو نا تھوٹا تھا

فروخت ہو گیا اب ان کے ہمیشہ زاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد حقوق محفوظا میں۔

باروم

محبوب الطابع برنی پریس میں چھپوایا۔

قیمت فی جلد ۱۰/-

وحدت الوجود کے سلسلے میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی و علمی مقالہ جو آپ کے رسوخ فی التصوف کی واضح دلیل ہے۔

## مشاہد صاحبیہ کا ذاتی تعارف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

من العبد الضعیف احمدمدعو بولی اللہ  
بن عبد الرحیم الدہلوی عفا اللہ  
عنه ووفقه لما یحبہ ویرضاه الی افندی  
اصغیل بن عبد اللہ الدرویشی ثم اللہ فی  
لوصلہ اللہ تعالیٰ الی ما یرجوہ ویتنہ  
اما بعد فانی احمد الیک اللہ الذی لا اله  
الا هو واصلی واسلم علی نبیہ المصطفی  
والہ واصحابہ اجمعین قد وصل الی کتابک  
الذی سألک فی ذلہ عن وحدۃ الوجود  
علی ما ذکرہ الشیخ الاکبر واتباعہ وعن  
وحدۃ الشہود علی ما ذکرہ الشیخ المجدد  
وہل یکن التطیق بیضا رضی اللہ تعالیٰ  
عن الجميع وارضاهم فالعلو  
اخوانی رحمکم اللہ ان کل  
زمانہ وکل قرن علما اصابہم  
فی نقاسیلہ رحمۃ اللہ عز وجل

بندہ ضعیف احمد نے ولی اللہ کہتے ہیں  
ابن عبد الرحیم دہلوی عفی عنہ کھڑے خدا تعالیٰ  
اُسے توفیق دے اُسکی جو اُسے محبوب اور مہین  
وہ راضی جو آقادی اسماعیل بن عبد اللہ دمی ثم اللہ فی  
کی طرف خدا تعالیٰ اُنکی اُمید بن اور آرزو میں برآہ  
اُسکے بعد میں خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں اُسکے سوا کوئی  
الہ نہیں اور میں درود بھیجتا ہوں اُسکے بنی مصطفیٰ کو  
آل و صحابہ پر سب پر آپکا خط مجھ کو پہنچا جس میں آپنے  
دریافت کیا ہے وحدت وجود کو جیسا  
بیان کیا ہے شیخ اکبر اور اُن کے پیروں نے  
اور وحدت شہود کو جیسے ذکر کیا ہے شیخ مجدد  
اور اس اس کو کہ تطیق دونوں قولوں میں ممکن ہے  
یا نہیں ممکن سب راضی ہو اور انکو خوش رکھے  
تو جان لینا چاہیئے اے میرے بھائی خدا تم پر  
رحمت کرے کہ ہر زمانہ میں ایک قرن ہوا  
اور ہر قرن میں اللہ کی رحمت کی تعمیر کا ایک علم ہے

ابن عبد الرحیم الدہلوی عفا اللہ عنہ

<p>جوابل قرن کو پہونچتا ہے اور جو تم غوکرو اس اُمت مرحومہ کا حال آواکل جب شرع جمع و تصیف نہیں ہوئی تھی اور نہ فنون ادب اور نہ اُن کی بہت بحث تھی۔ اور شیک اللہ کا الہام اُن کم سینوں میں ظاہر کرتا ہے ایک علم بجا یک کے اپنی حکمت کے موافق ہر دورے میں یہ امر کچھ تیر نفی نہیں۔ اور ہمارے حقیقین اس دور میں اللہ کی رحمتوں کی تعمیل میں یہ ہے کہ جمع ہوں ہمارے سینوں میں علوم اس اُمت مرحومہ کے علماء کے علم معقول و علم منقول و علم مکتوف اور مطابق ہوں بعض علم بعض علموں نے۔ اور خلاف درمیانے متجاویز اور ہر قول اپنے مقام پر قرار پائے تو یہ اصل و قاعدہ مقرر ہوا ہے۔ فنون علم فقہ اور کام اور تصوف وغیرہ میں اللہ کا شکر ہے اور اُسکی توفیق پر اور یہ جانئے کہ اللہ کی معرفت بموجب قول خضر علیہ السلام کے مانند ایک یا بے پایاں کے ہر جی نہ ابتداء انتہا اور پس دریا میں منکملن ایسے ہیں جیسے ایک سوئی کو غوطہ دیگر دریا میں نہ نکال تو دریا کا کچھ کم نہیں ہو جاتا۔ یا چڑیا پانی بی جا تو دریا کچھ کم نہیں پس ہر شخص ایک کمال کی خبر دیتا ہے نہ دوسری اور ہر کوئی ایک کمال کا وصف کرتا ہے سو اور جانوں کے بموجب اس شعر کے جسکا مضمون یہ ہے کہ وصف کرنا تو</p>	<p>وان تألم حال ادائل هذه الامة المرحومة حين لم تدون علوم الشرع ولا فنون الادب ولا وقع عنها كثير وانه لم يزل الهام الحق يبرز في صدورهم علماً بعد علم على حب حكته في كل دورة لم يخف عليكم هذه المعنى وان يصيبنا في هذه الدورة من تقاسم رحمة الله ان يجتمع في صدورنا علوم علماء هذه الامة معقولها ومنقولها ومكتوفها وينطبق بعضها على بعض ويضلل الخلاف بينهما ويستقر كل قول في مقرة فهذا الاصل منسحب على فنون العلم من الفقه والكلام والتصوف وغيره الحمد لله وتوفيقه واعلموا ان معرفة الحق على ما قاله الخضر كبر لحي لا مبدأ ولا منتهى له وان المتكلمين بها كالابرة المغوسة فيه لم ينقص من البحر شيئاً او كالعصافير تشرب منه حاجتها ثم تصدرف كل واحد لا يخبر الا عن كمال دون كمال ولا يصف الاجمالاً دون جمال ولا على تفنن واصفيه بوصفه</p>
--	---

وفیق الزمان ولم یوصف وفی  
مثل هذه المواضع يتفرق المسموع  
فرق فمن عرف مسقط الإشارة  
كل واحد والمواضع الذميمة اخبر عنه  
جعل كل قول قبل في محله صدق الجميع  
ومن حاله اختلاف العبارات تنوع  
الامارات ولم يقدر على الخلوص منها  
الحيز الاختلاف هذا بقى في حيزه حلا  
مثل ذلك كمثل اناس عميان كفوا الشجرة  
بليسونها ويدا وقونها فوجد بعضهم  
وبعضهم اعضانها وبعضهم انهارها  
وبعضهم انهارها ثم قعدوا يتحدثون  
فقال بعضهم ان الشجرة احسام ملس  
وقال الاخر انما هي اعداد وقال بعضهم  
انما هي في غاية اللين والنعومة وقال  
الاخر في غاية الخشونة والصلابة  
وقال الاخر في غاية العراوة قال الاخر  
في غاية المرارة والعذومة وقال  
الاخر انها لا طعم لها اصلا وقال  
بعضهم لها رائحة طيبة وقال  
الاخر لا رائحة لها فلما اختلفت انما  
وبلهم جعل بعضهم يكذب بعضا  
وجعل بعضهم يبعث فجاها اخر متميزا  
منهم بالانما وان كان دونهم في  
كثير من الامور التي يدع الناس بها

تفنن میں مانہ گذر جاتا ہے اور اسکا وصف  
ہینین ہوتا۔ اور ایسے موقعوں میں سنو والوں کے  
فرق ہو جاتے ہیں۔ اس میں ہر ایک کے اثناء کے  
مقام کو پہچان لیا۔ اور اس جگہ کو بھی خبر  
دی ہے وہ ہر قول کو اسکی جائز نظر کرتا ہے  
اور بکے قول متفرق کی تصدیق کرتا ہی اور جو  
پڑ گیا اختلاف میں عبارتوں کے اور طرح کی،  
اشاروں کے اور وہ اس میں سے نکل سکا اور پوچھ  
سکا اس مقام اختلاف تک وہ حیران نہ ہوا  
مثال ایسی جو کچھ اندھے درخت ڈھونڈتے تھے اسکو  
گھیر لیا انہوں نے بعضوں نے تو اس درخت  
کے پتے معلوم کیے اور بعضوں نے اسکی ٹہنیان  
اور بعضوں نے اسکے پھول اور بعضوں نے پھل  
بھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے بعضوں نے تو کہا کہ  
درخت جسم نرم ہے اور بعضوں نے کہا کہ  
درخت لکڑیاں ہیں اور بعضوں نے کہوہ نہایت  
نرم و نازک ہے اور بعضوں نے کہا نہایت کھردرا  
اور سخت ہے اور بعضوں نے نہایت چمکے اور بعضوں نے  
کہا بہت کڑا اور کیلا ہے۔ اور بعضوں نے کہا کچھ  
نرد اس میں ہینین اور بعضوں نے کہا نہایت خوشبو ہے  
اور بعضوں نے کہا اس میں کچھ بو ہی نہیں سب  
کے قول مختلف ہوئے۔ ایک دوسرے کو ٹھٹھکانے  
لگے بعضے گایاں دینے لگے ایک دوسرے کو سہیز  
ایک شخص اور آیا جو ان سے ممتاز تھا انہوں  
کے سبب۔ اگرچہ کم تھا ان وصفوں میں خبی



بعضہم بعضاً بحسن الصوت،  
وقوة البطش ومال السمع و  
الذوق واللمس فقال كل امة جميعكم  
صحيح في الاصل خطأ باعتبار الحصر  
ثم انه ارجع كل قول الى مرجعه و  
بين لكل اشارة مسقط يسقط عليه  
ثم ان العارفين الجامعين بين علم  
الظاهر والباطن قد يكون كشفهم صحيحاً  
ولم يعم بعض الظلاء في توجيه كلام القلاء  
وتعين مرادهم وهذا الخطاء لا يقدح  
في معرفتهم بالله ولا يضر ما لهم فاما  
توجيه الكلام وتعين محله خارج عن  
الكشف شعيرة من الاجتهاد والتحرر  
الذين يشاركون فيها علماء الظاهر بل  
العوام ايضا واعلموا ان وحدة الوجود  
ووحدة الشهود لفظتان تطلقان في  
موضعين فتارة تستعملان في مباحث  
السير الى الله عز وجل فيقال هذا الله  
مقامه وحدة الوجود وذلك مقامه  
وحدة الشهود ومعنى وحدة الوجود هي  
الاستغراق في معرفة الحقيقة الجامعة  
يعني العالم فيها بحيث يسقط عنه  
احكام التفرد والماثر التي معرفة  
الخبر والشرعية عليها والشرع والحق  
مقدوران عنهما مبنان لها التقريران

بہت لوگ تعریف کرتے ہیں ایک دوسرے کی  
جیسے خوش آوازی۔ اور قوت و توانائی کمال  
سماعت۔ اور ذوق اور لمس میں اسے کہا تم  
سب کا کام اصل میں صحیح ہے جس کے اعتبار سے خطاب ہے  
پھر اسے ہر ایک قول کو اس کے مزج کی طرف رجوع  
کیا۔ اور بیان ہر اشارہ کا مقام پھر جو عارف  
صاحب ظاہر و باطن میں دونوں کے جامع ہیں  
کبھی انکا کشف صحیح ہوتا ہے۔ اور اسکو کبھی خطا  
لاحق ہو جاتی ہے۔ پہلے لوگوں کی وجہ بیان  
کرنے میں اور ان کے مطلب کے متعین کر نہیں  
اور یہ خطا کچھ اونپر اعتراض نہیں اس کی نفرت  
میں اور ان کے کمال کو نقصان نہیں پہنچاتی،  
کیونکہ توجیہ کلام اور اسکو محل کے متعین کرنا کشف  
خارج ہے یہ تحریر و اجتہاد کا شعبہ جہیں علمائے  
ظاہر و شرکاء ہیں بلکہ عوام بھی یہ جانو کہ وحدۃ الوجود  
اور وحدۃ الشہود دو لفظ ہیں کہ دو جگہ بولے  
جاتے کبھی تو متعلی ہوتے ہیں بحث میں سر  
الہی اللہ کے۔ تو کہا جاتا ہے کہ اس سالک  
کا مقام وحدۃ الوجود ہے اور اس سالک  
کا مقام وحدۃ الشہود ہے۔ اور معنی وحدۃ الوجود  
کے یہاں استغراق پر معرفت میں ایسی حقیقت  
جامعہ کے جو عالم کو فانی کر دیتی ہے اس حقیقت  
کہ ساقط ہو جائیں۔ اس کے احکام تفرقہ اور  
تمیز کی چیز معرفت خیر و شر کے ہو اور شرع اور عقل  
اور دن سے خبر دیتی ہے اور بہت بیان اور

وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود

## وحدۃ الشیوہ

واو فی اخیر ہذا مقام عمل فیہ  
بعض السالکین حتی یخلصہ اللہ تعالیٰ  
منہ ومعنی وحدۃ الشیوہ الجمع  
بین احکام الجمع والتفرقة فیعلم ان  
الاشیاء واحدة بوجه من الوجوه،  
کثیر مباحۃ بوجه آخر و ہذا المقام اتم  
ادفع من الاول و ہذا الاصطلاح  
اخذتہ عن بعض اتباع الشیخ ادم التوکر  
قدس سرہ و تلمذہ نسعلانی فی معرفۃ حقیقۃ  
الاشیاء علی ما ہی علیہ فنظرنا فی وجہ  
الحدیث بالقائم فوقع عند قوم ان  
العالمات من جمیعہ فی حقیقۃ واحدة  
کما ان صورة الانسان وصورة الفیث  
وصورة النمل متواردات علی الشمع،  
والطبعیۃ الشمعیۃ باقیۃ فی  
جمیع الحالات لکن الشمع لا یسمی  
باسم القایم لکن لا وجود لہا الا  
بضم ضمیمۃ ہی الشمع و وقع عند اخرین  
ان العالم عکس الاسماء والصفات  
انطبعت فی مرآۃ الاعدام المقابله،  
لذلک الاسماء والصفات کما ان القدرۃ  
تقابلہا عدم و هو العجز فلما  
انعکس ضو القدرۃ فی مرآۃ العجز ضلقت قدرۃ  
قدرۃ ممکنۃ و علی ہذا  
القیاس سائر الصفات

خبر اسکی دی ہی، اور چھ ایسا مقام ہے  
جس میں بعض سالک تھنے رہتے ہیں جبکہ  
اللہ اس سے خلاصی دے اور وحدۃ الشیوہ کے  
معنی ہیں۔ جمع کرنا احکام جمع اور تفرقہ کا پس  
جانا جاتا ہے کہ سب چیزیں واحد ہیں ایک ہو کر  
اور بہت مختل ہیں ایک وجہ سے اور یہ مقام  
اتم اور ارفع ہے پہلے مقام سے اسکی اصطلاح  
میں اخذ کی ہے شیخ آدم نووی قدس سرہ کہ  
بعض اتباع سے۔ اور کبھی وحدۃ الوجود اور وحدۃ  
الشیوہ دونوں لفظ مستعمل ہوتے ہیں حقائق اشیا کی  
معرفت پر جسے وہ میں پس نظر کہ حادثہ قدیم کو  
رابطہ پر تو ایک قوم کے نزدیک واقع ہوا کہ عالم کس  
مجموعہ میں حقیقت واحد میں جیسے صوت انسان  
کی اور صورت گھوڑے کی اور صوت گدھے کی  
ان سب کو موم کی بنالین تو موم کی طبیعت اتی  
ہے ہر حال میں۔ اب اس موم کی صورت کو  
موم نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں یہ انسان ہے یہ گھوڑا  
وغیرہ ہے۔ لیکن وہ صورتیں حقیقت میں مثالین  
ہیں جنکا وجود نہیں مگر موم کے سبب اور ایک  
قوم کے نزدیک یہ واقع ہوا کہ عالم جو ہے  
عکس ہے۔ اسماء و صفات کے جو قطع ہوئے ہیں  
اعدام کے آئینوں میں وہ اعدام جو ان اسماء  
و صفات کے مقابلہ میں جیسے قدرۃ کے مقابلہ میں  
عدم کہ وہ عجز جو توجہ منعکس ہوئی قدر کی روشنی عجز  
کے آئینہ میں تو ہو گئی قدرت ممکنہ اور اس طرح

والوجود ایضا علی هذا  
الاسلوب فالمدھب الاول یسمی  
بوحدة الوجود والثانی بوحدة  
الشیوہ وقد وقع عندنا ان  
المکتشفین صححوا جمیعاً لکن  
القول بان وحدة الشیوہ علی  
هذا المعنی لم یقل به الشیخ العربی  
سہو بل الشیخ واتباعه بل الحکماء  
ایضاً یقولون بہا وذلک لان  
محصل هذا القول بعد التہذیب  
والتخلص من المحاذیر والاشغالات  
الوجوب صعب الفہم ہوان حقائق  
الامکانیۃ اضعف وانقص والحقیقۃ  
الوجودیۃ اقوی بحیث یمکن  
ان یقال للحقائق الامکانیۃ انها  
اعدام ظہر فیہا صور للوجود  
والاخفاء ان هذا القول متفق  
علیہ وهذا الذی سألتمونی،  
عندہ یحتاج الی تفصیل فاستعوا  
لما یتلی علیکم باذان واعیۃ اعلوا  
رحمکم اللہ ان اول ما یفہم المسلم  
ویمخلص الیہ من لصوص الکتاب  
والسبۃ بل یمخلص الی کل صاحب عقل  
ان الحق عزوجل موجود جزئی  
مثل سائر الجزیات لانه قد لیم

باقی صفات کامل ہے۔ اور وجود بھی اسی  
طریق پر ہے۔ تو پہلے مذہب کا نام وحدۃ  
الوجود ہے۔ اور دوسرے کا نام وحدۃ الشیوہ  
ہے اور ہمارے نزدیک دونوں مکاشفہ  
صحیح ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ شیخ عزیزی نے  
وحدت شہودی اس مبنی پر نہیں کیے۔ یہ سہو  
ہے بلکہ شیخ اور اتباع شیخ نے بلکہ حکماء نے  
بھی کہی ہے۔ اس واسطے کہ اس قول کا حاصل  
بعد تہذیب و تخلیص مجازاً اور استقرار و تسکین  
جو واجب دیتے ہیں صعبت فہم کو یہی ہے  
کہ حقائق امکانیہ بہت ضعیف اور بہت  
ناقص ہیں۔ اور حقیقت وجود یہ بہت  
پوری اور بہت قوی ہے۔ اسی میں  
کہ ممکن ہے۔ کہ یہ کہا جائے۔ کہ حقائق  
امکانیہ اعدام ہیں کہ ان میں صور موجود ظاہر  
ہوئیں۔ اور کچھ چھپا نہیں کہ یہ قول متفق  
علیہ ہے۔ اور یہی ہے وہ جو تم نے ہم  
سے دریافت کیا ہے۔ اسی تفصیل کی کتاب  
پس تم سنو جو بیان کروں خوب غور  
سے جالو تم اللہ تعالیٰ تمہارے رحم کرے  
کہ جو مسلمان پہلے سمجھتا ہے اور جس سے  
رہائی پاتا ہے۔ نفوس کتاب اور سنت کو  
بلکہ صاحب عقل سے وہ یہ سمجھ ہے حق  
عزوجل موجود جزئی ہے مانند اور  
جذبات کے گردہ قدیم ہے عالم میں

فی العالم خالق لهم رازق  
 ایاہم وحد العلم هو الذی مجده  
 فی صدر کل عاقل قبل ان یارس  
 ریاضۃ نفسانیہ او معین فی المعقولات  
 وهو کلف بہ الشرع الناس والترغ  
 الا للہی لم یكلف الناس کلما اودعه  
 اللہ عزوجل فی فطرۃہم تبصرو النوعیۃ  
 سواء کان ذلک الشئ تکلفا علما او غلا  
 ولم یخرج الشرع علیہم لایما ید الیہ  
 فطرۃہم وهو متکون فیہم قال اللہ  
 تبارک وتعالیٰ فطرۃ اللہ الی فطرۃ کائناتہ  
 علیہا لا تبدل تخلق اللہ وقال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود یولد  
 علی الفطرۃ الحدیث وهذا معرفۃ  
 صحیحۃ واشد اصادقۃ مرجعہا تجلی  
 من التجلیات الحق عزوجل قد لم یذکر  
 فی النص الا فی قبل ان یتحقق الزمان  
 حدیث الحدوث وذلک لان التفسیر  
 البشریۃ لہا الخذلان الیہ کما ان الخذلان  
 الحدید الی مقناطیس ومیل الیہ  
 مثل میل النار الی جہۃ الفوق وکلی  
 الارض الی جہۃ التحت وصادق  
 ما قال بعضهم لقد صرت  
 مقناطسہا فقلوبنا یدبجذبک الیہا  
 الیک تمیل وھنی الحق

موثر ہے اور خالق اور رازق سکا ہے اور  
 یہ وہ علم ہے جو ہر صاحب عقل ایسے سینہ میں پاتا  
 ہے۔ پہلے اس سے کہ ریاضت نفس کی مشق کرے  
 یا غور نہ کرے معقول میں اور وہ یہ ہے جسے  
 سب شرع نے لوگوں کو مکلف کیا ہے اور شرع  
 ایسی اُسی کی تکلیف دیتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ  
 نے انہی فطرت میں امانت رکھا ہے موافق  
 صورت نوعیہ کے برابر ہے خود وہ شے کہ جسے سب سے  
 تکلیف دیتی ہے از روئے علم و عمل کے ہو اور  
 شرع شریف کے لوگوں پر بجز اسکو خدا تعالیٰ نے انہی  
 فطرت میں مسکن یعنی رکھ چھوڑا ہے جو حق قائم کرے چنانچہ  
 خدا تبارک تعالیٰ فرمایا ہے فطرۃ اللہ الی فطرۃ کائنات علیہا لا  
 تبدل خلق اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل مولود  
 یولد علی الفطرۃ الحدیث اور یہ معرفت صحیحہ  
 اور اشارہ صادق ہے۔ کہ اس کا  
 مرجع اللہ تعالیٰ کی تخلیوں میں ایک تجلی ہے  
 قدیم ہے ظاہر ہوا۔ نفس رحمانی میں اس سے  
 پہلے کہ زمانہ متحقق ہوا اور حدوث کی حدیث  
 ہو اور یہ ایسے کہ نفوس بشریہ کو اسکی طرف  
 کش ہے جسے لوہے کو کش ہے مقناطیس  
 کی طرف اور آگ کو سیل ہے فوق کی طرف اور  
 خاک کو میل ہے تحت کی طرف کیا تم  
 اور تج کسی نے یہ شعر کہا ہے  
 لقد صرت مقناطیساً فقلوبنا یدبجذبک الیہ  
 الیک تمیل وھنی الحق پس نام رکھا گیا حق کا

عز وجل الوصول اے ہذا الفیصل بطلان  
 بقاء اللہ وجعل کل مایعین الانسان  
 هذا الوصول یتلخصہ عن طاعة وجعل  
 ما یبعثہ عنہ او یعلق قلبہ عنہ اغاوی،  
 هذا المعنی اشہد ان لا اله الا الله علیہ السلام  
 حیث قال مقولون ربکم عز وجل کما ترون فی  
 لیلۃ البدر لا تضامون علی رؤیتہ فان  
 استطعتم ان تعقبوا علی صلوۃ قبل طلوع  
 الشمس وقبل غروبہا فاعلموا او هذا الفیصل  
 هو میزان الخیر والشر کما اشار الیہ و  
 هذا الفیصل هو الذی ینطق علیہ الاسماء الالہیہ  
 تسعة التسعون وهو الذی اخبر عنہ النبی صلعم  
 حین سل ابن کثیر ینا قبل ان یخلقه خلقہ  
 فقال کان فی غمء ما فوقہ ہواء وما تحتہ  
 ہواء وهو الذی اخبر عنہ الصوفیہ بقولہم  
 ان الوجود ظہور فی مظہرین مظہر واجب  
 لہ التأثير والقہر والفعل والتنزیہ وهو  
 مظہر ممکن لہ التأثير والانتقہل والافتقار  
 والافتقار وقال الشیخ محی الدین ابن علی  
 العربی ذوق الانبیاء والاولیاء یدل علی  
 ان ہذا الاداعۃ متحدۃ انتہی فمن اثبت الفیصل  
 هو صاب الفطرۃ التي فطر الناس علیہا وافتقار  
 الانبیاء والاولیاء فی مقہمہم نزلہم من لہیئہ  
 احط الفطرۃ وما بین الانبیاء والاولیاء فی مقہم  
 برہم وصار ندیقا محی یلوکذ لک کل من کو

وصول اس تجلی کا موت کے بعد لقاء اللہ اور  
 گردانی گئی جو چیز کہ اعانت کرے انسان کی اس  
 وصول پر کہ اسکا سینہ روشن ہوتا ہو عبادت اور  
 جو چیز کہ اس سرور کرے اول اسکا متعلق ہو اسکا نام  
 گناہ اور اسی میں کھڑی اشارہ فرمایا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے جو فرمایا جو شہرہ زکیم عز وجل کما ترون فی  
 البدر لا تضامون فی رؤیتہ فان استطعتم ان تعقبوا  
 علی صلوۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا فاعلموا  
 اور یہی تجلی میزان بر خیر و شر کی جیسے ہم اشارہ  
 کر چکے ہیں۔ اور یہی تجلی ہے حیر اللہ تعالیٰ کو  
 نود نہ نام منطبق ہوتے ہیں اور وہ یہی تجلی ہے  
 جسکی نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خبر دی ہے  
 جب کسی نے آپ کو پوچھا کہ ہمارا رب کہا تھا جب خلقت  
 کو پیدا نہیں کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ عارین کہ انکو  
 فوق جو ہلو ہے اور تحت بھی ہوا۔ اور یہی جو صفیہ نے کہا کہ  
 کہ وہ جو ظاہر ہوا د و مظہروں میں ایک مظہر وہ جسکو  
 تاثیر واجب۔ اور قہر اور منترہ ہونا۔ اور ایک  
 مظہر وہ جسکی لیے ممکن ہے تاثیر اور قہر ہونا اور  
 قبل قبول کرنا۔ اور آلودگی اور کہا ہی شیخ محی الدین ابن  
 علی عربی نے کہ انبیاء اولیاء کا ذوق دلالت کرتا ہے  
 کہ وہ ان ارادہ متحدہ انتہی پس جو ثابت کیا اس تجلی کو ایسا  
 جیسے وہ ہر تو اس فطرت کو پہونچ گیا جس فطرت پر اللہ نے  
 لوگوں کو پیدا کیا جو اور موافق ہو اللہ کی معرفت میں انبیاء  
 اور اولیاء کی اور جو ثابت کیا انکی غما کی فطرت اور میں جو بیانی ہو  
 نبیاء اولیاء اللہ کی معرفت میں اور زندق اور ہر ہو گیا اس طرح

عز وجل الوصول

عز وجل الوصول  
 عارین کہ انکو  
 فوق جو ہلو ہے  
 اور تحت بھی ہوا  
 اور یہی جو صفیہ  
 نے کہا کہ وہ جو  
 ظاہر ہوا د و مظہروں  
 میں ایک مظہر وہ جسکو  
 تاثیر واجب۔ اور قہر  
 اور منترہ ہونا۔ اور ایک  
 مظہر وہ جسکی لیے  
 ممکن ہے تاثیر اور قہر  
 ہونا اور قبل قبول  
 کرنا۔ اور آلودگی اور  
 کہا ہی شیخ محی الدین  
 ابن علی عربی نے کہ  
 انبیاء اولیاء کا ذوق  
 دلالت کرتا ہے کہ وہ  
 ان ارادہ متحدہ انتہی  
 پس جو ثابت کیا اس  
 تجلی کو ایسا جیسے وہ  
 ہر تو اس فطرت کو  
 پہونچ گیا جس فطرت  
 پر اللہ نے لوگوں کو  
 پیدا کیا جو اور موافق  
 ہو اللہ کی معرفت میں  
 انبیاء اور اولیاء کی  
 اور جو ثابت کیا انکی  
 غما کی فطرت اور میں  
 جو بیانی ہو نبیاء  
 اولیاء اللہ کی معرفت  
 میں اور زندق اور ہر  
 ہو گیا اس طرح



علماء اودعه الحق في جذرة خلقه الانسان اذ  
عليه التكليف فهو الزندقي فكذلك علم  
ان الفطرة التي يكون منكورة ليقا ان حقائق  
الاشياء ثابتة وان للاشياء وجودا خاصة  
بدور عليها خواصها كالنار محرق والماء يطفئ  
والنخل حاد والكافور بارح والصلو خير  
والزنا شر فمن لم يقل بذلك قام عليه الحرج  
من نفسه على نفسه وكذلك الدلائل من  
نفسه على نفسه ووقع في حقها عبادت  
الاحوال والاراء وقد عرفنا من سنة الشائع  
عليه الصلو والسلام انه بمنع التعبد بطور  
الفطرة ونهي عن الخوض فيما سوى ذلك الا  
ان الصوفية عرفوا ان الله اناجر على  
العقل وخصوة الانسانية فلو ان انسانا  
استعمل فخر عقله وخاص ذلك له وانسانا  
كان مهيأ عنه لكيفية مخصوص بطور  
طراء طور العقل وبها هم من البشر في الجملة  
فقد خاض الناس بعد احكام هذا الامر  
جبلوا عليه في علم اخر وهو ان  
الاشياء للعقول والمحموسات مشتركة  
في الوجود وهو المعنى الذي به تفارق  
هذا الاشياء المعدوم فانا قد تصو  
المثلث مثلا فنعقل انه ليس بموجود  
وقد تصو ونعقل انه موجود ولا بد ان  
المثلث الثاني يفارق المصنوع الاول

تصوف  
نفسی وادبی  
نفسی وادبی  
نفسی وادبی

بہا ہر ہر

جو انکار کیا اس علم کا جو اللہ نے فطر انسان کی اصل پر  
انکار کیا اور اس پر احکام شروع کا مدار وہ بھی زندیق ہو  
اور اس طرح علوم سے ہر ایسی فطرت جسکا منکر زندیق ہو  
یہ تھا اشیائے ثابت ہیں اور یہ کہ اشیاء کی واسطے وجود حاصل ہے  
چیز انہی خواص کے ہم کا مدار ہے جیسا آگ اسکا خواص  
جلا دینے اور پانی کا خواص بجا دینا اور سوخت  
گرم ہے اور کافور سرد اور غازی سرد اور زنا شر ہے  
جو اسکا قائل ہو تو خود اسے نفس جہنم قائم ہوگی  
اور حطلا بھی خود اسکی نفس کی اور بڑ جائیگا گڑھے  
میں نہایت ہی ہستی احوال آرا کی طرح اور ہم نے جائیداد  
سنت شاعر صلعم سے کہنے منع کیا ہو طور فطرت سے  
تجاوز کر جائیگا اور سخی کی خوض کرنے میں اسے سوائے  
لیکن صوفیوں نے یہ پہچان لیا کہ تہی بیشک جاری ہوئی  
ہے عقل پر اور صورت انسان پر تو انسان اگر اس میں  
عقل صرف کرے اور خوض کرے اس میں اس سبب سے  
کہ وہ انسان تو اس سے نہیں ہو لیکن وہ خوض کرتے ہیں  
ایسے طور سے جو عقل کی طرح آگئی ہو اور اس میں  
کہ وہ بشر میں حاصل بیشک ہو گویا خواص کی بدولت  
اس ایسی اصل کے چیرہ سرشت اور میت کو گئے ہیں  
ایک در علم میں اور وہ علم یہ ہے کہ اشیاء متعقود متعقود  
مشترک ہیں وجود میں اور وہ ہی معنی ہیں جس جدا  
بدا یہ اشیاء معدوم بخیر کہ کسی تصور کرتے ہیں مثلث  
کا مشا اور ہم جانتے ہیں کہ وہ موجود نہیں اور کسی ہم تصور  
اور جانتے ہیں کہ وہ موجود ہیں اور ضرور پہلے مثلث  
وجود و سر مثلث متعقود ہے وہ ملحد اور جدا ہے اور

والذی هو یقارقه هو الموجود وهو لا یكون سیداً  
للقابلية والفاعلية فی هذه الاشياء متمایزاً  
وهی الفصول المراتبة علی الوجود والامور التي بها  
یسعی الفریقان لسان والحد والبعید هذه الاسماء  
والتي بها یقید فی نفسها کل منهما من الاحکام  
والاثار ثم اختلفوا فی حقیقه هذا الوجود  
کیفیه الفهمها فقیل الوجود امر انتزاعی حقیقی  
به الماهیات والجاعل لم یجعل للماهية ماهية  
موجودة اقول هذا القول صادق فی نفسه،  
خطأ باعتبار معرفه الوجود لکن ذکره  
فی بحث الوجود الحقیقی فاننا ندرک لاهما الله  
امر انتزاعی سیمیه بالوجود ونصف به الماهیات  
والانقسام به اثر من اثار جعل الجاعل سبباً  
وقیل الجاعل جعل الماهية واصدرها من نفسه  
بعد اصداها نظر الناظرین الی بعض  
احوالها من ظهور الفاعلية و  
القابلية ونحو ذلك فار تنسب فی  
صدورهم عند ذلک صوراً تسمی بالوجود  
اقول هذا الصیاقول صادق فی نفسه  
خطأ باعتبار معرفه الوجود فیه  
فاننا ندرک قطعاً اموراً متمایزة فی الخارج  
نسبها بالاسماء المختلفة ولا هم منها انتزاعی  
والحق ان هالک وجوداً خاصة نسبها بالماهيات  
مخوفة بین وجودین اخرین احدهما الوجود  
الواحد فی المنسبط علی هذا کل الموجودات وهو

جسے دونوں میں جدائی ہے وہ موجود ہے اور وہی مبدع  
اور فاعلیہ ان اشیا میں اور متمایز یعنی امتیاز و الامور  
کہ وہ خصوصیتاً نازدہ ہیں۔ وجود کو اور وہی ایسے اثر ہے نام  
رکھا گیا ہے۔ گھوڑا اور انسان اور گدھا۔ اوائٹ ان  
ناموں کو اور وہی جسے مقدر کئے ہیں احکام اور آثار  
پھر ان لوگوں نے اختلاف کیا اس وجود کی حقیقت میں  
اور اسکی الفہام کی کیفیت میں تو بعضوں نے کہا کہ الوجود امر  
انتزاعی یتصف بہ المایات۔ یعنی وجود ایک امر انتزاعی ہے  
جس سے مابین متصف ہوتی ہیں۔ اور جال نے مابین کو  
ماہیت کیا کہ نہ وجود کو جو لیکن مابین کو موجود کر دیا ہے۔  
میں کہتا ہوں یہ امر سچا فی نفسہ خطا ہے باعتبار معرفت وجود کے  
لیکن اسکا ذکر میں حقیقی کہ ہے کیونکہ ہم ادراک کرتے ہیں ضرور  
ایک امر انتزاعی جسکا ہم نام رکھتے ہیں وجود اور اس وصف کو نیز  
ماہیات کا۔ اور اس وصف کا ایک اثر ہے اثر میں جس جاعل کی  
اور سبب اور بعضوں نے کہا کہ جاعل نے بنایا مابین کو اور  
صادر کیا اپنے نفس کو اور جاعل مابین کے صادر ہو کر دیکھے  
والوں نے دیکھا۔ اور مابین کا بعض حال ظہور فاعلیت اور  
اور قابلیت وغیرہ کا تو ان کے دین متعین ہوئی ایک صورت  
کہ اسکا نام وجود ہے۔ میں کہتا ہوں یہ بھی قول صادق ہے  
فی نفسہ اور خطا ہے باعتبار معرفت وجود کے نتیجہ اسکی  
کیونکہ ہم ادراک کرتے ہیں قطعاً ایسے امور متمایزہ فی الخارج  
جسے ہم مختلف نام رکھتے ہیں اور ضرور وہ اثر جاعل کا ہے  
ج بات یہ ہے کہ وہان وجودات خاصہ ہیں جسکا ہم نام نہ  
رکھتے ہیں۔ کہ وہ محقق ہیں درمیان دو اور وجود کو  
کہ ایک میں وجود واحد منسبط علی سبب الوجود کہ وہ

على الوجود الخاصة والوجود الخاصة قل  
وتلك بعض عمومها حاصله من ارتباط  
معلومة الاندية بمجمل الكيفية بينه وبينها  
التي هي شيون هذا الوجود المنبسط ومورد  
العلية وثانيها الوجود المنبسط من ملاحظة  
الوجودات خاصة اجمالاً لكل واحدة من  
هذين القائلين انما هي داخل في لاكتفاء  
لا شيء على ولا يظن غلباً في قالت الصوفية  
القائلة بوحدة الوجود الشيء الذي يكون في الخارج  
ويقترب عليه الآثار الخارجية لا يخرج من  
ان يكون في حاصله في الخارج وفي  
ترتيب الآثار الخارجية عليه محتاجاً الى  
ضم ضمة فالاول هو الممكن والثاني هو  
الواجب وقد ادرنا كذا بذاً  
ان هذه الضمة هو الوجود  
المنبسط على هياكل الموجودات  
وهو شيء قائم بذاته مقو  
لغيره وليس لغيره وليس متعين  
في نفسه مختصاً بنوع من الآثار المقتضية  
عند الناس لكن له تنزلات علماء وعلماء  
قلد التنزلات صار متعيناً مختصاً بالآثار  
خاصة واول مراتب تنزله تجليه بنفسه  
بشأن كلى لا يخرج عنه شأن البتة ثم  
تنزله الى تفاصيل تلك الشأن الكلى في  
في العلم دون العين ثم تنزله في تلك

على بعض قول  
منه، برهان

على بعض قول  
منه، برهان

مقدم بر وجوداً خاصه پر اور وجوداً خاصہ تر اور  
ہیں اس کے بعض ارتباط کی ارتباط علوم انہی مجمل الخیر  
سے۔ درمیان اسکے اور ماہیات کے ایسی ماہیات  
جوشیوں جو۔ اس وجود منبسط کے اور صورت علیہ کے  
اور دوسرا وجود متفرع ہے ملاحظہ وجودات خاصہ  
سے اجمالاً تو ہر ایک ان دونوں قولوں میں سے  
حق کو پہنچ گیا۔ اور خطا کی۔ اس سے جس سے بیمار نہ  
شفا پائے۔ اور پیاسے کی پیاس نہ بجھے اور صوفیہ  
قائل وحدۃ وجود کے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جوشی خارج  
میں جو اور اس پر آثار خارجہ مرتب ہوتی ہیں  
وہ دو حال سے خالی نہیں کہ یا تو اسے حصول میں  
خارج ہیں اور جو آثار اس پر مرتب ہوتے ہیں خارج  
کچھ حاجت ضم ضیمہ کی ہے یا حاجت ضم ضیمہ کی نہیں  
تو جس میں حاجت ہو وہ ممکن ہے اور جس کو حاجت  
نہیں وہ واجب ہے اور تحقیق ہم نے ادراک کیا  
جو اپنے ذوق سے کہ وہ ضیمہ وہی وجود منبسط  
علی میاں کل الموجودات ہو اور وہ ایک شی قائم  
بذاتہ اور مقوم بغیرہ ہے۔ اور نہیں ہے مقین  
بفہ خاص کسی نوع سے ان آثار سے، جو لوگوں  
کو معلوم ہے مگر اس تنزلات ہیں علی اور یعنی تو وہ تنزل  
ہو گئے ہیں مقین خاص آثار خاصہ سے اور پہلا  
مرتبہ اسکو تدرج کا تجلی بنفسہ ہے ایسی ایک کلی،  
شان جو جس سے کوئی شے خارج نہیں پھر اس کا  
تدرج ہے۔ اس شان کلی کے تفصیل کثیر علم میں  
ہیں میں نہیں پھر اسکا تدرج تفصیل میں جو میں ہیں

<p>جیسا تھا علم میں اور حقائق ممکنات انکو نزدیک یعنی صوفیوں کی صورتوں میں ہیں اس ذات متکبر و متعالی شیون و اعتبارات کے پس جسوقت وہ جانا جائے تبس اس شان کو تو ہوگا وہ حقیقت ممکن کی اور جب وہ جانا جائے تبس اس شان کو تو ہوگا وہ حقیقت اور ممکن کی اور وجود ممکنات کیا ہیں وہ ظہور وجود کا تو ان حقائق میں تو جسوقت شرطیں جمع ہو گئیں وجود ممکن کی اور اس کے وجود کے مانع مرقع ہو کر تو اس کے واسطہ حال ہوئی ایک نسبت خاص جو مجہول الکیفیہ اور معلوم تو اس وجود کو تو ماور ہوئی جو کہ آثار محققہ اس حقیقت کے اور وجود ان ان آثار کا متحقق ہوا بواسطہ اس نسبت خاص کے تو کہا جاتا اسوقت تنزلِ وجود کا اور تعین اور ظاہر ہوا خاص منظر میں پس معنی ظہور کے کیا ہیں اسکی تیز اور یقین و اطمینان ایک نوع کا آثار و ایسا جو اس کے غیر میں نہوا و ظہور شے کا اور صورت محکمہ ایسی جس کو تعین ہوا اور تبس ہوا۔ اس کے احکام اور آثار کا میں کہتا ہوں یہ قول صحیح ہے عقل اور کشف کی راہ سے کیونکہ جب تم کہو کہ متحقق لڑائی کے معرکہ میں فقط جسم ہے کہ وہی قاتل ہو اور وہی مقتول اور وہی اسباب قتل کا اور وہی سواری اور وہی سوار اور وہی زین اور وہی نیزہ اور وہی تلوار اور وہی کمان اور وہی تیر اور وہی تیر انداز اور وہی شکت دینے والا۔ اور وہی شکت پانے والا اور وہی مدد کرنے والا اور اسی پر عمل کیا گیا سو اسکی نہیں کہ جسم متحقق کی کام کا نہیں ہوا مگر ایک کیفیت حاصل ہوئی جس</p>	<p>تفصیل فی العین کما کان فی العلم وحقائق ممکنات عندہم ہی صورت تلك الذات المتكثرة بتبليس الشيون والاعتبارات فاذا علم بنفسه متلبا بحد الثاني كان ذلك بنفسه الممكن واذا علم بنفسه متلبا بذلك الثاني كان حقيقة ممكن اخر وجب الممكنات هي ظهور الوجود في تلك الحقائق اذا اجتمعت شروط وجود ممكن وارتفعت موانع وجوده حتى له نسبة مما مجموعه الكيفية معلومة الافنية بذلك الوجود فصدم من الوجودات المختلفة بتلك الكيفية واقتضى الوجود اياها بالاسطة تلك النسبة الخاصة فيقال عند ذلك لتز الوجود وتعين وظهر في منظر خاص فمعنى الظهور تيزه وتعينه واقتضاء نوع من الآثار دون غيرها ومنظر الشئ وصورتها محتملة التي تعين بها وتلبس بها واثارها اقول هذا القول صحيح عقلا كشافا فالت اذا قلت ان المتحقق في معركة القتال ليس الا الجسم فهو القاتل والمقتول وهو الاله القتل وهو الراكب وهو المركوب وهو السرج وهو السيف وهو الرمح وهو القوس هو السهم وهو الرمح وهو الهازم وهو المهزوم وهو الصائل وهو اللصائل عليه غير ان الجسم لم يستحق اسما من هذه الاسماء الا بكيفية خاصة ومعنى خاص</p>
---	---

واذا نظرنا الى تلك الكيفية قطع النظر عن  
اقتزائها بالجسم كما كانت معدومة ولم يصد  
منها انما اثارها واذا انضمت اليها الجسم مثلاً  
موجودة وصدر منها اثار والجسم محل والحامل لها  
استعد لتلك المعاني في العقل والتقدير قبل  
الوجود الخارجي ثم تكون تلك الاشياء عند  
الوجود الخارجي وتلك الصور المتكثرة اعداد  
محضة ان لو خط اليها م قطع النظر عن الجسم  
لم يكن لها تحقيق وكانت موهومة فاذا لوحظ  
بضم صفة وهي الجسم كانت موجودة فاذا  
صار الجسم سيفاً تارسة ومرحاً اخرى فقد  
انخفض به الاسباب اعني الفخار والحداد والحطب  
والحديد والنار والكبر والشمع والقندس  
والمنشأ وغيرها الى ان حدثت بدلياً لعدم  
المهوم الذي هو الصيف والرمح وبغير الوجود  
الذي هو الجسم نسبة معلومة الاشياء  
بمجهولة الكيفية بها انصف ذلك المعلوم  
بالوجود ومعنى وجود السيف والرمح حينئذ  
ارتباط المعلوم بالوجود بحيث يصح له  
اشتقاق الاسم من الوجود كان الجسم عاماً  
محملاً بصور كثيرة فاذا صار سيفاً وتلبس  
باحكام السيف من القطع وغيره فقد  
تعين بتعين خاص بر في بعض صفة  
المحملة فيقال عند ذلك ظهر في منظر  
خاص هو السيف كان ذلك كله كلاماً

اجوب ہم نظر کریں تو ہوگا ان محضون کو اور جسم کے اثر ان  
سے اور قطع نظر کریں تو ہونے جیسے معدوم تھیں اور ان کے  
اثر صار نہیں ہوئے تھے اور جب ضم ہو گیا انہی جسم  
تو موجود ہو گئیں اور انہی ان کا آثار ہو گیا اور جسم محل  
ہے ان کی صفات کا۔ اور انکا حامل مستعد ہے ان معانی کا  
عقل و تقدیر میں۔ پہلے وجود خارجی کے پھر ہو گئیں چیزیں  
وقت وجود خارج کے اور وہ صور متکثرہ اعداد محض ہیں  
اگر نکال دیا جاوے تو جسم سے قطع نظر کر کے تو نہیں واسطے  
ان کے تحقق اور ہونے موهوم اور جو لحاظ کیا جاوے  
ان کے ضمہ کا۔ کہ وہ جسم ہے تو ہونے موجود تو جنوقت  
جسم صیف ہو گیا۔ کبھی اور کبھی نیزہ تو معنی ہونے  
اس سے اسباب یعنی بڑی لوہار اور لکڑی اور  
لوہا اور آگ اور دھونکن اور بھولا اور آری  
وغیرہ یہاں تک کہ حادث ہوئی وہ میان موهوم  
کے کہ وہ تلوار اور نیزہ ہے اور درمیان موجود  
کے کہ وہ جسم ہے ایک ایسی نسبت کہ جو معلوم لاہینہ  
بمجهولة الکيفية ہے جس سے وہ معدوم وجود  
ہو اور معنی وجود تلوار و نیزہ کے اس وقت  
ارتباط معدوم کا ہے ساتھ وجود کے ایسی حیثیت  
کہ میم ہے اشتقاق اسم کا وجود سے تو ہوگا جسم  
عام محل بہت ہو تو لگا کیونکہ جب ہو گیا سیف اور متلبس  
احکام سیف کے یعنی قتل وغیرہ سے تو متعین ہوا ایک  
خاص تعین اور ظاہر ہوا ایک بعضی صورت محملہ  
تو اسوقت کہا جاوے گا کہ ظاہر ہوا منظر خاص میں  
کہ وہ سیف ہو تو یہ کہنا صحیح ہے کہ کوئی قائل انکا

معنی

حکیم و ایمان  
کے آثار میں گونڈا  
تھ مشق و زور  
تھ مقدم و قوی  
تھ مشاعر و آواز



یصحح الا یتمکن من انکار عاقل اللہما الا  
مناقشات لفظیة ترجع لفظیة الی الوضع  
والعرف لاعبرة بها عندنا فاذا فہمت هذا  
القدر فی الجہد فالوجود اولی بهذا ثم الوجود  
معناه ما انصف بالوجود والوجود لا شک ان  
صفة انتزاعیة فلیفت عن هذه الصفة اکثر  
حل لنا منشاء انتزاع فی الخارج ادھی منزلة  
انیاب الاعمال لا شبهة ان بدھمة العقل حکم  
بالاول ویمنع احتمال الثاني فاذا کان هذا  
حکم الوجود کان هو حکم الوجود الحقیقی الذی  
هو منشی الانتزاع بالاولی واعلم ان الثبوت  
قبل الوجود فکم من معدوم هو ثابت متعذر  
مخصوص باحکامہ واثارہ فان الحاسب لنا  
تعقل مراتب الاعداد فانه یتمشی فی ذلک علی  
قانون طبعیة ثابتة فی نفسہا یعلم ذلک  
بدھمة فلو اراد ان یجعل الزوج فرد او الفرد  
زوجا لم یکن ذلک ولو اراد ان یقدم شیئا  
من مرتبہ او یخرلہ لم یستطع وهذا هو الثبوت  
الذی نقول انه قبل الوجود هو غیر الوجود الخارج  
لا محالة وغیر الوجود الذی ان ارید بالتحقق  
لا یحصل له تحقق عاقل وان ارید به غیر  
ذلک فیکون ہو کما ذکرنا فی مراتب  
الاعداد فکذا فی  
احکام کل نوع و  
جنس فاننا نعلم لامحالة

ہنیں کر سکتا ہاں مگر مناقشے لفظی خباہت مزاج  
وضع اور عرف ہی سوا اسکا اعتبار نہیں ہمارے  
نزدیک جب تمہیں اس قدر جسم میں سمجھ لیا  
تو موجود اولی ہے اس سے پھر وجود کے معنی  
کیا ہیں یہ میں کہ جوشی ہو ساتھ وجود کے اور  
اس میں شک نہیں کہ یہ صفت انتزاعیہ ابنین  
چاہے کہ اس صفت انتزاعیہ کی بحث کریں کہ  
اسکو واسطے منشاء اس طرح کا خارج میں بھی پیدا وہ  
بمیزان انیاب اعمال یعنی غولوں کے دانتوں کے ہے  
تو اس میں کچھ شک و شبہ نہیں بدانتہ عقل حکم کرتی ہو ساتھ  
اول کے یعنی اسکو واسطے منشاء انتزاع کا خارج ہے اور  
احتمالی کو عقل منع کرتی ہے جس وقت یہ حکم ہوا  
موجود کا تو ہو گا وہی حکم وجود حقیقی کا کہ جو منشاء اس طرح اولی  
اور جانا چاہے کہ ثبوت قبل الوجود تو بہت معدوم میں ثابت  
مستثنیٰ من حصول احکام آثار کیسا نہ کیونکہ محاسب جب  
عقل وراثی مراتب اعداد میں قوت دیکھتا ہے اس میں پر اس قدر  
طبعیہ کے جوفی نفس ثابت جانتا ہے کہ وہ بدانتہ پس اگر وہ  
چاہے کہ فرد کو فرد کرے اور فرد کو زوج تو اسکو واسطے  
یہ نہیں ہوتا اور اگر چاہے کہ سیکو مقدم کر دے تو یہی یا موز کر دے  
تو یہی ثبوت جو ہم کہتے ہیں کہ وہ قبل الوجود اور غیر وجود  
خارجی کا فرد اور غیر ہے وجود ہی کا اگر ارادہ کیا جاوے  
اس سے ایسا تحقق کہ اسکو حاصل ہو کہی عقل کے عقل ہو اور جو  
اس سے ارادہ کیا جاوے اسکو واسطے احتمال کھائے کہ ہو ہو ہو ہو  
جیسے ہم ذکر کیا مراتب اعداد میں پس تو اس طرح ہی ہر  
نوع و جنس کے احکام میں کیونکہ ہم فروجا ہیں

ان الفلۃ ان وجدت فان خواصها کذا  
وکذا وان لیفها کذا وکذا والسدر ان  
وجدت فان ورقها کذا وکذا وینقها  
کذا وکذا فخذ اثبتنا لکل نوع احکاماً حتماً  
بہ لازمۃ وجد فی الخارج ج اولاً کما ان  
الملازمۃ فی قولنا لولم یشاء اللہ لم  
یخلق الخلق صحیحۃ وان لم یحقق هذه  
الصقوت فظاهر فہذا لا ھتباط وهذا  
لا ھتباط وهذا الملازمۃ واقع فی نفس  
الامر قبل الوجود الخارجی وکل ما موجود  
فی الخارج فهو ثابۃ البتۃ والتمنع لیس بمتکون  
للخزعۃ الذہن مما یقطع بالقطا ۱۶  
اختراع ذلیس لہ امام یقتدی بہ العقل  
فی تصوۃ ذلک لیس لہا ثبوت وبالجملة  
فالوجود الخارجی انما یلحق الامر الثابت  
فیصلہ موجوداً ولتثبت عن الثبوت  
وعن ہذا الوجود ای شئ  
منعہا فالذی وقع عندنا  
ان الوجود مبعہ و مصدرہ ،  
الوجود المبسط علی ہیا کلہ الوجود او  
النفس الرحمانی او النفس الکلیہ ای ما شئت  
فقل ۛ عننا تاشق وحد واحدہ وکل  
الی ذلک الجمالی شیئ وهو صمد من الذاد الالہی  
وان الشق مبعہ اقتضاء ذال الالہیۃ للعالم فی  
عالم العقل قبل الوجود الخارجی هو ۛ

یوسف درخت ۱۲  
علمائے اہلحدیث کا ذوق تصوف  
بارد درخت کنار ۱۶  
علمائے اہلحدیث کا ذوق تصوف

کہ اگر کجور پائی جائے تو اسکو خواص ایسے ہیں  
اور اسکا پوست ایسا ایسا ہے۔ اور سیری اگر پائی جائے  
تو اسکی پتی ایسے ہیں اور سیر ایسے ایسے ہیں تو  
ثابت کئے ہم نے ہر نوع سے احکام خاص لازم  
او کواب وہ خارج میں پائی جاوے یا پائی جائے  
جیسے ملازمت ہی محم ہماری اس قول میں کہ اگر  
خدا نہ چاہتا تو خلقت کو پیدا نہ کرتا اگرچہ یہ صورت تحقق  
نہیں ظاہر ہے تو یہ ارتباط یعنی تنزل اور یہ  
ملازمت واقع ہے نفس الامر میں وجود خارجی  
سے پہلے۔ اور جو شئی کہ وہ خارج میں موجود  
وہ ثابت ہے ضرور اور متعین ثابت نہیں ایسا ہر  
ذہن کے اختراعات جو منقطع ہو جائیں اقراء  
کے انقطاع سے اور کوئی اسکا امام نہیں جی  
عقل مقتدی ہوا اسکو تصور میں جسکا ثبوت نہو  
اور حاصل کلام یہ کہ وجود خارجی کو بشک اثبات  
لاحق ہوتا ہے تو اسکو موجود کر دیتا ہے اور چاہے  
کہ ہم بحث کریں اس ثبوت اور اس وجود ہی یعنی  
اس شے جو دونوں کا منبع ہے تو جو ہمارے  
نزدیک ہے اور یہ ہے کہ وجود کا منبع اور مصدر  
وجود مبسط علی ہیا کل الوجود ہی نفس رحمانی  
ہے یا نفس کلیہ جو تہا را جی چاہے وہ کہو  
عبدالاشقی و خک واحدہ وکل الی ذلک الجمالی شیئ  
اور وہ صادر ذات الہیہ اور تحقیق ثبوت کا منبع اقتضاء  
ذات الہیہ کا عالم کیوں سطر عالم عقل میں پہلے وجود  
خارجی کے اور وہ ہے جسے صوفیہ تنزل علم کہتے ہیں

بالتزل العلی الیریدون بالعلم الیسم صو  
 اشیاء واکھم یریدون صدر اشیاء  
 مرة واحدة فی المرتبة العقلية قائمة بالو  
 بنفسها ولین ذلک مثال اذ اوضعت الخلق  
 علی الشعة انقش فیها الحرف للكتابة فی الخاتم  
 والحرف الطاهر فی الشعة انما كانت بعله فاعله  
 قابله وحی الشعة وانما وجدت عند اجتماعها  
 وانطباق احدھا علی الآخر لکن الخاتم استعداد  
 قلمیہ منذ كان الخاتم انه لو انطبقت علیه  
 سوء كان شمعاً او طیناً فاض علیه علی ذلک الشو  
 صورة الحرف فکل ما وجد عند الانطباق كان  
 ثابتاً قبله فی نفس الامر قائماً بالخاتم فذلک  
 کل ما وجد حيناً من الزمان فانه كان قائماً  
 بالذات الالهية من حيث الثبوت ومن حيث الخال  
 للواجب، تتصا هذه احوال لتسمیة الصو بالفيض  
 الاولی العلماء بالعقل الاول والحقان العقلین  
 جمیع الوجود الخاصة الان لعلک لہ تیفضل الا  
 بعقل الاول و لیس هنا الامر بعلماء الاول  
 الالهية والعقل الصادر منه والنفس الكلية  
 صدر ايضا بشرط العقل ولوا الیهو الصامنه  
 بشرط النفس الكلية كما قال مولنا عبد الرحمن  
 فی بعض کلامه ذات مع الصادرة الاول اعلة  
 تامة۔ آن موجودیست کہ در مرتبہ ثانیہ ظاہر شو  
 ویمین ذات مع ما اول ثانی علیہ امری ثانی است  
 وکلامی شاهد بالحق یدرک بالعقل فانه

انہی غرض علم منقش ہو صو اشیاء کا نہیں انہی مراد  
 اس سے صدر اشیاء کی بجائے کی مرتبہ عقلیہ میں قائم  
 ساتھ واجب کے بذات خود اب چاہے کہ ہم اسکی مثال  
 بیان کریں کہ جوت مہر کو موم پر رکھو تو اس موم  
 میں وہ حرف آجائے جو مہر میں تو حرف جو موم میں آئے  
 ہیں وہ اسکی صو نہیں کہ علت فاعل سے کہ وہ مہر ہے  
 اور علت قابلہ سے آئی کہ وہ موم اور وہ حرف پائے گئے  
 دو تو کچھ اجتماع سے اور بتطبیق ہونی ایک کے دوسرے پر لیکن ہم  
 میں استعداد جو اس سے قائم ہے اسوقت کہ خاتم تھی کہ اگر  
 اسکی کوئی شے بتطبیق ہو تو وہ موم خواہ مٹی ہو اس میں وہ حرف  
 آجائے تو جوشی باقی جاوے وقت انطباق کے وہ پتھر ثابت تھی  
 حقیقت میں قائم ساتھ قائم کے تو پس اس طرح جوشے  
 باقی گئی کیسے وقت زمانہ میں وہ قائم ہے ذات الہیہ  
 حقیقت ثبوتی اور اس صفت کے کہ کبار واسطے واجب اور  
 اسکا متفقاً، اور وہ یہی ہے جو فیض اقدس کہ تین لہ  
 حکم عقل اول کہ تین اور حق ہے کہ عقل متوجہ تہ قائم وجود  
 خاصہ کے مگر مکرر نہیں سمجھ اسکو مگر عقول افلاک سے  
 اور بیان اور کچھ نہیں سوچار اصولی ذات الہیہ اور  
 عقل جو اس سے صادر ہے اور نفس کلید بھی اس سے صادر ہے  
 بشرط عقل واسطہ اور میولی صادر ہے اس بشرط نفس  
 کلید کے جیسا کہ ہے مولنا عبد الرحمن جامی نے اپنی بعض  
 کلام میں ذات مع الصار الاول علیہ تامة وہ ایسا  
 موجود ہے کہ دوسرے مرتبہ میں ظاہر ہوتا ہے اور اس طرح  
 مع صادر الاول ذاتی تامة تامة ہوا مثلاً کی،  
 انتی کلامہ جو چیز ہے مشاہدہ ہوا عقل سوا دراکہ ہو

ذات مع الصار الاول  
 اول کلید  
 ہے

حاصل فی النکاح الحاصل بذی الہیوتی النفس فی ذلک  
ما هو قریب من النفس قد ظہر فیہ احکامہا و ظہر  
احکام الہیوتی اکثر و لیس الہیوتی الا النفس فلما جاء  
وقت صدقہ هذه الاشیاء تمت علیہا بذر الوجود  
علی حسب الاستعدادات الثانیہ من قبل القائمة  
بالذات الالہیة فعبثوا عنہذا المعنی بقولہم  
وان ظہر الوجود حکم ظہر باطن الوجود و انہ  
وقعت بین ظاہر الوجود و باطنہ نسبة مغلو  
الانیة بمہولۃ الکفیة وقالوا الاعیان  
لا تمت راعیۃ الوجود و یریدون الذی  
یصدر منہ الاثر انا هو الوجود فقط لکن  
ظہر علی قانون باطن الوجود و هذا القدر من  
وحدۃ الوجود ثابت عقلہ و کشف اوہام  
حوالہ جمیع الطوائف عن اہل العقل من  
قال بان الذوات متحدۃ فی الذاتیہ و  
مختلفۃ فی الاوصاف انا اراہذا من قال  
بان العالمین فی الہیوتی الاول  
و الصورة المعانیہ الحسیۃ لم یبعث من  
هذه القاعدة کل البعد وقد اعترف  
بمقدمات هذه القاعدة مرثید  
اولادہ و قد اشرنا سابقا الی القول  
بان وجود الشئ عین حقیقۃ لا یصادم  
هذه المسئلۃ و کذلک القول بان الوجود  
صفتہ التراعیۃ لا یصادمہا و لکن قول  
عقل ینطق علیہ لقی ہنما مسئلۃ مشکک

علمائے  
یہود  
علمائے  
یہود  
علمائے  
یہود

وہ حاصل ہوئی اس اجتماع جو ہو و میاں چو اور نفس کے  
اس سے جو نفس سے قریب اور اس احکام اس کا ظہر و اور  
اس سے جو ظاہر جو احکام ہوئی کے اکثر اور یہ کچھ نہیں ایک  
تقصیل اس آیا وقت ان اشیا کے صدقہ کا اور پورا ہو وقت  
تو ظاہر ہو اور موجود موافق استعداد ثانیہ کثیر سے  
تاکید بالذات الالہیہ کے انہوں نے یوں کہا اور اگر ظاہر  
وجود تو وہ حکم ظاہر ہو باطن وجود سے اور واقع ہوئی ہر  
درمیان ظاہر وجود اور باطن وجود کے نسبت معلوم  
الانیہ بمہولۃ الکفیة اور انہوں نے کہا کہ اشیا نے  
وجود کی بوجہ نہیں سو گئی اور اس کی یہ مراد ہے  
کہ جس سے آثار مادی ہو گئے ہیں وہ سو کا وجود کے اور  
کچھ نہیں لیکن وہ ظاہر ہو اہل قانون باطن وجود کے  
تو اس قدر وحدۃ الوجود ثابت ہر عقل کی رو اور  
کشف سے اور ہو گئے اسکو گرد سب گروہ اہل عقل  
کہ توجہ کہا کہ سب ذوات متحدہ ہیں ذاتیہ میں مختلف  
ہیں اور اس میں اسکی ہی مراد ہے اور جس نے کہا  
عالم متعین ہے ہیوتی اولی اور صورت عامہ حسیہ میں  
اس قاعدہ سے وہ بہت دور نہیں گیا اور  
اس نے اقرار کیا اس قاعدہ کے مقدمات  
کا چاہے اس نے جان لیا چاہے نہ جان لیا  
اور ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں کہ وجود الشئ  
عین حقیقۃ نہیں صدمہ بخانیہ مسئلہ اور  
اس طرح یہ قول کہ ان الوجود صفتہ تراعیۃ  
اسکو مساوم نہیں اور ہر قول کے  
واسطے ایک عقل ہے جو وہ مطابق آج

قد نصبت علی الفرقہ الفاضلۃ فی الوجودی  
ان هذا الوجود علی الذات الواحدة او مائة منها  
بطریق الابداع وید من تحریر علی الزمان لان کلام  
القوم من الطرفين لا یخلو من التسام والقبول  
فیصل القولان فاقول الاشبهه ان حال  
الانسان بالنسبة الی اعتباراته من الانسان  
بشرط لا بشرط الشئ ولا بشرط الشئ  
غیر حاله بالنسبة الی افراده فان لا یشد  
ان الحال الاولی فیها الوحده الحقیقه و  
اکثره الاعتباریه و فی الحال الثانیه  
اکثره الاعتباریه والحدۃ الاعتباریه  
والحال الاولی یمخرج عن کونه کلیا والحال  
الثانیه یمخرج عن ذلک فاذا استقرانا  
مراتب ظهور الشئ فی مظاهره وتعینه  
فی بعض تعلقاته وحدناها علی منزلتین  
احدهما المنزلة التي یعبّر عنها بالمصدر والابداع  
والثانیة المنزلة التي یعبّر عنها بالتعیین والاعتقاد  
و یعبّر عن القول باختلاف اقوالهم فی الوجود  
المنبسط علی هیاکل الموجودات فقال الشیخ  
صدر الدین القنوی اول کتاب مفتاح الغیب  
صادر من تحت الالهیه وقال مؤید الرحمن علی  
بان الفرق بین الذات الالهیه والصار الاول  
اعتقاد فی شرح البعات بعد ايراد رسول وجوابی  
هذا المعنی بتحقیق انت ک فیص کل ذات مفیض  
اما باعتبار نسبت عموم وانساب برحقائق ملک

باقی اسلایک شکل مسئلہ کہ وہ بہت ہی فرقہ وصال  
قال پر وہ یہ کہ یہ وجود عین ذات واجبہ ہر اوس  
سے صادر ہے بطریق ابداع کے اور ضرور مقرر کرنا  
عمل نزاع کا اس واسطے کہ ان لوگوں کا کلام دو لوگوں  
تسار اور اور تجوز سے خالی نہیں دونوں قول غلط  
ہو جاتے ہیں پس ہم کہتے ہیں کہ بیشک انسان کا کل  
انسان کے اعتبارات کی نسبت کی طرف بشرط اور  
بشرط سے اور لا بشرط سے غیر ہر اس کے حال کی نسبت  
کرنے سے اس کو افراط کی طرف ہم اس میں کچھ شک  
نہیں کہ پہلے حال میں حد حقیقہ ہر اور کثرت اعتباریہ  
دوسرے حال میں کثرت حقیقہ اور وحدۃ اعتباریہ  
اور پہلا حال خارج نہیں کلی ہوئے اور دوسرا حال  
خالی ہر توجہ ہم نے جس کو اور استقرار کیا ملاحظہ ہو  
کو اس کو مظهر میں اور اس کے تعین کو اس کے بعض تعلقات  
میں تو ہم نے اسے مراتب کو پایا دو مترتوں میں  
ایک تو اس منزلت جس کو مصدر و ابداع کہتے ہیں اور دوسرے  
اس منزلت میں جو تعین اعتباری کہتے ہیں اور بعد  
قول کے مختلف ہوئے ان کے قول وجود منبسط علی اسباب  
الموجودات میں تو شیخ صدر الدین قنوی نے اپنی کتاب  
مفتاح الغیب کے اول میں کہا ہوا نہ صادر من  
الذات الالهیۃ اور کہا مؤید الرحمن علی نے  
کہ فرق در میان ذات الہیہ کے اور صادر اول کے  
اعتباری ہے وہ شرح ہر ملک کی بعد ايراد رسول  
وجواب کے اس معنی میں ہوں کہا کہ کہ تحقیق یہی ہے کہ وہ  
فیض ذات مفیض کا ہر مگر نسبت اعتباریہ عموم



نسبت از امور اعتباریہ است پس ذات با خود باین نسبت از امور اعتباریہ باشد فی نفسہا از امور حقیقیہ نتیجہ و الحق عندی ہو المذهب الاول کیفیہ تأثیر الوجودات الخاصة فی الاحکام و ثبوتها فی النفس من اجل البدیہات التزلزلیہ الذیہ تحصل الاشیاء من المتزلزلة الثانیہ لا محالة وان کان اسم التزلزلة والتعین یستلزم ولا لم یکن بین الافراد و بین نوعها الا الفرو والاختلاف المنقطع بالانقطاع الاعتباری و کذا لایستلزم کل خاص وعام الی ان یرتقی الامر الی الذات الالهیة لا یقال الصو ذیة یلتزمون ان الحقائق الامکانیة اعتباریة و اضافات لاحقة بالوجود لا نالقول الصوفیة یقولون بان النار غیر الماء و هو غیر الهواء وان الانسان غیر الفرس وان کان الوجود یشملها کلها فلا یجزم انهم ارادوا بالاعتبارات والاضافات معنی لا یزاحمهم هذا التعارض الذی یمکن ان یكون منشا لاختلاف الاحکام وهذا المعنی هو الذی یمکن اکثره حقیقه والوحدة اعتباریة اذ لا معنی لحقیقه اکثره الا تماثل الاحکام واختلاف الآثار وتعارض الحقائق القوی الوجودات الخاصة لاختلافها فی الاصل الوجود وعدم رجوعها کلها الی الوجودات البسیطة علی هیأ کل الوجودات کلها قوی

اور اینها بر حقائق ممکنات اور یہ نسبت امور اعتباریہ سے ہے پس ذات ماخوذ ساتھ اس نسبت کو امور اعتباریہ سے ہوتی ہیں فی نفسہا امور حقیقیہ ہی ہستی اور میرے نزدیک حق ہی پہلا مذہب ہے۔ اور کیونکہ نہ کہ وجودات خاصہ فی الاحکام کے تماثل اور انکا ثبوت اجلی البدیہات سے ہیں تو ایسا تزلزل جس سے اشیا حاصل ہوئیں دو سر منزلہ سے ہر ضرور اگرچہ نام تزلزل کا اور تعین کا اسکو شال ہے اور نہیں تو درمیان افراد و انکی نوع کے فرق اعتباری ہو جو منقطع ہو جاتا، انقطاع اعتباری ہو اور اسطرح درمیان ہر خاص وعام کے وہاں تک کہ وہاں مرتقی کر ذات الہیہ تک یوں نہ کہا جائے صوفیہ التزام کرتے ہیں کہ حقائق امکانیہ اعتبارات اور اضافات میں لا حق ہوئے وجود اسواسطی کہ ہم کہیں کہ صوفیہ کہتے ہیں کہ آگ غیر جریانی کے، اور آگ در جانی غیر ہے ہوا کے اور انسان غیر ہے فرس کے اگرچہ وجود سبکو شال ہو تو بس ضرور انکی مراد اعتباریہ اور اضافات کے وہ معنی ہیں کہ مزاحم نہیں ایسے تعارض کے جو منشا ہے اختلاف احکام کا اور یہی معنی میں اسکو کہ کثرت حقیقہ اور وحدت اعتباریہ ہے کہ کچھ معنی نہیں حقیقت کثرت کے مگر تماثل احکام اور اختلاف آثار اور تعارض ان حقائق کا جو وجودات خاصہ میں ان کے اختلاف کے سبب سے اصل وجود میں اور عدم رجوع سبب کی طرف وجود واحد مبسط علی ہر کل الوجودات کہ از روئے کل کے پس انکا قول یہ اثبات ہے

هذا الثبات للترل والظهور لا اثبات بمنزلة ذي  
منزلة من منزلة التزل فالصوفية حيث قالوا  
العالم عين الحق ما ارادوا نفى الوجود الخاصة  
لحاصلة من تزل الوجود الى مراتب ثقی بالمرام  
افادة معنى التزل والظهور فكما ان للعقول  
يقول زید وعمر واحد یعنی به التماثل  
فی النوع لا الاتحاد من كل وجه و  
يقول الانسان والفرس واحد یعنی  
الاشترک فی الحيوانه و يقول النخلة  
والاسد واحد یعنی المشابهة فی الشجرة  
فكذلك الصوفية يقولون العالم عين  
الحق تعينه كله فی الوجود المبسط  
وقيام الوجود بالحق الاول لا بعده لا  
نفى التأثير بالكلية قال قائلهم هر مرتبه از  
وجود حکمی دارد در حفظ مراتب نکی زندقی وحید  
قالوا بالتزل ارادوا معنى ليعلم للترلین  
لا يقال هب انک اثبت الحق الاول و  
المصدر منه فلا بد ان الوجود والحق  
يشملها اذ لا يصح ان يقال انه لهذا انه  
ليس بوجود و اذا كان الوجود شملها ولا  
كذلك انه غير موجود فالکلام جار فی هذا الوجود  
ولا بد انه الاول وانه فی مرتبتین جمیعاً  
لا نقول هذا الوجود مفروض قد قلنا  
العقل ولا بثبوت له فی نفس الامر بمنزلة  
انباب الاغوال وان فتشت حتى التفتیش

و اسطے تزل کے اور ظہور کے نہ اثبات کے ایک منزل  
کا سوا دوسرے منزل کے دونوں منزلتوں تزل میں نہ  
اور صوفیہ نے جو کہا ہے العالم عین الحق تو انکی مراد نفی  
وجود خاصہ کی نہیں جو حامل ہوتا ہے تزل سے وجود  
کی طرف اشارے کی بلکہ انکی مراد افادہ ہے یعنی تزل ظہور  
کا تو صوفیہ عقول کی کتاب زید و عمر واحد میں تو اسکی مراد  
تماثل ہر نوع میں نہ کل وجہ سے اور جیسے کہا ہے  
انسان اور گھوڑا ایک ہے تو اسکی مراد اشترک  
حیوانیہ میں اور کہا ہے کہ بہادر اور شیر ایک  
ہے یعنی شجاعت میں اس طرح صوفیہ کہتے ہیں  
العالم عین الحق انکی مراد کل کا تعین ہے  
وجود مبسط میں اور قیام وجود بس ساتھ حق  
کے اول ہونے بعد اسکے وہ نہیں کرتے نفی غائر  
کی بالکل ہی۔ کہا اُن میں سے کسی نے ہر مرتبہ  
از وجود حکمی دارد در حفظ مراتب نکی زندقی اور  
جہاں انہوں نے تزل کہا ہے وہاں انکی مراد  
عام میں جو شامل ہیں دونوں منزلتوں کو  
یوں نہ کہا جائے کہ ان ہم نے ثابت کیا حق کو  
اور صار کو اس تو پس ضرور وجود و تحقیق شامل ہوا  
دونوں کو کیونکہ صحیح نہیں ہے یہ کہنا کہ یہ نہیں موجود  
اور یہ کہنا کہ وہ غیر موجود، اور جب وجود دونوں کو  
شامل تو کلام جاری ہوئی اس وجود میں اور  
ضرور ہوا کہ وہ اول ہے اور وہ دونوں مرتبوں  
میں جمعا اسوا سطر کہ ہم کہیں گے کہ یہ وجود  
مفروض ہے کہ عقل نے اسکو فرض کر لیا اور اسکی

وہ وحدۃ المسلمۃ القائمة بالاعتقاد بالانتماء للخالق والخالق  
لین الامتداد اللاتین المسماة بالاعتقاد والاعتقاد  
ہی التي تترده الفطرة السليمة المجهولة،  
على التصديق بتحقيق تائثر ما بينهما بهما  
لا تترد الفطرة مطلقاً للتزليل المصادق  
بالصدور والابداع وبغير ذلك بل  
يفطر اليه غير ان هذه الاصول عن  
العقل والنفوس الهيولى كل واحد منها  
عين الآخر من وجه فالعقل عين النفس  
من وجه كما صورنا في اسعد انقوش  
الخاتمة القائمة بالخالق والنقوش المنطوقة  
في الشعة القائمة بها وكذلك النفس،  
عين الهيولى من وجه ولنصر لذلك  
مثلاً ايضا اذ التصورات في نفسك كذا  
اكتفاه الكميات حتى حكم العقل بان  
مثله لا يوجد الا في فرد واحد  
وجد في الخلق ذلك الجزئي فالجزئين  
النفس الهيولى كالفرق بين الكلي الذي  
يحكم العقل بانه منحصر في فرد واحد  
وبين الفرد الجزئي وليس الهيولى عندنا  
حقيقة لا بدور النفس الكلية في صفة  
النفس والبعين فهي مع هذه البرق  
هيولى فالعقل والادب اذ بيا هذه الغيبة  
لا بد ان يستعمل ما يوهم الفرق الاعتقاد  
وبالجملة فتلك كلمة حق اريد بها البطل

والمعنى كوى ثبوت حقيقة من نہیں ہے جسے اثبات غنوی  
اور جو تم نقیض ایسی کہ جو حق نقیض کا ہو تو پاؤ گے تم اس مسئلہ  
کو قابل اس بات کے کہ ارتباط درمیان حادث اور قدیم کے  
نہیں ہے بل ترتیب دوسری جگہ نام نفس اعتباری ایسی کہ اسکو  
رد کرتی ہو فطرت سلیمہ کی سرشت ہو اور تصدیق کے تحقق تائثر  
ما فیما بینا کے اور نہیں رد کرتی فطرت مطلق تزل کو  
ایسا تزل کہ صاق کو مصدر ابداء کا بلکہ بتقدیر جو اسکی  
طرف سوا اس بات کے کہ یہ حصول یعنی عقل و نفس ہیوں  
یہ ہر ایک ایک دوسرے کا عین ہو من وجہ پس عقل عین نفس  
من وجہ جیسے ہم نے اسکی صورت بتائی جو استخوان  
نقوش خاتم کی جو قائم ہو خاتم کیا تھے اور ان نقوش کی  
جو موم پر آئے اور قائم ہیں موم کیا تھے اور اسطر نفس  
ہیولی کا عین ہے من وجہ اور چاہے ہم بیان  
کریں ایک مثال بھی کہ جب تم تصور کرو ایک نفس  
میں ایسی کمی جو جامع ہو کلیات کو یہاں کہ عقل  
حکم کرے کہ اس کے مثل نہیں پائی جانے کی  
مگر فرد واحد میں پھر پائی جاوے وہاں جزئی  
تو فرق درمیان نفس اور ہیولی کے ایسا جیسو اس  
کلی میں جسکا حکم کیا ہے عقل نے کہ وہ فرد واحد میں  
ہے منحصر اور درمیان اس جزئی کے اور نہیں ہے  
ہمارے نزدیک ہیولی کی حقیقت مگر ظاہر ہونا  
نفس کلیہ کا بیج صفت شخص اور تعین کے پس  
وہ نفس کلیہ ساتھ اس ظہور کے ہیولی ہے  
تو عارف جب ارادہ کرے اس غیبت کے بیان کا  
ضروری کہ استعمال کرے اسکا جس کو ہم توبہ ہے

ثم ان الشيخ المجدد قال في المكتوبات الصفا  
الثمانية موجودة في الخارج فلا بد ان لها اعتبارا  
من الذات الواجبة في الخارج والحكمة قد  
يقابلها فاعلم عدم يقابله وهو الجهل و  
لقدرة عدم يقابله وهو العجز وتلك  
العدمات لها اعتبار في علم الحق فصا  
بذلك العنصر مرآيا الاسماء والصفات  
ويجلى انوارها خقائق الممكنات هي  
عكوس الاسماء والصفات المنطبعة  
في الاعداد المقابلة لها فاعدا بمنزلة  
المادة وتلك الماهيات وعكوس الاسماء  
والصفات بمنزلة الصورة الحالة في الماء  
فخقائق الممكنات عند الشيخ ابن العربي  
تلك الاسماء والصفات متغيرة  
في العلم وعند الشيخ المجدد اما  
انما هي عدمات انعكست فيها انوار  
الاسماء والصفات وتلك العدمات  
وذلك الانعكاس انما كانت في العلم لكن  
الفعل المختار جل مجده اذا شاء ان يوجد  
ماهية من الماهيات في الخارج جعلها متغيرة  
بالوجود الظلي فيصير موجود في الخارج بالوجود  
الظلي واختلقت اقواله في العالم فخالقه  
هو موجود في الخارج وجودا ظليا وقال  
اخرى هو موجود في الوجود الا ان الله  
اتفق في تلك المرتبة فصار هو هو ما

فرق بقاری ہے۔ اور حاصل کلام وہ کلمہ حق ارادہ  
لیا گیا ہے اس سے باطل کا بصرہ شیخ مجتبیٰ نے مکتوبات میں کیا ہے  
کہ صفات ثمانیہ موجود ہیں خارج میں تو ضرور وہ تیرہ  
ہوں گے تو واجب خارج میں اور ہر صفت کے ایک نام ہے  
اس کے مقابل تو علم کیلئے جو عدم مقابل ہے وہ جل سے اوقدہ  
کے مقابل جو عدم ہے وہ مجربہ اور ان عدم کو جو اظہار  
علم حق میں اس ہو گا ساتھ اس تمیز کے آئیے اسماء  
وصفات کے اور انکو انوار کے روشن ہونے کا  
بہنہ خقائق ممکنات وہ ہے عکوس اسماء و صفات کے ہیں  
جو منکس ہو میں عدم میں جو انکو مقابل میں اور علم ظہر  
مادہ کے ہیں اور وہ ماسیات اور عکوس اسماء و صفات  
بہنہ صورت حلول کنندہ کے ہیں مادہ میں تو خقائق  
ممکنات شیخ ابن عربی کے نزدیک وہ اسماء و صفات  
تمیزہ فی العلم ہے اور شیخ مجد کے نزدیک  
تحقیق وہ عدمات ہیں جن میں منکس ہے  
ہیں انوار اسماء و صفات کے اور وہ عدمات  
و انعکاس بشک۔ تھے بیچ علم کے لیکن  
فاعل مختار جل مجدہ نے جب چاہا کہ  
کوئی ماسیت ماسیتوں سے پائی جائے خارج  
میں اسکو وجود ظلی سے منصف کر دیا پس وہ  
ہو جاتی ہے موجود خارج میں وجود ظلی کے  
ساتھ اور مختلف میں شیخ مجد کے اقوال بیان  
عالم میں کبھی کہا وہ موجود ہے خارج میں اسکو وجود  
ظلی کے اور کبھی کہا وہ موجود ہے وہم میں مگر  
اللہ تعالیٰ نے استوار کر دیا ہے اس مرتبہ میں وہ

موسوم استوار میں کہتا ہوں کہ فقط حقائق ممکنات کا بولاجانا کئی معنوں پر نہیں ہے ایک وجودات خاصہ پس انسان کیواسطیٰ ایک حقیقت ہے اور کہ ہے کیواسطیٰ ایک حقیقت ہے اور یہ حقائق امور محققہ میں خارج ہیں اور علیٰ ہذا القیاس پس حقائق ممکنات وہ ہے جسے عاقل جان فی نفسہ ان ناموں کے بولنے کیوقت اسکے سوا نہیں۔ اور اس اصل پر خارج ہو کر ان کا قول کہ حقائق الاشیا ثابتہ اور اس کے دوسرے معنی ان کا ثابتہ ایسے ہیں جو فی مذاہبہا موجود ہیں اور نہ معلوم ہیں کہ جب تجاویز فیہم سے کہ وہ موجود ہے تو موجود ہو جائیں اور نہیں تو معدوم ہوں اور حقائق اس معنی سے وہی ہیں جنہیں معقولی ماسیات کہتے ہیں مگر معقولی کی یہ عقل میں آیا کہ وہ موجود ہیں نہ معدوم اور اسکو معدوم لازم ہو گیا قول ان کے ثبوت کا وہ معلوم کرے یا نہ کرے اور انہیں سمجھا ارتباط الکا اول الاول سے اور ان کا ثبوت فیض اقدس سے پہلے انکو وجود سے فیض مقدس سے اور اُس صوفی کو کشف ہوا جو وحدت الوجود کا قائل ہے وہ حقائق ثابتہ اور انکا ارتباط بعض کا بعض کیساتھ اور تقدم بعض کا بعض سے مرتبہ عقلیہ میں وجود خارجی سے پہلے تو اسے پہچان لیا کہ ذات مقدسہ نے پہلے تجلی اپنے نفس پر کی کہ علم ہوئے نفس کا اور... جو نفس کے مقتضائیں انکا اور جو کمال انکو ساتھ میں انکا اور اسکو مظهر وئی طور

متفقاً قول ان اعلم لفظة حقائق الممكنات تطلق على معانٍ أحدها الوجود الخاصة فلا نسان حقيقة وللنفس حقيقة وللله حقيقة وتلك الحقائق امور محققة في الخارج وعلى هذا الحقائق الممكنات ما يتعقده العاقل في نفسه عند اطلاق هذه الاسماء لا غير وعلى هذا الأصل يخرج قولهم وحقائق الاشياء ثابتة وثابتها الامور الثابتة التي ليست بموجود في حد ذاتها ولا معدومة فاذا الفهم بضمية هي الوجود صلات موجودا ولا كانت معدومة والحقائق هذا المعنى هي التي يسميها المعقول بالماهيات المعقول على عقلها امور ليس بموجود ولا معدومة ولزمه القول بثبوتها يدري اولاد يري ولم يعقل ارتباطها بالاول والاول وثبوتها بالفيض الا ان قبل وجودها بالفيض المقدس وكشف الصوفي القائل لوحدة الوجود عن تلك الحقائق الثابتة وارتباط بعضها ببعض ولقد بعضها على بعض في المرتبة العقلية قل وجود خارجی فخرج ان الذا المقدس تجلت اولاً على نفسها بان علم بنفسها، وما هو مقتضاها وبكلماتها القابها وامكان تصور مظهرها باطوار شتى وعلمها ذلك هو عين



<p>بہت طوروں کیساتھ کا اور علم اس اثا مقدس کا میں      اقتضا پر عند تحقیق اور علم سے مراد یہ نہیں کہ ارتسام      صور الاشیاء بنفہا پھر اس استعداد مظاہر کلیہ فاعطایہ      تہد کے نام رکھے گئے اسماء اور جوہر استعداد مظاہر      جزئیہ منفعلہ منقہرہ مطلقہ کے اسکا نام ہی اعلیٰ اولیٰ      تو حقائق ممکنات بموجب اس اصطلاح کے یہ جوہر      معلوم استعداد الحق الاول اور تیسرے محقق حقائق ممکنات      کے محتاج ہیں ایک مقدس کی تہد کے وہ یہ ہے کہ      پہلا فرق بنفہ دو سرے فرق پر ہے تو کچھ نسخ اسماء      کے ہے۔ ظاہر ہو حقائق ممکنات میں تو حقائق      ممکنات اور حقائق اسماء کی ضد اول کے تقابل      ہیں۔ ایک فرق نہایت قوی اور پورا ہے اور دوسرا      نہایت ضعیف اور ناقص ہے اور طیف کیساتھ وہ عدم      بعض مافی القوی کا ہر قوت کی اور نقصان مافی القوی      کا ہر تمام کے باوجود اشتراک فی الاصل کے بوجہ      من الوجہ تو یہاں اصل المثلث ہے کہ ایک طرفین      دونوں طرف مافی علی وجہ الاثم جو متمزج ہے دوسری      سے ساتھ عدم کے پھر ہم کہیں ہو چکا کہ بیان کر رہی      تامل اسماء اور فرعیات ممکنات کا اس مرتبہ      میں۔ تو اس کے واسطی دو عبارتیں ہیں      دونوں صحیح ہیں۔ ایک تو یہ کہ حقائق ممکنات      وہی اسماء ہیں اور صفات متمیزہ علم کے مرتبہ      میں اور دوسری عبارت یہ ہے کہ حقائق ممکنات      عکس اسماء اور صفات منطبعہ ہیں ان کے اعلم      کے جو ان کے مقابل میں ہیں تو دونوں</p>	<p>الاقضاء عند تحقیق ولسلام بالعلم،      ارتسام صور الاشیاء فی نفسہا تم کان استعداد      المظاہرہ کلیۃ الفاعلۃ المظاہرہ المقتدرۃ      یستی بالاسماء وما کان استعداد المظاہرہ      الجزئیۃ المنفعلة المنقہرہ المطلقۃ یسمی بعین      امکانات حقائق ممکنات علی هذا الاصطلاح      صور معلومة عند الحق الاول المعنی الثانی      محتاج الی تہد مقدمہ وہی ان احدى      القبلین منطبقة علی الاخری فکر مافی الاسماء      لہر فی حقائق ممکنات حقائق ممکنات      وحقایق الاسماء عند ہم متقابل اولیٰ احد      القبلین فی غایۃ التمیق والتتام والاخری      فی غایۃ الضعف والنقص والضعف هو عدم بعض      فی القوی من قوۃ ونقصا هو عدم مافی التام      التام مع الاشتراک فی الاصل بوجہ الوجہ      فلا ہو هنا اصل الامر ثابت فی احد الطرفين      علی الوجہ الاثم متمزج فی طرف الاخر،      بالعدم ثم نقول من اراد التبعر عن التوصل      الاسماء وفرعیۃ ممکنات فی هذا الترتیب فله      عبارتان کلتاھا صحیحۃ احدھا      ان حقایق ممکنات ہی الاسماء الصفا      متمیزۃ فی مرتبہ العلم والثانیۃ      ان حقایق ممکنات ہی عکس الاسماء الصفا      المنطبقة فی الاعدام المقابله لھا      ولا فرق بین العبارتین الاخری</p>
--	--

عبد  
الرحمن بن محمد  
بن عبد الرحمن بن  
عبد الوهاب بن  
عبد الوهاب بن  
عبد الوهاب بن

عبارتوں میں کچھ فرق نہیں ہے، مگر ضعیف سا جھکو  
تقلیق کر سوا لے جانے میں نہیں لائے جو حقائق ایسا  
علیٰ ای علیہ کی تقلیق کرنے میں اور جو کچھ معنی جو  
ایک مقدمہ کے محتاج ہیں وہ یہ ہے کہ موقوفہ اول کے  
کو مشوق کہتے ہیں اور دوسرے کو عاشق اور مرتبہ  
ظاہر فی الجہیم کو عشق اور یہ اصطلاح صحت لمعات  
کی ہے۔ پھر مشوق نے تعلق کیا عاشق کی طرف  
اور کھینچا اپنی طرف اسکو تو ہوتے ہیں ایسے  
جسکا اکثر یہی حال مجذوب اور مراد اور محبوب جو  
فخر ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں لکھنؤ کی مینا  
نے اسکی طرف مہربان ہو گیا وہی ایسی مشق کہ معلوم  
ہوئی پس بدایا بانی اسکی طرف جنون لگیا اور یاد  
حال ملا کہ وہ مشرور بن اور کبھی عاشق ترقی کرتا  
اپنے مشوق کی طرف اور سیر کرتا ہی اسکی طرف  
بدن اور نفس کی یا قصہ خواہ روح کے تجدد  
میں بس سالک کا یہ حال اکثر مہو سالک اور مرید  
اور عجب کہلاتا ہے اور کبھی تعلق رکھتا ہے مشوق  
اور ترقی کرتا ہے عاشق نور و دلون سے بن جاتا  
جو جاتا ہے اور اس سالک کو پیش آتی ہے دونوں  
طرف کی برکتیں تو اسے کہتے ہیں سالک مجذوب  
اور عجب محبوب اور مرید مراد اور اس کلام کے یہ  
معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات میں شخص اکبر  
کے قلب میں اور تجلیوں کی اشراق اور لہذا صلیحہ  
القدس میں اور اسکو عکس اور چمکنے کے جائز ہے  
اللہ تعالیٰ میں تو منطبق ہوتے ہیں اس تجلی سے

نودہ نام اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہو چکا بعد  
 حینا یعنی ایک وقت بعد ایک وقت کے اور علم ہی  
 متحد اور رضا ہی متحد موافق اس نقلی کریم  
 تجلی یا وجود نے حکما نے میں ہو چکی وہی جو حکما نام  
 ہے۔ اس واسطے کہ نفوس بشریہ اسکی طرف اس طرح مائل  
 ہیں جیسے لوہہ مہتاب کی طرف اور ہم ذکر کر چکے ہیں اس  
 مقالہ کے شروع میں اور اسکی طرف میر سلوک ہی  
 اور اسکی اتصال ہی جتنا مودغہ قصد کرتے ہیں تو کچھ  
 مقصود ہی ہوتا ہے اسباب غیہ اکثر ارادہ کرتا ہی بندہ کے  
 برگزیدہ کر لیا اور یہ بتا دے ہی اسکی نہایت نفس میں اور  
 یہاں خبر نہیں کہ کیا ارادہ کیا جاوے اس کے اس سائل کے  
 مراد کو تو میں اور کچھ وہ اسکا قصد کرتا ہی رہا ہوں اور وہ  
 روح کے تجدد ہی نہایت کہ ظاہر ہو وہ اتصال جو حالت  
 ہے اسکی مشرکین میں تو اس ملک کو مرید کو تو میں اور کچھ وہ  
 معلوم کرتا ہی اللہ کی طرف ہی برگزیدگی اور کوشش کرتا ہی اپنے  
 نفس اور اسکا واسطے کبھی اسکی کوشش تقدم کرتی  
 ہی بعض میں اور کبھی اُس پر غالب ہوتی ہی کوشش غیبی  
 بعض میں کہ محسوس کرتا ہی اسکو حالت واحد میں  
 دونوں جہتوں سے تو وہ دونوں تہوں کو جامع ہوتا  
 اور بیٹا ہوتا ہی دونوں مشرکوں کو اسکی آواز ہی اسپر کبھی  
 بعض وجوہ اسکی نقلی اور بیٹا ہی جلد اسکو وہ تو کہا  
 جاتا کہ یہ اس نام سے محقق ہوا اور کہا جاتا اللہ کے  
 اسماء پر وہ اسم بھی تربیت کرتا ہی احوال کچھ اسماء  
 اہی اصل استعداد اعیان ثابتہ میں اور اس اسم  
 کو جو اس کے مقابل ہی اسماء میں سے تو نسبت کیا

کتاب ہے نہ ہی کتاب ہے اخیر

من بین الاسماء فیسب الیہ فیما لحقیقۃ  
 تعین اسم الرحمن واسم اللہ الی غیر ذلک  
 والشیخ مجدد متعرف بحال القول فی کثیر مکاتبتہ  
 وبالجملة فالقول بان حقایق المکنات عکوس  
 الاسماء المنطبعة فی الاعدام المقابلة لہا لیس  
 لکلام الشیخ ابن العربی واتباعہ وکملہم من  
 تصریح او تلویح بہذا المعنی وقد اوثمانا الی  
 وجہ المسئلة فلا حاجت الی نقل کلامہم لکن  
 لیس تصریحاً ہم وتلویحاً ہم والقول بان حقایق  
 المکنات وحی الاسماء معنی ان الاسماء المتصفا  
 فی الوجود لہا ظل فی الطرف المقابل  
 یسعی باعیان المکنات او معنی ان المعانی  
 لہ من السماء وهو حقیقۃ القیصر جمع  
 الیہا لیس مخالفاً لکلام الشیخ مجدد ولو  
 شئنا لاقتنا براہین کثیرۃ من کلامہ  
 فلی کلام الشیخ مجدد انه وجد بعضا  
 من مقالات الشیخ ابن العربی واتباعہ  
 فحمله علی ما یخالف وجد انه وتلد فلتۃ  
 علمیہ لامرہ کشفیۃ والفلتات لا یخلوا  
 منها العلماء ولا یفزعہم مقامہم ان یوجد  
 فی بعض کلامہم قلیلا فلتۃ ما وقولہ تائید  
 الصفات الثانیۃ لاسیما الصوفیہ بل ہی  
 عین الذہن عندہم معنی ان الذہن کفایتہا لیس عند  
 التکلیف لیرید علی الذہن لا تفقوا عقلی اما الاول  
 خلاف عما فی الایادین ہنا حقیقۃ یسمی الخلق

جاتا ہو اسکی طرف تو کہا جاتا ہو کہ اسکی حقیقت میں  
 تعین اسم سبحان یا اسم اللہ وغیرہ ہو اور شیخ مجدد کو طرز  
 ہے اس قول سے ان کے اکثر مکتوبوں میں الغرض یہ  
 قول کہ حقایق مکنات عکس میں ان اسماء کے جو منطبع ہیں  
 اس علم میں جو انکو مقابل میں یہ قول مخالف نہیں  
 شیخ ابن العربی اور انکو اتباع کے کلام کے اوکتنی  
 ہیں تصریح یا اشارے اس معنی میں اور ہم اشارہ کہ  
 کچھ ہیں وجہ مسئلہ کی طرف بیان کچھ حاجت نہیں انکو  
 نقل کلام اور تلویح یا انکو تصریح اور اشارہ کی بیان کی ہو  
 اور یہ قول کہ حقایق مکنات وحی اسماء میں سادہ اس سبب  
 کہ ہو کہ اسماء متصفہ فی الوجود کا ظل ہو اسکو مقابل  
 کی طرف اسکا نام اعیان مکنات ہو یا ساتھ اس کو ہو  
 کہ عارف کا ترتیب کر سبب الایہ اسماء میں او وہی الی  
 حقیقت ہو جسکی طرف رجوع ہو یہ نہیں مخالف ہے  
 شیخ مجدد کے کلام کے اور جو ہم چاہیں تو بہت دلیل قلم  
 کر دیں انہیں کے کلام میں انکی کلام پر بس شیخ مجدد کے کلام کا  
 متعلق ہو کہ شیخ مجدد نے شیخ ابن العربی اور انکو اتباع کے بعض  
 مقالات کو پایا انکو وجدان کے مخالف اور یہ ایک فلتۃ علمیہ ہو  
 کہ تفرقہ کشفیہ اور سبب فلتۃ سبب علما و خالی نہیں اور انکی ہندی  
 مقام کو انکی ضرورت نہیں جو انکی بعض کلام میں کوئی بہت کم  
 فلتۃ پایا جاوے اور انکا کہہ کہ تفرقہ ثانیہ نہیں کہ  
 صفو بلکہ انکو نزدیک میں واجب وہ صفات ساتھ اس صفو کے  
 کہ ہو کہ ذات انکی کفایت کو کافی ہو اور متسکین کے پاس کوئی دلیل  
 دلیل نہیں نہ نقلی نہ عقلی اول تو یوں کہ غایتہ ما فی الایہ  
 یہ ہو کہ وہ ان ایسی حقیقت ہو کہ صحیح ہو اطلاق سمیع و علیم



السمیع والعلیم ونحوہا عند ولغة اہلہا ان  
ضما من اثره فكل واحد من الصف من نفسه  
عقل ان الناس اذا استعملوا افعال الصفات  
واسماہا لا یلتفتون الى تاثر الصفات و  
کونہا رائدة على الذات اصلا لکفرہم  
یلتفتون الى صدور الاثار (الغیر فان  
من رأى شيئا یفعلک ویشق یحس بیمینہ  
حیاسبب هذه الاثار ولا یلتفت على ان  
الحیوة صفة رائدة او هو ذاتی الحیوة)  
الى غیر ذلک من التدقیقات الفلسفیه  
واما الثانی فلا یفعل العقل ما شہد  
الا بکونه بحیث یصدر منه هذه  
الاثار وامان ذلک منصرف فی ريادة  
الصفات فكل واحد من الصف من نفسه  
ان کون الصفات بمنزلة الاعراض  
فی محلها القائمة بموصوفاتها هو اعظم  
الشیء فان قال قائل هذا ما اهل سنت  
فیجب قبولہ قلنا اهل السنة یحکموا اهل القرون  
المشہود لہا بالخیر وما روی عن اہل حنہم  
انہ تکلم فی الصفات هل ہی رائدة او  
لا وعلی تقدیر زیاد تھا اہل ہی امور التزاعیة  
او خدجیة واما هذه الفرقة من المتأخرین  
القی تدعی لنفسہا انہا اهل السنة فعلی  
تقدیر ان لا یكون قولہم هذا بدعة  
فی الدین واحتلما لمدنیة احد من السلف

وغیرہ کا عرفا و لفظا مگر یہ کہ وہ ان صفات متماثرہ  
ہیں تو ہرگز نہیں اور جو انصاف کرے اپنی دلیل تو جان لے  
کہ بول فعال صفات واسما کو متصل کرتے ہیں تو وہ  
تاثر صفات کی طرف نہیں التفات کرتے اور نہ  
صفات کے زائد ہونے سے ذات سے ہرگز نہیں بول  
التفات کرتے ہیں صدور آثار کی طرف اور اسکی  
سوا نہیں کیونکہ جب کوئی دیکھو کسی شئی کو کہ حرکت  
کرتی ہے اور چلتی ہے۔ اور جس کوئی تو اسے کہتا کہ زائد  
سبب آثار کے اور نہیں التفات کرتا کہ زندگی صفت  
اور زائد ہی ذات سے یا وہ ذاتی ہو واسطے جیلوں کے  
اس طرف اسکو سوا جو تدقیقات فلسفیه میں انکی طرف  
التفات نہیں کرتے اور دوسریوں ہی کی بیشک عقل گو  
نہیں تھی مگر اسکی ہویہ ایسی حقیقت کہ یہ آثار اس سے صادر  
ہوتے ہیں اور یہ کہ یہ منحصر ہیں صفات کے زائد نہیں تو ہرگز  
نہیں بلکہ جو نصف ہو جان لے اپنی دلیل کہ نصف کا  
بہلہ اعراض کے ہونے محل میں جو قائم میں موصوفات ہی  
وہ بری تشبیہ ہی اور جو کوئی یوں کہو کہ یہ تدال سنت  
اسکا قبول کرنا واجب ہی تو ہم کہتے ہیں ہل سنت سے  
نزدیک وہ ہل قرون مشہود لہا بالخیر میں اور میں کی  
لے نہیں ویت کیا کہ صفات زائدہ ہیں یا نہیں اور  
تقدیر صفات کے زائد ہونے کی کیا وہ امور التزاعیہ میں  
یا خارجہ میں اور یہ فرقہ متاخرین جو دعویٰ اہل سنت  
ہو نیکیا کرتے ہیں بر تقدیر نہ ہونے انکی اس قول کے  
تبعہ فی الدین ہی اور اختراع ہی اسکا جو کسی سلف  
نے کہا نحن جال ہم رجال یعنی یہ بھی آدمی وہ بھی



<p>وہ بھی آدمی ہیں اور اس طرح انکا اختلاف اول میں تھا  بہرہ کے کہ عالم موجود خارجی ہو جو ظنی ہو یا مہموم  مستحکم ہے اختلاف قلیل النفع ہو کیونکہ مقصود یہ ہے کہ وجود  خاصہ محققہ میں اس حدیث کو کہ صابر ہو انہو آثار انکو  برابر ہو کہ نام رکھا جائے اس تحقق کا وجود خارجی یا وجود  استوار اور جو تم مجھ کو یہ صریح حق تو میں تسلیموں،  ذات الہیہ میں حیث ہی ہی اس سے بہت بزرگ و برتر  ہو کہ خارج میں ہو یا ایمان میں ہو یا سلوک کا خارج  نام ہو نفس حمالی کا۔ اور ایمان میں کہ یہ ہو اس سے  ہاں کہ حق کی ایک علی عظیم ہو وہ خارج میں ہے اور صف  کیا جاتا ہے اس سے یہ کہ حق خارج میں یا ایمان میں ہے  اس محلی کے اور جو تم مجھ سے پوچھو ان کل اقوال کو نہ  مجھے انکار نہیں انکا مگر بہت عبارت سے اس میں ہے کہ اگر  شی کا اسکو محال میں نہیں اور نہیں تو جو صفا کشف اشارہ  کہ اس چیز کی طرف جیسی کہ تحقیق ہی نہیں بقول،  صفات ثانیہ کیو اسکو ایک اچھی وجہ وہ ہے کہ اوایل  نفس حمالی میں مثل ہو ذکر اور محلی اعظم اسکا نام اساعہ  کی نزدیک صفات ہو اور اسکو وسطیہ میں نے اسکا  صدور واجب کہا اور قدیم کہا جو زمانہ کی رو  سوا کے نہیں کہ انہوں نے ایک شے کے بہت نام  رکھ رکھے بسبب اختلاف ہمتوں اور عبارت کے اور کو  ہی اختلاف جہات کے ملتی ہو تے ہیں تو گوئی سید  میں یہاں تک کہ وہ گمان کرتے ہیں اس اختلاف  حقائق کا اختلاف ہو یا صاف و ابیض کہ تحقیق  ایک ہیں مگر نام کی بنا پر ایک نام ہو اسکا اس حیثیت</p>	<p>فہمیں رجال ہم رجال کذلک اختلاف اقوال  فی ان العالم موجود خارجی ہو جو ظنی ہو یا مہموم  متیقن اختلاف قلیل لحدوی اذ المقصود  ان الوجودات الخاصة متحققة بحیث لیس  منہ آثارها سواء سہی هذا التحقيق وجوا  خارجا او وجودا و ہما متیقنا وان سالتونی  عن الحق الصراح قلت ان الذات الہیہ من حیث  ہی جلیس ان کون فی الخارج او فی الایمان  اذ الخارج اسم للنفس الحمالی و فی الایمان کما فی  فعل الحق علی عظیمہ و فی الخارج و یوصف الحق  بانہ فی الخارج او فی العناء بشرط هذا القبلی  وان سالتی عن هذه الاقوال کلہا ما انکرت  علیہا الا من جهة البعید او من جهة ذکر  شی فی غیر محلہ والاقل شیرو صفا کشف  الی ما یسئلہ حقیقۃ اصلا فالقول بالصفاء  الثانیۃ لہ وجہ وجہ و ہوان و الی النفس  الرحمانی المتعلی فیہ الذکر و القلی الاعظم  یسعی عند الاساعہ بالصفاء و لذات قالوا  بصدور ہا بالایجاب و قد ہما من غیر  انہم سموا شیئا واحدا یا سئلہ شی یا اختلاف  بہات و الاعتبارات و کم من اختلاف  المہات یلتوی فی صدر الیاس حق لیسوہ  من باب اختلاف الحقائق کالیامین الایض  ہما واحد فی الحقیقۃ الا ان البیاض  اسم لہ من حیث الہ ما حوز بشرط الی</p>
--	--

<p>الایض اسم له من حيث انه ماخوذ  نظر الثانی فکذلک سمی حیوة من حیث انه صفة  یتبع العلم بنفسه وبحقائق المکانات وحقا  من حیث انه تمثیل فیہ حقائق الاستیاء  وقیل تکتوبها فی الخارج وقدراسة  من حیث انه یجلب منها خلق الخلق  وامراده من حیث ان القلی الاعظم ینبعث  منه تحفص احد المتساویین وکلاما  من حیث انه یزول منه الوحی علی  قلوب الانبیاء والملائکة وسمعا  بصرا من حیث انه مبدء الانکشاف  للمبصرات والسموعات وکذات  کلام مولانا عبد الرحمن الجای عند  مسلم فان مقصوده نفی تاصل  الحقایق بحیالها وانها اعتبارا واضافا  لاوجود الحق بمعنی ان الوجود ظهر فیها  وتعین بها لا بمعنی الفرق الاعتباری  واذ قد اکملنا الجواب فلتعلم الرسالة  والحمد لله تعالی اولاد اخر او ظاهرا  وباطنا وصلى الله تعالی  علی خیر خلقه محمد  واله واصحابه  اجمعین  امین</p>	<p>اس کو کہ ماخوذ ہو بشرط لا۔ اور ایض کا نام ہے ماخوذ بشرط شیء  تو اس طرح انہوں نے نام رکھا کہ اس حیثیت سے کہ وہ  ایسی حیثیت ہے کہ اس کو تابع ہر علم بنفسہ وحقائق ملکات  اور علم اس حیثیت سے کہ اس میں تمثیل ہر حقائق استیاء  قبل تکون فی الخارج کے اور قدرت اور خلق سے اس  حیثیت سے کہ اس سے جاری ہوئی ہر مبداء خلق کے  اور ارادہ سے اس حیثیت سے کہ تجلی اعظم سے اس کے  تحفص احد المتساویین ہے اور کلام سے اس حیثیت سے  کہ اس سے نازل ہوئی وحی انبیاء کے قلوب پر اور  او ملائکہ کے اور سمع اور بصر سے اس حیثیت سے کہ  مبدء الانکشاف ہر سموات اور سموات کا اور  اس طرح کلام مولانا عبد الرحمن الجای کا میرے  تذریک مسلم سے کیا کہ ان کا مقصود نفی ہے تاصل  ہونا حقایق کا اس کو مقابل کہ وہ اعتبارات اور  اضافات ہیں نہ وجود حق کا اس معنی کا کہ وجود  ظاہر ہوا ان میں اور متعین ہوا ساتھ ان کے  نہ اس معنی سے کہ فرق اعتباری ہے اور جب ہم نے  کامل کر دیا جواب تو چاہیے کہ ہم ختم کریں اس خط  کہ الحمد للہ تعالی اولاد اخر او ظاہرا  وصلى الله تعالی علی خیر خلقه محمد  واله واصحابه اجمعین برکتک  یا ارحم الراحمین  امین  امین</p>
---	---

## سواء البسیل کلیمی عزلی مع ترجمہ اردو

جدا مجد ولی نعمت حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تصوف و سلوک میں معرکہ الدارقینف جو دو سو برس سے پردہ اخفا میں تھی حسین اللہ علیہ السلام کی ذات و صفات پر کل اور جامع بحث متقدمین علمائے کرام مثلاً حجت الاسلام امام غزالی و حضرت مولانا غفر الدین رازی اور دیگر اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم جمیع کے اقوال اور پھر اپنی رائے مقررین کے فرضی اعتراضات قائم کر کے اس کے معقول اور کافی جواب۔ اور اسی بحث پر حنفیہ صوفیہ اشاعرہ و معتزلہ کے عقائد اور اختلافات غرض حضرت کا نام ہی اس کتاب کے بے نظیر و بی نظیری کا فی ضماحت ہے کتاب کے مرحلات کی بعض فہرست ایک آٹھ گانٹھ آنے پر ارسال ہوگی جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس باب کی کتاب ہے مجموعہ مسلمان اور خصوصاً متوسلین سلسلہ عالیہ چشتیہ نقشبندیہ کے۔ اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ ساتھ ہی یہ خوبی کہ سونے پر سہاگہ کہ عربی زبان سے تھوڑی بھی دلچسپی رکھنے والے شوقین بالمقابل اردو ترجمہ سے اپنی یافت بڑھانا چاہیں تو ان کے لیے گھر کا مرشد ہو چکا علاوہ گھر کا اتالیق بھی ہو۔ کیونکہ عربی آسان ہے۔ ہاں جو اس قدر حویو کو کہہ دیکر وہ جلدی منگائے مگر یہ کہ پہلا ادیش ختم ہو جائے اور دوسرے ادیش کے لیے ناگوار انتظار کرنا پڑے۔

## فیوض الحرمین

مع ترجمہ اردو سعادت کوٹن۔ جدا مجد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیش بہا تصنیف حسین شاہ صاحب محدث نے موقع حج مبارک علاوہ واقعات حرمین حرمین کے مسئلہ وحدۃ الوجود و تعلیل اہل فقہ و اہل حدیث و تصوف و میلاد شریف اور دیگر اختلافی مسائل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مقدس و مظهر کرم فرما کر تفصیل کیا تھا اس رسالہ میں درج کیلئے ہدیہ اس کو ہر بے بہا کا بارہ آنہ جلدی طلب کیجئے کہ خرباب الختم ہے۔

## تقیہیات الہیہ

جناب اول انہی شاہ صاحب کی معرکہ الدارقینف جو جمیع علوم پر حاوی ہے۔ اکثر بڑے مصنفین نے اپنی تصانیف میں اس کتاب کا حوالہ دیا ہے کتاب کیا ہو گویا تصوف الہیات حقایق و معانی کا دریائے حرمین ہے رابطہ نماز و روزہ اور جمیع احکام اسلام کا فلسفانہ توجیہ اس شان سے کی ہے جو دیکھو ہی سے غفلت رکھتی ہے۔ اس کتاب کا زیادہ حصہ عزلی اور کچھ فارسی ہے قیمت پچھ آنہ۔

## انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

مع ترجمہ اردو حضرت شاہ صاحب محدث کی علم سلوک میں لا جواب تصنیف جو وہ خانوادوں کے اذکار و استعمال توجہ و مراقبہ و مسموٰت کے تفصیلی حالات پر ایک گروہ کے علاوہ علاوہ دور جو فرقہ جہاں مشہور ہے اسکی تشریح اور صحت العاطفی اور اپنے سلسلوں کا ارتباط جیسے طریقوں سے ایجو بوج میں بیان کیا ہے غرض قابل قدر اور لائق دید کتاب ہے قیمت ایک روپیہ۔

سید عبد العزیز جعفری سجادہ نشین کلیمی درمیان جامع مسجد ولال قلعہ دہلی